أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

از تصنیف منیف عمدۃ العرفاء الکاملین زبدۃ العلماء الراسخین قدوۃ
اولیاء اللہ حضرت خواجہ حاجی محمد فضل اللہ قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ
کتاب مستطاب فیض آیات
المسمّٰی بہ

عمدۃ المقامات

حسب ارشاد فیض بنیاد شمس المعرفت و الیقین بدر الملۃ والدین منبع
انوار ذوالمنن حضرت خواجہ حاجی حافظ محمد حسن مدظلہم العالے

باہتمام
وسعی تام بندہ آثم حافظ محمد ہاشم مجددی کان اللہ لہٗ
ٹنڈو سائین داد ضلع حیدرآباد
(سندھ)

در بکسپریٹ لیتھو پرنٹنگ پریس ایرن و اکبر یدو ازلا رطبع ہو شد

بار اول

تعداد طبع ۱۰۰۰

قیمت چار روپیہ کلدار (للعہ)

اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ

از تصنیف منیف عمدۃ العرفا الکاملین زبدۃ العلمائے الراسخین قدوۃ اولیاء اللہ حضرت خواجہ حاجی محمد فضل اللہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ

کتاب مستطاب فیض آیات

المسمّٰی بہ

عمدۃ المقامات

حسب ارشاد فیض بنیاد شمس المعرفت و الیقین بدر الملۃ و الدین منبع الانوار ذو المنن حضرت خواجہ حاجی حافظ محمد حسن مدظلہم العالی

باہتمام

و سعی تام بندہ آثم حافظ محمد ہاشم مجددی کان اللہ لہٗ

ٹنڈو سائیں داد ضلع حیدرآباد

(سندھ)

در دیکسپرس لیتھو پرنٹنگ پریس حیدرآباد ۱۳۷۵ھ طبع شد

بار اول

تعداد طبع ۵۰۰

قیمت چار روپیہ کلدار (للعہ)

اردو ترجمہ سہ دفتر

مکتوبات شریف

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی

مع مفصل سوانح عمری

کون شخص ہے جو مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی و اسم گرامی سے واقف نہ ہو۔ یہ آپ کا مجموعہ
مکتوبات ہے جو آپ نے وقتاً فوقتاً اپنے پیر دستگیر حضرت باقی باللہ قدس سرہ کی خدمت اقدس میں
اور نیز دیگر احباب کی طرف ارقام فرمائے تھے۔ اور جن کی تلاش اور جستجو میں مدت مدید اور عرصہ بعید سے
طالبان مولےٰ عموماً اور حلقہ بگوشان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ خصوصاً حیران و سرگرداں پھرتے تھے۔ چونکہ
یہ گنجینہ اسرار معانی نہایت دقیق فارسی زبان میں ہر ادنےٰ و اعلےٰ کی فہم سے باہر تھا۔ لہذا ہم خادمان فقراء نے
بپاس خاطر ہر چہار سلاسل عالیہ و حلقہ بگوشان خاندان عالیہ نقشبندیہ کے لئے بصرف زر کثیر
اردو ترجمہ کرا کر نہایت خوشخط اعلےٰ درجہ کے کاغذ پر طبع کرائے ہیں جن کو خرید کر ہر ایک طالب نے
بے ساختہ یہ شعر اپنی زبان سے ورد کریگا ؎

جمالے چند دادم جاں خریدم
بنامیزد عجب ارزاں خریدم

قیمت دفتر اول عہ دفتر دوم عا/ دفتر سوم عا/

سوانح عمری حضرت مجدد علیحدہ بھی مل سکتی ہے۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۸/

المشتہر

اللہ والے کی قومی دکان مالک ملک چنن الدین خلف ملک فضل الدین کے تاجر کتب قومی بازار کشمیری لاہور

﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴾

از تصنیف منیف عمدة العرفاء الکاملین زبدة العلماء الراسخین قدوة

اولیاء اللہ حضرت خواجہ حاجی محمد فضل اللہ قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

کتاب مستطاب فیض آیات

المسمّٰی بہ

عمدة المقامات

حسب ارشاد فیض بنیاد شمس المعرفت والیقین بدر الملة والدین منبع

الافادة والیقین حضرت خواجہ حاجی حافظ محمد حسن مدظلہم العالی

باہتمام

بجمالت [illegible] تمام بندہ اثم حافظ محمد ہاشم مجددی کان اللہ لہٗ

[illegible] وبا [illegible] ضلع حیدرآباد [illegible]

[illegible] اسم اسباب تبیرا فزود [illegible] از منشاء فطرت [illegible]

[illegible] ضروریہ

[illegible] بالا صفحات مستزاد است [illegible] زاد است کہ [illegible] تعلق مضمون کتاب ندارند ناظرین

[illegible] از فہرست صحت [illegible] تصحیح [illegible] کنند ممکن است کہ بعد ازیں نیز اغلاط ماندہ باشند

[illegible] تلخ نوائی اگرچہ ناموزون است [illegible]

[illegible] بہرحال

اُردو ترجمہ سہ دفتر

مکتوبات شریف

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی

مع مفصل سوانح عمری

کون شخص ہے جو مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی و اسم گرامی سے واقف نہ ہو۔ یہ آپ کا مجموعہ مکتوبات ہے جو آپ نے وقتاً فوقتاً اپنے پیر دستگیر حضرت باقی باللہ قدس سرہٗ کی خدمت اقدس میں اور نیز دیگر احباب کی طرف ارقام فرمائے تھے۔ اور جن کی تلاش اور جستجو میں مدت مدید اور عرصہ بعید سے طالبان مولےٰ عموماً اور حلقہ بگوشان سرکار عالیہ نقشبندیہ خصوصاً حیران و سرگرداں پھرتے تھے۔ چونکہ یہ گنجینہ اسرار معانی نہایت دقیق فارسی زبان میں ہر ادنےٰ و اعلےٰ کی فہم سے باہر تھا۔ لہٰذا ہم خادمان فقرا نے بپاس خاطر ہر چہار سلاسل عالیہ اور حلقہ بگوشان خاندان عالیہ نقشبندیہ کے لئے بصرف زر کثیر اُردو ترجمہ کرا کر نہایت خوشخط اعلےٰ درجہ کے کاغذ پر طبع کرائے ہیں جن کو خرید کر ہر ایک طالب مولےٰ بے ساختہ یہ شعر اپنی زبان سے ورد کریگا ؎

جمالے بے چند دادم جاں خریدم
...م ایزد عجب ارزاں خریدم

قیمت دفتر اوّل ۵ہ / ... دفتر دوم عہ / دفتر سوم عہ /

سوانح عمری حضرت مجدد علیحدہ بھی مل سکتی ہے ۔ قیمت ۸ر

المشتہر

اللہ والے کی قومی دوکان ملک چنن الدین خلف ملک فضل الدین ککے زئی تاجر کتب قومی بازار کشمیری لاہور

دوم عہ
۸ر
...می بازار کشمیری لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ علی من ھو رحمۃ للعلمین وعلی آلہٖ واولیائہٖ اجمعین ۰

زلاف حمد و نعت اولیٰ است بر خاک ادب خفتن
سجودے میتواں کردن درودے میتواں گفتن

بر ضمیر منیر ناظرین با تمکین واضح و لائح باد کہ کتابیکہ دریں وقت از انوار فیض آثار آں دیدہ و دل روشن و ہم رنگ گلشن دارید کتابیست عزیز الوجود کہ مانند گنجینۂ گرانمایہ تا ایں ولا از گوشۂ استتار بر منصۂ اظہار و شہود رسیدہ بود و غنچہ ناشگفتہ از ہار راس ارشن الرحمٰہ بخش بوستان جہاں نگردیدہ تشنہ کاماں جرعۂ جانفزائے آب حیوانش را بادیہ طلب خشک لب میبودند و شیفتگان جمال پری تمثالش پیوستہ در انتظار رونمائی مصحف چہرۂ دلربائش بے قرار میگشتند، فالحمد للہ والمنۃ کہ جناب حضرت قبلہ مدظلہم العالی توجہ عالی بایں طرف گماشتند و بہ مؤنت مصارف کثیرہ طبع و کتابت بذمۂ عالیۂ خویش برداشتند۔ و فرمان واجب الاذعان بانصرام ایں امر مہتم بالشان در رواندند پس بتوفیق الٰہی عز اسمہٗ راقم آثم در اہتمام و تصحیح آغاز نمود و تا اینکہ شاہد مقصود رخ نمود کمر ہمت کہ بر میان جان بستہ بود نکشود، افسوس اینکہ از ترکتاز تحریف و تصحیف کاتبان آنچناں گردے از اغلاط بر رخسار آں بود و بر آئینہ مجلائی عبارات کتاب نشستہ کہ بے وقت نظر جادہ پیمائی ایں راہ دشوار گذار گشتہ بود و گل چینی ایں گلزار ہمیشہ بہار از ہجوم خارہائے بیشمار ہیچ گل چینی نمیتوانست کرد و از میلانئے رنگین معانی دلنشین پر نمیتوانست برد، پس بکوشش طبع ہفت عدد نسخہائے قلمی کہ از جاہائے متعددہ معلوم داشتم جمع نمودم و بمقابلہ و تصحیح پرداختم و حتی الوسع در ایں امر خطیر تقصیر نورزیدم و حوالہ کاتب نمودم اما چہ قدر تاسف خوردم چوں دیدم کہ او باز از جہالت خویش اغلاط بیش از بیش کردہ و بنوک پیکان قلم دیدہ اہل نظر را ریش نمودہ۔ ناظرین عالی وقار عیار مایہ علم و اغنیا بایں در بایند کرد خاتمہ چنانکہ نام خود نوشتہ بود وقت تصحیح دوم کتاب عزیز راقم آثم طنزاً بران لفظ (سراسر حیا تمیز) افزود۔ لطف اینکہ آنرا از منشاے فطرت خویش ثبت فرمود، لہٰذا بعضے تصحیحات ضروریہ اغماض نمود چنانچہ عنوانہا کہ بالائے صفحات مستزاد است ہم طبع زاد است کہ در بسا مواضع تعلق بمضمون کتاب ندارند ناظرین از آں لغو پندارند و از فہرست صحت تا شاملہ مضمون مطلوب از تصحیح کتاب کنند، ممکن است کہ بعد ازیں نیز اغلاط ماندہ باشند اما از آشوب چشم بار سیوم دیدہ نتوانستم چو لست بلا تحریر تلخ نوائی اگرچہ ناموزوں است اما چہ تواں کرد کہ دل از دست نظارہ دل نشان جنونست بہرحال ع

از ساجدلان پاک نفس مامول آنکه خدمتم را بدیدهٔ قبول خواهند دید وخط نسخ بر خردهایم خواهند کشید
از انفاس قدسیهٔ ایشان همت میخواهم که دیده ام از بصارت و دل حسرت دیده ام از بصیرت منور باد ودامن علوم آن
تا منتهای افضال الهی پر آمد مجیب قدیر و بالاجابة جدیر۔

دیگر اینکه احوال فرخنده مآل حضرت مصنف قدس سره الاقدس رفعت مرتبت شان چه در علوم ظاهریه و چه در کمالات ومقامات باطنیه خود از تصنیف لطیف شان عیان است، چه حاجت به بیان است۔ بالجمله آنکه مرجع علمای زمان و اولیای دوران بودند و بفضل و کمال بیمثال خویش گوی سبقت ربودند و به تذکار فیض آثار خویش هم بزرگان را بوش مخمور نمودند الیٰ غم شود زآب گهر نام از نسیان سینه پس اندازه علوشان و سمو مکان حضرت ایشان خود محول بطبع سلیم و نظر مستقیم ناظرین است اما نبذے از سوانح حیات زیادة للبصیرة از انساب الانجاب حضرت قبله مدظلهم العالی منقول است و بعضے از غزلیات عالیات که از جاهای مختلفه موصول گشته تحفظاً عن الاضاعة ایراد میرود که این جواهر پارها از دست برد زمانه برباد نرود

والسلام خیر ختام　　محمد هاشم مجددی کان الله له　　مورخه یازدهم رمضان المعظم ۱۴۰۲ھ لاهور

مخفی نماند که از جملهٔ فرزندان حضرت غلام نبی قدس سره این دو برادر عینی یعنی حضرت محمد فضل الله و حضرت محمد ضیاء الحق امتیاز کلی داشتند سبب امتیاز حقیقةً مضمون کریمه ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء است و بظاهر فرزندت حضرت بی بی صاحبه کلان قدس سرها که بنت اخت حضرت قیوم جهان قدس سره و دختر حضرت سید عطاء الله شاه بخاری است بودند و حضرت بی بی صاحبه خلیفهٔ اعظم و جانشین اکرم حضرت قیوم جهان بودند۔ بسا بشارات عالیات از زبان حق ترجمان حضرت قیوم جهان در حق حضرت بی بی صاحبه وارد شده است و مشهور است که در سفر اخیرین حجاز نیز حضرت بی بی صاحبه با هر دو فرزندان خود همرکاب قیوم جهان و همراه قافله بودند چنانچه حضرت صاحب مجدد قدس سره در عمدة المقامات احوال کشف و کرامات و نقل اجازت نامه ایشان که حضرت قیوم جهان بی بی صاحبه را داده اند و احوال سفر حرمین الشریفین و رجوع بمزار پر انوار حضرت صفدر کرار رضی الله عنه بامر حضرت سید الابرار صلی الله علیه وسلم و انتقال حضرت بی بی صاحبه در مزار شریف واقع ملک بلخ به تفصیل نوشته است الحاصل بعد رحلت حضرت بی بی صاحبه هر دو برادر رجوع بوطن افغانستان کردند حضرت شاه ضیاء الحق قدس سره در حدود کابل سکونت اختیار نمودند و حضرت ایشان صاحب ترجمه ذرفه حار سند نشین حضرت الماجد خود گردیدند تولد حضرت ایشان در قندهار [illegible] واقع شده بعد حصول علوم ظاهری برای اخذ نسبت باطن والد خود رجوع بحضرت قیوم جهان کردند تا حیات ادشان [illegible] در حضور

مرشد خود ماندند و از حضرت ایشان اجازت نامهٔ ارشاد که عطا شده است نقل آن در عمدة المقامات مسطور است۔ کتاب عمدة المقامات تصنیف حضرت ایشان است در سفرهای حرمین الشریفین گذر شان بر بلاد سند و بلوچستان می افتاد و خلق الله کثیر از انفاس مبارک ایشان فیضیاب شده اند که تا الیوم احفاد و خلفاء ایشان در این بلاد بیرون از احصاء است حضرت ایشان در علوم ظاهر فرید دهر و وحید عصر بودند گاهیکه توجه بنظمی میفرمودند در غایت عذوبت ادا میفرمودند۔ آخر بعمر پنجاه و چهار سالگی تقریبا در حدود ۱۲۳۸ھ سنه هزار و دو صد و سی هشت هم در قندهار رحلت فرمودند و در جنب والد مکرم خود آسودند رحمه الله تعالی رحمة واسعة انتهی

کلام بلاغت نظام حضرت مصنف علام قدس سره

الٰهی از کرم گویای مدحش کن زبانم را — بفضل و رحمت شایان قربش کن بیانم را
زجام بادهٔ شوقش چنانم از خودی برهاں — نیابد هیچ جا کس همچو عنقا آشیانم را
براوج نعت پردازی عطا کن برق پروازی — که در جولان توصیفش نگیرد کس عنانم را
ز نور اقدس مدح و ثنای شاه او ادنیٰ — بزیر چرخ تابان کن چو خورشید این بیانم را
ز توصیف شهنشاه دو عالم احمد مرسل صلی الله علیه وسلم — سرور سینه ام را بخش و شیرین کن زبانم را
چنان محو جمالش کن که در خود گم کنم خود را — شوم معدوم در هستی نیابد کس نشانم را
دل از من برد فضل این مصرع صادق که میگوید — خداوندا بکن گویا بنعت او زبانم را

وله

اے شهنشاه قمر طلعت و الشمس لقا — مظهر سرّ ازل مطلع انوار خدا
سرور جمع رسل بادشه کون و مکاں — خسرو اهل بصر مالک املاک بقا
کرده اظهار ربوبیت خود بهر تو حق — گل بستان جنان بلبل لولاک نوا
طاق ابروی تو محراب دعای خلق است — چشم حق بین ترا سرمهٔ ما زاغ و طغیٰ
مقدمت سجده گه عالمیان قدس است — گرد نعلین تو کحل بصر اهل صفا
خال مشکین تو زیب شب قدر است یقین — طرهٔ جعد قسم سایهٔ واللیل نما

تو بدین قامتِ موزوں چو خرامی بجناں	نخلِ طوبےٰ بتو اضعِ خدمت سر بپا
حدِ نعتِ تو زاوراکِ بشر مستغنی است	ہمہ فرقان مجید است ترا مدح و ثنا
کلکِ صنعت نکشیدست بدیبائی وجود	چوں تو نقشے عجبے خوب لطیف و زیبا
خوابت از حد بشد و خلق جہاں منتظر اند	قدیرا فراز ز آرامگہ خود بدر آ
یا نبی ہست امیدم کہ تفضل از کرمت	رخِ زیبائی قمر طلعت خود را بنما

ولہ

بجنابِ شاہ یثرب براے صبا سلامم	بطریقہ کہ دانی برساں بوے پیامم
کہ زہجرت اے دل آرا شدہ ام خراب و مجزدل	ز کرم مئے وصالت برساں کہ تلخ کامم
بکمال لطف عامت سوئے من اگر خرامی	کہ ز مقدمت منور بشود چو صبح شامم
ز شمیم مشک مویت شدہ ام بسے پریشاں	چہ شود اگر معطر بکنی ازاں مشامم
اگرم بلطف گوئی کہ تو عاشقی بقیں فضل	دگرم بدل تمنا نبود کہ برد تامم

ولہ

اگر چوں سروِ آزاد است دل از چون و از چندش	چو قمری حبِ دنیا کے شود طوقِ گلوبندش
چساں قامت کشد شمشادِ عقل از طور عشق اے دل	کجا ماند منارِ غزنوی با کوہ الوندش
اگر بر طاقِ گردوں جفت میبود ے ہلالِ عید	فلک میکرد با ابروے آں مہ روے مانندش
نگر در آب دیدہ روے خود آں شوخِ بے پروا	گراں بے الفتہا گشتہ با آئینہ پیوندش
اگر کھدامن کابل بہار خاطرش گردد	نخواہد کرد میر قرقاں یاد سمرقندش
ز سر وا کرد خاطر میل باغ و راغ کوئی عقل	مگر دامان صحراے جنوں گردید پابندش
اگر فردوس اعلیٰ شد نصیب فضل و حقبیٰ	بروں آرد مگر از سر ہواے سیر سرہندش

عش

اثیر گورکاں

ولہ

رفتم ز کویت میرم در وفراقت زاد خود	دارم بہمرہ قافلہ از نالہ و فریاد خود

کردم بکویت سالها با شور و افغان تا لها ... ظالم بگوشت نامده از داد من بیداد خود

معمورهٔ جان و تنت دادی بطوفان سرشک ... ای دل بگو آخر چرا کردی خراب آباد خود

بلبل بگلشن در بیان قمری است خوش در آشیان ... من ماندم و غم در میان هر یک بشغل شاد خود

 نسخه: بسر و بوستان

جز در پی لیلی مرو گر سر رود در پای مشو ... باشد که از گرد رهش روزی بگیری داد خود

دل زخم عشقش یافته با داغ غم کم ساخته ... مخراش ناصح ریش جان زین بیحل فریاد خود

فضلا همین بس خون بها مقتول جانان کشته ... کار د چو بردی بگذر د از کشتنش در یاد خود

وله

کردم اگر ز جان تن خود را فدای دل ... افشانده ام نثار محقر بپای دل

رو پشت پایه تخت اقالیم سبع زن ... گر یافتی گدائی دولت سرای دل

عالم شنید نعرهٔ لبیک عبد پیش ... نشنیدهٔ تو نعرهٔ یار ربنای دل

بینی نهان عیان و نگوئی عیان نهان ... واقف اگر شوی ز تهیدهای دل

آخر چرا بشیشهٔ گردون نمی رسد ... سنگ ندا ز دامن کوه صدای دل

 نسخه: ناخدای دل

تیر نیست مختفی بسویدای دل نه خون ... واقف از آن است اهل دل که باخدای دل

مرات دل ز زنگ حوادث مکدر است ... فضل از دوام ذکر خدا کن جلای دل

وله

گر نیستم شهید غم کربلای دل ... افتاده پس چرا است سرم زیر پای دل

از شش جهت محیط بلا کرده جان من ... سلطان چار بالش خلوت سرای دل

آید برون چو کعبهٔ مقصود ابروییش ... استد بجلوه صورت قبله نمای دل

تن را رساند در ختن چین زلف یار ... آهوی جان شده بلد نقش پای دل

بنشین بمحمل دل و هر دم بعرش تاز ... طی میشود زمان و مکان زیر پای دل

تیر دعا چو بر هدف جان نشگفت گل ... خندان از آن است غنچهٔ پیکان نمای دل

دانسته که دل حرم کبریاست فضل ... بیرون میا برای خدا از سرای دل

فہرس کتاب عمدۃ المقامات

تمت

عُمدۃ المقامات

رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر

وبه

نستعین

بسم الله الرحمن الرحیم

احمد الله العلی العظیم واصلی واسلم علی رسوله النبی الکریم وعلی اله ذوی الفضائل الجسیم وخیار صحبه بالتخصیص وبواقیهم بالتعمیم۔ عمدہ فصاحت عندلیب زبان وزبدۂ بلاغت طوطی بیان سپاس وستائش خالقے است کہ خلقت انسان را بخلعت خلافت اِنّی جاعلٌ فی الارض خلیفة کسوت امتیاز پوشانیدہ از سائر مخلوقات بشرافت بشارت اِنّا خلقنا الانسان فی احسن تقویم بسابقۂ مواہب عنایات ممتاز گردانید فرد

گر بر تن من زبان شود ہر موئے	یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

جلوۂ شاہد قصب قلم وحلیۂ عروس کلک رقم نعت سید الاولین والآخرین و قائل کنت نبیا وادم بین الماء والطین است کہ باعث خلقت اطباق افلاک او وعلت غائی اظہار ربوبیت پاک وی است رباعی :-

بصورت تو نگار دگر شنیدہ نشد	بقامت تو درین باغ سرو دیدہ نشد
زکلک صنعت حق یا محمد عربی	مثال ذات شریف تو آفریدہ نشد

صلوات الله تعالیٰ وتسلیماتہ علیہ وعلی الہ الطیبین وعترتہ الطاہرین وخلفاء کالراشدین واصحابہ اجمعین۔ قطعہ

ابوبکر است چون عرش معظم	عمر با وسعت کرسی است ہمدم
نباشد کلک عثمان از قلم کم	علی بر نسخہ لوح ہست اعلم

ببین کاین چار تن هستند باهم	بیک جسم و بیک روح و بیک دم

اما بعد میگوید اضعف عباد الله القوی محمد الملقب بفضل الله السرهندی الفاروقی ابن العارف الولی شاه غلام نبی غفر الله له ولوالدیه واحسن الیهما والیه که این مختصریست نافع و منتخبیست جامع در تبیان احوال و آثار کبار واقوال واطوار اولوالایادی والابصار که آن اکابر دین و جلساء مسند یقین بحدت بصیرت بل بسابقه موهبت وجود بشریت خود را باخته بواجب الوجود تعالی وتقدس درساخته از اتصاف خود منسلخ شده باخلاق واجبی جل وعلی متخلق گردیده اند و از ولادت ثانیه مولود و بانوار قدم مشهود شده اند کریمه وَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِهٖ فِی النَّاسِ مشعر از آنهاست لهذا از اوج علی تنزل شده بحضیض ادنی رجوع قهقری نموده اند و بجهان جهان گم گشتگان بوادی هوا و سرگردانان تیه اغوا سائق سبیل تحقیق وسابق جاده توفیق شده اند بیت

زانکه در عالم چو رشد و تربیت	نیست ممکن غیر جذب جنسیت

لاجرم بوجود موهوب حقانی تحقیق یافته واسطه وصول خلائق گردیده اند و در این جزو زمان چون کیسه ایام از این جواهر نفیسه خالی وعاری مگر خال خالی و آن هم در قباب حضرت عزت متواری لهذا متعطشان زلال وصال و متعلقان سلسله اتصال تسکین خاطر بذکر این اکابر می جویند و بالوف تاسف می گویند **مثنوی**

چونکه گل رفت و گلستان شد خراب	بوی گل را از که جوئی از گلاب

از آن جمله کاتب این اوراق چونکه از صحبت کثیر البرکت حضرت قیوم جهان قطب دائره زمین و زمان مجدد مائه ثالث عشر سمی ابوالبشر علی نبینا و علیه الصلوة والتسلیمات **ابیات لمؤلفه**

آنکه مسجود ملائک بشده همنامش	نتوانم زادب تا لب آدم نامش

وانکه کحل بصر اہل صفا گردیده
عالمی را ز خمار ابدی داد نجات
خلعت قطبیت و غوثیت و قیومی
فضل چون حاصل جان سم شریفش داند
شده آدم صفی اللہ چو نام نامیش
منکر او شود از در گہ یزدان محروم

از سر عز و شرف خاک رہ اقدامش
جرعہ ساغر دریای طہور آشامش
از کمال کرم ایزد بنمود انعامش
تا نیارد بزبان نیست بدل آرامش
گشتہ عالم ہمہ مملو ز فیوض عامش
ہمچو ابلیس کہ شد از سبب ہم نامش

شعر. لا یدرک الواصف المطری خصائصه ؛ وان یک سابقا فی کل ما وصفا

بمقتضیہ ارتحال آن قبلہ ارباب کمال مہجور گردیده تسلی دہ خاطر حزین جز این ندید کہ ظلمت لیالی فراق را بیاد ایام وصال بشغلی از بیان احوال او مشتغل و بشغلی از ذکر کمال او مشتغل سازد۔ ابیات ملحرره :-

یاد آن صحبت کہ بودم از ادب
محو گشتہ از خود و پندار خود
گرچہ بودم در حضورش تشنہ چشم
ملتصق گرچہ زبانم بُد بکام
نے خبر از نیک و زشت روزگار
بے خبر از ہجر تش بس ماه و سال
وای زین دم کہ ازان عالیجناب
در تنگ و و ہر طرف بی پا و سر
راه ناپیدا و منزل نہ عیان
فرصتم بس تنگ و دل پر اضطراب
دم بدم با خود خیالی میکنم

در جنابش مہر خاموشی بلب
مست از جام وصال یار خود
لیک سرتاپا تمامی گشتہ چشم
لیک از اذکار دل بُد در کلام
نے اثر از گردش لیل و نہار
می خرامیدم بہ بستان وصال
دور ماندم با دل و جان خراب
بیدلیل اندر طریق پر خطر
اسپ ناہموار بگسستہ عنان
و آنچہ رفت از کف نمی یابم بخواب
بیخود از خود صد سوالی میکنم

روز و شب

روز و شب مفتون فکر او شدم	لاجرم مشغول ذکر او شدم
فصل این پیچیده در این گفتگو	تا بروز آرد شبی زین جستجو

متصل آن واقعه مسوده چند بر روی کار آورد فاما بحکم کل امر مرهون باوقاتها در بیاض نیامد و معوق ماند درین ایام باز آن داعیه تازه شد و چنان بخاطر رسید که اگر از احوال متقدمین و متاخرین این سلسله علیه مرتب رساله جمع نمائی چه احوال این اکابر مسلسل من اوله الی آخره در یک جا مذکور نه گردیده بل در کتب متعدده متفرقست هر آئنه کثیر المنفعت و زاید البرکت خواهد بود و رونق دیگر خواهد افزود مصرعہ

فالدر یزداد حسنا و هو منتظم

هر چند در خود شائستگی و لیاقت این امر نیافت معتصما بحبل الله رشته امید قوی کرده شروع در جمع آوری آنها نمود فرد

قبولش گر بباید در افادت	هم استعداد بخشد هم سعادت

رب یسر و لا تعسر و این مجموعه را عمدة المقامات

نامید و مشتمل بر منتخبات سبعه سوای مقدمه و خاتمه هفت منتخب ترتیب داده و هر منتخبی به چند تذکره مذکور شد و مقدمه را در سیر نبی علیه و آله الصلوٰة والسلام و ذکر آل و اصحاب او و کیفیت اتصال طریقه علیه حضرات نقشبندیه بجناب قدس او مع التحقیقات اللائقة بها مقرر ساخت و خاتمه را در جمع قصائد متفرقه حضرت مرشدی قیوم جهان قدس سره مخصوص گردانید۔ ملتمس از قاریان و سامعان آنکه چون وقت عزیز ایشان از مطالعه این اوراق خوش گردد جامع را بدعای خیر خاتمت و حسن عاقبت یاد آورباشند فرد

ای آنکه بساحلی و دلشاد	می کن ز غریق و ز غمش یاد

و آنچه از احوال و اقوال این اکابر که در بند رقم و قید قلم آمده همه را باذعان و قبول پیش

آیند وبرد وانکار وقت خود را مول نمایند وہر آنچہ از دقت لفظ وعلو معنے مستبعد نماید علم آنرا مفوض بر قائل آن دارند چہ این اکابر در اظہار این معاملات درمیان نہ اند مصعر زبانے زما بود گوئیدہ او بزبان اینہا حکم شجرہ موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیمات گرفتہ ودست حق پرست ایشان نشان از ید بیضا دادہ مثنوی

از تست طلسم این خزانہ	من ہیچ نہ ام درین میانہ
معنی تو دہی چنین شگرفم	من جلد کتاب صوت حرفم

انتخاب این رسالہ را از کتب معتبرہ مثل نفحات ورشحات وزبدۃ المقامات وحضرات القدس ونسمات الانس وبرکات معصومی ومعدن الجواہر واشجار الخلد واثمار الاشجار ومخزن الانوار صفی احمدی فی کشف الاسرار المجددی نمودہ شد وفہرست منتخبات تذکرات آنرا بدین تفصیل مفصل گردانید منتخب اول از منتخبات سبعہ مشتمل بر پانزدہ تذکرہ تذکرہ اولیٰ از منتخب اول در ذکر حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز تذکرہ ثانیہ از منتخب اول در ذکر حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی قدس سرہ العزیز تذکرہ ثالث از منتخب اول در ذکر شیخ ابو علی فارمدی قدس اللہ سرہ تذکرہ رابعہ از منتخب اول در ذکر خواجہ یوسف ہمدانی قدس اللہ سرہ تذکرہ خامس از منتخب اول در ذکر خواجہ عبد الخالق غجدوانی قدس اللہ سرہ تذکرہ سادس از منتخب اول در ذکر خواجہ عارف ریوگری خواجہ محمود انجیر فغنوی وخواجہ علی رامیتنی قدس اللہ اسرارہم تذکرہ سابع از منتخب اول در ذکر خواجہ بابا محمد سماسی قدس اللہ سرہ تذکرہ ثامن از منتخب اول در ذکر حضرت سید امیر کلال قدس اللہ سرہ تذکرہ تاسع از منتخب اول در ذکر حضرت خواجہ خواجگان بہاؤ الدین بلاگردان قدس اللہ سرہ

تذکرہ

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز تذکرہ اثنی عشر از منتخب ثانی در رحلت جناب حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز تذکرہ ثالث عشر از منتخب ثانی در ذکر اسامی خلفاء حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ و رضی اللہ عنہم اجمعین۔

منتخب ثالث از منتخبات سبعہ متضمن بر شش تذکرہ در ذکر فرزندان حضرت مجدد الف ثانی و اولاد و احفاد ایشان قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم۔

تذکرہ اولیٰ از منتخب ثالث در ذکر حضرت شیخ محمد صادق قدس سرہ
تذکرہ ثانیہ از منتخب ثالث در ذکر حضرت خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید قدس سرہ
تذکرہ ثالثہ از منتخب ثالث در ذکر فرزندان خواجہ محمد سعید قدس سرہ
تذکرہ رابعہ از منتخب ثالث در ذکر حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم بطریق ایجاز
تذکرہ خامسہ از منتخب ثالث در ذکر فرزندان باقی حضرت مجدد الفثانی قدس سرہ
تذکرہ سادسہ از منتخب ثالث در ذکر حضرت حجت ولد شیخ محمد سعید قدس سرہ

منتخب رابعہ از منتخبات سبعہ منطبق بر شش تذکرہ در ذکر حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم قدس سرہ بطریق تفصیل۔

تذکرہ اولیٰ از منتخب رابع در ذکر ولادت حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہ تا رسیدن ایشان بدرجات کمال و اکمال تذکرہ ثانیہ از منتخب رابع در ذکر ایراد بعضی عرائض ایشان بوالد بزرگوار خود قدس سرہ تذکرہ ثالثہ از منتخب رابع در ذکر بعضی معارف خاصہ حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہ تذکرہ رابعہ از منتخب در ذکر تصرفات و خرق عادات حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہ تذکرہ خامسہ از منتخب رابع در ذکر ارتحال حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہ تذکرہ سادسہ از منتخب رابع در ذکر اسامی خلفا حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

منتخب خامس از منتخبات سبعہ متحملبر دہ تذکرہ در احوال حضرت تاج الاولیا

کمال واکمال خصوصیات ایشان تذکرہ ثالثہ از منتخب سابع در ذکر تصانیف و اشعار و خوارق ایشان تذکرہ رابعہ از منتخب سابع در ذکر ارتحال ایشان بفرادیس جنان تذکرہ خامسہ از منتخب سادسہ در ذکر فرزندان حضرت قیوم جہان قدس سرہ تذکرہ سادسہ از منتخب سابع در ذکر خلفا حضرت قیوم جہان قدس سرہ تذکرہ سابعہ از منتخب سابع در ذکر حضرت بی بی صاحب و منتسبات صالحات ایشان رحمھن اللہ تعالیٰ۔ و مادہ تاریخ و ترتیب و ترکیب این مجموعہ را در حروف یرضی اللہ عنک بدو در مصرعہ این منظومہ داخل کردہ شد

ابیات لمؤلفہ

نازم بکلک خامہ کہ سرتا بپا دوید
بس نقش دلپذیر بروی ورق کشید

زانوار رشحہ اش چو جہان گشت منجلی
خورشید خط بندہ گیش بر جبین کشید

باختصار منتخبی مجتمع چو او
در زیر چرخ چشم کواکب ندید

وازشوق گلرخان معانی این چمن
بالید غنچہ دلم و پیرہن درید

چون بوستان خلد مرتب زشش جہت
جاوید ماند فصل بہارش خزان ندید

تاریخ افتتاح بگوش از سروش غیب
یرضی اللہ عنک بام ندا رسید

جو بشر تہنیت احسنت فضل گفت
لندو جامعہ از ملک شنید

واختم لنا بعافیۃ یا الھنا
من لطفک الرشید و عن فضلک السعید

مُقدّمہ

فیہ رشحۃ من سیر النبی المختار صلی اللہ علیہ والہ الابرار وصحبہ الکبار والمھاجرین والانصار والمعتز من خصائص اھل بیتہ الاطھار والاخیار رضی اللہ عنھم

الی یوم القرار بطریق الایجاز والاختصار تبرکاً وتیمناً لافتتاح ذکر الصالحین الاخیار فرد

خالی از نقش و نگار مدح حسن تو مباد	خال و خط فکرت من معنی نهان من

بدانکه ابتدای خلقت و آفرینش نور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبیان مجملی از نسب شریف مقدس او و حالات و غزوات و معجزات مبارک وی علیہ وعلی آلہ من الصلوات افضلہا ومن التحیات اکملہا از جابر بن عبداللہ مرویست کہ اول چیزے کہ خدای تعالی آفرید نور حضرت پیغمبر خاتم النبوۃ است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آن نور را منقسم بدو قسم ساخت قسمیکہ در لطافت وصفا بود موسوم بنور شد و از و ارواح انبیا و اولیا و ملائکہ و اجرام علوی آفرید و قسم دیگر موسوم بنار شد و از و جان بن الجان و اجسام مخلوقات سفلے آفرید نسب شریفش برین نہج است حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف بن قصے بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن عد بن ادد بن حمل بن قیدار بن اسمعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام بن تارخ بن ناحور بن اشرغ بن ارغو بن عامر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن مالک بن متوشلخ بن اخنوخ وھو ادریس علیہ السلام بن برد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام ولادت مبارکش روز دوشنبہ دوازدہم شب از ماہ ربیع الاول گذشتہ و پنجاہ و پنج روز از سال فیل منقضی شدہ و چہل سال از سلطنت نوشیروان بسر آمدہ در مکہ معظمہ بوقوع پیوستہ پدرش عبداللہ بروایت اصح قبل تولد مبارکش وفات یافتہ مادرش

آمنه بنت وهب بنت عبد مناف در شش سالگی آنحضرت رحلت نموده و بعد ازان عمش ابوطالب
در سن دوازده سالگی بجانب شام برده و در بیست و پنج سالگی بمال خدیجه رضی الله
تعالی عنها بتجارت بشام رفته و بعد از معاودت او را خواسته و چون سنین عمر مبارکش
بچهل رسید روز دوشنبه هفدهم شهر رمضان وقت چاشت در غار حرای مکه معظمه جبرئیل
علیه السلام برو آمد و پنج آیه از سوره اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ برو خوانده بدعوت مامور شده و آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم سه سال دعوت خفیه بود و پس ازان آشکارا شده و چون قریش ایذای مسلمانان
میکردند سال پنجم بعثت بعضی از مسلمانان بامر آنحضرت بجانب حبشه هجرت نمودند و در سال هفتم
همه قریش بایکدیگر معاهده کردند که با بنی هاشم مناکحه و معامله نکنند و در سال دوازدهم قضیه
کثیر الابتهاج معراج روداد و در سال سیزدهم هفتاد مرد و سه زن از اعیان مدینه خیر سکینه
اسلام آوردند و هم در این سال هجرت بمدینه منوره واقع شد سنه احدی از هجرت بعد تا
سیس بنای مسجد قبا و عمارت مسجد شریف مدینه مکرمه و استحکام عقد مواخات میان
مهاجرین و انصار بموجب حکم پروردگار مستعد قتل کفار گشت پس از یازده ماه در دوم صفر
بغزوه ابوا که موضعی است قریب مدینه طیبه با شصت تن در طلب کفار قریش برآمده
بی وقوع قتال بمدینه مراجعت فرمود و در همین سال سریه حمزه بن عبد المطلب و سریه عبیده
بن الحارث بن عبد المطلب بود و در همین سال عبد الله بن سلام و سلمان فارسی اسلام
آوردند و فاطمه زهرا رضی الله تعالی و دیگر بنات طیبات و سوده و عائشه رضی الله تعالی
عنهن با عیال ابوبکر صدیق رضی الله تعالی عنه از مکه بمدینه منوره آمدند و پیش از هجرت
فرض نماز دو رکعت بود و بعد یکماه از هجرت در حضر نماز چهارگانی فرض شد و سنت بعد
ازان مشروع شد سنه اثنی از هجرت در ماه ربیع الاول بغزوه ابوا که رودیست
سه روز راه از مدینه منوره با دویست نفر از صحابه روان شد و در جمادی الاول بغزوه
حشره که نام مکانیست بیرون رفت و در همین غزوه بی قتال مراجعت فرمود و در همین سال غزوه بدر

اولی شد

اولی شد کہ آنحضرت ؐ باہفتاد کس از مہاجرین بطلب کرز بن جابر کہ بر مواشی مدینہ غارت کردہ بود برآمد و او را نیافتہ رجوع فرمود و در شہر صفر یا رجب حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا با حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تزویج فرمود و عمر شریف حضرت زہرا رض در آن وقت شانزدہ و عمر شریف حضرت مرتضیٰ بیست[۲۵] و پنج سال بود و ہمدرین سال قبلہ از بیت المقدس بجانب کعبہ تحویل شد و بعد از شعبان آیۃ فرضیت صوم رمضان نزول کرد و صدقہ فطر وجوب یافت و آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مصلی مدینہ منورہ نماز عید بگذارد و ہمدرین سال غزوہ بدر کبری ہفدہم رمضان واقع شد و سبب نگونساری کفر و باعث عزت اسلام گردید و ابی جہل لعین و دیگر روسائے قریش ہفتاد نفر قریش کشتہ شدند و ہفتاد تن از آنہا اسیر گشتند و عباس بن عبد المطلب و عقیل بن ابی طالب از اساری بودند و از مسلمانان ہفت انصار و پنج مہاجر شہید شدند و ذوالفقار از غنائم این غزوہ بنی سلیم و غزوہ بنی قینقاع در ہمین سال بود و درین سال نماز عید الضحیٰ گذارد و دو کبش بدست مبارک خود قربان نمود **سنہ ثلثہ** درین سال غزوہ سویق و غزوہ نجد و سریہ زید بن حارث و سریہ محمد بن مسلمہ و تزویج ام کلثوم رضی اللہ عنہا با عثمان بن بن عفان رض و نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ و ولادت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اتفاق افتادہ و در شوال غزوہ احد وقوع یافت کہ دران دندان مبارک و شفۂ شریف مجروح شد و سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ با ہفتاد صحابی دیگر از مہاجر و انصار بشرف شہادت رسیدند **سنہ اربعہ** درین سال سریہ بیر معونہ بود کہ ہفتاد جوان از انصار کہ ایشان را قراء می گفتند شہید شدند و آنحضرت تا چہل صباح در قنوت فجر بر آن قبائل کہ آنہا را کشتہ بودند دعائی بد نمود و دیگر سریہ رجیع بود کہ نام موضعے است و در

عزیز

ربیع الاول غزوہ بنی النضیر بود کہ قبیلہ از یہود است و در غرہ ذی قعدہ غزوہ بدر صغریٰ
بود و آیۃ تحریم خمر نازل شد در ہمین سال زینب بنت خزیمہ ام المومنین و فاطمہ بنت
اسد ام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وفات یافتند سنہ خمسہ من الہجرۃ
در ماہ محرم غزوہ ذات الرقاع بود و در و صلوٰۃ خوف مشروع شد و در ربیع الاول غزوہ
دومۃ الجندل بود کہ نام جائیست و در شعبان غزوہ مریسیع بود کہ نام آبیست و آنرا
غزوہ بنی مصطلق نیز گویند و جویریہ بنت الحارث از اساری این غزوہ است کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اورا اعتاق فرمودہ تزویج فرمودند و نزول آیۃ تیمم در ہمین سال بود
و در ذی قعدہ غزوہ خندق بود کہ اورا احزاب نیز خوانند و درین غزوہ سید ابرار
ذوالفقار را بر حیدر کرار بست و آتش سوار معرکہ کارزار عمرو بن عبدود را کہ با ہزار پہلوان
برابر مے افتاد بکشت و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در شان او فرمود لمبارزۃ علی بن ابی طالب
یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیمۃ بعدہ غزوہ بنی قریظہ
و مشروعیت صلوٰۃ خسوف شد و فرضیت حج نزول یافت سنہ ستہ غزوہ
بنی لحیان و در ربیع الاول این سال بود و غزوہ غابہ و صلوٰۃ استسقا و غزوہ حدیبیہ
و تزویج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جویریہ بنت الحارث را و قضیہ افک جناب ام
المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و نزول آیات بینات در برأت ذات
اطہر او از اقوال منافقین و مرضاء القلوب نیز در ہمین سال بود و در ہمین سال اتخاذ
خاتم و بعث رسل بملوک آفاق و ہدایای مقوقس ملک اسکندریہ ماریہ قبطیہ را
و خواہرش شیرین و حمار یعفور نام و بغلہ دلدل نام و کسوف آفتاب و مشروعیت
صلوٰۃ کسوف واقع شد سنہ سبعہ در این سال فتح خیبر بود کہ امیر المومنین غزوہ
علی کرم اللہ وجہہ در او را کندہ سپر خود نمودہ بود تا فتح صورت بست و از لشکر مسلمانان
پانزدہ نفر بشرف شہادت رسیدند و از یہود نود و سہ ۹۳ کس مقتول شدند و صفیہ بنت حیی کہ

بیع

یکی از امہات مومنین است از اولاد ہارون پیغمبر علیہ السلام بود بخدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم رسید و آنحضرت او را آزاد نمودہ تزویج فرمود و قضیہ زہر کردن یہودیہ در طعام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و طلوع شمس بعد از غروب و در آن غزوہ از اکل حمار اہلی و ہر ذی ناب از سباع و بیع مغانم قبل القسمۃ و وطی جواری پیش از استبراء نہی کردند و ہم درین سال تحریم نکاح متعہ کہ در اوائل اسلام حلال بود و قضیہ لیلۃ التعریس و آنحضرت و اصحاب صلی اللہ علیہ وسلم و فوت نماز صبح و قضای آن باذان و اقامت و جماعت و عمرۃ قضا واقع شد و ہم درین سال نجاشی ملک حبشہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان را در حبشہ برای آنحضرت تزویج کرد و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میمونہ بنت الحارث را نیز تزویج فرمود **سنہ ثمانیہ** در ذیحجہ این سال از ماریہ قبطیہ ابراہیم علیہ التحیۃ ابن رسول صلی اللہ علیہ وسلم ولادت یافت و آن حضرت مبشر او را غلامے بخشید درین سال در مسجد شریف نبوی منبر راست کردند و ہم درین سال سریہ موتہ بالضم کہ موضعے است بزمین شام واقع شد و درین سریہ زید بن الحارث و جعفر طیار و عبد اللہ بن رواحہ از پس یکدیگر رایت گرفتہ شہید شدند آخر الامر رایت را خالد بن الولید گرفت و فتح بر دست او شد و جعفر بن ابی طالب از آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم ملقب طیار و ذو الجناحین ملقب شد و خالد خطاب سیف اللہ یافت ہم درین سال سریہ خبط بود کہ غزوہ سیف البحر ہم خوانند و درین سریہ ماہی عنبر نام از دریای بر آمد کہ کاسہ چشم او سیزدہ مرد را جای بود و تا ماہی یا نصف ماہی طعام عسکر بود و از بقیہ اش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم تناول فرمود و درین سال فتح مکہ معظمہ شد و اسلام ابو سفیان و معاویہ و ہند و عکرمۃ بن ابو جہل و ابو قحافہ پدر حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بعد فتح مکہ بود و غزوہ حنین نیز درین سال بود و دران غزوہ غنایم بیشمار بدست افتاد کہ میان

مُؤَلَّفَۃُ القُلوب و دیگر اصحاب قسمت شد و بعدہ غزوہ طائف و عمرہ جعرانہ شد کعب اعراب
بن زہیر قصیدہ بانت سعاد در خدمت مقدس آوردہ محفوظ امن و سلامت شد۔
سنہ تاسعہ دراین سال بعث عیینہ بن حصین و نزول آیہ کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ
یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ واقع شد و مدت یکماہ آن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجران از عصمت اتمار اختیار کرد و دراین سال
آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغزوہ تبوک برآمد و امیر المؤمنین حضرت
علی کرم اللہ وجہہ درمدینہ شریف براہل وعیال گذاشت و حاضر آورد
صدیق تمام مال خود را رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فاروق نصف مال خود را
و تجہیز ذی النورین جیش عسرت را درہمین غزوہ بود و بے جنگ رجوع فرمودند
و سریہ خالد درہمین سال بود و مسجد ضرار را کہ منافقان بعلت حسد اہل قبا
جہت تقلیل جماعت آن مسجد کردہ بودند بوحی الٰہی خراب فرمود و بسوخت و ہمین سال
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ را بحج فرستاد و دہ آیت از اوائل سورۃ
براۃ باو داد کہ بر مردم بخواند و چون روان شد علی کرم اللہ وجہہ را باوی
فرستاد و دراین سال نجاشی در حبشہ وفات یافت و آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم در
مدینہ برو نماز گذارد و شافعیہ را اینجا دلیل است بر جواز نماز جنازہ بر غائب و حنفیہ
گویند کہ آن مخصوص بہ پیغمبر است علیہ الصلوٰۃ والسلام زیرا نکہ جنازہ نجاشی را برو
کشف کردند پس درحقیقت نماز بر حاضر گذارد و درہمین سال ام کلثوم زوجۂ
عثمان رضی اللہ عنہما وفات یافت و دریں سال بود کہ وفود عرب از ہر
جانب وارد شدہ آوردند لہٰذا آنرا عام الوفود نامند سنہ عشرۃ دراین سال قدوم خواستند
وفد بنی حنیفہ بود کہ میان ایشان مسیلمہ کذاب بود کہ مرتد شدہ دعوی نبوت کرد و گفت
کہ آن حضرت مرا شریک خود ساختہ و ہم دراین سال قضیہ مباہلہ با نصاریٰ نجران کہ نام یکی از مواضع

یمن

ین است واقع شد و آیۃ اَبْنَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ کُمْ الی آخرہ نازل و درین سال قدوم وفد بجیلہ بود کہ دران جریر بن عبداللہ بجلی بود کہ طول قدِ او شش گز شرعی و درازی نعلش یک گز بود و عمر رضی اللہ عنہ ورا از کمال حسن و جمال یوسف این امت میخواند جریر با صد و پنجاہ کس از قوم اسلام آورد و پس او را بجہت ہدم صنم ذو الخلاصہ کہ آنرا الکعبۃ الثانیہ گفتندے بیمن روان فرمود و ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وفات یافت و در بقیع مدفون گشت و ہمان روز کسوف واقع شد و ہم درین سال حجۃ الوداع است و آیۃ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ نزول یافت و حضرت صدیق معنی این سر معلوم نمودہ محزون گشت و حضرت امیر را آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درین سال فرمود من کنت مولاہ فعلی مولاہ سنۃ احدی عشرۃ جناب اطہر درین سال اہل بقیع را بامر اللہ استغفار نمود و در صفر روز دوشنبہ سریۃ اسامۃ بن زید بود و جیش عظیم را باوی بعث فرمود روز چہارشنبہ در وجود شریفش تپ و درد سر عارض شد و روز پنجشنبہ بدست خود لوای مبارک عقد کردہ باو داد و کبار مہاجر و انصار مثل ابی بکر و عمر و عثمان و سعد بن ابی وقاص و ابی عبیدہ رضی اللہ عنہم و امثال ایشان را با اسامہ ہمراہ کرد و چون ذات شریف او مریض بود جیش در منزل اول معطل ماند بعد ارتحال مبارکش جیش او روانہ شد و ببرکت آنحضرت فتح کلی یافت روز شنبہ دہم ربیع الاول بخانہ مبارک در آمد و روز یکشنبہ مرض اشتداد و روز دوشنبہ بمسجد در آمد و اصحاب را با مر خود باقتدار ابی بکر در نماز دید و خوش شد و اقتدا باوی نمودہ بخانہ رفت پس در نصف روز بوقت چاشت دوازدہم ربیع الاول بقول اصح وصال حضرت ایزد متعال اختیار فرمود و اہل بیت او وی را غسل دادند و جماعت مسلمانان بروی نماز جنازہ گذاردند و امام ہیچکس نشد اولا نماز جنازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صحابہ خواندند بعدہ ملائکہ جماعہ میخواندند

و بعدہ جماعہ مسلمانان و در شب یا سحر چہار شنبہ دفن نمودند سنین عمر مبارکش بقول اصح شصت سہ سال و لنعم ما قیل فی تاریخ وفاتہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرد

هُوَ بود ہمیشہ بر زبانش	تاریخ شدہ است ہو ازین ۱۱

فائدہ جلیلہ اہل سیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اطلاق غزوہ کنند بر آن حربے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم بنفس نفیس خود دران لشکر حاضر بودہ باشند و آنہا بیست ہفت اند و در نہ غزوہ ازان جملہ بنفس نفیس خود قتال فرمودند اول بدر دوم احد سوم مریسیع چہارم خندق پنجم قریظہ ششم خیبر ہفتم فتح مکہ ہشتم طائف نہم حنین **وقیل** در غزوہ بنی النضیر ہم قتال نمود و سریہ بعث آن فوجے باشد کہ براعدای دین فرستادہ بسرداری یکے از اصحاب خود آن چہل و ہفت بود **فائدہ** بعضے گفتہ اند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چون بمدینہ تشریف فرمود امر بتاریخ کرد و آنرا از ہجرت نوشتند و بعضی گویند وضع اولاً از عمر بن الخطاب بود رضی اللہ عنہ بر رای حضرت علی کرم اللہ وجہہ و ہمہ اصحاب اتفاق نمودہ ابتدای سال از ماہ محرم اعتبار نمودند

بیان شمائل نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

روایت می کند امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم کہ جناب پیغمبر ما صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بسیار با ہیبت بود چنانکہ ہر کہ از دور دیدے بترسیدے و چون نزدیک آمدے خوش شدی کشادہ روے بود و روشنائی ازان یافتے اگر دراز مردے با او ہمراہ رفتے ازو فروتر نمودے گرد سر بود و جعد موی و موی مبارکش تا بناگوش رسیدہ بودے و چون فرو گشیدے بسر کتف رسیدے و ہر گاہ بگذاشتے باز بجای خود شدی فراخ پیشانی و کشادہ ابرو بود و در میان دو ابروی مبارک رگے بود کہ چون در خشم

شدی پیدا آمدی و باریک بینی و باریک لب بود و کشاده دندان و گرد روی و شیرین
سخن و لطیف آواز و سیاه موی و سفید عارض و خوب گردن و معتدل اندام
و پشت مبارکش با شکم راست و فراخ بر بود و از سینه او تا ناف خطی بود از
موی خورد دمیده چنانکه بقلم نگارند دراز ساعدین کف دراز و باریک انگشت
بود و میان انگشتان کشادگی داشت و دراز ناخن بود و نگریستن او از دنباله چشم
بود و بیشتر بزمین نگریستے و آهسته بودی و نه تند خوی کشاده پیشانی نه ترش روی خنده
آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم تبسم بود و حکمش بعدل و گفتارش حکمت و پیشه اش
سخاوت بود و بدی را مکافات نکردے و گناه را عفو فرمودے و در میان دو کتف
او خالی بود سیاه بزردی مائل از دینار کمتر بود و آن مهر نبوت بود و از آن بوے
خوش آمدے مانند مشک صلوة الله تعالی وسلامه علیه وعلی آله وصحبه ابدا

بیان معجزات و آیات و صلی الله علیه و آله وسلم

بدان اسعدک الله تعالی که پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم را معجزات بسیار
و بیشمار است اما آنچه حق تعالی او را بر آن مخصوص گردانیده آنست که او را
سید همه پیغمبران کرده علیه و علیهم السلام و همه در زیر علم او باشند روز آخرت
و از مادر ختنه کرده و ناف بریده زاد و چون از مادر جدا شد سر بسجده نهاد و
انگشت بر کرد و کلمه شهادت بر زبان آورد و هر گاه که دایه او مشغول کارے بودے
گهواره خود بجنبیدے و انگشت خود مکیدی مزه شیر و انگبین یافتی بول و غائط او را کسے
ندید و احتلامش نیفتادے و چشمش در خواب شدی و دلش بیدار بودے و از عقب
همچنان دیدے که از پیش هرگز پشه و مگس بر او ننشستے و بهر ستورے که سوار شدی
اگرچه ضعیف بودے بر همه ستوران سبقت بردے و موی زیر ناف و بر بنا مدے

دباهر کس که گشتی گرفتی اگرچه قوی بودی اورا بیفگندی و سنگریزه بر دست او تسبیح گفتی و سنگ و کلوخ براو سلام فرستادی و هرجا که آب دهن انداختی آنجا خوشبوی گشتی و ستون مسجد از جدائی او نالیدی چون درکنار گرفتی خاموش شدی درخت بفرمان او از جای خود پیش آمدی چون فرمودی بازگشتی ابر بر سر او سایه افگندی بریان با او سخن گفتندی و ایمان آوردندی و از میان انگشت او چندان آب برآمدی که همه لشکر سیراب شدی در حرب بدر لشکر کفار را بیک مشت خاک هزیمت داد و از همه نهانها خبر دادی حدیث غار با صاحبش و آنچه درو گذشت معروف است سوسمار و آهو با او سخن گفتی و رفتن او بمعراج بر براق و دیدن او هفت آسمان و زمین و ملکوت و عرش و کرسی و حجابها و سدرة المنتهی و درخت طوبی و قاب قوسین او ادنی و رویت او جناب قدس خدای تعالی را بچشم سر و گفتگو و برگشتن در یک ثلث[۱] شب مشهور است بتان کعبه اورا سجده کردندی و بزغاله بریان زهرآلوده با او بسخن درآمد و سینه او را بشگافتند و بشستند و بعلم و حکمت و ایمان مملو ساختند و بازبجای خود آوردند در شب ولادت او کنگرهای قصر کسری ببغداد و بحیره ساوه خشک شد و آتشکده فارس که هزار سال نمرده بود سرد شد و ماه باشارهٔ او شق و دو نیم شد و آفتاب بدعای او بعد غروب عود نمود و کودک خورد در گهواره به پیغمبری او خبر داد و اعظم همه معجزات قرآن عظیم کریم است که هیچ فصیحی از فصحای عرب مانند کوتاه‌ترین سورهای او که سه آیه باشند نیاورده و همیشه بر صفحهٔ روزگار باقی ماند و تغییر و تبدیل در وراه نیافت

---

[۱] قوله دریک ثلث شب یعنی معراج آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم را در ثلث اول شب یا دوم یا سوم علی اختلاف الروایات واقع شد نه آنکه مدت معراج ثلث شب بود که تقریبا چهار ساعت نجومی است که آن بطور طی زبان دریک لمحه سرانجام شد حلقه درجنبیدن و بالین گرم بودن او علیه السلام مشهور است ۱۲ والله اعلم محمد حسن عفی عنه

وبرہمین مقدار بر معجزات زاکیات آن سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات برسبیل ایجاز واختصار اکتفا نمود۔

بیان صفات معنویہ و اخلاق علیہ سید صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم

قال اللہ تعالیٰ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ حق سبحانہ وتعالیٰ خلق او را عظیم فرمود برای آنکہ مکارم اخلاق در وجود شریفش مجتمع بود و حضرت خبر بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ مشعر باین است از جناب بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا **مروی** است کہ خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن بود یعنی باوامر ونواہی وآداب واخلاق کہ از قرآن معلوم میشود عمل می فرمود و حسن خلق آنسرور بمرتبہ بود کہ ہرگز ہیچکس را از زمرہ یاران نبود **وهم** از ومنقول است کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درخانہ خود چنان سلوک مے کرد کہ یکی از احاد الناس سلوک مے کردے وبکارہای خانہ قیام می نمود وجاروب مے داد وجامہ خود می دوخت ونعلین را وصلہ میکرد وشتر را آب می داد وگوسفندان را می دوشید وخادم را درکارہا مدد می داد وبا او طعام می خورد وبضاعت خود را از بازار بر میداشت وبخانہ می آورد **زهد** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمرتبہ بود کہ دنیا را و زخارف او عرض کردند التفات بآن نمودند واز دنیا بیرون رفتند وزرہ او نزد یہودے مرہون بود وسہ روز متتابع ویا دو روز متتابع از نان جو سیر نشد وگاہ گاہے درخانہ او یکماہ آتش افروختہ نمی گشت وبآب وخرمای می گذرانیدند وگاہے شب گرسنہ خواب کردی وروز روزہ داشتے **تواضع** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمثابہ بود کہ زانوہای خود را از زانوہای ہمنشین نہ گذرانیدی وہر کس کہ با او رسیدے سلام بہ آنکس کردے وابتدا بمصافحہ نمودی وپای خود را درحضور اصحاب دراز نہ کردے و

جای بر کسی تنگ نداشتی و کسی که بروی در آمدی او را تعظیم و اکرام نمودی و چون کسی که
حاجت داشتی و نزد او رفتی و در نماز بودی در نماز تخفیف کردی و حاجت او را
بر آوردی و باز به نماز مشغول شدی و بر روی زمین تکیه فرمودی و بخواب معرفت
و دعوت بنده زر خریده را اجابت می فرمود **جود** آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم
بغایتی بود که سائل را از درگاه خود محروم نگردانیدی نوبتی صد هزار درهم آوردند — آورده بودند
همه را بر حصیر ریخت و بر مردم قسمت فرموده چون برخواست یک درهم آنجا نمانده بود
حلم مبارک آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بنهایتی بود که هرچند از اقارب
و اجانب ایذا می کشید تحمل می فرمود و در صدد انتقام در نمی آمد بلکه در ازای (برابر ۱۲) آن — آزار
دعای خیر در شان ایشان بتقدیم رسانیدی **وفا** بر وعده خود لازم می شمرد و هرگز
خلف وعده از وی متحقق نشد **شجاعتش** چنان بود که هیچکس در دلاوری بآن
حضرت صلی الله علیه و آله وسلم نمی رسید هرگاه در محاربه بجمعی از اعدا رسیدی اول کسی که
بآن جمع دست برد نمودی او بودی **حیای** او بمرتبه بود که گفته اند آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم
سخت حیادار بود از دختر دوشیزه در پرده خود و اگر از کسی مکروهی دیدی در روی وی تغیری
پیدا شدی لیکن بمواجهت با وی نگفتی الا در حقوق الله و حقوق العباد **حکمت و علم** او
بحدیکه ایزد سبحانه علوم اولین و آخرین با و عطا فرموده **عفتش** آنکه هرگز بی ملت یمین
و نکاح دستش بزنی نرسیده بود و دلش بر خلائق مهربان و سینه اش منشرح و از خوف خدا
دائما گریان و مهمان دوست بود و قائم بامر خدا و جهاد کننده در عبادت و طالب رضای
مولا بود و بزرگان را تعظیم کردی جهت وقار ایشان و خوردان را بخود نزدیک گردانیدی
و نعمت را شکر گفتی اگرچه اندک بودی کم گوی و کم خنده و بسیار تبسم و کف کشاده و تازه روی
و شیرین سخن و اندک تنعم و دیر خشم و زود آشتی و لطیف طبع و مجتنب از حرام و شبهه
مستجمع جمیع صفات حمیده و دور از همه صفات ذمیمه بود و نبود زشت خوی و نه عیب جوی

ونه

و نه سنگین دل و نه دشنام ده و نه جامع مال و محتکر و طمع و حریص و بخیل و منان و مکار و مناع خیر و اکول و کسلان و عجول و حاسد و ضار و متکبر و غدار و هیچ عادت بد نداشت چون استیفار این معانی ممکن نیست بر اینقدر از تبرکاً اختصار رفت و آنچه درین مجموعه از سیر اطهر او ایماے رفته در جنب اوصاف بی پایان او صلی الله علیه و آله وسلم که اقلام اهل سیر را مشرف ساخته است بدان ماند که پیره زنے بکلاوه تاری خود را در صف خریداران حضرت یوسف صدیق علیه الصلوٰة والسلام داخل ساخت و از ان علم خرمی افراخت بیت

نه مدحش می توانم گفت و اما	بمداحیش خود را مے ستایم

ذکر ذکور و اولاد امجاد جناب نبوی صلی الله علیه و آله وسلم

و آنها سه بودند قاسم مسن اولاد آنحضرت بود و بدین سبب آنحضرت مکنی بابو القاسم گشت ولادتش در مکه معظمه زندگانیش ده سال عبد الله وے نیز در مکه معظمه بوجود آمده در طفولیت وفات کرده ابراهیم در مدینه منوره سال هشتم از هجرت متولد شده و یک نیم ساله شده وفات یافت اناث چهار اند زینب که بزرگترین بنات بوده بقول اصح ولادتش در سال سی و یکم از واقعه فیل و در سال هشتم هجری وفات یافت رقیه ولادتش در سال سی و سیوم از واقعه فیل بود آخر بنکاح حضرت عثمان بن عفان رضی الله عنه آمد و سال دوم هجری متوفی شد ام کلثوم که آنحضرت صلی الله علیه و آله و اصحابه وسلم بعد از وفات رقیه و خلاص وی از زوج اول او قبل از وفات نیز بعثمان بن عفان رضی الله عنه داد وفاتش سال نهم هجری حضرت بی بی فاطمة الزهرا رضی الله تعالی عنها ولادتش از سال سی و پنجم واقعه فیل بود و بقولے در سال چهل و یکم و خوردترین دختران آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بود و بحضرت علی کرم الله وجهه الکریم

در سال اول یا دوم ہجرت عقد بست و وفاتش سیوم رمضان بعد فوت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شش ماہ یا چہل روز و مدت حیاتش بیست و ہشت سال

ازواج طاہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اول خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا بنت خویلد اول کسی کہ از زنان بشرف اسلام مشرف شد و تصدیق آنحضرت فرمودہ بود و اول از ازواج طاہرات کہ شرف فراش مقدس یافت نیز وی بودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و مال خود را در رضای وی صرف نمودہ اولاد آنحضرت از ذکور و اناث ہمہ از وی بودند الا ابراہیم علیہ التحیہ از ماریہ قبطیہ متولد شدہ و تا او در قید حیات بود آنحضرت زن دیگر نخواست و مدت بیست و پنج سال مصاحبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود و وفاتش سال دوم از بعثت عمر مبارکش شصت و پنج سال بود دوم سودہ بنت زمعہ در سال دہم از بعثت او را بخواست و وفاتش در آخر خلافت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیوم عائشہ صدیقہ بنت صدیق النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با او محبت و الفت بسیار داشت و وی بہترین مصاحبان او بود و او ورع و اتقی و ازہد و اعلم بود باحکام شرعیہ و مرجع بود در امور دین از جمیع مومنین و صاحب رای و اجتہاد و در خدمت و محبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مثل و بے ہمتا بود و وفات مبارکش سنہ خمسین ہجری زندگانیش شصت و شش سال

چہارم حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ در سال سوم ہجری در سلک امہات المومنین داخل شد و وفات مبارکش در سال چہل و پنج یا پنجاہ از ہجرت زندگانیش بقرب شصت سال رضی اللہ تعالیٰ عنہا

پنجم زینب بنت خزیمہ در سال سیوم از ہجرت بنکاح آنحضرت مشرف شد

و بعد

وبعد ہشت ماہ وفات یافت رضی اللہ عنہا ششم ام سلمۃ بنت عاتکہ بنت عبد المطلب در سال چہارم ہجری در عقد آنحضرتؐ در آمد و در سال شصت و یک ہجری فوت شد عمرش ہشتاد و چہار سال رضی اللہ تعالی عنہا هفتم زینب بنت جحش اول اہل زید بن الحارثہ بود و بعد مفارقت در سال پنجم ہجری آنحضرتؐ او را بخواست وفاتش سال بستم ہجری حیاتش پنجاہ وسہ سال هشتم جویریہ بنت الحارث آنحضرت سال پنجم ہجرے او را بخواست وفاتش سال پنجاہ و شش ہجری زندگانیش شصت و پنج سال رضی اللہ تعالی عنہا بود۔ نهم ام حبیبہ بنت ابی سفیان ہفتم ہجری او را بخواست وفاتش سال چہل و چہارم رضی اللہ تعالے عنہا دهم صفیہ بنت حیی بعد حرب خیبر او را بخواست وفاتش سال سی و شش ہجری رضی اللہ تعالی عنہا یازدهم میمونہ بنت الحارث سال ہفتم بنکاح آنحضرتؐ در آمد وفاتش سال شصت و سہ ہجری از این جملہ یازدہ ازواج مطہرات حضرت خدیجہ و زینب در حین حیات آنحضرتؐ وفات یافتند و آنحضرتؐ از نہ دیگر متوفی شد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم واهل بیتہ الطاهرین والطاهرات۔

کاہم ف

ذکر حضرات خلفاء الراشدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

ایشان چہار تن اند اول وافضل الصحابۃ واولهم بالتصدیق حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ

نسبش با حضرت سید البشر در مرہ بن کعب اتصال مے یابد بدین تفصیل ابو بکر بن ابی قحافہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب مادرش ام الخیر بنت صخر بن عامر ولادتش بعد سانحہ فیل بدو سال

وچہار ماہ نامش در جاہلیت عبد الکعبہ بود در اسلام عبد اللہ سی وہفت ساله
بود کہ اول از مسلمانان تصدیق رسالت آنحضرت آورد و بہیچ دلیل محتاج
نشد وملقب بصدیق اکبر شد و اعظم و اکرم واجب خلق نزد پیغمبر علیہ الصلوۃ
والسلام بود و لیاقت بخلت خود اورا فرمود و پیش قدم ہمہ اصحاب چہ در
حیات وچہ در ممات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود و بعد فوت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جمیع اصحاب برخلافت او راضی شدند و اورا بہترین بشر بعد الانبیا میدانستند
روز اول خواص و روز دوم عوام بیعت نمودند و حضرت علی کرم اللہ وجہہ نیز روز
دوم بیعت نمود و سبب تاخیر او گرفتاری بود در امور عزا آنحضرت بقول اصح نہ امرے
دیگر و قیل سبب طلب نانمودن او بمشورت کہ بسبب گرفتاری بامور عزا او را
طلب ننموده بودند نہ امر دیگر و او را خلیفہ رسول اللہ می خواندند و نقش نگین او
نعم القادر اللہ و قیل العبد الذلیل للرب الجلیل در خلافت خود منصب
قضا بعمر بن الخطاب تفویض فرمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ و با چندین قبائل کہ بعد از
فوت پیغمبر مرتد شده بودند مراسم جہاد بجا آورد و وفات مبارکش بیست و دوم
جمادی الاول سال سیزدہم ہجری ایام خلافتش دو سال و سہ ماہ و چند روز
بود و مدت حیات مبارکش بسنت نبوی شصت و سہ سال بود و چون زمان رحلتش
نزدیک رسید عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ را خلیفہ خود نمود:۔

الثانی الناطق بالحق والصواب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نسبش بہشت واسطہ بکعب کہ از جملہ اجداد خیر العباد است اتصال مییابد بدین طریق
عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط
بن رزاح بن عدی بن کعب مادرش خنثیمہ بنت ہاشم بن مغیرہ کہ

ولادتش

ولادتش بعد از سیزده سال واقعه فیل نقش فاروق اعظم کنیتش ابوالحفص و
اورا امیر المؤمنین گفتندی و نقش نگینش کفی بالموت واعظا یا عمر اسلامش
سال ششم از بعثت و واسطہ قوت اسلام و پشتی مسلمانان و نگونساری بتان
و بت پرستان در زمان خلافت او اسلام قوت و توسع پیدا نمود و در اطراف
عالم منتشر شد کوفه و بصره در زمان او تعمیر یافت و مصر و اسکندریه
و روم و اکثر بلاد شام و عراق و آذربیجان و فارس و کرمان و طبرستان
وغیره مفتوح شد بیت

بعد پیغمبر باطاف کریم	کرد فتح چارصد شهر عظیم

و در سال بیست و سیوم ہجری ابولولو در حین نماز صبح روز چہارشنبه بیست و
هفتم ذیحجه و قیل غرہ محرم فاروق را چہار ضرب تیغ زد و در روز پنجشنبه
آن فوت شد خلافتش ده سال عمر مبارکش به سنت نبوی شصت سه سال
بود مدفن شریفش با پیغمبر صلی اللہ علیه و آله وسلم و صدیق اکبر رضی
اللہ تعالیٰ عنه در یک حجره مبارکه رضی اللہ عنه

الثالث جامع القرآن ذی النورین والبرهان رفیق النبی فی الجنان حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

هو عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیه بن عبد الشمس بن عبد المناف
بن قصی چون ابولولو غلام مغیرہ بن شعبه فاروق را مجروح نمود فاروق رضی اللہ
عنه فرمود که سزاوار خلافت شش تن اند علی و عثمان و سعد بن ابی وقاص
طلحه و زبیر و عبد الرحمن بن عوف باید که یکی از ایشان بعد من خلیفه
باشد روز چہارم از فوت او رضی اللہ عنه جماعت مسلمین با عثمان بیعت نمودند و مدت

دوازدہ سال بر مسند خلافت بکمال استقلال متمکن بود بعدہ جماعت از مصریان
با محمد بن ابی بکر اتفاق نمودہ بر و خروج نمودند شبے کہ فردائے آن شہادت سید
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بخواب دید کہ بوی بفرمود کہ فردا افطار با ما خواہی کرد
پس اعوان خود را از جنگ منع نمود و در سرای خود بحین تلاوت قرآن مجید کلام
شہید شد رضی اللہ عنہ مدت حیاتش ہفتاد و دو سال و زمان خلافتش
دوازدہ سال و شہادتش نوزدہم شہر ذیحجۃ الحرام واقع شد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الرابع اسد اللہ الغالب مطلوب کل طالب امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولادت باسعادتش در سنہ بست و ہشتم از واقعہ فیل بود در خانہ کعبہ بیت

کسی را میسر نشد این شرف		شد او در بیت الحرامش محدث

کنیتش ابوالحسن و ابوالحسین و ابوالسبطین و ابوالریحانتین و ابوتراب
و القابش بسیار و نقش خاتمش الملک للہ در صغر سن اسلام آورد و بقول الجناب
اول کسی است کہ اسلام آوردہ و بقول اصح آنکہ اول مسلمات از زنان خدیجہ و
از کلانان ابوبکر و از خوردان علی و در اکثر معارک موافق در ملازمت جناب
نبوت مآب شرائط شجاعت و جہاد مرعی داشت بعد از مقدمہ شہادت عثمان رضی
اللہ تعالیٰ عنہ جماعہ مسلمین برضا و رغبت بوی بیعت نمودند و مسند خلافت را بوجود
ذی جود شریفش آراست و عزل و نصب حکام با صنیہ فرمود جہت طلب قاتلان
عثمان رضی اللہ عنہ در وی و دیگر اصحاب اختلاف افتاد و مآل بجدال و قتال انجامید مخالفت
چون اصحاب پیغمبر ہمہ صاحب رای و اجتہاد بودند و خطائیکہ از راہ اجتہاد واقع شود
از ملامت دور است زبان را جز بذکر خیر ایشان نباید کشود و سلامت خود را در این باید دید

چنانچہ وی فرمودہ اخواننا بغوا علینا لیسوا کفرۃ ولا فسقۃ لما لھم من التاویل ازین عبارات مبارک بقرینہ تاویل لب بخطائی باید کشود و فرمودہ امام شافعی رح را درین مقام نصب عین باید دید کہ فرمودہ تلک دماء طھر اللہ تعالی عنہا ایدینا فلنطھر عنہا السنتنا آخر الامر صلح واقع شد وقضیہ تحکیم وقوع یافت چون ایام وصال رسیدہ روز جمعہ ہفدہم رمضان عبدالرحمن ابن ملجم رجیم شمشیر بر سر مبارک وزد و نوزدہم یا بیستم و بیکم شہر مذکور بجوار رحمت غفور انتقال فرمود و سبطین شریفین او را غسل دادہ مدفن مبارکش بموجب وصیت او از نظر خلق پنہان ساختند لہذا چند جا قبر شریفش تعین یافتہ ارباب مکاشفہ در جاہا متعددہ نشان دادہ اند منہا بہ نجف اشرف منہا مزار شریف آثار بلخ وغیرہ اما در سفینۃ الاولیا قول ثانی را ترجیح دادہ اند ہر چند اول مشہور گشتہ و ارباب کشوف صادقہ نیز در بلخ بسیار تعیین نمودہ اند والعلم عند اللہ سبحانہ مدت حیاتش شصت و سہ سال بہ سنت نبوی علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوۃ والسلام و خلافتش چہار سال و نہ ماہ ازواج طاہراتش نہ اند اول آنہا خاتون قیامت شافعہ امت سیدۃ نساء العالمین فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا تا او زندہ بود زن دیگر نخواست و در حیات او از زن دیگر ممنوع بود پسرانش پانزدہ تن بودند حسن وحسین رضی اللہ عنہما محسن عبد اللہ عباس عثمان جعفر یحیی عون محمد اکبر عمر محمد اصغر عبید اللہ ابوبکر بنات طاہراتش ہفدہ اند[۱] زینب الکبری ام کلثوم کبری رقیہ آمنۃ الکبری ام ہانی میمونہ ام الحسین ام کلثوم صغری فاطمہ ام حدقر ام الکرام ام سلمہ حامر نفیسہ ام جعفر امامہ رضی اللہ عنہم وعنہن :— نفیسہ

۱؎ در ہر دو نسخہ منقول عنہا اسمائے شانزدہم منقول بود و اسم ہفدہم نوشتہ واللہ اعلم فافہم ۱۲ المحرر رح

ذکر ائمۂ مہدیین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

علی کرم اللہ وجہہ امام اول من ائمہ اثنا عشر رضی اللہ تعالیٰ عنہم وھو الرابع من الخلفاء الاربعۃ الراشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

اول و آخر ابرار توئی	مشرق و مغرب انوار توئی

فقیر در ایامیکہ بزیارت روضہ شریفش کہ در توابع بلخ واقع است مشرف شدم و حضوری روئے دادہ بزبان شوق چند فردے بقافیۂ مثنوی معروض داشتم اینجا ایراد آن بخاطر فاتر زیبا نمود نظم

یا علی بادشاہ کونینی
اولیا را تو قرۃ العینی

بولایت کسے قدم نزند
در مس قلب زشت پر زنگم
یک نگاہے نمودہ زرساز
گرچہ من لائق نگاہ نیم
لیک در رہ گذار گر قدمے
زان شرافت براوج ماہ شوم
شاہ گردم و لے کمین بندہ
بر رسول کریم و صحابش
نکنم رو ز در گہ کرمت

بولائے تو تاکہ دم نزند
کہ ز قلابیش لبی تنگم
کارم از یک نگاہ در ساز
در رہت بہ ز خاک راہ نیم
بنہی بر سر من از کرمے
ز گدائی گذشتہ شاہ شوم
بکلاب درت سر افگندہ
بر ہمہ اہل بیت و احبابش
ای سرم خاک باد بر خدمت

فضل را جز جناب حضرت تو
نیست روئے وسیلہ دیگر سو

امام ثانی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کنیتش ابو محمد و لقبش تقی و طیب و سید و ولادتش روز سه شنبه منتصف رمضان المبارک سنه اثنین او ثلاث من الهجرة در مدینه منوره و بعد از شهادت امیر المومنین حضرت علی کرم الله وجهه الکریم مردم عراق بر نفاق بشرط جنگ اهل شام باوی بیعت نمودند چون خدمت وی بعزم شام بمدائن رسید معاویه نیز روی بعراق آورد و خدمت حضرت بیوفائی لشکر خود دیده باوی صلح کرد و خلافت را بوی گذاشته بمدینه منوره توطن فرمود بالآخر منکوحه اش بحرکت یزید پلید الماس سوده بخوردنش داد و مدت چهل روز بیمار بود روز هفتم صفر سنه تسع و اربعین بقولی اوائل ربیع الاول سنه خمسین انتقال فرمود عمر شریفش چهل و هفت سال بود اولادش ذکور ده اند زید و حسن و عمر و قاسم و عبد الله و عبد الرحمن و حسین و اثرم و طلحه و اسحاق و اناث شش تن بودند جبرائیل اسم شریفش بر قطعه حریر بهشت نوشته حسن بن علی نزد رسول علیه و علی آله الصلوة والسلام بهدیه آورده و وی شبیه ترین مردان بود به نبی علیه و علی آله الصلوة والسلام روزی امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه امام حسن رضی الله عنه را بر دوش گرفته بود و سوگند میخورد که این شبیه نبی ست علیه الصلوة والسلام نه شبیه علی کرم الله وجهه و علی رضی الله عنه ایستاده بود و تبسم می نمود از وی می آرند که بیست و پنج حج پیاده گذارده و حال آنکه نجائب وی را باوی میکشیدند رضی الله تعالیٰ عنه

امام ثالث حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کنیتش ابو عبداللہ و لقبش سید و شہید ولادتش در مدینہ منورہ روز سہ شنبہ
چہارم شعبان سنہ اربع ہجری قیل آخر ربیع الاول سنہ ثلث مدت حملش
شش ماہ و ہیچ فرزندی شش ماہ نیامدہ مگر وی و یحیی علیہ السلام چون
نوبت امارت بیزید رسید قریب بیست ہزار اہل عراق بارسول او کہ مسلم باشد
بیعت نمودند و او را طلب داشتند در این اثنا عبید اللہ بن زیاد بفرمودہ یزید پلید
از بصرہ بکوفہ آمد چون حضرت امام از مکہ معظمہ بسمت عراق روان شد اہل عراق با عبید اللہ
بن زیاد در قصد کشتن او اتفاق نمودہ بر او بر آمدند جناب او را با ہفتاد و دو تن
و یا ہشتاد و دو تن از اہل بیتش و اتباعش روز جمعہ و بقولے روز شنبہ عاشر محرم
سنہ احدی و ستین شہید ساختند عمر مبارکش پنجاہ و شش سال و پنجاہ و ہشت روز
اولادش ذکور بقول اصح علی اکبر علی اصغر جعفر عبد اللہ کہ در ہنگام طفلی
با پدر خویش ہمراہ بودند و بعز شہادت رسیدند و اناث دو تن بودند رسول صلی
اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم وی را حسین نام نہاد و وی را جمالی بود کہ چون در تاریکی
نشستے مردم از بیاض جبین او و بریق رخسارہ مبارکش بوی راہ بردندے و وے
از سینہ تا پایہا مشابہ بود بارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم چنانکہ امیر المومنین
حسن از سینہ تا فرق سر برسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرمودہ است کہ حسین از
من است و من از حسین ام خدا دوست میدارد آن کس را کہ حسین رض را
دوست دارد و حسین سبط است از اسباط۔

امام رابعت حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالی عنہما

کنیتش ابو محمد و ابو الحسن و لقبش سید العابدین و زین العابدین و سجاد
ولادتش روز شنبہ پنجم شعبان سنہ ثمان و ثلثین یا ثلث و ثلثین در زمان حیات

امیر المومنین

امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ در مدینہ منورہ واقع شد و آو در روضہ واقعہ پدر بزرگوار خود مریض بود چون عمر عزیزش بہ پنجاہ و ہفت سال رسید بگفتہ ولید بن عبد الملک دوازدہم محرم سنہ خمس و تسعین او را بزہر شہید ساختند آ ماننش سی و چہار سال و دو روز اولاد ذکورش محمد باقر زید عمر عبد اللہ حسن حسین اکبر حسین اصغر عبد الرحمن سلمان علی محمد اکبر محمد اصغر و آناث چہار تن بود مادر امام زین العابدین شہربانو دختر یزدجرد از اولاد نوشیروان عادل است و سبب تلقیب او بزین العابدین آنکہ شبے در نماز تہجد بود و شیطان بصورت اژدہای خود را با و نمود وے ہیچ ملتفت نشد آخر پای مبارک او را گزید و او را دردناک ساخت خدای تعالے بوے منکشف گردانید کہ این ابلیس است پس وے را دشنام داد و طپانچہ زد و گفت دور شو ای ملعون دور شد برخواست تا ورد خود ادا نماید ہاتف صدا داد اَنْتَ زین العابدین سہ بار گفت

امام خامس امام محمد باقر بن علی زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کنیتش ابو جعفر و لقبش باقر سُمّی بذالک لتبقرہ فی العلم و توسعہ فیہ مادرش ام عبد اللہ فاطمہ بنت الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ولادتش در مدینہ منورہ روز جمعہ سیوم ماہ صفر یا غرہ رجب سنہ سبع و خمسین پیش از شہادت امیر المؤمنین حسین رضی اللہ عنہ بسہ سال بود وفاتش سنہ اربع عشر و مائۃ و عمرش پنجاہ و ہفت سال و قبرش در بقیع نزد پدرش و اماننش نوزدہ[19] سال وے گفتہ است کہ بر جابر بن عبد اللہ در آمدم و سلام کردم و چشم وے پوشیدہ شدہ بود سلام مرا جواب داد و گفت کیستی گفتم محمد بن علی بن حسین گفت ای فرزند رسول اللہ

پیش آئی پیشتر شدم دست مرا بوسید و از جانب رسول سلام بر من خواند
و گفت پیغمبر علیہ السلام مرا گفت ای جابر شاید کہ بمانی تا وقتیکہ ملاقات کنی
با یکی از فرزندان من کہ وی را محمد بن علی بن حسین گویند خدائے
تعالیٰ وے را نور و حکمت خواہد داد و وے را از من سلام برسان۔

امام سادس حضرت امام جعفر صادق بن محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کنیتش ابو عبد اللہ و ابو اسماعیل و لہ القاب اشہرہا الصادق مادرش
ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم
و مادر ام فروہ اسما بنت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہا ولادتش
در مدینہ منورہ سنہ ۸۳ ثلث و ثمانین من الہجرۃ و قیل روز دوشنبہ ہفدہم ربیع
الاول و وفاتش نیز در مدینہ منورہ روز دوشنبہ منتصف رجب سنہ ۱۴۸
ثمان و اربعین مایۃ مدت حیاتش شصت و پنج سال امامتش سی و چہار سال
و دو ماہ و قبرہ فی البقیع عند ابیہ و جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
اولاد ذکورش موسیٰ کاظم اسحق محمد اسمٰعیل عبد اللہ عباس
علی اناث سہ تن بودند از عظای علمای و کبرای مقتدای اولیاست او را
فضائل و کمالات بسیار است و طریقہ اکابر نقشبندیہ بوے اتصال دارد
چنانکہ در مجلس مذکور شود انشاء اللہ تعالیٰ

امام سابع حضرت امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کنیتش ابو الحسن و ابو ابراہیم و لقبش کاظم مادرش ام ولد بودہ
حمیدہ بربریہ ولادتش در ابوا میان مکہ و مدینہ در روز شنبہ ہفتم صفر سنہ ثمان و عشرین مایۃ

وفاتش

وفاتش در حبس هارون الرشید در بغداد ایام حیاتش پنجاه و پنج سال امامتش بیست
و پنج سال و سه ماه اولادش ذکور علی رضا زید ابراهیم عقیل هارون
حسن حسین عبد الله اکبر عبد الله اصغر اسمعیل محمد احمد جعفر یحییٰ اسحاق
عباس ابو القاسم حمزه عبد الرحمن قاسم جعفر اکبر جعفر اصغر اناث
هژده تن بودند عابدترین و کریمترین اهل زمان خود بودند رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین

امام ثامن حضرت امام علی رضا بن موسیٰ کاظم رضی الله تعالیٰ عنهما

کنیتش ابو الحسن لقبش رضا و این کنیت و لقب پدرش بوی نهاده اند وهو
فی رضاء الله سبحانه و رضاء رسوله مادرش سکینه نوبیه است ولادتش
در مدینه منوره بوده روز پنجشنبه یازدهم ربیع الآخر سنه ۱۵۳ ثلث و خمسین و مائة
وفاتش در ولایت طوس بود در قریه سناباد از رستاق نوقان فی شهر رمضان
سنه ۲۰۸ ثمان و مائتین و قبرش طرف قبله قبر هارون الرشید در قبه که در سرای حمید
بن قحطبه طای است امامتش بیست و یک سال و پنج ماه و کسری ایام حیاتش
پنجاه و یک سال و کسری مادرش ام ولد بوده که بسیار نامها دارد منها نجمه و ازان حمیده
بود مادر کاظم رضی الله تعالیٰ عنه شبی مصطفی را صلی الله علیه و آله وسلم بخواب دید که فرمود
نجمه را بموسیٰ بخش کند و باشد که از وی فرزندی وجود گیرد که بهترین اهل زمین بود و از
ام رضا رضی الله عنه روایت کنند که گفت چون برضا حامله شدم هرگز از خود ثقل حمل
بر نیافتم و در خواب از شکم خود آواز تسبیح تهلیل می شنیدم هول و هیبت بر من غلبه میکرد
و چون بیدار میشدم هیچ آواز نمی آمد و در زمان ولادت دستها بر زمین نهاده روی
بآسمان کرده لب مبارک خود را می جنبانید چنانکه کسی سخن گوید و مناجات کند اولاد
ذکورش محمد تقی ابو جعفر اکبر ابو جعفر اصغر ابو الحسن ابراهیم حسین اناث یک تن بوده

امام تاسع امام محمد تقی بن علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کنیتش ابوجعفر و لقبش تقی و جواد مادر وی ام ولد بوده خیزران نام ولادتش در مدینہ منورہ بود روز جمعہ دہم رجب یا ہفدہم سنہ ۱۹۵ خمس و تسعین و مائۃ و وفاتش روز شنبہ ششم ذیحجہ سنہ ۲۱۰ عشر و مائتین در عہد خلافت معتصم و قبرش در بغداد قفای جد وی کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما از کمال علم و ادب و فضل و کرم کہ داشت باصغر سن مامون مخلص وی شدہ دختر ام الفضل را بزنی بوی داد و ہمراہ وی بمدینہ منورہ روان نمود و ہزار درہم در ہر سال بوی فرستادے امامتش ہفدہ یا ہجدہ سال ایام زندگانیش بیست و پنجسال و دو ماہ و یازدہ روز من کلماتہ القصد سیتر یوم العدل علی الظالم اشد من یوم الجور علی المظلوم العلماء غرباء لکثرۃ الجہال بینہم اولادش ذکور علی نقی و موسیٰ اناث نیز دو تن بودند رضی اللہ تعالیٰ عنہما:۔ در

امام عاشر حضرت علی نقی بن محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کنیتش ابوالحسن و لقب وی ہادی و بعسکری مشہور مادرش ام ولد بودہ سمانہ نام و قیل اسمہ ام الفضل بنت المامون ولادتش در مدینہ بودہ سیزدہم رجب سنہ ۲۱۴ اربع عشر و مائتین و وفاتش در سر من رای از نواحی بغداد در زمان منتصر روز شنبہ اواخر سنہ ۲۵۴ اربع و خمسین و مائتین قبرش ہم در سرای وے است کہ سر من رای داشتہ زندگانیش چہل و یکسال امامتش سی و سہ سال و شش ماہ و بیست و ہفت روز مناقب و کمالات او زیادہ از حد تکتیب است و اولادش حسن عسکری۔ حسین جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ و از اناث یک تن بود:۔ منتصر باللہ

ا ا م

امام حادی عشر حضرت امام حسن عسکری بن علی نقی رضی الله تعالی عنهما

کنیتش ابو محمد و لقبش زکی و خالص و سراج و وی نیز چون پدر مشهور است بعسکری مادرش ام ولد بوده سوسن نام و قیل غیر ذلک ولادتش در مدینه روز دوشنبه چهارم ربیع الاول ۲۳۲ سنه اثنا و ثلثین و مائتین و وفاتش در سر من رای در سنه ستین و مائتین قبرش پهلوی قبر پدرش است مدت حیاتش بیست هفت ۲۷ سال و دو ماه و بیست روز امامتش پنج سال و هفت ماه کسری از اولادش امام محمد

امام ثانی عشر حضرت امام محمد بن الحسن العسکری رض

کنیتش ابو القاسم لقبش عبد الله و نزد امامیه حجت و قائم و منتظر و مهدی و صاحب زمان و هو عندهم آخر ائمتهم خاتم الولایة و الامامة و انهم یزعمون انه دخل السرداب الذی بسر من رای و امه تنظر الیه فلم یخرج الیها و ذلک فی سنة خمس و ستین و مائتین و قیل فی سنة ست و ستین و مائتین فاختفی الی الآن علی زعمهم مادرش ام ولد بوده نرجس نام و قیل غیر ذلک ولادتش در سر من رای در بیست ۲۳ و سیوم رمضان سنه ۲۵۸ ثمان و خمسین و مائتین و یقال فی لیلة النصف من شعبان سنة ۲۵۵ خمس و خمسین و مائتین آنانکه از اهل کشف و باطن و علماء ظاهر اهل سنت و جماعت شکر الله تعالی سعیهم و منهم شیخ علاء الدوله سمنانی میگوید که چون امام محمد بن حسن مختفی شد در زمره ابدال داخل شد و چون قطب آن وقت علی بن حسین بغدادی فوت شد امام محمد بن حسن بر و نماز گزارد و بجای او بنشست و نوزده ۱۹ سال در مرتبه قطبیت بود تا فوت شد و در مدینه منوره مدفون گردید۔

در بیان اعتقاد اہل سنت و جماعت شکر اللہ سعیہم

در حق مہدی موعود آنست کہ مہدی موعود یکی از سادات حسینی است کہ در آخر الزمان در مدینہ مشرفہ متولد شود و نام او و نام پدر او موافق نام حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود و از مکہ مبارکہ وقت چہل سالگی ظہور[1] کند و قبل ہجرت او سوئی بیت المقدس بود و در کتف علامت بود چنانچہ در کتف آنسرور بود و در ماہ محرم روز عاشورا بعد از سن یکہزار و دو صد الی ما شاء اللہ ظہور نماید و سہ صد و سیزدہ کس از اشراف قوم بعد اہل بدر با او بیعت کنند در میان رکن و مقام و با او بیرق حضرت رسالت پناہ و پیراہن و تیغ او باشد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و خلق را بحق دعوت کند و تمامی عرب و عجم اطاعتش کنند بے جنگ و کرہ و در اواخر ایام وی عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام از آسمان نازل شود و در پس او روز جمعہ نماز صبح کند و مدت بادشاہی وے اختلاف اقوال ہفت سال یا چہل سال بود و ھکذا یستفاد عن الاخبار و الآثار والعلم عند اللہ و عبارت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ در فتوحات مکیہ مطابق ہمین است :-

باشند

---

[1] قولہ ظہور کند الخ لے ظہور مہدی رحمۃ اللہ علیہ یعنی از زبان والد خود علیہ الرحمۃ والغفران شنیدہ ام کہ والد اوشان ہادی الخلق الی الحق حضرت مولانا حاجی میان ضیاء الحق قدس سرہ مے فرمودند کہ فقیر را در مکہ معظمہ با یکی از دوستان خدا کہ مرا و را منزلت غوثیت بود از ظہور مہدی در خدمت اوشان سوال نمودم فرمودند کہ بعد از فوت تو دو چند از عمر تو بگذرد ظہور مہدی خواہد شد تاریخ وفات اوشان گل دیباغ و عمر اوشان بشصت سہ سال رسیدہ بود کہ در درہ فرخشاہ بدرجہ شہادت رسیدند رحمۃ اللہ

فصل در بیان بعضے مناقب اہل صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

بدانکہ امت مجتمع اند برآنکہ پیغمبر را صلی اللہ علیہ آلہ وسلم گروہے بودند از اصحاب کہ در مسجد وی لازم بودند و مہیا مر عبادت را و دست بہ کلی از دنیا برداشتہ بودند و از کسب معاش اعراض کردہ و خدا تعالیٰ از برای آنہا پیغمبر خویش را فرمودہ قولہ تعالیٰ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ فقراء مہاجرین بودند کہ توکل بر خدا کردہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مامور بود بصحبت ایشان قولہ تعالیٰ وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنَاکَ عَنْھُمْ تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ہر یکے از ایشان را ویدی گفتے مادر و پدرم فدای آنہا باد کہ خدای تعالیٰ از برای آنہا برمن عتاب کرد و قرآن مجید در فضایل ایشان ناطق است و پیغمبر را صلی اللہ علیہ وسلم اندر فضایل ایشان اخبار بسیار است ابن عباسؓ روایت کردہ کہ وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی اصحاب الصفۃ فرای فقرھم وجھدھم ومع ذلک طیب قلوبھم فقال ابشروا یا اصحاب الصفۃ فمن بقی من امتی علی النعت الذی انتم علیہ راضیا بما فیہ فانہ من رفقائی فی الجنۃ معنی خبر آنست کہ چون پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام بر اصحاب صفہ گذشت و مر ایشان را بدید و بایستاد و خورمی دل ایشان را در فقر و مجاہدت بدید فرمود کہ بشارت باد مر شما را و آنہا را کہ پس از شما پایند بر صفت شما و در فقر خود راضی باشند ایشان از رفیقان من باشند اندر بہشت و آسامی بعضی از ایشان نوشتہ می شود منہم بلال بن رباح و ابو عبد اللہ سلمان فارسی و ابو عبیدۃ عامر بن عبد اللہ بن جراح و ابو الیقظان عمار بن یاسر و ابو مسعود ہذلی و عتبہ بن مسعود و برادرش مقداد بن اسود

وعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وخباب بن ارت وصہیب بن سنان وعتبہ بن غزوان
وزید بن خطاب وابوکبشہ وابوالمرثد کنانہ بن حصین عدوی وحذیفہ بن الیمان و
عکاشہ بن محصن ومسعود بن ربیع انصاری وابوذر جندب بن جنادہ غفاری و
صفوان بن بیضا وابوالدرداء عویم بن عامر وابولبابہ بن عبدالمنذر وعبداللہ
بن بدر الجہنی وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ وارحمنا ربنا بحرمتہم امین وادخلنا
فی زمرۃ اتباعہم یارب العلمین اما ابوہریرہ وثوبان ومعاذ بن الحارث
وسائب بن خلاد وثابت بن ودیعہ وابوعیسی بن عویم بن ساعد وسالم بن عمر بن
ثابت وابوالبشر کعب بن عمرو صہیب بن سنان وعبداللہ بن انیس وحجاج بن عمرو الاسلمی
رضی اللہ تعالیٰ عنہم نیز از جملہ ایشانند ودوران درجہ بودند گاہے بسببے تعلق کردندے

کذا وجدت فی المکتوب

در ذکر بعضی اصحاب کبار حضرت محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

الالف۔ ابوذر غفاری ابوعبیدہ بن الحارث بن عبدالمطلب ابی بن کعب انصاری
ابان بن سعید ابوہریرہ عبدالرحمن بن صخر الاوسی اسامہ بن زید بن حارثہ قضاعے
اشجع منذر بن عامر العبدی ابو الیسر خلف بن عبدالملک انصاری اشعث محمد
بن قیس ابومحصن عکاشہ اسدی اوس بن ثابت برادر حسان انس بن نضر ابوحمزہ
انس بن مالک اسعد بن زرارۃ انصاری ابوامامہ باہلی ابوبردہ بن قیس بن عامر
ابوموسی اشعری عبداللہ بن قیس ابوبرزۃ عبداللہ بن نضلۃ انصاری ابوبکر
نبیع بن حارث ابوحذیفہ بن ہاشم بن عتبہ بن عبدشمس بن عبدمناف ابودجانہ
سماک بن خرشۃ الانصاری ابوالدرداء بن عویم بن عامر الانصاری ابوالہیثم مالک
بن تیہان الانصاری ابوطلحہ زید ابوضمیرۃ اسما بن حارثہ بن سعید الاسلمی اسد بن سریع

بن تمیم

ضمیر ابو العاص بن ربیع زوج زینب رضی اللہ عنہا اسد بن عروۃ اکال بن نعمان انصاری
ابو کبشۃ سلیم ابو محذورہ سلمی بن سلمۃ ابو سعود عقبۃ ابو ایوب خالد بن زید انصاری ابو عور
سعید بن زید عدوی ابو نافع ابو قتادۃ الانصاری ابو اسید مالک بن ربیعۃ الانصاری
ابو البشر کعب بن عمر الانصاری ابو قتادۃ انصاری بن نعمان ابو سعید خدری بن سعید
بن مالک انصاری ابو الطفیل عامر بن واثلہ لیثی آخرین اصحاب بحسب وفات
الباء بلال بن رباح حبشی مؤذن تعلی بن منبہ تعلی بن ثقیف برا بن عازب
انصاری برا بن مالک برا بن معرور سلمی بریدہ بن حصیب اسلمی بشر بن ارطات
قرشی بشر بن سعد انصاری بلال بن حارث التاء تمیم بن اوس دارانی تمیم
بن سولی الخراش الخزرجی تمیم بن یعار ان الخزرجی الثاء ثابت بن قیس الانصاری
خطیب ثابت بن ضحاک الانصاری ثعلبۃ بن غنم بن عدی الانصاری ثوبان حکمی
ثابت بن ہزال انصاری الجیم جعفر طیار برادر حیدر کرار رضی اللہ تعالی عنہما
جریر بن عبد اللہ بجلی جابر بن عبد اللہ انصاری جابر بن سعید غفاری جابر بن صخر
بن امیر انصاری جعفر بن ابی سفیان جابر بن مرہ عامری جنادۃ بن امیۃ ازدی
جنادۃ دوسی الحاء حمزۃ بن عبد المطلب سید الشہدا عم النبی علیہ وعلی آلہ الصلوۃ
والسلام واخیہ من الرضاع حارث بن ہشام خزیمہ بن ثابت ذو الشہادتین
حارث بن خزیمۃ انصاری حکیم بن حزام قرشی حسان بن ثابت انصاری شاعر مداح پیغمبر
علیہ الصلوۃ والسلام حارث بن نوفل حارثۃ بن سراقۃ انصاری حارثۃ بن عمر انصاری
حارثۃ بن نعمان انصاری حجر بن عدی حنظلہ بن مالک خارعۃ بن مالک غفاری
حذیفۃ بن الیمان صاحب سرہ علیہ السلام حصین بن حارث بن عبد المطلب حکم
بن سعید بن عاص بن امیہ حویطب بن عبد العزی حارثۃ بن ابی حازم اصمے
الخاء خالد بن ولید قرشی مخزومی خفاف بن بدیہ خباب بن الارت خوات بن الجبیر

الدال وحیہ بن خلیفہ **الذال** ذوالبجادین عبداللہ بن عبدالسہم ذوالشمالین عمیر بن عبد بن عمرو کہ او را ذوالیدین ہم گویند ذرعہ بن عامر اسلمی رض **الراء** ربیعہ بن اکثم بن شجرۃ ربیعہ بن کعب بن مالک رافع بن خدیج انصاری رفاعۃ بن مالک بن عجلان انصاری رفاعۃ بن عمر بن نوفل انصاری رکانۃ بن عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب رویفع بن ثابت بن سکن **الزاء** زید بن حارثۃ زید بن ثابت انصاری زید بن ملحان زہیر بن بجرۃ زبرقان بن حصین بن بدر زہیر بن قیس السلوی زہرۃ بن خونہ بن عبداللہ زید بن صفوان زید بن ارقم بن زید زید بن حاطب زید بن سہل انصاری **السین** سلمان فارسی سعد بن معاذ سہیل رومی سہل بن عدی سہل بن قیس سلمۃ بن ثابت سعد بن سوید سلیم انصاری سہل بن سعد سمرہ بن جندب سکران بن عمرو سنان بن ابی سنان سلمۃ بن عبداللہ سلمۃ بن اسلم سعید بن عاص بن امیہ سعید بن ثابت سعید بن ربیع سلمۃ بن عمرو سلمہ بن مسعود سعید بن صدی سہیل بن حمان سوید بن سعد سعد بن عبادۃ سوید بن نعمان سہل بن بیضا سہل بن حنیف **الشین** شیبۃ بن عثمان شرحبیل بن حسنہ شداد بن اوس انصاری **الصاد** صفوان بن امیہ صہیب بن سنان صلۃ بن اشیم **الضاد** ضرار بن مقرون مزنی ضمام بن ثعلبۃ سعدی **الطاء** طائی بن شہاب طفیل بن حارث طفیل بن عمرو طلحہ بن عقبۃ انصاری طلحہ بن اسحاق۔ **الظاء** ظہیر بن رافع بن اسحاق **العین** عباس بن عبدالمطلب عم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمار بن یاسر عیسی عبداللہ بن ام مکتوم عمرو بن امیہ ضمیری عامر بن فہیرہ عبادہ بن خشخاش عبداللہ بن عمرو انصاری بدری عبداللہ بن قح۔ عبداللہ بن جبیر عمارۃ بن مخلد عمرو بن جموح عمر بن حمام بن جموح عتبہ بن ربیع عبید بن معالی عبید بن تیہان عبداللہ بن سلمۃ عباس بن عبادۃ عبداللہ بن رواحۃ عبادۃ

الشنوی

ثوری

ابن حجر

بن صامت عروۃ بن مسعود ثقفی علاء حضرمی عبداللہ بن مسعود ہذلی عبداللہ بن زید انصاری عکاشہ بن محصن اسدی عمرو بن الحق عباد بن لحان عبد بن امیہ بن وہب عبداللہ بن سہل عبداللہ بن صعصعۃ عمارۃ بن حقبۃ عمرو بن اوس عمر بن معدیکرب عمرو عاص عبادۃ بن بشیر عبادۃ بن الحرث عامر بن ثابت عائذ بن معویۃ عبدالرحمن قرطی عتاب والد سعید علی بن عاص عبداللہ بن انس عبداللہ بن ثابت عبداللہ بن سعید عبداللہ بن مالک عبداللہ بن عتیک عمار بن اوس عمار بن حزم عمرو بن طفیل بن عمرو عبدالرحمن بن عبداللہ عبدالرحمن بن خبیل عبداللہ بن بدیل عبدالرحمن بن خالد بن ولید عبدالرحمن بن ربیعہ عبدالرحمن بن سماک عبدالرحمن بن عایذ عبداللہ بن انیس عمران بن حصین عبداللہ بن عباس عبیداللہ بن عباس عبداللہ بن مغفل مزنی عبداللہ بن عمرو بن العاص سہمی عبداللہ بن قرط ازدی عثمان بن عامر قرشی پدر حضرت ابوبکر صدیق کینتش ابو قحافہ رضی اللہ عنہما عبداللہ بن ابی حدرد عثمان بن ابی العاص عثمان بن طلحہ عقبہ بن عبید عرباض بن ساریہ عبید بن زید عقیل بن ابی طالب اخ مرتضے رضی اللہ تعالی عنہما عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب عدی بن حاتم طائی عمیر عوف بن مالک عدی بن عمیرہ عثمان بن مظعون عبداللہ بن قیس عبید بن خلف قرشی عبداللہ بن حارث عبداللہ بن عمر بن خطاب وقد مضی اسمہ فی ذکر اسماء اصحاب الصفۃ رضی اللہ تعالی عنہم عبداللہ بن زبیر عبداللہ سہل عمارۃ بن عمارۃ بن عقبۃ عکرمہ بن ابی جہل عبداللہ بن ابی اوفی الفاء فضیل بن عباس فیروز دیلمی فضالہ بن عبید القاف قیس بن سعد انصاری قبیصہ بن ذویب قتادۃ بن نعمان قثم بن عباس بن عبدالمطلب الکاف کعب بن عجرہ کلثوم الاوسی اللام لبید عامری شاعر المیم محمد بن ابی بکر الصدیق مصعب بن عمیر معاذ بن جبل انصاری مقداد بن الاسود محمد بن سلمہ معاویہ ابن ابی سفیان مسور بن مخرمۃ مقدام بن معدیکرب مغیرہ بن شعبۃ مغیرہ بن سعد النون نوفل بن حارث نوفل بن معویۃ نعمان بن مقرن

نعیم بن اوس وائل الواء واثلہ بن اسقع وزید بن عقبۃ للھاء ہاشم بن عتبۃ الیاء یسار

ذکر الستۃ الباقیۃ من العشرۃ المبشرۃ الذین بایعوا تحت الشجرۃ

طلحہ بن عبداللہ زبیر بن عوام سعد بن ابی وقاص سعید بن زید عبدالرحمن بن عوف ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہم وعن سائر الصحابۃ اجمعین **تنبیہ** مخفی نماند کہ نسبت سلسلہ علیہ حضرات طیفوریہ نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ صبغویہ صفویہ از حضرت خواجہ کائنات مفخر موجودات رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین خلاصہ موجودات اشرف مخلوقات حبیب رب العالمین سید ولد آدم اجمعین **احمد** مجتبی حضرت **محمد** مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات بخلیفہ اول و پیر و بمثل مقتدای صغار وکبار ثانی اثنین اذ ہما فی الغار مقدم سجادہ تحقیق حضرت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ وامیر المومنین امام الاعدلین واقف اسرار تنزیل محدث کلام الجلیل جناب فیضمآب خلیفہ مکرم فاروق اعظم صاحب الدرۃ والاحتساب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وامیر المومنین امام الاورعین الذی استحیت منہ ملائکۃ الرحمن رفیق النبی فی الجنۃ ذی النورین والبرہان جامع آیات القرآن کمثل الترتیب فی لوح الرحمن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ وامیر المومنین امام الاشجعین مولی العرب والعجم صاحب الفضل والکرم مظہر العجائب والغرائب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسیدہ ومنہم ومن الصدیق التقی بحضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فائز گردیدہ چہ خدمت وے رضی اللہ عنہ باوجود دریافت صحبت حضرت خیر البریہ وبیعت خلفاء اربعہ مظہر کمالات صدیقیت شدہ واز خدمت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ این نسبت علیہ بحضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم رسیدہ و

ازایشان

واز ایشان با امام ہمام واجب التعظیم والتکریم مقتدای خلائق حضرت امام جعفر صادق رضی
منتقل شده ونیز خدمت حضرت قاسم مذکور جد مادری امام مذبور است رضی الله عنهما
لهذا خدمت امام فرموده ولدنی ابوبکر مرتین چه مراد از تولید مرتین که ذکر یافته
یکی ولادت صوری است که به نسبت والده باو رسیده وثانی ولادت معنوی است
که بانتساب ولایت او فائض گردیده رضی الله عنهما واین نسبت عبارت از ولایت
ممتزج بکمالات نبوت است ومعبر بولایت صدیقیه

بیان نسبت ثانیه امام الخلائق جعفر الصادق رضی الله عنه که بواسطه آبای کرام خود رضوان الله علیهم اجمعین مشرف شده اند بدین تفصیل

که حضرت وی را از والد ماجد خویش امام ہمام پیشوای اکابر حضرت محمد الباقر رضی الله عنه وایشان را از جد ماجد خود حضرت زین العبا امام سجاد رضی الله تعالی عنه وآنجناب را از والد ماجد خویش قرة عین بتول وولی ووارث نسبت نبی مجتبای ثقلین حضرت امام حسین رضی الله عنه وایشان را از امام المؤمنین امام الاشجعین اسد الله الغالب حضرت علی بن ابی طالب کرم الله وجهه الکریم وحضرت وی را از جناب فیضمآب رسالتمآب صلی الله علیه وعلی آله الکرام وصحبه العظام واین نسبت کنایه از ولایت خاصه خلاصه غیر ممتزجاست ودر ماده امام این هر دو نسبت منمیز بوده اند کمثل مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ووی رضی الله تعالی عنه جامع ولایتین ومرجع طریقین گردیده واز این اجتماع این طریقه را تفوق بر سائر طرق اکابر ثابت شده وپیش طاق این بزرگواران مرتفع گردیده مجمع البحرین آمده

فرد

از این افیون که ساقی در می افگند	حریفان را نه سرماند نه دستار

وبعضے این نسبت ثانیہ را اول گفتہ واولی را ثانی قرار دادہ اند چنانچہ در شجرہ منظومہ خود سید حسن کہ از خلفاء مرشدی امام حضرت قیوم جہان قدس سرہ العزیز است نظم فرمودہ در اینجا چند فردے ازان ایراد مے رود. **نظم**

با امام سید جعفر دو نسبت شد قرین
آن یکی داوش بر اقلیم ولایت سروری
اولین نسبت کہ ابواب ولایت بر کشود
والدش باقر محمد ارشد زین العباد
آن شہنشاہ شہیدان از امیر المومنین
رہبر شاہ ولایت شد شفیع المذنبین
آمدم اکنون بشرح نسبت ثانیہ اش
اخذ کرد از باطن قاسم کہ جد ام اوست
پیر او سلمان فارس مقتدای وقت خویش
افضل الاصحاب خیر الاولیا صدیق را

از رسول حق در این رہ بہر افراط کمال
وان دگر بخشیدش از خوان نبوت صد نوال
از جناب والد خود یافت آن صاحب کمال
او ز باب خود حسین مجتبی بے قیل و قال
حیدر صفدر علی مرتضی تاج الرجال
صدر بدر رہبر دو عالم شمع بزم لایزال
آنکہ بر قرب کمالات نبوت ہست دال
آن امام السالکین جعفر بفضل ذوالجلال
یافت از صدیق اکبر پیر تو صدق و کمال
راہ نا خیر الرسل شد آفتابے بے زوال

مخفی نماند کہ چون حاشیہ حضرت مرشدی امام قیوم جہان قدس اللہ سرہ الاقدس در رسالہ منظومہ خود کہ در بیان کیفیت نسبت اکابر طریقہ اربعہ مسمی بچہار جوی نمودہ اند انتساب طرق اربعہ را بجناب فیضمآب اسد اللہ الغالب دادہ اند و جملہ طرق را ازایشان جاری واثبات کردہ اند و تحقیقات واضح فرمودہ فردے چند ازان نوشتہ می شود **ھذا ھو**

بشنو از من شمہ مصدوق حال
این طرقہائی کہ با حق موصلند
اصل این جوہا ز بحر مرتضی ست
نقشبندی قادری و چشتیہ

در بیان فضل آن صاحب کمال
واین سلاسل کہ با حمد مسندند
اصل او دریائے نور مصطفی است
سہروردی کبرویہ سلسلہ

ندیمان

در میانِ اہلِ سنت ای پسر — واین سلاسل نیست خالی از کفر
قطب و غوث و فرد و ابدال ای اخی — مبتدی و اوسطی و منتهی
واصلان و کاملان و مقتدا — عاشقان و عارفان و رہنما
سائرِ ارباب توحیدِ وجود — جملہ غواصانِ دریائے شہود
حق شناسان و معارف دستگاہ — مرشدان و ہادیان و دین پناہ
آنچہ بودند و بیایند در جہان — وآنچہ ہستند آشکارا و نہان
این ہمہ شاہان گدایانِ ویند — ریزہ چینِ خوان الوانِ ویند
ہر یکی شیرِ نیستانِ ویست — ہر یکی ممنونِ احسانِ ویست
این سلاسل جملہ با وی میرسند — واین صدفہا گوہر آن مظہر اند
سوی پیغمبر بالطافِ الٰہ — ہادی جزو کل است آن دین پناہ
معدن انوار احمد مجتبیٰ است — مخزنِ اسرار سرمد مرتضیٰ ست

وحل این شبہ سائل را باین عبارت فرمودہ اند و رفع آن کردہ حقیقت معاملہ را اظہار نمودہ جائیکہ فرمودند. من کلامہ المبارک ؎

گر کسے را شبہ آید در نظر — این بیان را بہر سہ یارِ دگر
کہ ابوبکر و عمر و عثمان ہم — کردہ اند آزاد جانہا را زغم
بیشتر بد بلک در آوان شان — فیض ارشاد و ہدایت در جہان
صیقل و لہای عالم کردہ اند — گوی از چوگان عرفان بردہ اند
تو چرا گوئی کہ تنہا از علی — ہست جاری در جہان فیضِ نبی
چون ابوبکر از خلافت باز رست — حضرتِ فاروق بر جایش نشست
ہر کہ از صدیق فیضِ داشت او — با عمر ہم نردِ معنی باخت او
کرد بیعت بعد زان شد مستفید — یافت قرب حق مزید اندر مزید

چونکه عثمان جانشین شد بعد ازو	روے آوردند جمله سوے او
جان او را قبلهٔ خود ساختند	بیعتش کردند فیض یافتند
آنچه صدیقی و فاروقی بدند	چون عمر بگذشت عثمانی شدند
بعد ازان نوبت بحیدر چون رسید	حیدری گشتند از بهر مزید
با دلِ بے کرہ جانِ بے ملال	بیعتش کردند آن اہلِ کمال
مظهر انوار گشتند او ہمه	مصدر اسرار گشتند او ہمه
چون که شد بر صدق فرمان نبی	ختم ایام خلافت بر علی
لاجرم سوی نبی در ہر طریق	او توسط گشت اندر ہر طریق
زاین جهت ارشاد کل بر نام اوست	ہر ولی را فرق بر اقدام اوست

چون بیان کیفیت نسبت باطنی جناب حضرت امام جعفر صادق رضی الله تعالیٰ عنه نموده شد و معلوم گردید که مقتدای اکابر این سلسله علیه وجود شریف ولیست و عروة الوثقیٰ این طریقهٔ جلیله ذات علیا صفات اواست پس ختم مقدمه اینجا قرار داد بتفصیل ذکر مناقب و مآرب و نپرداخت چه فضائل او اظهر من الشمس است که ہر صغیر و کبیر برنا و پیر از خصوصیات او باخبر اند و تکرار ذکر آن تحصیل حاصل **بیت**

در مکرر بستنِ مضمون رنگین لطف نیست	کم دہد رنگ ار کسی بندد حنا بسته را

شروع در منتخبات نموده شد و احوال منتسبان وے بیان آمد که از انعکاس باطنی وے بهره ور شده چون کواکب ہدایت نشان شبستان جهان از شعشعان انوارشان افروخته و سلسله ذہبیه را انجانه آفتاب رسانیده **فرد**

این سلسله از طلای ناب است	اینجانه تمام آفتاب است

منتخب اوّل در ذکر رسیدن این نسبت شریفه بحضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سره و مسمی شد بطیفوریه و این منتخب مشتمل بر پانزده تذکره است۔

تذکرۂ اولیٰ از منتخب اوّل

مخفی نماند کہ خدمت سلطان العارفین این نسبت شریف را از روحانیت سید الخلائق حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ یافتہ و مستفید گردیدہ و نام ایشان طیفور بن عیسیٰ است لہٰذا این طریقہ را مقدمین طیفوریہ نامند و ایشان مقتدائے اہل تصوف و پیشوائی ارباب توحید اند ایشان را در سائر صوفیہ شان عظیم است لہٰذا ملقب بسلطان العارفین اند و تفصیل احوال ایشان تطویل مے طلبد مختصر آنکہ صاحب جذب قوی بودہ اند و کلام مبارک ایشان سکر آمیز است فلمّا بعضے سخنان را کہ نسبت بایشان مے نمایند افرا است چنانچہ در نفحات خدمت مولوی جامی علیہ الرحمۃ در ذکر ایشان مے نویسد کہ شیخ الاسلام قدس سرہ گفت بر بایزید فراوان دروغہا بستہ اند می گویند کہ چون خدمت ایشان نماز می کردند قعقعہ از استخوان سینہ بیرون می آمدے و شنیدہ مے شدے از ہیبت حق و تعظیم شریعت در حالت رحلت فرمودہ اند الٰہی ما ذکرتک الا من غفلۃ وما خدمتک الا من فترۃ ہرگز یاد نہ کردم ترا مگر از سر غفلت و ہرگز ترا نہ پرستیدم مگر از سر فترت این بگفتند و جان بجانان سپردند رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ایشان را بعد از مرگ بخواب دیدند گفتند حال تو چیست فرمود کہ مرا گفتند ای پیر چہ آوردی گفتم درویشی بدرگاہ ملک شود ویرانہ گویند چہ آوردی گویند چہ خواہی و نیز در نفحات می آرند کہ در نیشاپور عجوزہ بود عراقیہ نام از در ہا سوال کردے از دنیا برفت بخوابش دیدند گفتند حال تو چیست گفت گفتند چہ آوردی گفتم آہ ہمہ عمر مرا بدین در حوالہ می کردند کہ خدا وہاد کنون می گویند چہ آوردی فرمودند راست می گوید از و باز شوید این قطعہ شعر از کلام حضرت سلطان بایزید بسطامی است قدس سرہ السامی شعر

وَفَدْتُ اِلَی الْکَرِیْمِ بِغَیْرِ زَادٍ	مِنَ الْحَسَنَاتِ وَالْقَلْبِ السَّلِیْمِ
وَحَمْلُ الزَّادِ اَقْبَحُ کُلِّ شَیْءٍ	اِذَا کَانَ الْوُفُوْدُ اِلَی الْکَرِیْمِ

وبعضی این شعر را بر کفن میت می نویسند در مدفن مبارک ایشان اختلاف است ودر جانہا ستعد وتعین مے نمایند وآزانہا در بسطام کہ ولایت ایشان بودہ مشہور ومعروف است وفقیر در موضعے قریب عیبک من تواریع بلخ بزیارت مزار ایشان مستعد گردیدم وفیوض وبرکات وہیبت ورقت بسیار آنجا مشاہدہ نمودم آن موضع را ملقب بسلطان العارفین مے نمایند وبر تلہ مدورے مرتفع صورت قبر مبارک ایشان را ساختہ اند یزار ویتبرک بہ رحمۃ اللہ علیہ وعلی سائر السالکین

تذکرہ ثانی از منتخب اول در ذکر سلطان المشائخ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالی عنہ

نام مبارک ایشان علی بن جعفر است یگانہ عصر وغوث وقت خویش بودند وکسب کمال از روحانیت حضرت سلطان العارفین نمودہ اند چہ نسبت ولایت این ہر دو بزرگوار بعد از رحلت متبوع خود ہا بہ ثبوت پیوستہ وخدمت سلطان العارفین در فراست باطنی وارث نسبت معنوی خود ایشان را معلوم نمودہ بشارت دادہ اند چنانچہ خدمت مولوی رومی در مثنوی معنوی آن بشارت را بنظم کشیدہ تصریح فرمودہ اند **مثنوی**

بعد چندین سال می زاید شہے	میزند بر آسمانہا خرگہے
رویش از گلزار حق گلگون بود	از من او اندر مقام افزون بود
چیست نامش گفت نامش بوالحسن	حلیہ اش واگفت ابرو وذقن

قد او

قد او ہم رنگ او ہم شکل او — یک بیک وا گفت از گیسوی او
حلیہ ہائے روح او را ہم نمود — از صفات و از طریق و جای و بود
حلیہ تن ہمچو تن عاریت است — دل بر آن کم نہ کہ آن یکساعت است

روزے باصحاب خود فرمودند کہ چہ چیز بہتر بود اصحاب گفتند شیخا ہم تو بگوی گفت است
دلے کہ در وے ہمہ یاد کردگار بود از وے پرسیدند کہ صوفی کیست گفت بمرقع
وسجادہ صوفی نبود و برسوم وعادات صوفی نبود صوفی آن بود کہ نبود پرسیدند کہ
اخلاص چیست گفت ہرچہ برای حق کنی اخلاص است وہرچہ برای خلق کنی ریا است و
فرمودند ہرگز باکسی صحبت مدارید کہ شما گوئید خدا واو گوید چیزی دیگر وہم وے گفتہ کہ اندوہ
طلب کن تا آب چشمت پدید آید کہ حق سبحانہ وتعالی گریہ بندگان را دوست میدارد
وہم وے فرمودہ کہ اگر سر وے بگوید و بآن حق را خواہد بہتر از ان بود کہ قرآن
بخواند وبدان حق را نخواہد وہم وے گفتہ کہ وارث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آن کس بود کہ بفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقتدا نماید نہ آن بود کہ
روئے کاغذ سیاہ کند نزد وے گفتند کہ شبلی گفت آن خواہم کہ نخواہم
فرمود کہ این ہم خواستنی است کہ وے گفتہ امروز چہل سال است کہ تا در یک
وقتم حق بدلم مے نگردد وبجز خود رامی بیند **شعر**

مابقی فی لغیر اللہ شئ — ولا فی صدری لغیرہ قرار

فرمود کہ چہل سال است کہ تا نفسم یک شربت آب سرد خواہد یا شربت دوغ ترش
می خواہد تا ہنوز روے را نداوہ ام وہم وے گفتہ کہ روشنترین دلہا آن بود
کہ دران راہ خلق را نبود وبہترین کارہا آن بود کہ دران اندیشہ مخلوق نبود و
حلال ترین نعمتہا آن بود کہ بجہد تو بود وبہترین رفیقان آن بود کہ زندگانیش
با حق بود ووفات ایشان در شب شنبہ عاشورہ سنہ ۴۲۵ خمس وعشرین واربعمائۃ واقع شدہ

تذکرۂ ثالثہ از منتخب اول در ذکر حضرت شیخ ابو علی فارمدی قدس سرہ العزیز

از جناب حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی این نسبت شریف بحضرت شیخ ابو علی فارمدی قدس سرہما رسیدہ و آیشان نیز بحضرت خواجہ ابو القاسم کرکانی صحبت داشتہ مستفیض شدہ اند و از اینجا طریقہ کبرویہ با نقشبندیہ جمع میشود رضی اللہ عن ارباب اما لیہا نام ایشان فضل اللہ بن محمد است شیخ الشیوخ خراسان بودہ اند و متفرد بطریقہ خاصہ خود در تذکر و موعظت شاگرد امام ابو القاسم قشیری است انتساب او چنانچہ ذکر شد بدو طرف است ہم بشیخ بزرگوار ابو القاسم کرکانی و ہم بشیخ عالیمقدار خواجہ ابو الحسن خرقانی است کہ پیشوای مشایخ و قطب وقت خویش بودہ است ابو علی میفرماید کہ در ابتدای جوانی در نیشاپور بودم بطلب علم مشغول شنیدم کہ ابو سعید ابو الخیر از مہنہ آمدہ است و مجلس میگوید برفتم تا ویرا ببینم چون چشمم من بر جمال وی افتاد عاشق وی گشتم و محبت این طائفہ در دل من بیشتر شد یک روز در مدرسہ در خانہ خود نشستہ بودم آرزوی دیدار شیخ در دل من پدید آمد وقت آن نبود کہ شیخ بیرون آید خواستم کہ صبر کنم نتوانستم برخواستم و بیرون آمدم چون بر سر چار سو رسیدم شیخ را دیدم با جمع انبوہ می رفت من ہم بر اثر ایشان بیرفتم بے خویشتن شیخ بجای در رفت و جمع ہم در رفت من نیز در رفتم و در گوشہ شدم چنانکہ شیخ مرا نمی دید چون بسماع مشغول شدند شیخ را وقت خوش شد و وجد بروی ظاہر شد جامہ شق کرد چون فارغ شدند از سماع شیخ جامہ بیرون کرد و درویشان وے جامہ را پارہ مے کردند برای خود ہر کس قطعہ شیخ از آن می گرفت یک آستین با تریز از ہم جدا کرد و بنہاد و آواز داد کہ ای ابو علی طوسی کجائی من جواب باز ندادم مرا نمی بیند و نمی داند مگر از مریدان شیخ کسے دیگر ابو علی طوسی نام دارد

شیخ باز آواز داد جواب ندادم سیوم بار باز آواز داد جمعی گفتند مگر شیخ ترا می خواهد
پیش شیخ رفتم آن آستین تریز بمن داد و گفت تو مارا چون آستین و تریزی آن جامه آمدم
بستدم و خدمت کردم و جای عزیز بنهادم و پیوسته بخدمت شیخ می آمدم و مرا فائده و
روشنی ها از خدمت شیخ پدید آمد و حالها روی نمود چون شیخ از نیشاپور برفت من پیش استاد ابوالقاسم
قشیری می آمدم و حالیکه پیدا می آمد با وی میگفتم و او میگفت برو ای پسر بعلم آموختن مشغول باش
روز بروز آن روشنائی زیاده میشد و سه سال دیگر به تحصیل علم مشغول بودم تا
یک روز قلم از محبره بر کشیدم سفید برآمد برخواستم و پیش استاد امام رفتم و حال با
وی بگفتم استاد امام گفت چون علم دست از تو بداشت تو نیز دست از وی بدار بردار
کار را باش و بمعامله مشغول گرد برفتم و رختها از مدرسه به خانقاه آوردم و بخدمت استاد
امام مشغول شدم روزی استاد امام در گرمابه رفته بود تنها من برفتم و دلوی چند
آب در گرمابه ریختم چون استاد امام برآمد و نماز بگذارد و گفت این که بود که آب
در گرمابه ریخت من با خود گفتم بیخردی کردم خاموش گردم دیگر بار هم بگفت جواب بودم
ندادم چون سه بار گفت گفتم من بودم استاد امام گفت هر چه ابوالقاسم بهفتاد سال
بیافت تو بیک دلو آب یافتی پس مدتی بمجاهده پیش استاد امام بنشستم یک
روز حالتی بر من افتاد و دران حالت گم شدم و آن واقعه با استاد امام بگفتم گفت
بوعلی روش من از اینجا فراتر نیست هر چه ازین فراتر بود راه فراز آن ندانم
من با خود گفتم مرا پیری بایستی که مرا ازین مقام بالاتر بردی و آن حالت
زیادت میشد من نام شیخ ابوالقاسم گرکانی شنیده بودم روی بطوس
نهادم جایگاه وی نمی دانستم چون بشهر رسیدم جای او پرسیدم نشان
دادند رفتم با جماعتی از مریدان خویش در مسجد نشسته بود من دو رکعت نماز
تحیة المسجد بگذاردم و پیش وی در آمدم وی سر در پیش داشت سر برآورد

وگفت بیا ای بوعلی تا چہ داری من سلام کردم ونشستم و واقعہا خویش بگفتم شیخ ابوالقاسم کرکانی گفت آری ابتدارات مبارک باد ہنوز بدرجہ نرسیدۂ اما چون تربیت بیابی بدرجہ برسی باخود گفتم کہ پیر من اینست پیش او مقام کردم بعد ازانکہ مرا مدتے دراز بانواع ریاضیات ومجاہدات فرمودہ بود برمن اقبال فرمودہ عقد مجلس نمود فرزند خویش را بحکم من کرد وپیش ازانکہ شیخ ابوالقاسم عقد مجلس فرماید شیخ ابوسعید از مہنہ بطوس آمدہ بود وبخدمت وی رفتم گفت ای بوعلی زود باشد کہ چون طوطیکت درسخن آرند لبسی برنیامد کہ شیخ مرا عقد مجلس فرمود وسخن برمن کشادہ گشت ونسبت علیہ نقشبندیہ را از خدمت خواجہ ابوالحسن اخذ نمودہ کما مر رحمۃ اللہ علیہ :-

تذکرۂ رابعہ از منتخب اول در ذکر خواجہ امام حقانی حضرت ابویعقوب یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از جناب حضرت شیخ ابوعلی فارمدی رضی اللہ عنہ این نسبت عالیہ بحضرت خواجہ یوسف ہمدانی رسید واو ازاولاد حضرت امام الائمہ ابوحنیفہ کوفی اند رضی اللہ عنہما کہ ایشان پسر خواجہ یعقوب بن خواجہ عبدالاحد بن عبدالباسط بن طہلم بن قالون بن محمد سمعیل بن امام اعظم معظم صوفی صافی ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ ازاینجا نسبت امام الائمہ کہ از خدمت مقتدار الخلائق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاصل نمودہ چنانکہ فرمودہ اند لَوْلَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ ، وسال کامل ترک شغل ظاہر نمودہ بہ تعمیر باطن درخدمت امام ہمام مشغول شدند وظاہر را بباطن جمع نمودند ازاینجا بانسبت نقشبندیہ جمع میشود وولادت خواجہ یوسف ہمدانی روز دوشنبہ دویم صفر ۴۳۰ سنہ چہارصد وسی بود درایام طفولیت رو بخدا آوردہ اند وعلوم ظاہری را تحصیل نمودہ بخدمت حضرت شیخ بوعلی فارمدی شتافتہ اند وازانجا

عبدالواحد

سلوک

سلوک طریقت نموده اند و بزیارت خواجه ابوالحسن خرقانی رض در صغر سن مشرف شدند
و سی و هفت حج پیاده نموده اند و هزاران ختم قرآن کرده اند و در هر رکعتی از نماز شب
یک سیپاره قرآن همی خواندند و هفت صد جزو کتاب از تفاسیر و حدیث و فقه
و اصول و فروع در حفظ داشتند و دویست و سیزده شیخ کامل را ملاقات
کرده اند و مستفاد شده اند و هفت هزار بت پرست را مسلمان نموده اند و برای
قوت خود دهقانی یا کسب های دیگر بوقت حاجت میکردند و هر سال چهل روز احتساب
عوام می فرمودند تا سن هفتاد و پنج سال متاهل نشدند و اکثر عمر شریف را در
مسافرت گذرانیدند و آخرها از همدان بسمرقند آمدند و تزویج نمودند و هر ماه نواهالی
و علماء سمرقند را دعوت می کردند و مباحثه علم شریعت می نمودند و اکثر با حضرت خضر
صحبت میداشتند و تیر خوب می انداختند و برای درد ها و زخم چشم دارو میدادند و خط خوب
بنوشتند بتعبیر و تملیک گاهی بپرداختند و برای بنت امثال آن تعویذ می نوشتند و پخته
بازار نمی خوردند و عمامه کلان و آستین کوتاه و فراخ میداشتند و در حجره شریف غیر از بوریا
و نمد و تراغند و دو بالش و ابریق چیزی نمی گذاشتند و تدریس میفرمودند و نوافل نماز
و روزه بسیار ادا میکردند و حکایات مشائخ با صحاب خود نقل میفرمودند و خدمت
مولوی جامی در نفحات مینویسند که اواخر در مرو ساکن شدند و از انجا بهرات آمدند
و چندگاه اقامت کردند و بعد ازان اهل مرو از ایشان التماس مراجعت نمودند و بمرو
آمدند و باز بهرات رفتند و بعد ازان عزیمت مراجعت بمرو کردند و در راه
فوت شدند و هم آنجا که فوت شده بودند دفن کردند و بعد از چندگاه بمرو نقل
شدند و وفات ایشان روز بیست هشتم محرم یاران را فرمود که آب گرم کنید و صابها کردند
نمودند و خلیفه سیوم خود را که سلطان احمد یسوی باشد امر بخواندن بسوره فاطر و
والنازعات و یٰس کردند و این بیت بزبان مبارک می آوردند فرد

درکوی تو عاشقان جان بجای بدہند	کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز

وحضرت خضر والیاس باجمعی از ابدال واولیا واقطاب حاضر شدند و فرمودند کہ غوث وقت را کہ حاضر است بہ پہلوی من دفن کنید بعد از تمام وصایا روح مبارک عروج فرمود وغوث موصی الیہ نیز جان بداد وکان ذلک فی شہور سنۃ ۵۳۵ھ خمس وثلثین وخمسمایۃ وعاش فی الدنیا خمسا وتسعین سنۃ مزار فیض آثار ایشان در مرو ظاہر ومشہور است یزار ویتبرک بہ رحمۃ اللہ علیہ از جملہ یاران صاحب کمال ایشان چہار بزرگوار بخلافت آنحضرت ممتاز بودند بدین ترتیب خواجہ عبد اللہ برقی خواجہ حسن انداقی خواجہ احمد یسوی خواجہ جہان خواجہ عبد الخالق غجدوانی رضی اللہ تعالی عنہم وسوای این چہار اصحاب باکمال حضرت بسیار بودند از ان جملہ خواجہ شاہ عاتقری شیخ نظام الدین ماتریدی خواجہ محمد خواجہ گازرونی کلابادی خواجہ محمد شوخی خواجہ حلیم ملا نمانقری آبوموسی وامام یحیی وخواجہ اسحاق وامام سلمان عارف ترک وخواجہ مہلہ وخواجہ قرنش وخواجہ آدم ساد واری وخواجہ رباط وغیرہ وچہار خلیفہ مذبور فوق بعد رحلت آنحضرت چنانکہ وصیت بود ارشاد خلائق نمودند واز زمان این بزرگواران این سلسلہ طریقہ خواجگان ملقب شد وایشان بخواجہ اولیا ملقب بودند بطریقہ کبرویہ ونیز مجاز بودند واز خلفاء اربعہ ایشان طرق جاری ماند وطریقہ ما نحن فیہ از جناب خلیفہ چہارم خواجہ جہان خواجہ عبد الخالق غجدوانی کہ رئیس طریقہ خواجگان اند ماندہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

ذکر اسامی چہار اصحاب باکمال

تذکرہ خاندان منتخب اوّل در ذکر جناب خواجہ جہان خواجہ عبد الخالق غجدوانی رضی اللہ تعالی عنہ

از جناب خواجہ اولیا این نسبت مبارک بخواجہ جہان حضرت خواجہ عبد الخالق

غجدوانی رسید وایشان از اولاد حضرت امام مالک اند کذا فی الرشحات واز طرف مادر بادشاہزادہ ملاطیہ بودند واسم والد ایشان خواجہ عبدالجمیل است وایشان درسن بیست ودوسالگے بطلب خدا مشغول شدند روش ایشان در طریقت صحبت است ومقبول ہمہ فرق علی الدوام ودر راہ صدق وصفا ومتابعت سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومجانبت ومخالفت از بدعت وہوا کوشیدہ اند وروش پاک خود را از نظر اغیار پوشیدہ اند ایشان را سبق ذکر دل در جوانی از حضرت خضر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بودہ وبران سبق مواظبت نمودہ اند وخواجہ خضر ایشان را بفرزندی قبول کردہ وفرمودہ اند کہ در حوض آب درآئی وغوطہ خور وبدل بگوی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ چنان کردند واین سبق را گرفتند وبکار مشغول شدند وکشادہا یافتند از اول حال تا آخر روزگار ایشان نزدیک ہمہ خلق محمود ومقبول بودہ بعد ازان بخدمت شیخ الشیوخ عالم ربانی عارف سبحانی خواجہ امام ابی یعقوب یوسف ہمدانی قدس اللہ روحہ ببخارا آمدند وخواجہ عبدالخالق صحبت ایشان را دریافتند ومعلوم کردند کہ ایشان را ہم ذکر دل بودہ در صحبت ایشان می بودند تا مدتے کہ ببخارا بودند گفتند کہ خواجہ خضر علیہ السلام پیر سبق ایشانند وخواجہ یوسف پیر صحبت وخرقہ بعد از خواجہ ابو یوسف خواجہ عبدالخالق بریاضت مشغول شدند واحوال خود را پوشیدہ میداشتند ولایت ایشان چنان شد کہ در یک وقت نماز بکعبہ می رفتند ومی آمدند و در شام ایشان را مریدان بسیار پدید آمد وخانقاہ و آستانہ پیدا شد روزے در ایام عاشورا جمعی انبوہ بخدمت خواجہ نشستہ بودند و ایشان در معرفت سخن میگفتند ناگاہ جوانی درآمد بصورت زاہدان خرقہ در بر وسجادہ برکتف درگوشہ بنشست حضرت خواجہ دروے نظر کردند بعد از ساعتے آن جوان برخواست وگفت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است کہ اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ عزوجل سر این حدیث چیست

در آنجا

خواجه رحمة الله علیه فرمودند که سرّ این حدیث آن است که زنار ببری و ایمان آری جوان گفت نعوذ بالله منها که مرا زنار باشد خواجه با خادم اشاره فرمود خادم برخاست و خرقه از سر جوان برکشیدند در زیر خرقه زناری پیدا شد آن جوان فی الحال آن زنار را ببرید و ایمان آورد حضرت خواجه فرمودند بیایید ای یاران بیایید تا ما نیز بموافقت این جوان نو عهد زنار ها قطع کنیم و ایمان آریم چنانچه وی زنار ظاهری ببرید ما نیز زنار باطنی که عبارت از پندار است ببریم تا چنانکه وی آمرزیده شد ما نیز آمرزیده شویم حالت عجیب بر یاران ظاهر شد و در قدمهای خواجه می افتادند و تجدید توبه می کردند روزی درویشی پیش خواجه گفت اگر خدای تعالی مرا مخیر گرداند میان بهشت و دوزخ من دوزخ را اختیار کنم چه من در همه عمر بمراد نفس نبوده ام در آنحال بهشت مراد نفس من بود و دوزخ مراد خدای تعالی خواجه این سخن را رد کردند و فرمودند که بنده را با مراد چه کار هر کجا گویند رو رویم و هر کجا گویند باش باشیم بندگی اینست نه آنکه تو میگوئی آن درویش گفت که شیطان را بر روندگان را هیچ دسترس باشد خواجه فرمودند هر رونده که به حد فنا نفس نه رسیده باشد چون رخشم شود شیطان بر وی دست یابد اما آن رونده که بفنا نفس رسیده باشد و برا خشم نباشد غیرت بود و هر کجا غیرت بود شیطان بگریزد این چنین صفت آنکس را مسلم باشد که روی براه حق دارد و خدا را عزوجل بدست راست گیرد و دست رسول الله صلی الله علیه وسلم بدست چپ گیرد و در میان این دو روشنائی راه سلوک کند روزی مسافری از راه دور بخدمت خواجه آمده بود ناگاه جوانی خوب صورت بخدمت خواجه در آمد و طلب دعا کرد خواجه دعا فرمود آن جوان ناپیدا شد آن مسافر پرسید که این جوان چه کس بود خواجه فرمودند که فرشته بود که مقام او در چهارم آسمان بود و بسبب تقصیری از مقام خود در افتاده بود و باسمان دنیا آمده با فرشتگان دیگر گفت چه کار کنم که حق تعالی از مرا

بہمان مقام رساند و تشنگان و ی را اینجا نشان دادند و دعا در خواست کردیم دعا باجابت مقرون شد بمقام خود باز رسید آن مسافر گفت خواجه ما را بدعای ایمان مدد کنید باشد که از این دام گاہے شیطان جان بسلامت بریم خواجه فرمودند که وعده آن است که بعد از ادای فرض ہر کس که دعا کند مستجاب شود تو بر کار باش و ما را بدعای خیر یاد کن بعد از فرائض ما نیز ترا یاد کنیم باشد که در این بیان اثر اجابت ظاہر شود ہم در حق تو ہم در حق من و باللہ التوفیق:

تذکرہ سادس از منتخب اول در ذکر جناب حضرت خواجه عارف ریوگری و خواجه محمود انجیر فغنوی و خواجه علی رامیتنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

و از حضرت خواجه جہان این نسبت بحضرت خواجه عارف ریوگری رحمۃ اللہ رسیده ہر چند سوای ایشان دیگر خلفای نیز داشتند خواجه اولیا کلان و خواجه احمد صدیق و خواجه سلمان کبیر واقدم و اعظم خلفای ایشان خواجه عارف رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بودند و نسبت ارادت و سائط حضرات خواجگان نقشبندی از این جماعت بحضرت خواجه عارف ریوگری است رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین و از ایشان این نسبت علیہ بحضرت مولٰنا خواجه محمود انجیر فغنوی رسیده و ایشان صاحب حالات بلند و معاملات ارجمند اند رحمۃ اللہ علیہ و از حضرت مولٰنا محمود فغنوی این نسبت علیہ بحضرت مولٰنا خواجه علی رامیتنی رسیده و لقب ایشان حضرت عزیزان است و ایشان را مقامات عالیہ و کرامات ظاہرہ بسیار بودند و مزار مبارک ایشان در خوارزم مشہور است یزار و یتبرک به رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃ واسعۃ و ذکر این ہر سہ اکابر در یک تذکرہ مذکور گردید و ہر یکی از ایشان در وقت خود مرجع و مقتدای عالمیان بودند: —

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

کبیر

تذکرہ سابعہ از منتخب اوّل در ذکر حضرت خواجہ بابا محمد سماسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

وازجناب حضرت عزیزان این نسبت شریف بحضرت خواجہ بابا محمد سماسی رحمۃ اللہ
علیہ رسیدہ است وُ ایشان وحید عصر وفرید دہر بودند وخدمت حضرت خواجہ
بہاؤالدین را نظر قبول بفرزندی از ایشان بودہ وایشان اندکبار بار بر قصر ہندوان میگذشتند
ومیفرمودند کہ ازاین خاک بوئی مردے می آید زود باشد کہ قصر ہندوان قصر عارفان شود
تا روزے از منزل حضرت سید امیر کلال کہ از خلفائی ایشانند بطرف قصر عارفان متوجہ شدند
وفرمودند کہ آن بوی زیادت شدہ است ہمانا کہ آن مرد متولد شدہ است چون نزول
فرمودند از ولادت خواجہ سہ روز گذشتہ بود جد ایشان معاملہ بر سینہ ایشان گذاشتہ مقابلہ
بہ نیاز تمام بخدمت خواجہ محمد بابا بردند فرمودند کہ او فرزند ماست ما اورا قبول کردیم
وتوجہ باصحاب کردہ فرمودند کہ این آن مرد است کہ ما بوی او شنیدہ بودیم متقدائے
روزگار شود وبا میر کلال فرمودند کہ درحق فرزندم بہاؤالدین تربیت وشفقت دریغ نداری
وترا بحل نکنم اگر تقصیری کنی امیر فرمودند مرد نباشم اگر در وصیت خواجہ تقصیرے کنم
وحضرت خواجہ بہاوالدین مے فرمودند کہ چون خواستیم کہ متاہل شویم جد من مرا
بحضرت خواجہ محمد بابا فرستاد وبسماسی کہ برکت قدوم ایشان منازل برسد
چون بلقاے ایشان مشرف شدم اول کرامتے کہ مشاہدہ کردم آن بود کہ
دران شب در من نیاز وتضرعے پیدا شدہ بود مسجد خواستم ودر مسجد ایشان رفتم
در آمدم ودو رکعت نماز گذارم وسر بسجدہ نہادم وتضرع وبنیاز تمام نمودم
دران میان بر زبان من گذشت کہ الٰہی قوت کشیدن بار بلا خود وتحمل محنت
ومحبت خود مرا کرامت فرما چون بامداد بحضرت خواجہ رسیدم فرمودند کہ
ای فرزند در دعا چنین مے باید گفت الٰہی آنچہ رضائی تو دران است این بندہ ضعیف

را

رابران دار بفضل خود و اگر خداوند تعالی بحکمت خود بدوستی بلا فرستد بعنایت خود آن دوست را قوت آن بار دهد و حکمت آن بروی ظاهر گرداند باختیار طلب بلا دشوار است گستاخی نباید کرد بعد از آن طعام حاضر شد چون بخوردیم قرصی بمن دادند در خاطر من گذشت که اینجا سیر خوردیم و همین ساعت بمنزل خواهیم رسید این نان ما را بچه کار آید چون روان گشتند من در رکاب ایشان به نیاز تمام میرفتم و اگر تفرقه در باطن پیدا میشد میفرمودند که خاطر را نگاه می باید داشت و در راه بمنزل یکی از محبان رسیدند به بشاشت و نیاز تمام پیش آمد چون نزول فرمودند در ان فقیر اثر اضطرابی مشاهده نمودند گفتند حقیقت حال چیست براستی باز نمائی گفت شیر شتر حاضر است ولی نان نیست خواجه توجه بمن کردند فرمودند که آن قرص بیار که عاقبت بکار آمد و مرا بمشاهده آن احوال یقین بحضرت ایشان زیادت شد رحمة الله علیه وعلی سائر السالکین ؎

تذکرۂ ثامنہ از منتخب اول در ذکر حضرت سید امیر کلال رحمة الله علیه رحمة واسعة

و از خدمت حضرت خواجه بابا محمد سماسی این نسبت علیه بحضرت سید امیر کلال رضی الله عنهما رسید و خدمت خواجه بہاؤالدین را نسبت صحبت و تعلم آداب سلوک طریقت و تلقین ذکر از ایشان است روزی مجمع عظیم بود خدمت امیر خواجه را طلبیدند روی بایشان کردند و گفتند که فرزندم بہاؤالدین نقش حضرت خواجه محمد بابا سماسی را قدس سره در حق شما تمام بجا آوردم گفته بودند آنچه تربیت در حق تو کردم در حق فرزندم بہاؤالدین بجا آوری و دریغ نداری و اشاره بسینه خود کردند و گفتند که پستان را برای شما خشک کردم و مرغ روحانیت شما از بیضۂ بشریت بیرون آمد اما مرغ همت شما بلند پرواز افتاده است اکنون اجازت است هرجا که بوی بمشام شما میرسد از ترک و تاجیک طلبید و طلبکاری بموجب همت خود تقصیر نکنید و چنان آرند از حضرت خواجه که چون این نفس از خدمت امیر

ظاهر شدن و اسطه ابتلا شد اگر همان صحبت بمتابعت امیر می بودم از ابتلا دور تر و بسلامت نزدیکتر
می بودم روزی حضرت امیر حضرت خواجه گفتند چون استاد شاگرد را تربیت کند هر آیینه
خواهد که اثر تربیت خود را در شاگرد مشاهده کند تا ویرا اعتماد شود بر آنکه تربیت من
در وی جایگیر افتاده است و اگر خللی در شاگرد بیند آن خلل را باصلاح نماید آنگاه فرمودند
که فرزند من امیر برهان حاضر است و هیچکس دست تصرف بروی ننهاده است تربیت
معنوی نکرده است در نظر من تربیت وی مشغول شوید تا اثر آنرا مطالعه نماییم و مرا بر صفت
شما اعتماد شود حضرت خواجه بمراقبه نشسته بودند متوجه خدمت سید امیر شده از غایت رعایت
ادب در امتثال آن امر متوقف گشته خدمت امیر فرمودند توقف نمی باید کرد حضرت خواجه رح
امتثال امر ایشان کردند متوجه باطن امیر برهان شدند و بتصرف در باطن وی مشغول شدند
و در حال آثار آن تصرف در باطن و ظاهر امیر برهان پیدا گشت و حالی بزرگ در وی پدید آمد
و اثر سکر حقیقی ظاهر شد و فرزندان ایشان بسیار اند خدمت امیر برهان و امیر شاه و امیر حمزه
اما خلفای ایشان حضرت مولنا عارف دیگ گرانی و مولنا جمال الدین کبیتی و مولنا خواجه
جمال الدین هستانی و خواجه یادگار و خواجه شیخ و راز دبی و شیخ شمس الدین کمال و
مولنا طاهر و مولانا محمد خلیفه و مولنا بهاء الدین طوسی و پهلوان محمود حلاج سمرقندی
و شیخ بدر الدین برهانی و خواجه محمود اسکنوی و شیخ امین شاه کرمینکی و اعظم و اقدم همه
ایشان خدمت حضرت خواجه خواجگان بهاء الدین نقشبند بلاگردان رضوان الله تعالی
علیهم اجمعین و نستغفر الله لهم لی وللمؤمنین امین برحمتك یا ارحم الراحمین؛

تذکرهٔ تاسعه از منتخب اول در ذکر خواجهٔ خواجگان پیران حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند بلاگردان رضی الله تعالی عنه

از خدمت حضرت سید امیر کلال نسبت خاصه شریفه بخدمت حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند سید

و نام

ونام مبارک ایشان محمد بن محمد البخاری است ابن سید محمد ابن سید جلال الدین ابن سید
برهان الدین خال ابن سید زین العابدین ابن سید قاسم ابن سید سفیان ابن سید برهان ابن
سید قلیج ابن سید محمود ابن سید ایلاال ابن سید نقی ابن سید صوفی ابن سید محی الدین ابن سید علی اکبر ابن امام علی نقی امام
ایلاان
حضرت حسن عسکری علیه و علی آبائه الکرام التحیة والرضوان وولادت باسعادت آنحضرت
در سنه ۷۱۸ هفت صد و هجده بود و قبل نوزده وایشان را نظر قبولیت بفرزندی از خدمت
خواجه بابا محمد سماسی است رحمة الله علیه و تعلیم آداب طریقت بحسب صورت از سید امیر
کلال نموده اند چنانکه گذشت و بعد ازان بامر حضرت سید کلال صحبت به قثم شیخ و خلیل
آتا که هر دو از مشائخ ترک بودند نیز نموده اند و مستفید شده و بمولنا عارف دیگ
گرانی که خلیفه حضرت سید امیر و هم پیره ایشان اند در سفر و حضر صحبت ها نموده چنانکه
می فرمایند که هفت سال با مولنا عارف دیگرانی بودم که از اهل آگاهی یابم و
سه بار بسفر حجاز رفتم اگر مثل مولینا ناصیه مولانا می یافتم هرگز بر نمی گشتم اما بحسب حقیقت
یا شبیه
ایشان اویسی بوده اند و تربیت از روحانیت حضرت خواجه عبد الخالق غجدوانی رح
یافته اند چنانکه می فرمودند که شبی در مبادی احوال و غلبات جذبات بر سر مزار متبرک از مزارات
بخارا رسیدم بهر مزار چراغی دیدم افروخته و در چراغدان روغن تمام و فتیله یافتم اما فتیله را
اندک حرکتی بایست داد تا از روغن بیرون آید و بتازگی برافروزد و در مزار آخرین متوجه
قبله نشستم دران توجه غیبتی افتاد مشاهده کردم که دیوار قبله شق شد و تختی بزرگ پیدا شد
و پرده سبز در پیش او کشیده و گرداگرد آن تخت جماعتی اند خواجه بابا را درمیان ایشان
شناختم و دانستم که ایشان از گذشتگان اند ازان جماعت یکی مرا گفت بر تخت خواجه
عبد الخالق اند و آن جماعت خلفای ایشان اند و بهر یک اشارت کرد خواجه احمد صدیق
و خواجه اولیا کلان و خواجه عارف ریوگری و خواجه محمود انجیر فغنوی و خواجه علی رامیتنی
قدس الله ارواحهم و چون بخواجه محمد باباسماسی رسید گفت ایشان را در حال حیات یافته شیخ

تواند و ترا کلاهی داده اند و ترا کرامت کرده اند که بلای نازل شده از برکت تو دفع شود آنگاه
آن جماعت گفتند گوش دار و نیک شنو که حضرت خواجه بزرگ سخنان خواهند فرمود که در سلوک راه
حق سبحانه و تعالی ترا از آن چاره نباشد از آنجماعت درخواستم که بر حضرت خواجه سلام کنم و بجمال مبارک
ایشان مشرف شوم پرده از پیش برگرفتند پیری دیدم نورانی سلام کردم جواب دادند آنگاه
سخنانیکه بمبدأ سلوک و وسط و نهایت تعلق دارد بمن درمیان آوردند و گفتند
آن چراغها که بآن کیفیت بتو نمودند اشارت بشارتیست ترا باستعداد و قابلیت این راه
اما فتیله استعداد در حرکت می باید آورد تا روشن شود و اسرار ظهور کند و دیگر فرمودند و مبالغه
نمودند که در همه احوال قدم بر جاده امر و نهی و عمل بعزیمت و سنت بجا آری و از رخصتها
و بدعتها دور باشی و دائما احادیث مصطفی را صلی الله علیه و آله وسلم درو خود سازی و متفحص و
متجسس اخبار و آثار رسول صلی الله علیه و آله وسلم و صحابه کرام رضی الله عنهم باشی و بعد ازین
سخنان آن جماعت مرا گفتند شاهد صدق حال تو آنست که فردا علی الصباح فلان جا برو
و فلان کار کنی و تفصیل آن در مقامات ایشان مذکور است و گفتند بعد از آن متوجه نسف شو بخدمت
سید امیر کلال قدس سره چون بموجب فرموده ایشان بنسف رفتم و بخدمت سید امیر کلال قدس سره
رسیدم خدمت امیر الطاف فرمودند و التفاتها نمودند و مرا تلقین ذکر کردند و بطریق نفی و اثبات
بطریق خفیه مشغول ساختند و چون در واقعه مامور بودم بعمل عزیمت ذکر علانیه عمل نکردم کسی از ایشان
سوال کرد که درویشی شما ارثی است یا مکتسب ایشان فرمودند بحکم جذبة من جذبات الحق
توازی عمل الثقلین باین سعادت مشرف گشتیم و از ایشان پرسیدند که طریقه شما ذکر جهریه و خلوت و
سماع میباشد فرمودند که نمیباشد پس گفتند که بنای طریقه شما برچیست فرمودند که خلوت در انجمن بظاهر
باخلق و باطن باحق سبحانه و تعالی - فرد

از درون شو آشنا و از برون بیگانه وش	اینچنین زیبا صفت کم میبود اندر جهان

آنچه حق سبحانه و تعالی می فرماید که رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ اشارت

باین مقام

باین مقام است گویند که حضرت خواجه را هرگز غلام و کنیزک نبوده است ایشان را ازین سخن سوال
کردند فرمودند که بندگی با خواجگی راست نمی آید کسی از ایشان پرسید که سلسلهٔ حضرت
شما بکجا میرسد گفتند که از سلسله کسی بجائے نمیرسد و مے فرمودند که نفسهای خود را متهمت
بهبید که هرکه بعنایت حق سبحانه و تعالی نفس خود را ببدی شناخته باشد و مکر و کید
او را دانسته نزد او این عمل سهل است از رووندگان این راه بسیار بودند که گناه دیگر را
برخود نهاده اند و بار آن کشیده و می فرمودند که قوله تعالی یَآیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا
بِاللّٰهِ اشارت بآن است که در هر طرفة العین نفی این وجود طبیعی مے باید کرد و اثبات
معبود حقیقی مے باید نمود شیخ جنید قدس سره میفرمودند که شصت سال است که ایمان
آورده ام و در ایمان تازه کردن ام و میفرمودند که نفی وجود نزدیک ما اقرب طرقست
لیکن جز بترک اختیار و دید قصور اعمال حاصل نمی شود و مے فرمودند که تعلق بما سوی
رونده این راه را حجاب بزرگ است فرد

	چو پیوند ها بگسلی واصلی		تعلق حجاب است بیحاصلی	

اهل حقیقت ایمان را چنین تعریف کرده اند که اَلْاِیْمَانُ عَقْدُ الْقَلْبِ بِنَفْیِ جَمِیْعِ مَا تَوَلَّهَتِ
الْقُلُوْبُ اِلَیْهِ مِنَ الْمَنَافِعِ وَالْمَضَارِ سِوَی اللّٰهِ تَعَالٰی و میفرمودند که طریقهٔ ما صحبت است
و در خلوت شهرتست و در شهرت آفت است خیریت در جمعیت است جمعیت در صحبت بشرط نفی بودن در یکدگر و
آنچه آن بزرگ فرموده است که تَعَالَ نُؤْمِنْ سَاعَةً اشارت بآنست که اگر جمعی از طالبان
از طالبان این راه که بایکدیگر صحبت دارند دران خیر و برکت بسیار است امید است که مداومت
و ملازمت بر آن منتهی به ایمان حقیقی شود و می فرمودند که طریقهٔ ما عروهٔ وثقی است و چنگ در ذیل
متابعت مصطفے صلی الله علیه وآله وسلم زدنست و اقتدا بآثار صحابهٔ کرام رضی الله عنهم کردنست
و درین طریقه باندک عمل فتوح بسیار است اما رعایت متابعت سنت کاری بزرگ است
و هرکه از این طریقهٔ ما روی بگرداند خطر دین دارد و می فرمودند که طالب می باید که در زمانی یاد وستے

بانیست

لہ قول حضرت معاذ رضی اللہ تعالی عنہ بنشین با ما ایمان بیاریم یک ساعت ۱۲

از دوستان حق صحبت میدارد و واقف حال خود می باشد و زمان صحبت را با زمان گذشته
موازنت کند اگر تفاوت یابد بحکم اِذَا اَصَبْتَ فَالْزِمْ صحبت آن عزیز را غنیمت داند و نیز می فرمودند
لَا اِلٰهَ نفی الٰہہ طبیعت است اِلَّا اللّٰہ اثبات معبود بحق است جل جلالہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
خود را در مقام فَاتَّبِعُوْنِیْ در آوردن ہست مقصود از ذکر آنست کہ بحقیقت کلمۂ توحید برسد
وحقیقت کلمہ آنست کہ از گفتن کلمہ ما سوی اللّٰہ بکلی نفی شود و بسیار گفتن شرط نیست و می فرموده اند
کہ حضرت عزیزان علیہ الرحمۃ و الرضوان میگفتند کہ زمین در نظر این طائفہ چون سفرہ ایست و ما
می گوئیم کہ چون روی ناخن است ہیچ چیز از نظر ایشان غائب نیست و می فرموده اند کہ بسر
توحید میتوان رسید اما بسر معرفت رسیدن دشوار است ـ وقتیکہ خواجہ بسفر مبارک حج میرفتند
یکے از بزرگ زادگان خراسان را تعلیم ذکر کرده بودند در وقت مراجعت بایشان گفتند
کہ فلان کس بتکرار سبق ذکرے کہ تعلیم گرفتہ بود کم مشغولی کرد فرمودند باکے نیست پس از وے
پرسیدند کہ ما را ہیچ خواب دیدی گفت آری فرمودند کہ این بس است از این سخن معلوم میشود
کہ ہر کرا اندک رابطہ باین عزیزان باشد امید کہ آخر الامر ملحق بایشان گردد و آن سبب نجات
و رفع درجات وی شود شخصی در حضرت ایشان گفت کہ فلان کس رنجور است توجہ خاطر
شریف در یوزه می دارد فرمودند اول بازگشت دل خستہ می باید و آنگاه توجہ خاطر شکستہ
از خدمت ایشان طلب کرامت کردند فرمودند کہ کرامت ما ظاہر است باوجود چندین بار
گناه بر روی زمین میتوانم رفت و میفرموده اند کہ شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ را پرسیدند
کہ در پیش جنازه شما کدام آیت بخوانیم فرمودند کہ آیت خواندن کار بزرگ است این بیت خوانید

چیست از این خوبتر در ہمہ آفاق کار	دوست رسد نزد دوست یار بنزدیک یار

باز پس حضرت ایشان فرمودند در پیش جنازه ما این بیت خوانید **فرد**

مفلسانیم آمده در کوئے تو	شَیْئًا لِلّٰہ از جمال روئے تو

از خدمت مولانا جلال الدین خالدی رحمۃ اللّٰہ علیہ پرسیدند کہ نسبت سلوک و طریق خواجہ

بہاؤ الدین

بہاؤ الدین از متأخران مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ بطریقہ کہ مناسبت دارد فرمودند کہ سخن از متقدمان گویند و تویست سال زیادت است کہ تا این قسم ظہور آثار ولایت کہ بر خدمت خواجہ بہاؤ الدین بعنایت الٰہی ظاہر شدہ است بر ہیچکس از مشائخ طریقت از متأخران نشدہ است خدمت مولوی جامی میفرماید کہ شیخ قطب الدین نام پیرے از اصحاب خواجہ درزمان شریف تشریف آوردہ بود وے گفت کہ من خورد سال بودم حضرت خواجہ مرا فرمودند کہ بفلان کبوترخانہ رو و بچہ چند کبوتر بیار چون کبوتر بچگان می آوردم مرا خاطر بآن میل کرد کہ یک کبوتر بچہ زندہ نگاہ داشتم و بحضور خواجہ آوردم چون کبوتر بچگان را بکشتند و بر حاضران قسمت کردند مرا ندادند و گفتند کہ فلان کس نصیب خود را زندہ گرفتہ است و ہمت ایشان تمامی مصروف در ترویج شریعت وتخریب بدعت وعمل بعزیمت بود و توجہ مبارک بامور معاش بقدر ضرورت و منہم داشتن عمل و نیّت چنانکہ این رباعی ایشان مشعر بر آن است **رباعی** -

گر طاعت خود نقش کنم بر نانے — وان نان بنہم پیش سگے نادانے
وان سگ سالِ گرسنہ در کہدانی — از ننگ بر آن نان ننہد دندانے

در قوت نسبت وکشش وکوشش و اتباع سنت و اجتناب بدعت بنوعیکہ مافوق آن متصور نباشد حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ در مثنوی مبارک خود در مدح ایشان می فرماید۔ **مثنوی**

ابوالوقتِ دو عالم قطبِ ارشاد — بہاؤ الدین کہ شد دین از و آباد
زسنت در جنید افگند آشوب — بجاذبہ بایزیدش آستان روب
پئے تسکین مشتاقانِ دیدار — جمالِ مصطفی را آئینہ وار
وران آئینہ می بیند محقق — سوادِ مَن رَّانی فَقَد رَأی الحق
فنافی اللہ خواجہ بس بلند است — بکن تاویل خواجہ نقشبند است
خلیفہ بود حق را در زمانہ — نمودش بر زنجی وان در میانہ

از اتباع سنت ہیچ امری نامرعی نمیگذاشتند و آنچہ از اعمال مصطفوی می یافتند مبادرت می نمودند

حتے کہ روزے مسموع ایشان شد کہ جناب رسالت مآب با جماعت اصحاب خود رضی اللہ تعالیٰ عنہم نان می پختند و ہر یکی نان خود بر تنوری می بست بدست خود آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم نان مبارک خود بدست مقدس بہ تنورے بست نان تمامی جماعت یاران پختہ شد رضی اللہ عنہم و نان مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خام ماند چہ ممسوس مقدس او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتش اثر نداشت خدمت حضرت خواجہ اتباعاً للسنۃ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم با اصحاب خود بہمین روش نانہا پختند نان ہا ہمہ یاران پختہ شدند و نان حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناپختہ ماند زہے مرتبہ اتباع کہ تا کجا یک جہتی مے آرد خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ می فرمایند میفرمودند کہ تابع کامل را از جمیع کمالات متبوع نصیب وافر است و این مقدمہ دلالت بر انتہای کمالیت متابعت ایشان مینماید ہمت مر آنسرور را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دستگیری بیکسان پیشہ عام ایشان و مشکل کشائی درماندگان خاصہ آن آستان عالی شان در این معنی خواجہ اعظم کشمیری ؒ قصیدہ در شجرات الخلد بنظم کشیدہ چند فردے ایراد مے رود **مثنوی**۔

رقم زد سیدی از اہلِ عرفان — زحالِ سالکے موفور ایقان
کہ نامِ پاک او خواجہ ضیا بود — دلش روشن ز اسرارِ خدا بود
کہ یکشب بود سرگرمِ شکرِ خواب — بدشتِ محشرش بردند بی تاب
چو دید آشوب صحرائے قیامت — ہمہ محشر بغوغائے ندامت
روان جمعی سوی فردوس اعلی — بدوزخ خلق دیگر بے سر و پا
ہمہ کفار را سوئے جہنم — ہمی بردند با صد محنت و غم
در آن آشوب یک ہندو نژادے — ز کار دین و دولت نامرادے
ز رفتن جانبِ دوزخ ابا کرد — پی تخلیص خود بس ماجرا کرد
گرہ بکشود از کارش وسائل — شدہ کفرش ز دار الخلد حائل
در آن حالت ز جوشش آمد بفریاد — بگفتا با تنِ زار و دلِ داد

غم ورنجی

بدنیا گر غمے رنجے مرا بود | کفیلم خواجۂ مشکل کشا بود
بنازِ خواجۂ دادم ہمیشہ | رسیدے او بفریادم ہمیشہ
قبولم بود دینِ او بتحقیق | ز بس حاجت روائیہای تدقیق
مرا نازش در این محشر ہمین است | پناہِ من بہای ملک و دین است
ندا آمد ز درگاہے الٰہی | کہ شد ہر چند عمرش در تباہی
چو از خاصانِ من نامِ بزرگے | برائے نقشبندی بس سترگے
شفیع آورد دادیش رہای | تعجب نیست از شانِ الٰہی
از این حالت لبی از اہلِ محشر | نمودند از تاسف دست بر سر
کہ ای کاش اندر آن دنیای مردود | ز ما ہر یک غلامِ خواجہ مے بود
بلے این نقش در دل خوش نشست است | کہ او مشکل کشائی کار بستہ است

خدمت ایشان عنایت میکردند کہ مسلمانی و انقیاد احکام و رعایت عمل بعزیمت و دور بودن از رخصتہا بقدر ضرورت ہمہ نور ہا و صفاہا و رحمت است و واسطہ وصول بدرجات ولایت است بمنازل و مقامات اولیاء اللہ از پرورش این صفتہا میرسند و این ہمہ دور افتادگیہای از آن است کہ خود را دور میدارند و اختیار برخود زیادہ می کنند وگرنہ قصور در فیض الٰہی جل شانہ نیست از سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ ذکر کردند کہ ایشان تمثیل مینمودند کہ تا تمام تعلقات دور نشود کوزہ وجود شایستہ آن نگردد کہ او را در خمدان تصرف در آورند و باز چون کوزہا را در خمدان در آورند بعضے ازان درست می آید و بعضی دران خمدان شکستہ این نسبت ظہور ارادت ازلی است بانچہ آنرا کہ شکستہ بیرون آمدہ است فی الجملہ امید است کہ دیگر بارہ او را آرد و سازند و باکلی دیگر بار کنند و بار دیگر بخمدان بزند تا باشد کہ این بار درست بیرون آید و فرمودہ اند کہ حضرت سید امیر در آخر حیات سہ شبانروزی بقبلہ متوجہ بودند و باکسی سخن نمی گفتند بعد از آن بسخن آمدند و شکر گفتند و فرمودند کہ مقصود الحمد للہ ازین توجہ آن بود کہ شناختہ شود کہ این در را القبول باز کنند یا نہ و الحمد للہ

بقبول کشوند وفات حضرت خواجه رضی الله عنه روز دوشنبه سیوم ماه ربیع الاول سنه احد و تسعین و سبعمایه بوده است قدس الله تعالی روحه افاض علینا فتوحه آمین مدت عمر شریف مبارک ایشان هفتاد و دو سال در ماده تاریخ ایشان حضرت خواجه حافظ علیه الرحمة می فرماید قطعه

بهاء الحق والدین طاب مثواه	امام ملت و شیخ جماعت
چو میرفت از جهان این بیت میخواند	بر اهل فضل و ارباب بلاغت
بطاعت قرب ایزد میتوان یافت	قدم در نه گرت هست استطاعت
بدین دستور تاریخ وفاتش	برون آر از حروف قرب طاعت

و نیز خدمت حضرت مولوی جامی رحمة الله علیه قصیده فرموده و فرد ماده تاریخ اینست فرد

منزل ماوای او چون بود قصر عارفان	قصر عرفان زان سبب آمد حساب رحلتش

و اصحاب با کمال ایشان بسیار اند اما خلفای کاملین ایشان همین چهار اند اول و اقدم ایشان خدمت غواص بحار انوار خواجه علاء الدین عطار عطر الله تعالی تربته و دوم خدمت امام اولیاء و اتقیا خواجه محمد پارسا سوم حضرت قطب ربانی خواجه علاء الدین غجدوانی چهارم مقتدای حضرات نقشبندی خدمت مولانا یعقوب چرخی رضی الله عنهم اجمعین در این عدد چهار خلیفه نیز متابعت سنت آمد و اولاد مبارک ایشان نیز از دختر ماند و این نیز سنت نبوی نصیب روزگار ایشان شد

تذکره عاشره از منتخب اول در ذکر حضرت خواجه علاء الدین عطار رحمة الله علیه

نام مبارک ایشان محمد بن المحمد البخاری است از کبار اصحاب و کمل خلفای حضرت خواجه بهاء الدین اند و خدمت حضرت خواجه در ایام حیات خود حواله تربیت بسیاری از طالبان بایشان میکردند و می فرمودند که علاء الدین خیلی بار بر ما سبک کرده است لاجرم انوار ولایت و آثار آن علی الوجه الاتم الاکمل از ایشان بظهور پیوست و بیمن صحبت و حسن تربیت ایشان بسیاری از طالبان از پایگاه بعد نقصان بپیشگاه قرب کمال رسیده و مرتبه تکمیل کمال

یافته

یافتہ اند بعضی از کلمات قدسیہ ایشان در قید کتابت می رود منہا سابقہ عنایت ازلی الٰہی را
می باید دید و از امید واری بآن عنایت بعلت وطلب آن عنایت لحظہ غافل نمی باید
بود و از استغنا خود را نگاہ می باید داشت و اندک غضب حق را سبحانہ بزرگ می باید
شمرد و ترسان و لرزان می باید بود از ظہور استغنای حقیقی تعالی شانہ منہا خاموشی از
سہ صفت باید کہ خالی نبود یا نگاہداشت خطرات یا مطالعہ ذکر دل کہ گویا گشتہ باشد
یا مشاہدہ احوال کہ بر دل بگذرد منہا خطرات مانع نبود احتراز از ان دشوار باشد
اختیار طبعی کہ مدت بیست سال در نفی آن بودیم ناگاہ بہ نسبت خطرہ گذشت
اما قرار نیافت خطرات منع کردن کار قوی است و بعضے بر آنند کہ خطرات را
اعتبارے نیست اما نباید گذاشت کہ متمکن گردد کہ تمکین آن شدہ در مجاری فیض
پدید آید بنابر آن دائم متفحص احوال باطن باید بود و خود را بنفس زدن تہی کردن دل
ظاہرا با مرشد در حضور یا در غیبت برای نفی خطرات است کہ تمکن یافتہ است
در باطن و سبب آنست کہ ہر معنی در لباس صورت بود و ہر وقت خود را بنفس زدن
از خطرات موانعی کہ تمکن یافتہ تہی مے باید کردن منہا در خود رفتن است و از خود رفتن
واصل در راہ معتبر این است و علامت در خود رفتن از خود رفتن است غیبت از خود و حضور با حق سبحانہ
وتعالی بقدر عشق است ونتیجہ محبت مفرط است حسن ہر کہ بیشتر غیبت از خود و حضور با معشوق
بیشتر و چون ملک و ملکوت بر طالب پوشیدہ شود و فراموش گردد فنا است و چون ہستی
سالک ہم بر سالک پوشیدہ شود فنا در فنا بود و منہا بعد از ہر نمازے از پنجوقت
نماز و بعد از مذاکرہ علم بیست بار کلمہ استغفار را گفتن مدد است در سعی و توجہ کہ ذکر
کردہ شد منہا صیقل بر روی آئینہ باید بدستہ آئینہ یا بر پہلو یا بر پشت فائدہ
نمی دہد در این زمان بذکر خفیہ کہ مشغول اند بعد و میگویند نہ بدل مقصود و بسیار گفتن نیست
در یک نفس سہ کرت گویند لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ طرف راست آغاز کند و بر دل فرو آرد

محمد رسول الله از جانب حبیب بیرون آرد بے مجاهده نمیشود و پیش از صبح تا بعد اشام
درخلوت و فراغت از خلوت شیخ عطار میگوید رحمة الله علیه **فرد**

صد هزاران قطره خون از دل چکید	تا نشان قطره زان یافتم

یا در یک نفس نه کرت گوید یا بجده اگر نتیجه ندهد از سر گیرد ومنها حضرت خواجه نقشبند رح
می فرمودند طریقه مراقبه از طریقه نفی و اثبات اعلی و اقرب است بجذبه و از طریقه مراقبه
بمرتبه وزارت و تصرف در ملک و ملکوت میتوان رسید و اشراف بر خواطر و نظر موهبت
نظر کردن و باطن را منور گردانیدن از دوام مراقبه است از مراقبه ملکه دوام جمعیت
خاطر و دوام قبول تنها حاصل است و این معنی راجع و قبول می نامند **وفات** حضرت
ایشان بعد از نماز خفتن شب چهارشنبه دوازدهم رجب سنه اثنین وثمان مایه
بوده است و روضه مبارک ایشان در دیه چغانیان است نور الله تعالی بانواره
و شرفنا بزیارته و خدمت شیخ مولنا نظام الدین خاموش از خلفای ایشانند

تذکره احد عشر از منتخب اول در ذکر حضرت خواجه محمد پارسا رحمة الله علیه

نام مبارک ایشان محمد بن محمود الحافظ البخاری است ایشان نیز از کبار خلفای
حضرت خواجه بزرگ اند قدس سره حضرت خواجه بزرگ در حق ایشان فرموده اند با حضور صحاب
خود بایشان خطاب کرده اند که حقے و امانتے که از خلفاء خاندان خواجگان قدس سرهم باین ضعیف
رسیده است و آنچه در این راه کسب کرده است آن امانت را بشما سپریم چنانکه برادر دینی مولانا
عارف بما سپرد و قبول ے باید کرد و این امانت را بخلق حق سبحانه می باید رسانید ایشان تواضع
کردند و قبول نمودند و در مرض اخیر در غیبت ایشان در حضور اصحاب و احباب در حق
ایشان فرمودند که مقصود از ظهور ما وجود او است او راه هر دو طریق جذبه و سلوک
تربیت کردم اگر مشغول میشود جهانی از و منور میشود و در محلی دیگر صفت ترجیح بنظر موهبت

ع‍ه برنج بلغم بار صد و دیگر را بعد وفات مخدوم از اسو در بند و در خوبی در زمان موسی علیه السلام ۱۲ انتخاب

او را کرامت کرده اند و قصه برخ رض در کتاب قوت القلوب مذکور است و در محلی دیگر او را بنظر موهبت نفسی بخشیده اند تا هرچه گوید آن شود و در محلی دیگر فرموده اند هرچه آدمی گوید حق تعالی آن کند بحکم حدیث صحیح اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ لَاَبَرَّهٗ میگویم که بجوا و نمیگوید و در محلی دیگر ایشان را تلقین ذکر خفیه فرموده اند و ایشان را اجازت داده اند بعمل بموجب آنچه داند از دقائق و حقائق آداب طریقت و تعلیم آن الی غیر ذلک مِنَ التَّشْرِیْفَاتِ الَّتِیْ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی سنه اثنین و عشرین و ثمان مایة به نیت طواف بیت اللّٰه الحرام و زیارة نبیه علیه الصلوة والسلام از بخارا بیرون آمدند از راه نسف بصغانیان و ترمذ و بلخ و هرات بقصد زیارات مزارات متبرکه روان شدند همه جا سادات و مشائخ و علماء مقدم شریف ایشان را مغتنم شمردند و باعزاز و اکرام تمام تلقی نمودند خدمت مولوی جامی علیه الرحمة در نفحات اظهار مینمایند که چون از ولایت جام میگذشتند پدر ایشان با جمعی از نیازمندان خدمت مولوی را که هنوز عمر شریف ایشان پنج سال تمام نشده بود بر دوش بر داشته بقصد زیارت بیرون شدند چون بخدمت ایشان رسیدیم یکی از نیازمندان مرا بامر والد بر دوش گرفته پیش محفهٔ محفوف ایشان داشت و ایشان التفات نمودند و یکسیر نبات کرمانی عنایت فرمودند امروز از آن شصت سال گذشته است هنوز صفای طلعت منور ایشان در چشم من است و لذت دیدار مبارک ایشان در دل من همانا که رابطهٔ اخلاص و اعتقاد که این فقیر را نسبت بخاندان خواجگان قدس اللّٰه تعالی اسرارهم واقع است ببرکت نظر ایشان بوده باشد و امید میدارم که بیمن همین رابطه در زمرهٔ محبان و مخلصان ایشان محشور شوم بمنه و جوده بر اصل سخن رویم می آمدند که چون به نیشاپور رسیدند بواسطه حرارت هوا و خوف راه در میان اصحاب سخنی میگذشت فی الجمله فتورے بعزیمت ها راه یافت دیوان مولانا جلال الدین رومی قدس سره را بتفاول گشادند این ابیات بر آمد

فردیات

رویدای عاشقانِ حق باقبالِ ابد ملحق	روان باشید ہمچون مہ بسوی برج مسعودی
مبارک باد تا این راہ بتوفیق امان اللہ	بہر شہری وہر جائی بہر وشتی کہ بپوئی

ازانجا این مکتوب بنجارا فرستادہ بودند **هذا مکتوبه الشریف** باسمہ سبحانہ نوشتہ شد این مکتوب در روزی کہ بیرون آمدہ شدہ بود از نیشاپور صانہا اللہ وجمیع بلاد المسلمین عن الآفات والمخافات وآن روز یازدہم بود از جمادی الآخر سنہ ۸۲۲ اثنین وعشرین وثمان مایۃ در حال صحت وسلامت ورفاہیت وشوق تمام بفضل وکرم الٰہی جل ذکرہ وقوت قلب وقوت یقین بفیض وفضل نامتناہی بحکم اشارات وبشارات کَانَ رَسُوْلُ اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم یتفاول ولا یتطیّر وقال رسول اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَمْ یَبْقَ بَعْدِی مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ یَرَاھَا الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرَی لَہٗ وھذا حدیث متفق علی صحتہ یا نبیّ الہدی حدیثک غوثی واعتصامی ببابک والتجائی والتجائی وچون در کنف صحت وسلامت بمکہ محترمہ رسیدند وارکان حج تمام کردند ایشان را مرضی عارض شد چنانکہ طواف وداع در عماری کردند وازانجا متوجہ مدینہ شدند ودر راہ اصحاب را طلبیدند واملا فرمودند کہ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جاءنی سید الطائفۃ جنید قدس سرہ فی ضحوۃ یوم السبت التاسع عشر من ذی الحجۃ سنہ اثنین وعشرین وثمانمائۃ عند انصرافنا من مکۃ المبارکۃ زادہا اللہ تکریما وبرکاتہا ونحن نسیر مع الرکب وانا بین النوم والیقظۃ فقال رحمۃ اللہ علیہ فی زیارتہ وبشارتہ القصد مقبول وحفظت ھذہ الکلمۃ وسررت بہا ثم استیقظت من الحال الواقعۃ بین النوم والیقظۃ الحمد للہ علی ذلک ہمدران کلمات دیگر ہم بعبارت عربی املا فرمودند کہ ترجمہ آن این شود کہ این کلمہ واحدہ کہ سید الطائفہ واقع شد کلمہ ایست جامعہ تامہ وبشارتی ست شاملہ عامہ مارا واولاد مارا واصحاب واحباب حاضر وغائب مارا زیرا کہ قصد ما

درین مشاعر عظام و ادعیه که کرده شد بهر موقف و مقام مصالح دینی و دنیوی همه آن بود
و آن قصد بمقتضای این بشارت مقرون بقبول والحمد لله سبحانه حمداً طیباً
مبارکاً و یوافی نعمه و یکافی مزید کرمه روز چهارشنبه بیست سیوم ذی الحجه
بمدینه رسیدند و از حضرت رسالت پناه صلے الله علیه و آله وسلم بشارتها یافته آن مسوده
املا را طلبیدند تا بر آن زیادت کنند چون مطالعه کردند فرمودند که همین ها است و زیادت
نوشته اند و در روز پنجشنبه بجوار رحمت حق سبحانه و تعالی پیوستند مولانا شمس الدین
رومی و اهل مدینه و قافله بر ایشان نماز گذاردند و شب جمعه دران منزل نزول فرمودند
در جوار قبه شریفه امیر المؤمنین عباس رضی الله عنه و شیخ زین الدین خوافی رحمة الله علیه از
سنگی سفید تراشیده آورده است و لوح مزار ایشان ساخته و آن از سائر قبور ممتاز
است فقیر راقم گوید که مرتبه اول این فقیر در سنه مائتین و اثنا عشر بعد الالف که بزیارت
حرمین الشریفین مستسعد شده بودم بزیارت ایشان رسیدم آن سنگ موجود بود
چون بار دیگر در سنه الف و مائتین و خمس و عشرین باز مشرف شدم آن سنگ را ندیدم
همانا که وهابیه که مسلط شده بودند بر داشته باشند می آرند که خدمت خواجه ابو نصر پارسا
چنین می فرمایند که وقتیکه والد من فوت می شد ببالین ایشان حاضر نبودم چون حاضر
شدم روی مبارک ایشان کشادم تا نظری کنم چشم بکشادند و تبسم نمودند و قلق و
اضطراب من زیادت شد به پایان پاے ایشان آمدم و روی خود بر کف پاے ایشان
نهادم پای خود بالا کشیدند و تاریخ وفات ایشان سنه اثنین و عشرین و ثمانمایه
یوم الخمیس و اربع و عشرین من شهر ذیحجة الحرام کما مر رضی الله تعالی عنه۔

تذکره اثنی عشر از منتخب اول در ذکر حضرت خواجه مولانا یعقوب چرخی رحمة الله علیه

نسبت شریفه نقشبندیه از حضرت خواجه بزرگ بحضرت مولانا یعقوب چرخی رسیده همانا که موجب

فرموده حضرت خواجه بزرگ بایشان که ای یعقوب آنچه از من بو رسیده است بمردم برسان شعر
ازاین نسبت علیه باو بعد از وفات حضرت خواجه بزرگ بصحبت حضرت خواجه علاءالدین عطار رح
رسیده اند و صحبتها نموده و از وی مے آرند که می فرمودند اول بار که بصحبت خواجه بزرگ
قدس سره رسیدم فرمودند که ما بخود کارے نکنیم خدمت مولانا فرموده اند که هرگز شبے برمن
ازان سخت تر نگذشته بود که در فکر آن بودم که این در برمن بقبول بکشایند یا رد کنند
چون بامداد پیش ایشان رفتم فرمودند که قبول کردند اما تو بصحبت خواجه علاءالدین رح
خواهی بود بعد ازان من بولایت بدخشان افتادم و خدمت خواجه علاءالدین بعد از وفات
خواجه بزرگ بچغانیان آمدند و متوطن شدند پس کسی پیش من فرستادند که حضرت خواجه
فرمودند که در صحبت ما خواهی بود پیش ایشان رفتم و مادام حیات ایشان در صحبت
ایشان بودم خدمت مولوی جامی علیه الرحمة از زبان الهام ترجمان حضرت خواجه
عبید الله احرار قدس سره در نفحات چنان ذکر می نماید که فرمودند که در هرات بودم
که مرا داعیه خدمت مولانا یعقوب پیدا شده متوجه ولایت چغانیان شدم بمحنت
و مشقت بسیار آنجا رسیدم همانا که آن راه اکثر پیاده رفته بودند چون بصحبت ایشان
مشرف شدم بروی مبارک ایشان اندک بیاضی که موجب نفرت طبیعت می باشد
بود بامن در لباس سیاست و درشت گوئی ظاهر شدند و چندان سیاست نمودند
و درشت گفتند که نزدیک بود که باطن ما از ایشان منقطع شود و مرا یاس تمام
حاصل گردد بسیار محزون و مغموم شدم بار دیگر که بمجلس ایشان رسیدم برمن بر
صفت محبوبی چنان ظاهر شدند که هرگز هیچکس را چنان محبوب ندیده بودم و با
من لطف بسیار نمودند و خدمت مولوی مینویسند که در حینیکه خواجه احرار این نقل
می فرمودند در نظر فقیر بصورت عزیزی در آمدند که مرا رابطه و ارادت و محبت
تمام با آن عزیز بود و چندگاه بود که از دنیا رفته بود فی الحال خلع آن صورت کرده ند مرا

تصور آن شد که شاید که آن همین در خیال من بوده باشد بعد از ان از بعضی همراهان شنیدم که وی هم آن را مشاهده کرده بود عقیده فقیر آنست آن خلع و لبس صورت بشعور و اختیار ایشان بوده اثبات این معنی را که از خدمت حضرت مولانا یعقوب نقل کردند خدمت حضرت مولانا یعقوب می فرمودند که طالبی که بصحبت عزیزی مے آید چون خواجه عبید الله می باید آمد چراغ مهیا ساخته و روغن و فتیله اماده کرده همین که کوگردی بآن میباید داشت خدمت خواجه عبید الله فرمودند که خدمت مولانا یعقوب و شیخ زین الدین خوافی رحمهما الله تعالی پیش مولانا شهاب الدین شیروانی هم سبق بودند روزی حضرت خواجه عبید الله قدس سره از حضرت مولوی جامی رح پرسیدند که شیخ زین الدین مذبور بحل وقایع و تعبیر منامات مشغولی می نمایند و درین باب اهتمام تمام دارند گفتند آری چنان است حضرت خواجه ساعتی از خود غائب شدند و طریقه ایشان چنان بود که ساعةً فساعةً از خود غائب می شدند چون حاضر شدند این بیت را خواندند

چو غلام آفتابم همه ز آفتاب گویم	نشبم نه شب پرستم که حدیث خواب گویم

این رباعی از مقوله مبارک ایشان است. رباعی

در مسلخ عشق جز نکو را نکشند	لاغر صفتان زشت خو را نکشند
گر عاشق صادقی از کشتن مگریز	مردار بود هر آنچه او را نکشند

و این فرد نیز از مقولات مبارک ایشان است بیت

ای بنده بمن گریز خود را یله کن	گر شاه جهان نگردی انگه گله کن

تذکرهٔ ثالث عشره انتخاب اول در ذکر سرچشمه بحار اسرار خواجه عبید الله احرار رضی الله عنه

این نسبت علیه نقشبندیه از حضرت مولانا یعقوب چرخی بحضرت خواجه عبید الله احرار قدس سره

مخفی نماند که اکثر آبا و اجداد و اقربائی پدری و مادری حضرت ایشان ارباب علم و عرفان و اصحاب ذوق و وجد بودند و شیخ عمر باغستانی رح جد اعلی مادری ایشانند و شیخ عمر مذکور نسب ایشان بنزده واسطه بعبد الله بن عمر بن خطاب رضی الله تعالی عنهما میرسد ۱۲ رشحات القدس

همه از

رسیده و خدمت خواجه احرار از آبای کرام فاروقی اند و والده ماجده ایشان از سادات
حسینی است از احفاد شیخ خاوند طهور اند و بشیخ عمر باغستانی هم نسبت دارند
ایشان بعد از اتمام تحصیل علوم در ریاضات شاقه و حصول بعضی کمالات اخذ طریقه علیه
از خدمت مولانا یعقوب کرده اند کما اشار بدو باعلی مرتبه کمال و اکمال رسیده اند و
ترویج و تکمیل طریقه علیه بسیار فرموده اند و ارشاد ایشان اتم و اکمل آمده و عالم عالم
تشنه لبان بوادی ناکامی از بحر مواج فیوض و برکات ایشان کامیاب و
سیراب شدند و خدمت ایشان در اول عمر فقر صوری بکمال داشتند و آزان حظ
وافر بر داشته اواسط و اواخر مظهر اسم الغنی شدند و مثل ایشان کم کسی درین طریقه بغنای
ظاهری رسیده باشد و وجود شریف ایشان سرچشمه فیوض ظاهری و باطنی ربانی بوده چنانکه برکات
باطنی ایشان عالمی را منور ساخته احسانهای ظاهری ایشان نیز اهل عالم را ممنون گردانیده اند
جویهای آب که از انهار بر آورده اند در اکثر بلاد ماوراء النهر و خراسان امید است که تا ایام
قیامت کشت ظاهری اهل عالم را سیراب دارد و فیوض باطنی ایشان کذلک الی یوم القیام
ارباب باطن را شاداب و منور گردانیده از زوال و خلل محفوظ باشد بیان فیاضی ظاهری و
باطنی ایشان از قید تقریر و احاطه تحریر بیرون است فرد

بحر اگر آوری در کوزه | چند گنجد قسمت یک روزه

از ملفوظات ایشان است برخورداری از حیوة کسی است که دلش از دنیا سرد باشد
و بذکر حق سبحانه و تعالی گرم حرارت قلبش نگذارد که محبت دنیا گرد حریم دل گردد
تا چنان گردد که اندیشه اش جز حق سبحانه و تعالی از هیچ چیز نباشد فیض نخستین را مظاهر
کثیر است هرچه موجود است او را از تجلی ذاتی نصیب است که آنرا خاص میگویند
این وجه را انجذاب بحق سبحانه و تعالی واقع است بحسب دوام توجه اگر بتاثیر اسم الهادی
از تصرف اسم المضل نجات یابد بدوام انجذابش بذات مقدس از خود بکلی نیست

شده باشد بهیمن ملحق گشته غیر از حق سبحانه و تعالی نه بیند و نداند والعیاذ بالله اگر به تاثیر
ام المضل طریقه مستقیم انجذاب بذات گم کند گرفتار خود گشته جز خود نه بیند و جز خود نداند
همه آن کند که ظلمتش بر ظلمت افزاید و همیشه محجوب و ممنوع از شهود وحدت گردد و نه او را
رتفرح در طاعت باشد بلکه طاعت نیز نباشد همه عذاب های دنیوی و اخروی و
صوری و معنوی را مستعد و مهیّا گردد و خلاصی ازاین بلیه را اسباب است از توبة النصوح
و مباشرت اعمال صالح بهترین آنکه از سر صدق بخدمت طائفه که بمحبت ذاتی از
خود رهائی یافته اند قیام نماید و بتمامی خود را در ایشان گم کند رزقنا الله و ایاکم
دانی که پیر کیست پیر آن کسی است که آنچه مرضی رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم
نیست ازان غیبت شده باشد و آنچه نه از و است صلی الله علیه و آله و سلم نمانده بلکه
او و با ئیست او از وی تمام گم شده باشد و آو آئینه شده باشد
که جز اخلاق و اوصاف نبوی صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم در وی هیچ نباشد و درین
مقام بواسطه اتصاف بصفات نبوی مظهر تصرفات حق سبحانه و تعالی گشته و بتصرف
الهی در بواطن مستعدان تصرف کرده تمام از خود خالی شده بمراد حق سبحانه و تعالی ایستاده بیت

از بسکه در کنار همیکرد آن نگار	بگرفت بوی یار رها کرد بو طین

و مرید آنکه بتاثیر آتش ارادت بائست و سوخته باشد و از شرارت او هیچ نمانده
و بتصرف دل و در آئینه پیر جمال مراد و بدیده روی از مجموع قبله ها گردانیده و قبله او جمال
پیر گشته و در بندگی او از آزادی فارغ آمده و سر نیاز جز بر آستانه پیر ننهاده و اعراض
از مجموع کرده سعادت خود را در قبول او دانسته و شقاوت خود را در ردّ او بلکه
رقم نیستی بر ناصیه وجود کشیده و از تفرقه شعور بو دعز نیز خلاص گشته بیت

آنرا که در سرای نگاریست فارغست	از باغ و بوستان تماشای لاله زار

منها بدانکه افضل اذکار ذکر لا اله الا الله است زیرا که این کلمه طیبه مرکب از نفی و اثبات است

حجابے کہ بندہ را حاصل شدہ است بواسطہ انتقاش صور کونیہ است در دل و درین
انتقاش اثبات غیر او است ونفی حق پس قرب حاصل نشود بی رفع حجاب و آن آنست
کہ اثبات حق ونفی غیر او چنانکہ مفہوم شد بکند پس اگر مبتدی خواہد کہ مشغول شود باید کہ باین
عمل راہ کوتاہ کند و حصر کند حیوۃ خود را بر نفسی کہ وی در آن است و درین نفس کہ ویرا
آخر انفاس خود داشتہ است بذکر لا الہ الا اللہ بدین طریق مشغول شود کہ در لا الہ
ہر چہ غیر او است از دل دور کند و در الا اللہ حق جل وعلا را بمحبوبی ومعبودی ملاحظہ
کند چنانکہ ہر بار کہ کلمہ لا الہ الا اللہ را گوید بدل گوید کہ نیست ہیچ معبودی مگر اللہ باید کہ
چنان مشغول شود کہ ہیچ وقت ترک نکند و در ہمہ حال باین مشغول باشند اگر ناگاہ غافل شود
چنان شود کہ مردی گوہری با قیمت گم کند ناگاہ یادش آید کہ چہ حال شود او را نیز ہمان حال
شود و شدن این حال دلیل است بر متاثر شدن دل او از ذکر و چون بدان مداومت
کند بدرجہ رسد وصال ایشان بیست و نہم شہر ربیع الاول سنہ ۸۹۵ ہشتصد و
نود و پنج بود فرزندان گرامی ایشان خواجہ عبد اللہ و خواجہ محمد یحیی و خدمت خواجہ
عبد اللہ ہفت پسر داشتند خواجہ عبد الہادی و خواجہ شہاب الدین محمود و خواجہ
عبد الحق و خواجہ عبد العلیم و خواجہ عبد الشہید و خواجہ ابو الفیض و خواجہ محمد یوسف
و این ہر ہفت بزرگوار صاحب کمال و تکمیل بودہ اند و فرزندان ایشان نسلاً بعد نسل بر
مسند ارشاد متکی بودند و فرزند دویم حضرت خواجہ احرار کہ خواجہ محمد یحیی اند سہ پسر داشتند
خواجہ ذکریا و خواجہ عبد الباقی کہ ہر دو بوالد بزرگوار خود شہید شدند و خواجہ امین کہ فرزند
سیوم خواجہ یحیی شہید اند حضرت ظہیر الدین بابر بادشاہ از سمرقند ہمراہ خود بکابل و ہند
آوردہ اند الی الیوم اولاد ایشان در کوہستان کابل اند خلفای خواجہ احرار قدس سرہ سوای
فرزندان مبارک ایشان چہل کس اند بیست کس از ایشان را صاحب رشحات ذکر کردہ و
بیست باقی را صاحب نسمات مذکور نمودہ و درینجا بذکر اسامی آن بزرگواران اکتفا میرود

خدمت مولٰنا سید حسین مولٰنا قاسم مولٰنا میر عبد الاول مولٰنا جعفر مولٰنا برهان الدین
ختلانی مولٰنا لطف الله ختلانی مولٰنا شیخ مولٰنا ابو سعید اوبهی مولٰنا محمد قاضی مولانا خواجه علی تاشکندی
شیخ حبیب بخاری تاشکندی مولٰنا نور الدین تاشکندی مولٰنا زاده اترائی هندی مولٰنا
خواجه ترکستانی مولٰنا اسماعیل فرنگی مولٰنا اسماعیل شاماسی مولٰنا اسمٰعیل ثالث و بیست
بزرگ را که صاحب نسمات مذکور ساخته است بدین تفصیل اند اول خدمت مولٰنا فخر الدین
علی که مصنف رشحات است و شیخ عبد الله اوبهی سرپلی و مولٰنا سید عمادی و حافظ جلال الدین
و خدمت حضرت مولٰنا زاهد وخشی و خواجه تاج الدین کاشغری آمیر عبد الله یمنی شیخ عیان　عیون
کازرونی مولٰنا اسماعیل شیروانی و خواجه خراسانی و سید باباو خواجه امیر مولی بلغاری مولانا
عبد الوهاب سمرقندی عم زاده مولٰنا عبد الله سرپلی مذکور و خواجه مصطفی مولٰنا نجم الدین و
مولانا موسی مولٰنا میر قباد هروی مولٰنا درویش سرپلی و هر کدامی را ازین خلفای فرزندان
و خلفای صاحب کمال مانده ذکر آنها بتطویل مے انجامد ختم این تذکره بعبارتی که خدمت
مولوی جامی در آخر ذکر ایشان در نفحات املا نموده اند کرده می آید میفرمایند که از ذکر
احوال و اقوال خوانوازه خواجگان و بیان روش و طریقه ایشان بتخصیص خدمت
خواجه بهاؤ الدین نقشبند و خلفای و اصحاب ایشان قدس الله اسراره معلوم شد
که طریقه ایشان اعتقاد اهل سنت و جماعت است و اطاعت احکام شریعت و
اتباع سنن سید المرسلین صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم و دوام عبودیت که عبارت
است از دوام آگاهی بجناب حق سبحانه وتعالی بیمزاحمت شعور بوجود غیری پس
گروهی که نفی این عزیزان کنند بواسطهٔ آن تواند بود که ظلمت بدعت ظاهر و باطن
آنها را فرو گرفته است و رمد حسد و عصبیت دیده بصیرت آنها را کور ساخته لاجرم
انوار هدایت و آثار ولایت ایشان را نه بیند و این نابینائی خود را بجحود و انکار آن انوار
و آثار که از مشرق تا مغرب گرفته است اظهار کنند هیهات هیهات نظم

طائفہ

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند	کہ برند از رہ پنہان بحرم قافلہ را
از دل سالک رہ جاذبہ صحبت شان	میبرد وسوسہ خلوت و فکر چلہ را
قاصری گر زند این طائفہ طعن قصور	حاش للہ کہ برآرم بزبان اینگلہ را
ہمہ شیران جہان بستہ این سلسلہ اند	روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

تم انفاسہ الشریف رحمۃ اللہ تعالی

تذکرۂ رابع عشرہ از منتخب اول در ذکر جناب مولٰنا زاہد وحشی رحمۃ اللہ علیہ و ذکر مولٰنا درویش کہ خلیفہ ایشان و خواہرزادہ ایشان است و ذکر حضرت خواجہ امکنہ ذکر این سہ بزرگوار در یک تذکرہ نمودہ شد رضی اللہ عنہم

ونسبت علیہ حضرات نقشبندیہ از حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ بحضرت مولانا زاہد وحشی رسیدہ است و خدمت ایشان از وحش اند و وحش موضعی است از توابع حصار و ایشان از اقارب مولٰنا یعقوب چرخی اند و قبل از وصول خدمت حضرت خواجہ احرار تعلیم بعضی اذکار و اخذ بعضی فیوضات از دیگر خلفائے حضرت مولٰنا مستفاد شدہ بودند اما تسکین اضطراب ایشان نمیشد تا بعنایت اللہ سبحانہ بخدمت حضرت خواجہ بندگان احرار رسیدند و اخذ نسبت علیہ نمودند و ایشان بہ علاقہ قرابت مولٰنا یعقوب چرخی قدس سرہ تا بیرون شہر سمرقند صانہا اللہ عن الآفات استقبال نمودند و باکرام و اعزاز تمام با خود بشہر آوردند و خدمت مولانا مدتہا در خدمت حضرت خواجہ احرار ماندند و از ایشان بکمالات علیہ و مقتبسات شریفہ فائز شدند و تصرفات و جذبات جناب ایشان بین الانام مشہور است و بعد از ایشان این نسبت علیہ در سائر خلفائے و اقربای بحضرت مولٰنا درویش کہ خواہرزادہ ایشان بودند رسید

ذکر مولانا درویش محمد رحمة الله علیه خدمت مولانا محمد درویش در علوم ظاهر پایه مولویت داشتند و جامع بودند در جمیع علوم عقلیه و نقلیه در احادیث بسیار شغل ایشان بود و تمام عمر مبارک را در تدریس احادیث بسر بردند و بعد از خال عالی مقدار خود قایم مقام ایشان شدند و نسبت نقشبندیه احراریه را اجرا نمودند و اکثر عمر در زاویه خمول و عزلت بسر بردند ذکر تصرفات و خرق عادات ایشان زاید از تحریر است و در نسمات وغیره کتب برخی ازان مکتوب خلفای ایشان بسیار اند ازانجمله خواجه بزرگ گنبد سبزی و خواجه محمد رضا و مولانا شیخ محمد خلوتی و ذکر غیره منتسبان ایشان بطویل می انجامد لهذا بذکر فرزند حق پسند ایشان که اقدم و اعظم همه اند اکتفا رفت

ذکر جناب مولانا خواجه امکنگی رحمة الله تعالی علیه و از جناب حضرت درویش محمد این نسبت عزیز بفرزند ایشان حضرت خواجه امکنگی فائض شد و ایشان مظهر آیات بینات مصدر فیوض و برکات اند و تمامی عمر مبارک را بذکر احادیث نبوی و نشر اخلاق مصطفوی بسر بردند نقد احوال صادر و وارد می نمودند و در آخرها اکثر این قطعه بزبان مبارک میگذشت **قطعه**

فرمودند

زمان تا زمان یاد مرگ آیدم	ندانم کنون تا چه پیش آیدم
جدائی مباد امرا از خدا	دگر هر چه پیش آیدم شایدم

و عمر مبارک شان از حدود تسعین گذشته در سنه ۱۰۰۸ هزار و هشت و قبیل ذه رحلت نمودند و بوصال ایزد منان مشرف شدند فرزند ایشان حضرت خواجه ابوالقاسم است که صاحب کمالات و مرجع بریات بودند و در مکاتیب قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه بخدمت ایشان مکتوبی مرسل شده مشتمل بر نصائح ضروریه این راه و خلفای حضرت خواجه امکنگی بهمه فرزندان ایشان ده نفر اند ذکر اسمای ایشان نموده می آید خدمت خواجه هاشم که ولد خواجه بزرگ گنبد سبزی

و خواجه محمد یحیی ولد خواجه محمد صابر و خواجه احمد مشهور بخواجه عک و مولنا محمد سعید و حاجی عبد العزیز و حاجی خیر الدین و مولانا صوفی علی آبادی و خواجه لطیف کمند بادامی و اعظم و اقدم همه مسند آرائے نقشبندی و مشعل افروز مجددی خدمت حضرت محمد باقی قدس الله تعالی اسرارهم و نورنا بانوارهم

تذکره خامس عشر از منتخب اول در ذکر محی الدین خواجه محمد باقی ملقب بخواجه بیرنگ رضی الله عنه

قبلهٔ انفسی و آفاقی	بزم خاص شهود را ساقی
خضر جان بخش راه مشتاقی	خواجهٔ ما محمد الباقی

[illegible]

این نسبت علیه از خدمت حضرت مولنا خواجگی امکنگی قدس سره بحضرت خواجه محمد الباقی رسیده و ولادت کثیر السعادت آن حضرت در بلده فاخره کابل صانها الله تعالی عن الآفات والتزلزل در شهور سنه ۹۷۱ احدی و سبعین و تسعمایة و چون خدمت ایشان بحد تعلیم رسیدند تحصیل علوم از خدمت مولینا صادق حلوائی که از اکابر مدققین آن عصر بودند نمودند و بمصاحبت ایشان سفر ماوراء النهر فرمودند در آن سفر باوجود صغر سن ذوق درویشی بهم رسانیدند و صحبت اکثر درویشان دریافتند و بملازمت هر یک بقدر استفاده ماندند و از هر جا فوائدی حاصل روزگار ایشان آمد اما از علو استعداد تسکین اضطراب ایشان نمی شد منها مدتے بخدمت خواجه عبید الله که خلیفه مولنا لطف الله بودند بسر بردند و باز بملازمت افتخار شیخ یسوی رسیدند باز کسب کمال از جناب امیر عبد الله بلخی نمودند لیکن تسلّی تمام نمی یافتند و در اضطراب می بودند تا در معامله بشرف زیارت حضرت خواجه بزرگ رضی الله عنه مشرف شدند و تلقین از آنحضرت یافتند و کذلک نیز از روحانیت خواجه عبید الله احرار قدس سره اعانتها یافتند و ابواب فتوح باطنی نصیب روزگار ایشان شد و در تقیید اذکار و افکار طریقهٔ علیه شدند و در هین مابین کشمیر را بقدوم مبارک خود رشک فردوس برین نمودند و چندی آنجا بخانقاه

وقت را

نمی گذشت

شیخ باباوالی که مجاز از طریقهٔ خواجگان عالی بودمی بودند باز بهندوستان تشریف فرما
شدند درآنجا شوق از دیاد فواید برایشان غلبه کرده و باشاره ارواح طیبهٔ خواجگان
بولایت ماوراءالنهر رسیدند و دراین مرتبه غنچهٔ امید ایشان از مهب صبا ل وزید بدر جات سبز نمودند
کمال بالیدن آغاز کرد و گلبن دل مبارک ایشان چون بستان جان صفا کیشان گل
گل شگفت بیت از آن نسیم که از فیض صبحگاه وزید ؛ هزار غنچه شگفت و بهر کلاه رسید
بخت توفیق ایشان رخت سفر بمنزل خواجگان نهاد یعنی بشرف صحبت مولانا اعظم
مظهر کمالات اتم خواجگی امکنگی مشرف شدند اخذ کمالات جدیده و تصحیح معاملات قدیمه
فرمودند و دیدند آنچه دیدند و رسیدند بجائیکه رسیدند و باندک فرصت به نسبت
خاصه نقشبندیه مشرف شدند و از خدمت ایشان مجاز گردیدند چنانکه اصحاب خدمت
مولانا خواجگی از سرعت کمال و اکمال ایشان متحیر ماندند و عرق غیرت بجنبانیدند که
سالیان را عمرها است که دراین آستان بانواع ریاضیات و خدمات مشغول ایم اما اینقدر
فیاضی که باندک مدت بایشان نمودند بعمرها نصیب روزگار ما نشد حضرت مولانا ازین
کنکاش باخبر شدند و فرمودند کار ایشان را تمام نموده برای تصحیح نزد ما آورده بودند اگر باخبر گردیده فرمودند
هر که بچنان آید چنین رود و خدمت مولانا شبانروز لیلا و نهارا در خلوت بایشان صحبت چنان
داشتند و بربعضی از فواید زوائد اطلاع داده فرمودند که کار شما بعنایت الله سبحانه
و تربیت روحانیت اکابر بانجام رسیده و شما را باز بهندوستان باید شد که سلسله
علیه را در آنجا رونق عظیم پدید آرند و مستفیدان عالی مقدار از یمن تربیت شما
بروی کار آیند پس حضرت خواجه بامر مبارک حضرت مولانا و اشاره ارواح
طیبه اکابر زلال آسا بکام لب تشنگان بیداء هندوستان افتادند و زمانه بهزاران
زبان مترنم این مقال گشت بیت

شکر شکن شوند همه طوطیان هند	زین قند پارسی که به بنگاله میرود

چون بہندوستان رسیدند سالی در بلدہ فاخرہ لاہور ماندند و بسا علماء و فضلاء آن بلدہ شریفہ از ایشان مستفاد شدند و از آن جا متوجہ دہلی گردیدند در قلعہ فیروز آباد کہ بس منزلی است عالی بغایت دلکشائی و مشرف بدریای مشتمل در نہایت لطافت و صفای سکونت اختیار نمودند و تا زمان ارتحال ازین دار ملال بجای دیگر انتقال نمودند بیت

زہے طالع بقعۂ باصفا	کہ در وی سکونت کند اولیا

شیوۂ مرضیہ آنحضرت قدس سرہ ہمگی ستر احوال و اخفاء کمال و خمول از زوا و تورع و اتقا بودند و از غایت انکسار و دید قصور اعمال و اتہام نیات کہ ایشان داشتند چہ بیان نماید و در تعظیم و تکریم سادات و علمای مبالغہ می نمودند و در جزوی و کلی عملیات بفقہای متورع رجوع می فرمودند چون طالبی بہ آستان ایشان مشرف میشد از غایت انکسار جہا انکہ خود را در رسیدہ شتند و عذر ہا می نمودند اگر آن طالب صادق بودی وہیچ وجہ ایشان واگذار نشدی مصداق این مقالہ قطعہ

ازاین درنداریم روی گذر	اگرچہ از دو عالم گذر کردہ ایم
بیان نمک ہای این می گسار	حوالہ بریش جگر کردہ ایم

و چون رسوخ طلبے دیدند لاجار بحکم اِذَا اَیْتَ لِیْ طَالِبًا کُنْ لَہٗ خَادِمًا در آغوش عنایت و کنف تربیتش میکشیدند گویند جوانی از خراسان غریب شدہ مدتہا در مزار فائض الانوار خواجہ قطب الدین بختیار قدس سرہ بسر می برد و از روحانیت ایشان طلب اشارہ بوجود راہ نمائی کامل میکرد بعد از رسیدن خواجہ بدہلی مبارک آن جوان را در واقعہ نمودند کہ بزرگے از طریقہ علیہ نقشبندیہ اکنون بدہلی رسیدہ خدمت او را لازم باش حسب الامر بخدمت ایشان رسید واقعہ را معروض داشت فرمودند کہ این مسکین خود را شایان آن نمیداند دیگرے خواہد بود آن برنا باز او بہ خود باز گشت شب دیگر وی را گفتند کہ آن بزرگ ہمان است کہ بخدمتش رسیدی و انکسار او دیدے فروش آن جوان چنان آمد کہ باز گشت و بعز

نمی بیند

قبول

قبول شرف شد طوبی لہ آز خدمت خواجہ حسام الدین احمد می آرند کہ چون آنحضرت الحاح نمودند و با جماعۂ یاران فرمودند کہ باطراف تردد کنند مگر کسی را یابند کہ شایان خدمت باشند و این فقیر رانیز اعلام کنند کہ بخدمت او شتابم باشد کہ زخم خود را مرہمے یابم چون تو کید بسیار نمودند توقف را دور از ادب دانستہ متوجہ آگرہ شدم و بعد از رسیدن آن شہر حیران و سراسیمہ بودم کہ چہ چارہ سازم با خود می گفتم کہ باستان ایشان رفتہ معروضدارم کہ امتثال امر نمودم چنان کسیکہ میفرمودند نیافتم در این حین براہے می گذشتم کہ از سرای سرود دلربای بگوش ہوشم رسید چون نیک استماع نمودم قوال این بیت سعید سعدی شیرازی قدس سرہ می خواند۔ بیت

تو خواہی آستین افشان و خواہی روی اندرکش	مگس ہرگز نخواہد رفت از دکان حلوائی

سماع این بیت و امان برا نگرم زد سراز پا نشناختہ بخدمت ایشان رسیدم و گفتم آنچہ دیدم و شنیدم تفصیل فروتنی و انکسار ایشان را در کتاب نسمات الانس و زبدۃ المقامات باید دید این منتخب گنجایش آن ندارد و طریقہ مرضیہ آنحضرت آن بود کہ ہر کرا مے پذیرفتند نخست توبہ اش میداد و ندا گر عشق آن طالب را نحو مشاہدہ می نمودند بطریق رابطہ نگہداشت صورت مبارک خود بہ حقیقت جامعہ اش امر میکردند و بسیار کشائش از این احضار و نگاہداشت صورت شریف پدید امی گشت آوردہ اند کہ خواجہ برہان نام بزرگے از خواجہای دہ بیدی کہ از اکابر خود نسبت فیوض داشت چون بخدمت ایشان ارادت آورد طلب افادہ و استفادہ نمود ایشان ویرا بنگاہداشت صورت مبارک اشارت فرمودند او در تعجب شد و با محرمان خود گفت این شغل مناسب جمعی است کہ اول قدم در این راہ نہادہ باشند مرا ایشان کرم نمودہ بمراقبہ عالی تر از آن اشارہ نمایند و دوستانش گفتند امتثال امر باید نمود چون عقیدت درست داشت لاچار بنگاہداشت صورت مبارک پرداخت دو روزی نرفتہ بود

کہ آن صورت او را فرو گرفت و نسبت علیہ بر وی استیلا نمود تا غلبۂ سکرش بجای رسید
کہ با وجود تمکین و کبر سن مقدار دو ذراع از زمین میجست و ہر سوی خود را بدیوار و اشجار
میزد تا آنکہ چندی از جوانان او را گرفتہ بودند قوت ایشان بنگاہداشت او وفا نمیکرد
تا دید آنچہ دید آما بیشتر طالبانرا بذکر دل بطریق مقرر اکابر دلالت می نمودند و جمعی را
بذکر نفی و اثبات و بعضے را بذکر اسم ذات عز اسمہ از غایت سریان نسبت آنحضرت جمعی
بمجرد دیدن ایشان بیہوش میشدند و مجذوب مغلوب میگردیدند گویند کہ یکبار خطیب
بر منبر بوده نظرش بر جمال ایشان کشود صیحہ زد و از منبر بزیر افتاد آورده اند کہ شبے
از شبہای ماه مبارک رمضان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ بدست
خادمی فالوده برای ایشان فرستادند آن خادم از ساده دلی بدروازه خاص رفتہ حلقہ بدر زد
حضرت خواجہ خود بدروازه مبارک تشریف آوردند ظرف را از دست او گرفتہ فرمودند کہ
از کجائی گفت خادم شیخ احمدم فرمودند کہ چون خادم شیخ احمدی آبامائی بمجرد مراجعت آن خادم
را جذبہ فرو گرفت فریاد کنان افتان و خیزان خود را بخدمت حضرت ایشان رسانید
آنحضرت فرمودند حال چیست بشورش تمام گفت کہ ہمہ جا چہ در حجر وچہ در شجر و زمین و
آسمان نورے بی کیف و بیرنگ بی غایت و بی نہایت می بینم کہ بیان آن نمی توانم کرد
حضرت ایشان فرمودند البتہ حضرت خواجہ مقابل این بیچاره شده اند فردا ش بحضرت
خواجہ رسانیدند تبسم فرمودند بیت

بروز حشر شہیدان چو خون بہا طلبند	تبسّمے کن و خاموش کن زبان ہمہ

گویند کہ عسکری بخدمت ایشان آمده بود ایشان بتقریب طہارت از مسجد بیرون شده ند
خادم آن سپاہی عنان اسپ را گرفتہ ایستاده بود چون تنحنح استبرا نظر کیمیا اثر بر آن
خادم افتاد چون ایشان بہ مسجد رسیدند خبر آوردند کہ خادم عسکری را جذبہ و بیخودی بخاک
افگنده و میان اسپان چون گوئی ہر طرف غلطان است از قبل شام تا پاسی از شب در

آشنان

اضطراب بود بناگاه بشوریدو روی ببازار نهاد و همچنان بصحرا بیرون رفت و دیگر هیچ کس
ازوی خبر نیافت زهد و استغنای ایشان از امتعه دنیوی تا بحدی بود که در مجلس شریف
ایشان سخن از امور دنیوی نمیگذشت بعضی توانگران که از اهل ارادت بودند التماس می نمودند
که کفافی برای یومیه فقرای معین نمایند ایشان در حق جمعی که نسبت معنوی با ایشان درست
کرده بودند رضا نمیدادند و بعد ازان ایشان مجوّز می داشتند از غایت تنفّر که ایشان را
ازین ممرّ بود بوقتیکه عزم سفر حجاز کردند عبدالرحیم خان مخاطب بخان خانان که از
محبّان ایشان بود چون خبر یافت لک روپیه که عبارت از صد هزار روپیه باشد جهت
خرچ راه از زاد و راحله در ویشان ایشان فرستاده عرض نمود که بقبول آن بر من منّت
نهید خدمت ایشان روی در هم کشیدند و فرمودند که بحج رفتن چون منی گوارای آن
نمیکند که آن همه سیم و زر مسلمانی را صرف خود کنم نپذیرفتند و باز گردانیدند و بی تقیدی
ایشان از مسکن و ملبوس و ماکول تا بحدّی بود که اگر یک طعام غیر مرغوب را چندین
روز پی در پی بخدمت ایشان حاضر میکردند نمیفرمودند که طعام دیگر کنید و کذلک
اگر جامه چندی در بدن مبارک بودی که چرکین شدی طلب دیگر جامه نمیداشتند
و نیز هر چند در خانه تنگ و تیره می بودند یا آن مسکن کهنه شدی یا از خاک و خاشاک
پر گشتی ازان جا که غرق لجه تسلیم و رضا بودند اظهار تنظیف و تنویر و تعمیر آن نمی نمود
ایام ایشان با وضو و صرف عبادت و تکثیر طاعت میگذشت و شبها که بعد از ادای
نماز عشای بحجره تشریف فرما میشدند و مراقب می نشستند چون ضعف اعضا
غلبه میکرد برخواسته تجدید وضوی نمودند و دوگانه ادا کرده باز می نشستند تا چون
اعضا بدرد و ضعف می آمد چنان می کردند اکثری شب براین می گذشت احتیاط در لقمه تا بحدی
بود که هدیه که میرسید بحکم حدیث نحن لا نرد الهدیه رد نمی کردند امّا آنرا خرج نمیکردند
بل از محل اطیب قرض حسنه می گرفتند و در بدل آن آنرا میدادند که بحکم فقها آن درجه دیگر دارد

حلیت پیدا می کند و تاکید تمام می فرمودند که پزندهٔ طعام با وضو باشد بل از ارباب حضور و صفا باشد و هنگام طبخ با حرف بناوی نپردازد و می فرمودند از لقمه که بحضور و احتیاط خورده شود دودی می خیزد که مجاری فیض را می بندد و ارواح طیبه که وسیله فیض اند متقابل قلب شوند و همه مریدان را برین احتیاط ترغیب می نمودند و کذلک در همه امور عمل ایشان بعزیمت و اولی بود و از انجاکه در کتب احادیث بقرارت فاتحه خلف امام تاکید رفته چند روز بران آمدند که فاتحه خلف امام قرارت نمایند در این اثنا امام الائمه سراج الامة ابو حنیفه کوفی را در معامله دیده اند که قصیدهٔ غرّا در مدح خود می خوانند که از آن این مضمون مستفاد می گردد که چندین اولیاء کبار در مذهب من بوده اند بعد ازین واقعه ترک آن نموده اند علو همت ایشان آن بود که از بدایت احوال تا نهایت کمال به هیچ یک از احوالات بلند و مکاشفات ارجمند سر همت ایشان فرو نمی آمد و در عین بحر یافت دم از نایافت زده خشک لب می بودند و این رباعی شریف ایشان نیز دلالت برین مدعا می کند رباعی

در راه خدا جمله ادب باید بود	تا جان باقی است در طلب باید بود
دریا دریا اگر به کامت ریزند	کم باید کرد و خشک لب باید بود

شیخ تاج که از خلفای ایشان بوده فرموده که روزی در حجره خاص ایشان بودم ایشان را بغایت مغلوب و مستهلک دیدم در حکایت شدم اما آثار شعور بکلام خود در ایشان نیافتم بیشتر گفت و گو سؤال در میان آوردم تا بعد از ساعتی چند بتکلم آمدند بعد از آن فرمودند که فلان کس امروز عجب سیدی که کلمینی یا حمیرا می شدی که در حیرت و بیخودی و دهشت عجیب رفته بودم هم ازین غلبه تفرید ایشان بود که سر بشیخی و صحبت در نمیداوند ایام توجه ایشان بتربیت درویشان بدو سال نکشید چون حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه بکمال و اکمال رسیدند ایشان خود را از صحبت و تعلیم ارباب ارادت باز کشیدند و یاران را حوالهٔ ایشان نمودند چنانچه تفصیل آن در احوال حضرت مجدد الف ثانی رض بیاید انشاء الله تعالی

وخو وانزوا گزیدند اگر شده نوبشیوه قطب آفاق ابوعلی دقاق قدس سره بدر و واند و ه سر بگریبان نیستی وکشیدند و خبر نماز بجماعت بمسجد حاضر نمی شدند هرکه ایشانرا میدید از حدیث مَنْ اَرَادَ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی مَیِّتٍ یَمْشِیْ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اِبْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ فَذر یاد میکرد مع ذلک از هیبت و دهشت دیدار ایشان هرکه هر کجامی بود نقش دیوار میشد بیت

هیبت این مرد صاحب دلق نیست	هیبت حق است این از خلق نیست

بمجرد دیدن ایشان بمصداق خبر اذا راوذکر والله بظهور می رسید تا روزیکه عبور ایشان یکی از قرای که سکنه آن هنود بودند بوقوع پیوست بمجردی که نظر آن جماعت بر ایشان افتاد و باهم بگر میگفتند که این عجب مرویست که از دیدن او خدا بیاد ما آمده و با این همت گاه گاه از جوش قلق و اضطراب تنها در کوچه و بازار میگذشتند و در سایه دیواری بخاک می نشستند با اینهمه نیستی های و حیرت سرموی در امور شرعیه والتزام عزیمت فتوری نمی رفت و سماع و رقص را در آنجا چه بار و وجد و تواجد را کجا مجال تا حدیکه روزی در حضور ایشان یکی از درویشان بجهر الله گفت فرمودند با او بگوئید که ادب مجلس ما دانسته به مجلس ما بیاید مصرعه

ای تو مجموعه خوبی زکدامت گویم

شاهد عظیم بر علو همت و حال ایشان همین بس است که در مدت دو سال که بر مسند شیخی بوده اند در این فرصت قلیله چه مردم که از خوان دولت ایشان روزمند گردیده اند و چه آثار برکات در کشور هندوستان از ایشان انبساط گرفت و این سلسله شریفه نقشبندیه که دران دیار غریب بود ترویج تمام یافت خدمت مولانا هاشم در زبدة المقامات در ذکر ایشان مینویسد که فاضلی با این حقیر گفت که بعضے شیخان بزرگ صاحب حال و قال هفتاد سال در هند شیخی کردند معلوم است که از ایشان چه ماند و که ماند شاهد بزرگے خواجه ما همین است که بس چهل سالگی رفتند

گزیدند

مرتبت

فاضلی

ودو سالی شیخی نمودند و عالمی را بهره ور گردانیدند امید است که تا مادام قیام ساعت فیوض و برکات ایشان پاینده و باقی باشد اشاره که باویسی بودن ایشان بالا رفته بود از کلام مبارک ایشان که در مثنوی خود بنظم آورده اند اشعار میرود مثنوی

شنیدستم که مشتاقان درگاه ‌‌ طلبگاران سرّ لی مع الله

خصوصا کاشف سرّ نهانی ‌‌ ابوالقاسم چراغ گرگانی

بخلوت در هدایت کارش این بود ‌‌ انیس خاطر افکارش این بود

که بوده در جهان نام اویسش ‌‌ که باشد شربی از جام اویسش

اویس آسا ازان بحر عنایت ‌‌ مگر بی واسطه یابد عنایت

کیم من کین هوس گیرد دماغم ‌‌ بیابد نور ازین سودا چراغم

دل از ذکر اویسم شاد گردد ‌‌ دماغم زین هوس آباد گردد

درین راه قدر خود چندان ندانم ‌‌ که در دل نخل این سودا نشانم

زبانم زین تلفظ گرچه بندست ‌‌ دلم هیچ است صید این کمندست

دل اندر شرم جان سرگرم اینست ‌‌ که جانان رحمة للعالمین است

قبولش گر بیابد در افادت ‌‌ هم استعداد بخشند هم سعادت

درین سودا دری دیگر کشایم ‌‌ روم از جانب دیگر بیایم

شفیع آرم روان دوستانش ‌‌ مدد خواهم زروح پیروانش

بابوبکر و عمر عثمان و حیدر (رضی الله عنهم) ‌‌ باهل بیت و اصحاب پیمبر (صلی الله علیه وسلم)

بصدق و سوز پور بوقحافه ‌‌ بعلم و دانش ختم الخلافه

بشام هجرت و تاریکی غار ‌‌ بآن خوش عنکبوت عنبرین تار

بجوری کز قریش و اقربا دید ‌‌ بآشوب که دشت کربلا دید

بدار و گیر حرب بدر و خندق ‌‌ بروز فتح نور حصحص الحق

دارد
نیز بهوش

بآن شر

باَن شب کز سرای امّہانی | رسیده در مکانِ لامکانی
به بیرون رفتن آزاده زین ده | بسبحان الذی اسری بعبده
بدیدی آنچه می بائست دیدن | به بیچو گفتن و بیچو شنیدن
بفقری کز خودش درویش میداشت | سرِ الفقر فخری پیش میداشت
باَندم کاو در روزِ شفاعت | کنی تدبیرِ مشتِ بے بضاعت
که این غافل کشاید چشم زین خواب | ازان حجرهٔ عنایت پرورش یاب
نهد در قرن اول آشیانه | اویسِ ثانیش خوانند زمانه
زآسیبِ زمانه فارغ البال | به بینیم ماضی و مستقبلش حال
من ارچه دورم از بختِ سیه دل | تو حال سرمدی داری چه مشکل
شناسائی نیست دریای قدم را | بدِطولی است دریای کرم را
مرا گرچه سراسر کار خام است | تمامم دان که این سودا تمام است

بتطریق است

در اوائل و اواسط آنحضرت مستغرق بحرِ توحید وجودی بودند هرچند در اواخر ازان مقام ترقی نموده بوحدت شهود پیوسته اند امّا از رباعیات ایشان معنی وحدت وجود مستفاد میشود وبعضی رباعیات ایشان را خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه شرح نموده از توحید وجودی صرف نموده بتوحید شهودی بُرده وبعضی رباعیات که بطرز رساله املا نموده اند ومسمی بسلسلة الاحرار کرده اند تبرکاً چند رباعی را زینت این اوراق مے نمایم

رباعی

چون ظاهر علم پردهٔ مقصود است | وین مشتِ خیال سربسر نابود است
از نقش و می بسوی بی نقش برو | وانگه نظاره کن که حق موجود است

رباعی

هر جنس تو نهر یست زانهار نقوش | شد ظاهر و باطن تو در کار نقوش

برخیز جمال نقشبندی بطلب | کاسان شود ت شکست بازار نو خویش

رباعی

چون نقش نهاده رو به بی نقش آری | زان لوح وجود نسخهٔ بر داری
نوری بیرنگ ز جانش گردد | زنهار که دل نه بر جمالش نیاری

رباعی

آن بیرنگی چو پر تو انداز شود | بس راز نهفته راکه غماز شود
هر جا نوریست برکشد جمله بخود | وانگاه پی انکشاف هر راز شود

رباعی

گویند که چون رسد دل بکمال | گردد دل و جان ز رنج جان فارغ بال
چشم از هر سو سرمهٔ مازاغ کشد | گوش از هر جانب شنود بانگ تعال

رباعی

ای گشته بهر نمود بیهوده گرو | این است مقام کنت سمعه بشنو
درتست نمونه که بین بطرفست | بنشین بهر طرف مرو در تگ و دو

یک لحظه سری بجیب هستی درکش | ایضاً | حرف انا گوی راخطی در بر کش
گر مرد رهی بنامرادی خو کن | | یعنی که نگار نیستی در بر کش

وین سکه من که بنام فقر است | ایضاً | این روشنی از نور تمام فقر است
برخیزه خواجهٔ احرار بگیر | | کان راه ز سر حد مقام فقر است

در ابتدای از فحوای کلام ایشان بطرف وحدت وجود میل معلوم می شود در آخر تنزه نام نموده اند و فرموده اند که از برکت صحبت شیخ احمد معلوم شد که توحید کوچهٔ تنگ است شاهراه دیگر است فرد | کمال طفل بهر مند زینت پدرست | شود ز آب گهر نام ابر نیسان سبز
والدهٔ ماجدهٔ ایشان از سادات حسینی انداز قانتات نساء همواره به نیاز و شکستگی و التجا

وہمیشہ مشغوف خدمت فقرا چنانچہ خدمت طبخ خانقاہ معلیٰ حضرت خواجہ خود میکردند

مخفی نماند کہ بعد از حضرت خواجہ بزرگ این سہ اشخاص درینطریقۂ علیہ عدیم الامثال بودہ اند ہمانا کہ اشارہ حضرت خواجہ مثنوی مبارک خود باینہمہ عنا نمودہ اند جاییکہ میفرمایند مثنوی

زاین پیش بخط بخارا | بودی چو حیات آشکارا
آیینہ ارجمند مے بود | نے نقش نہ نقشبند می بود
امروز در این خرابہ منشین | این مشت خیال را فرو چین
اینجا منم ار چہ اوفتادہ است | جان سر ہمان زمین نہادہ است
دارم ہمان زمین سرو کار | من نیز بخاری ام برفتار
ساقی می نقشبند پیش آر | من صید توام کمند پیش آر
ہر چند کمند عنبرے بوی | آن نیست کہ آورد بمن روے
آہوی ختن شکار دارد | با لاشہ خرے چہ کار دارد
عطار کہ نقشبند ثانیست | در حلقۂ آن کمند فانیست
آن رشتہ کہ پارسا لقب بود | در پیچش آن کمند آسود
آن خواجۂ بندگان آزاد | سر در خم این کمند بنہاد
من چون ہوسی چنین بیارم | من خود سگ این سہ یار غارم
خوش آنکہ سہ یار چار گردد | قصر ادب استوار گردد
خشتے گردم کہ این نحو قصر | آید بہ کمال خود درین عصر
در بزم زلال بادہ نوشان | خوانندم ختم می فروشان

چون عمر شریف ایشان از حد و اربعین متجاوز شد قرین آن مبشر برفع علاقۂ جسمانی شدند شوق وصل عریانی دامنگیر ایشان شدہ ترک اختلاط مردم می نمودند دست مبارک از کارخانہ شیخی کشیدند و مقدمہ ارشاد فیض شادرا باسرہا

بحضرت

بحضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ گذاشتند مستعد بلقاء اللہ ومنتظر برفیق اعلی نشستند تا ناکہ این رباعی دران آوان بزبان مبارک ایشان گذشتہ رباعی

صحرا نشین ز بسیل حذر کن کہ آستین	ترسیدم بگریہ وافسردہ می روم
آن گلبنم ز باغ تو کز یک نسیم لطف	نشگفتہ ام ہنوز کہ پژمردہ میروم

ذکر وصال آنحضرت روز شنبہ بست پنجم جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۲ یکہزار و دوازدہ کہ سن مبارک از چہل متجاوز شدہ مشرف بلقاء اللہ شدند و محبان عقیدت سرشت را اسیر دام حسرت و حیرانی گذاشتہ تاریخ وصال ایشان را یکی از محبان قطعہ نظم آوردہ

مقدمہ

نظم

ذاتے کہ بدوست بود باقی	وازخود ہمہ فانی الصفتہ بود
بر خالق خویش جملگی عشق	بر خلق تمام عاطفت بود
وی تشنہ لب بسال وصلش	خوش گفت کہ بحر معرفت بود

بحر معرفت سنہ ۱۰۱۲

ونیز از حروف نقشبند وقت یافتہ شدہ و روضہ متبرکہ ایشان در دہلی کہنہ جوار قدم رسول علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ واقع شدہ تا ناکہ در کلام خود اشارۃ باین نمودہ اند جائیکہ میفرمایند مثنوی

نقشبند وقت سنہ ۱۰۱۲

در دیدہ کشم قبول خود را	خاک قدم رسول خود را
ای خاک مدینہ در کجائی	در دیدۂ من چرا نیائی
ای مردم چشم و در بینا	وی چشم چراغ نور بینا
دریاب غم اشیانہ را	بنواز سباہ خانہ را

فرزندان گرامی ایشان دو اند خدمت خواجہ عبید اللہ و خواجہ عبد اللہ از ایشان در سن رضاع ماندہ بودند بحسن خدمت خواجہ حسام الدین احمد کہ متکفل ایشان شدہ بودند چون بمرتبہ تدریس رسیدند از علوم معقولہ و منقولہ بہرہ کامل یافتند چنانچہ پایہ علمیت ایشان از عرائض کہ بخدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ نوشتہ اند

معلوم است که بعبارت تازی در کمال بلاغت املا فرموده اند و بعضی از آنها را خدمت مولانا
هاشم قدس سره در زبدة المقامات درج نموده نزد ذکر والد ایشان فی الجمله بعد از فراغ
علوم ظاهری بطلب معامله باطنی بحسب وصیت والد بزرگوار خود بخدمت سراسر
سعادت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه مشرف شدند و کسب طریقه
علیه والد خود نموده بدرجات علیا فایز شدند و خدمت حضرت مجدد الف ثانی رض
رعایت ایشانان در هر امور زاید التحریر میفرموده اند از خلفای جناب حضرت خواجه
بیرنگ بدون جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه خدمت حضرت
شیخ تاج و شیخ اله داد و خواجه حسام الدین احمد این سه بزرگوار به نسبتی که خدمت
خواجه بیرنگ قدس سره حاصل نموده بودند اکتفا فرموده و باقی خلفای مبارک ایشان
بموجب امر مرشد خود بل بسابقه موهبت بآنچه حاصل روزگار ایشان بود مکتفا نشده
بسعی از دیاد بخدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه شتافتند و یافتند
آنچه یافتند و معامله خود را از ابنای جنس بالا بردند و پیش طاق ایشانان مرتفع گردید شعر

هنیئاً لارباب النعیم نعیمها	وللعاشق المسکین ما یتجرع

انشاء الله تعالی ذکر بسیار از آنها در منتخب ثانی در ذکر اسمای خلفای حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنهم خواهد نمود۔

منتخب ثانی از منتخبات سبعه منقسم بر سیزده تذکره در احوال جناب محبوب سبحانی قطب ربانی غوث یزدانی قیوم رحمانی کاشف اسرار سبع المثانی واقف رموز مقطعات فرقانی و متشابهات قرآنی حضرت مجدد الف ثانی لازال اسمه کالاسم المبارک الذی بشر به عیسی علی نبینا وعلیه الصلوٰة

والسلام الشیخ احمد ابن الشیخ عبد الاحد الفاروقی الکابلی السرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ذکر آباء و اجداد و نسب ایشان قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم تذکرہ اولیٰ از منتخب ثانی در ذکر نسب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مخفی نماند کہ نسب مبارک حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بخلیفہ ثانی امیر المومنین و امام الاعدلین الناطق بالحق والصواب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ میرسد بدین ترتیب کہ اسم مبارک ایشان شیخ احمد ابن شیخ عبد الاحد ایشان ولد شیخ زین العابدین ایشان ولد شیخ عبد الحی ایشان ولد شیخ محمد ایشان ولد شیخ حبیب اللہ ایشان ولد شیخ قطب الاقطاب غوث العالمین حضرت امام رفیع الدین ایشان ولد شیخ نصیر الدین ایشان ولد شیخ سلیمان ایشان ولد شیخ یوسف ایشان ولد شیخ اسحاق ایشان ولد شیخ عبد اللہ ایشان ولد شیخ شعیب ایشان ولد شیخ احمد ایشان ولد شیخ یوسف ایشان ولد شیخ سلطان شہاب الدین علی المعروف بفرخ شاہ کابلی الفاروقی ایشان ولد خواجہ نصیر الدین ایشان ولد خواجہ محمود ایشان ولد خواجہ سلیمان ایشان ولد خواجہ مسعود ایشان ولد خواجہ عبد اللہ الواعظ الاصغر ایشان ولد خواجہ عبد اللہ الواعظ الاکبر ایشان ولد خواجہ ابو الفتح ایشان ولد خواجہ اسحاق ایشان ولد خواجہ ابراہیم ایشان ولد خواجہ ناصر الدین[1] ایشان ولد حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایشان ولد

[1] مخفی نماند کہ تمام نسب مبارک تا امیر المومنین رض از روی انتخاب سی و دو نفر میشوند لیکن درینجا پسر حضرت عبد اللہ رض را ناصر نام مقرر نمودہ اند و این تعیین را از زبدۃ المقامات مولانا ہاشم کشمی نقل کردہ اما مولانا بدر الدین سرہندی در حضرات القدس بجای ناصر سالم نام این حضرت عبد اللہ ابن عمر رض نوشتہ و ہمین اسم سالم را در کتب حدیث در اولاد صلبی حضرت عبد اللہ یافتہ شد پس ازین تقریر معلوم شد کہ آنچہ مولانا بدر الدین قدس سرہ نوشتہ اند بصواب خواہد بود اکنون ناصر نام در اولاد ایشان ظاہرا یافتہ نشدہ مگر اینکہ احتمال لقب دارد کہ ہمان سالم ملقب بناصر باشند لکن این

حضرت

حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین :—

تذکرہ ثانیہ از منتخب ثانی در ذکر سلطان شہاب الدین فرخشاہ کابلی فاروقی کہ از اجداد مبارک حضرت مجدد الف ثانی اند رض و در تذکرہ اولی این منتخب اسم مبارک ایشان نوشتہ شد با ذکر امام رفیع الدین و در ذکر حضرت امام رفیع الدین قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم و رض

اما بعد مخفی نماند کہ از جملہ اجداد کبار حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد از جناب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما این دو بزرگوار یعنی حضرت سلطان شہاب الدین علی و حضرت امام رفیع الدین قدس سرہما از جملہ اولیا کملین اند حضرت سلطان شہاب الدین علی لقب ایشان فرخشاہ است و خدمت ایشان قبل از سلوک صوفیہ والی کابل بودہ اند از قبل سلاطین غزنویہ و قیل بعد از زوال سلطنت غزنوی ایشان از کابل خروج نمودہ اند و سلطنت با ایشان مقرر شدہ و خدمت ایشان مرارًا بہندوستان با عساکر و افواج قاہرہ جہت جہاد کفار و ترویج اسلام و توہین اصنام تشریف فرما شدہ اند و با فتح و فیروزی بغنائم بسیار بکابل مراجعت نمودہ اند آخر الامر عنایات الٰہی شامل حال و قرین احوال ایشانان شدہ توجہ ایشان را از امور سلطنت گردانیدہ شوق و ذوق خود را نصیب روزگار ایشان نمودہ تبلہ توجہ ایشان را بسلوک طریقہ علیہ حضرات چشتیہ مصروف داشتہ و از اکابر آن طریقہ عالی مستفید گردیدند و بدرجات کمال و اکمال مشرف شدند و عالمی از سرچشمہ فیض ایشان سیراب و کامیاب گردیدند ایشان بعد از ترک سلطنت و قبول فقر در کوہستان کابل سکونت اختیار فرمودہ ادام حیات بہ فیاضی خلق مشغول بودند و بعد از رحلت

درهمان سرزمین آسوده‌اند امروز آن موضع بدرهٔ فرخشاه معروف ومشهوراست قبرمبارک را
رازیارتگاه عالی ساخته‌اند قبله توجه آن نواحی مزار ایشان است برادر دینی حالک میان
الحال برادراین راقم حروف شاه ضیاء الحق سلمه الله تعالی ابقاه واوصله الی غایة
ما تیمناه تعمیر مزار فیض آثار ایشان نموده ومسجد وخانقاه عالی را معمور ساخته خود
بتربیت طلاب آن نواحی دران خانقاه مبارک مشغولست وسکونت خود رادر
آنجا مقرر نموده ایزد تعالی بیمن برکات ایشان او را باعلی مراتب کمال اکمل ممتاز دارد بیت

این دعوت را بگاه تهلیل	آمین آمین کناد جبریل

ونسب عارف اکبر حضرت شیخ فریدگنج شکر قدس سره الانوار نیز بایشان اتصال می‌یابد

ذکر امام رفیع الدین رحمة الله علیه

جد ششم حضرت مجدد الف ثانی اند وخدمت ایشان جامع بودند درعلوم ظاهری وباطنی واقتباس انوار کمال از شمع صحبت حضرت سید جلال الدین بخاری رضی الله تعالی عنه که ملقب بسید مخدوم جهانیان بود نموده‌اند وخدمت امام رفیع الدین داماد وامام نماز وخلیفه ایشان بوده‌اند آورده‌اند که چون حضرت مخدوم جهانیان از ولایت بخارا بکابل تشریف فرما شدند وحضرت امام رفیع الدین را از آنجا راهمراه خود بهندوستان آورده‌اند چون خدمت ایشان بقریه براس که پنج شش کروه است از سهرند رسیدند مردم آن قریه از خدمت ایشان التماس آن داشتند که چون خدمت ایشان بدهلی برسند به پادشاه وقت که مرید ایشان است بفرمایند که بیشه سهرند را شهری آباد نماید که آن بیشه موحش ومسکن شیر وسباع است رعایای اطراف آن سرزمین برسانیدن مالیه سلطان بلده سامانه که بعد مسافت دارد عسر تمام می‌کشند خدمت ایشان قبول استدعا نمودند ومتوجه دار الخلافه شدند

[1] جد بزرگوارش مشهور بفرخشاه زمام حکومت کابل درکف داشت وپدرش الاگهر شیخ موسوم بکمال الدین سلیمان درعهد شهاب الدین غوری از کابل بملتان آمده قضا قصبه گهوثوال که نزدیک ملتان است یافت ۱۲ نقل من تاریخ فرشته

غلجائی

وچون بکنور که دو منزل است از دهلی رسیدند سلطان فیروز شاه که از سلاطین افاغنه
بوده است استقبال ایشان نموده بقریه مذکور آمده بشرف ملاقات ایشان مستعد گردید
خدمت ایشان مسئول آنجماعه را بسلطان رسانیدند و سلطان فرموده ایشان را
سعادت خود دانسته قبول نمود و حکم فرمود که دران سرزمین شهرے بنا کنند خواجه
فتح الله را که برادر حضرت امام رفیع الدین بودند و از مقربان سلطان تعین نمود

کس

که با دو هزار سوار رفته دران سرزمین باشد و بانصرام آن مهم اقدام نماید چون خواجه
فتح الله آمده شروع در تعمیر آن قلعه کرد روز باهتمام تمام آنچه بنا می یافت در شب
منهدم می شد علی الصبح باز تعمیر مے نمودند بدستور سابق منهدم مے یافتند
چون این مقدمه را بعرض سلطان رسانیدند خلیفه علاج آن را بحضرت مخدوم جهانیان
حواله نمود خدمت ایشان امام رفیع الدین را فرمودند که شما رفته متوجه احوال کیفیت
این واقعه شوید چنانچه برادر شما از طرف سلطان مامور بتعمیر است از جانب ما شما آمر باشید
و خشتی از دست مبارک خود بایشان دادند و فرمودند که بدست خود در بنائے قلعه
گذارید چون خدمت ایشان با مرشد خود بدان سرزمین رسیدند و خشت را در
بنای قلعه گذاشتند و متوجه کیفیت آن حال شدند معلوم نمودند که خدمت شیخ شرف الدین
بوعلی قلندر قدس سره را از نادانستگی به بیگار گرفته بودند چه ایشان خود را پوشیده
بودند و کسی ایشان را نمی شناخت و از غیرت باطنی بنای قلعه را هر شب منهدم میساخت
خدمت امام رفیع الدین شیخ مذکور را دریافته عذر تقصیر برادر خود خواست شیخ فرمود که
رفیع الدین بپاس خاطر تو این شهر چند روز آباد باشد والا نه تا قیام قیامت آبادی
این را نمیگذاشتم بعد ازین چون قلعه مذکور بانصرام رسید سلطان فرمود که این قلعه
بتصرف حضرت امام رفیع الدین آباد شده است خدمت ایشان آنجا سکونت نمایند
و محصولات آنرا صرف فقرا خود کنند از آنروز سکونت حضرات اسلاف مجددیه

دران بلده سهرند مقرر شد خدمت ایشان مدت حیات خود آنجا بودند وبعد رحلت
تربت شریف ایشان بیرون شهر نمودند هرچند الحال قبر مبارک ایشان در اندرون شهر
شد از کثرت آبادی خدمت مولانا هاشم در زبدة المقامات می نویسد حضرت امام ربانی
مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه فرخنده شبی بزیارت تربت حضرت امام رفیع الدین شدند
ومدت تمام محاذی صدر امام برپای مراقب ماندند بعضی مخلصان معروض داشتند که اگر
بنشینند خوب باشد ایشان به نشستن توجه نفرمودند و زمانی به تربت والده معصومهٔ خویش
رحمها الله تعالی که دران مقبره منوره است نیز خاموش ایستاده اند فردای آن شب خدمت
خدمت مخدوم زاده مستحکم بجاده مخزن الاسرار والعلوم خواجه محمد معصوم الانوار
سری شکرف از زیارت شب بیان نمودند مجمل آن اینست که حضرت بعد از مراجعت
فرمودند که چون محاذی روضه امام ایستادم از حق سبحانه وتعالی ملتمس آن شدم که
الهی از جمیع این گورستان عذاب را مرتفع کن آواز رسید که هفته عذاب از ایشان
بردارند باز ملتجی شدم که رحمت ترا نهایتی نیست در مغفرت بافزای حکم شد که ماهی عذاب
مرفوع گردد باز بیشتر تضرع نمودم بکرم خاص نوازش فرمودند و به کلی بخشیدند فردای نمودند
آن روز بمقبره که والد وجد ایشان مدفون اند رفتند بخاطر مبارک آنحضرت مضمون حدیث
معروف گذشت که چون عالمی بمقبره بگذرد تا چهل روز عذاب آن مقبره را بردارند بمجرد این
خطور ملهم شدند که بقدوم تو تا قیامت عذاب ازین مقبره برداشتم بیت

بدین خوبی و رعنائی تو از هر در که باز آئی	دری باشد که از رحمت بروی خلق بگشائی

تذکرهٔ ثانیه از منتخب ثانی در ذکر والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی خدمت شیخ مخدوم عبد الاحد قادری الچشتی با ذکر شیوخ ایشان قدس الله تعالی اسرارهم

لقب ایشان حضرت مخدوم است وخدمت ایشان را در عنفوان جوانی داوان تحصیل علوم

ظاهری

ظاهری بناگاه دست شوق این راه گریبان گیر دل شده بخدمت مطهر النفوس شیخ عبد القدوس
قدس سره بردو آنجا بکمند ارادت او درآمده تلقین اذکار فراگرفت چون از خدمت شیخ
الناس سکونت خود برآن آستان خواست وطلب مصاحبت بدان درویشان کرد شیخ
فرمود قدم عزیمت بر تحصیل علوم دین وشریعت نهاده بعد از تحصیل اینجا مراجعت نمائی و
بتحصیل معامله کرمت به بندکه درویش بعیلم راچندان تمکین نیست وچون حضرت مخدوم
این شنود وملاحظه کبرسن شیخ نمود زبان مسئلت بکشود وگفت ترسم که اگر پس از انصرام
واتمام علوم بدین عتبه علیه شتابم این گرامی صحبت درنیابم شیخ فرمود چون مرا نیابی
بفرزندم رکن الدین شو واز وی بجو آنچه می جوئی حسب الامر شریف باز بر تحصیل علوم مراجعت
فرمود قضارا پیش از تمامی تحصیل او عمر گرامی شریف شیخ وی رخت تمامی کشید
مصرع آن نامه سوز دل باتمام رسید پس حضرت مخدوم بعد از فراغ
اکتساب فنون علوم از منقول ومعقول وسیر وسیاحت بعضی بلاد بحکم اشارة آن
بشارت بخدمت شیخ رکن الدین قدس سره شد وخدمت او بفرموده ووصیت والد
ماجد خود ملاحظه علو استعداد وطریق شفقت وعنایت بیشتر نموده وتنظرات تربیت را
درباره ایشان دریغ نداشت وچون از موائد فوائد خویش بهره ور کرد وخرقه خلافت
از دو طریقه مبارکه قادری وچشتی قدس الله تعالی اسرار اهلها پوشانید وبتلقین
وتربیت طلاب امر فرمود واجازت نامه بغایت عالی در بلاغت معانی وفصاحت
الفاظ نوشت وآن نامه گرامی راکه نگارش نمود این است بسم الله الرحمن الرحیم

وفد الخیر والاقبال موعدا	وکوکب المجد فی الافق الاعلی صعدا
بشری تراکه دولت دارین رو نمود	اینجا زوعده کرد نقابی زرخ کشود
در آسمان رفعت شمسی برآمده	نوری از آن بتافت اندر جهان نمود

الحمد لله الذی خلق الادم علی صورته وکرمه بجلال فنون واجری فلک النسبة بین

انبیائہ. واولیائہ. وتقدم احسانہ علی منتہ. وآخر شکرہ علی نعمتہ. وھو الاول.
والآخر. والظاھر والباطن لا موخر لما قدم. ولا مقدم لما اخر. ولا معلن لما ابطن.
ولا مخفی لما اظھر. وتمت ھمم اولیائہ عن الرکون. الی الاکوان علوا. واعتلقت الجنان
بادا. فدارت علیھم بکرۃ وعشیۃ کاس المحبۃ من کوثر محبوبھم دارا. کلما جن
علیھم اللیل جعل قلوبھم من شوق لقاء الخلیل نارا. وتفیض اعینھم
من الدمع مدرارا. لیلا ونھارا. ویشتغلون بذکرہ سرا وجھارا. و
یتمتعون بمناجات المحبوب اعلانا واسرارا. ویطوفون حول سرادقات
الوحدۃ افکارا. لا یزال منھم فی کل زمان من یعرف فی وجھہ نضادۃ
العرفان. وھو عطشان وحیران. لہ فی فضاء العشق والولہ طیران
غایۃ مطلوبہ لقاء الرحمان. ونھایۃ مقصودہ رضاء المنان فینظر
فی اقطار الارض آثارہ ویظھر فی الآفاق انوارہ. لسانہ ناطق بالحق
وھو داع الی الرب للخلق لیخرجھم من الظلمات الی النور. ویقربھم ویحببھم
الی اللہ الغفور. والصلوۃ والسلام علی من ھو خیر خلقہ واجتبائہ
وخاتم انبیائہ. واصفیائہ وھو رسول الرحمۃ وصاحب الشریعۃ
الغراء والطریقۃ الزھراء والحنیفیۃ البیضاء وعلی آلہ وخلفائہ
الاربعۃ واصحابہ الکرام البررۃ **اما بعد** فان الدعوۃ الی
اللہ العلام من اوثق دعائم الاسلام والایمان واکرم مناھج العمل — الفضل
والاحسان علی ما ورد فی الخبر عنہ علیہ الصلوۃ والسلام والذی
نفس محمد بیدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان احب عباد اللہ الی اللہ
الذین یحببون اللہ الی عبادہ ویحببون عباد اللہ الی اللہ ویمشون
فی الارض بالوعظ والنصیحۃ کما قال اللہ تعالی قل ھذہ سبیلی

یحببون اللہ الی عبادہ ویحببون عباد اللہ الی اللہ ۱۲

ادعو

ادعو الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی انما یکون برعایۃ اقوالہ وافعالہ واحوالہ
ثم ان الاخ الاعز الرضی والصاحب المرضی المتوجہ الی رحمۃ رب العلمین
المتوکل الی مالک یوم الدین اخانا العالم الشیخ عبد الاحد بن
زین العابدین لما صح قصدہ ولبس الخرقۃ منا وتفقہ بالعلم واشتغل
بالذکر والفکر شغلاً کاملاً اجزنا لہ اجازۃ بالباس الخرقۃ للطالبین
کما اجازلنا شیخنا وابونا شیخ الاسلام قطب الاقطاب الشیخ عبد القدوس
قدس اللہ سرہ العزیز وھو من شیخہ شیخ الاسلام الشیخ محمد عارف
وھو من شیخہ وابیہ الشیخ احمد عبد الحق وھو من شیخہ الشیخ جلال
پانی پتی وھو من شیخہ الشیخ شمس الدین ترک پانی پتی وھو من شیخہ
الشیخ علاء الدین علی احمد صابر وھو من شیخہ الشیخ فرید الحق
والدین مسعود اجودھنی من شیخہ قطب الحق والملۃ والدین خواجہ قطب الدین
بختیار اوشی وھو من شیخہ خواجہ معین الدین سجزی وھو من شیخہ الشیخ عثمان الہارونی وھو من
شیخہ والدہ سید السادات محی الدین ابی نصر وھو من شیخہ والدہ سید الحسب والنسب
ایضاً وھو من شیخہ حاجی شریف زندنی وھو من شیخہ الشیخ مودود چشتی وھو من شیخہ الشیخ ابی یوسف
چشتی وھو من شیخہ ابی محمد چشتی وھو من شیخہ ابو اسحاق شامی
وھو من شیخہ الشیخ علی الدینوری وھو من شیخہ الشیخ ھبیرۃ البصری
وھو من شیخہ الشیخ سلطان البلخ ابراھیم الادھم وھو من شیخہ فضیل
بن عیاض وھو من شیخہ الشیخ عبد الواحد بن زید وھو من شیخہ الشیخ
حسن البصری وھو من شیخہ الشیخ امیر المؤمنین وامام المسلمین علی المرتضی
کرم اللہ وجھہ وھو من حضرت الرسالۃ الرفیعۃ القدسیۃ محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وھو من اللہ تعالی عز وجل وایضاً اخبرلہ

دامت برکاته و زیدت درجاته بالباس الخرقة المبارکة القادریة المحمدیة لمن یطلبها و یراه اهلا و مستحقا لها کما اجازنا بالباس الخرقة للطالبین استاذ علماء المشرق و المغرب علامة الورٰی علم الهدٰی المحقق المدقق الکامل المکمل سید السادات امیر سید ابراهیم معین الحسنی الحسینی الایرجی القادری وهو من شیخه الشیخ بهاؤ الدین الانصاری الحسنی الحسینی القادری وهو من السید السند الشیخ احمد الحلبی القادری وهو من شیخه و والده سید السادات سید موسی القادری وهو من شیخه و والده سید عبد القادر وهو من شیخه و والده سید السادات سید حسن وهو من شیخه و والده سید السادات محی الملة و الدین ابی نصر وهو من شیخه و والده سید الحسب و النسب سید السادات ابی صالح وهو من والده السید الجید السند المستند عبد الرزاق وهو من والده سید السادات قبلة ارباب الکرامات قطب الکونین غوث الثقلین محی الحق و الشریعة و الطریقة و الحقیقة ابی محمد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی الله تعالٰی عنه و قدس الله تعالٰی روحه وهو من شیخه الشیخ ابی سعید المخزومی وهو من شیخه شیخ الاسلام ابی الحسن القرشی الهنکاری وهو من شیخه شیخ الاسلام ابی فرج یوسف الطرسوسی وهو من شیخه شیخ الاسلام عبد الواحد بن عبد العزیز الیمنی وهو من شیخه شیخ الاسلام ابی بکر الشبلی وهو من شیخ الاسلام سید الطائفة الصوفیة جنید البغدادی وهو من شیخه شیخ الاسلام سری المفلس السقطی وهو من شیخه شیخ الاسلام معروف الکرخی وهو من شیخه شیخ الاسلام ابی سلیمان داؤد الطائی

وهو من

وھومن امام علی موسی رضا وھومن ابیہ الامام جعفر الصادق
وھومن ابیہ الامام محمد ن الباقر وھومن ابیہ الامام زین العابدین
وھومن ابیہ الامام السعید الشہید حسین وھومن ابیہ امام المسلمین
وامیر المؤمنین اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ
عنہ وعن اولادہ واحفادہ وانصارہ وھو عن سید المرسلین
امام المتقین خاتم النبیین المبعوث رحمۃ للعالمین محمد ن
النبی الامی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک علیہ وآلہ الطیبین
الطاہرین وَ وَصَّیْنَاہ دامت برکاتہ ان یشتغل بالعلوم
الصوفیۃ وآوراد المشائخ واعمالھم مراعیا حقوق الشرع
من الاصل والفرع ممتثلا لاوامر اللہ تعالیٰ ومجتنبًا
لنواھیہ ومتادبًا باداب الصوفیۃ حق الادب وان لا یتردد لارباب
الدنیا واصحابھا وان لا یحضر فی مجلسھم لطلب الدنیا وان یحب
اولاد الشیخ واقربائہ ویراعی حقوق اذابھم کما قال اللہ تعالیٰ
لحبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْہِ
اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی وان یشتغل باللہ اشتغالا باطنا معرضًا
عن غیر اللہ کما قال اللہ تعالیٰ لحبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَاذْکُرِ
اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا زاھدًا فی الدنیا راغبًا الی العقبیٰ
ثابتًا علی السعادۃ والسخاوۃ من غیر الالتفات الی رسوم اھل
البطالۃ وان یجعل الوحدۃ ولعل لمراس مالہ فانھا متمسک ارباب
الصدق والصفا فان استطاع ان یستمر اوقاتہ علی ملازمۃ
بالخلوۃ فھو اولی واحری وان لم یتیسر لہ ذلک فیجعل لنفسہ نصیبا

منها وینبغی ان لایکون سنتہ خالیۃ عن خلوۃ او خلوتین فان کان ھکذا فھذا العزیز نائب عن یدنا وبین الناس خلیفتنا فیرحم اللہ من اکرمہ وعظم من اکرمناہ وعظمناہ واھان اللہ من اھانہ فاسئل اللہ العظیم المنان ان یکون الاخ المشار الیہ مرضیا عند اللہ ومحبوبا عند الناس اللھم بلغہ الی منتھی مطالب الصدیقین واوصلہ الی اعلی درجات العارفین الکاملین المکملین بحرمۃ النبی وآلہ وصلی اللہ علی حضرۃ خیر خلقہ وآلہ وصحبہ اجمعین من الفقیر الحقیر المجیز المرخص رکن الدین بن عبد القدوس اسمعیل الحنفی کتبہ وحررہ فی سنۃ تسع وسبعین وتسعمائۃ والسلام علی من اتبع الھدی انتھی :۔

ذکر اکابرے کہ حضرت مخدوم از صحبت آنہا مستفید شدہ اند

اول خدمت شیخ عبدالقدوس قدس سرہ العزیز

وایشان از اکابر شیوخ ہندوستان اند از فرزندان شیخ صفی الدین کہ در اصول وفروع علوم از فحول محققین بود وصاحب تصانیف مفیدہ سکر وشورش قوی داشت وجد وسماع کثیر باوجود کثرت جذبات ووفور غلبات در اتباع سنت سنیہ بغایت متیقن ودر التزام عزایم امور سخت متمکن آورا کتابے است مسمی بہ انوار العیون مرتب علی سبعۃ فنون کہ در ہر فن اسرار عالی بر صحائف املا آوردہ وآورا مکاتیب است بس حلاوت بخش در مکتوبے مے نویسد کہ شیخ ما سید محمد گیسو دراز زبان دراز کرد از حیرانی وگفت کہ او سبحانہ وتعالیٰ ورا وراء الورا است اگرچہ این سخن نیز باشد اما جویندہ را جان نیز باشد کہ در طلب او طالب است از ہمہ ورا او را باید شد محققان گفتہ اند کہ نہایت رجوع بسوئے بدایت

است و چون بدایت را بدایت نیست نهایت را نهایت نبود که خدای را جل شانه نهایت
نبود و طالب وی نهایت بی نهایت باید تا در نهایت رجوع بسوی بدایت آید مومنان
خدای عز و جل را در بهشت بینند نه آنکه خدا در بهشت باشد تعالی الله عن ذلک
علوا کبیرا اما طالب را در بهشت باید شد و از بهشت باید شد چون ما فی الجنة
سوی الله روی نماید و را الوری تحت الثری یک جا آید چه جای ورا الوری
است در اکثر مکاتیبش از انکسار و افتقار و خوف خاتمه می نویسند هیهات
هیهات تا عقبه ابهام فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ در پیش
است کجا خواب و خورد و گرا قرار و آرام در کیش است بیت

کس می ندهد نشان ز آب و گل من از هیبت این دو راه خون شد دل من	حل می نشود درین جهان مشکل من تا خود بکدام راه بود منزل من

جای دیگری نگارد فرد

در کوی بتان رفت همه عمر دریغا	چون برهمن پیر به بتخانه بماندم

عمر باخر رسید مرگ و سفر عاقبت در پیش آمد زاد آن که علم و عمل بر متابعت
سید المرسلین صلی الله علیه و آله وسلم است بدست نیامد و خوف و حیرت آن فرا گرفت که
امام مسلمانان ابوحنیفه کوفی رضی الله تعالی عنه می فرماید اکثر ما یسلب الایمان
عند النزع ندانم دران وقت دشواری و زمان بیقراری چه پیش آید جای در
تصحیح فرزند نخست خود شیخ حمید الدین نوشته اند ای فرزند فرصت عزیز است
در روز و شب در تحصیل علوم بجد و جهد کوشش بلیغ نمای که وقت تحصیل علوم همین است
و دوام طهارت و ادای فرائض و سنن با تعدیل ارکان با خضوع و خشوع بر
نهجی که صاحب شرع خبر کرده است لازم گیر که استقامت این کار سعادت دو جهانی
و دولت دو جهانی و برکات و رحمت بی شمار است بدانکه مقصود از علم عمل است

آخرت
و زو

کہ فردا از عمل پرسند نہ از بسیاری علم و مقصود از عمل اخلاص و محبت حق تعالی است لیسئل الصادقین عن صدقہم کہ شکن خواص و عوام است و مقصود از اخلاص محبت محبوب است کہ معبود برحق است و موجود مطلق اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ انتہی کلماتہ الشریفہ خدمت شیخ ازین دار پر ملال انتقال بآن سال نمودہ کہ شیخ اجل مبین آنست رحمۃ اللہ تعالی علیہ:-

ذکر شیخ خواجہ رکن الدین قدس سرہ العزیز

فرزند دویم و خلیفہ اول حضرت شیخ عبدالقدوس اند بعد از والد خود بر سجادہ ارشاد نشست با وجودیکہ از والد خود با علی درجات کمال رسیدہ بود از خدمت سید ابراہیم الایرجی القادری نیز طریقہ علیہ قادریہ را اخذ نمود چنانکہ در ارشاد نامہ حضرت مخدوم ذکر نمودہ و خدمت او صاحب اسرار و احوال عالیہ بودہ و تصانیف شایستہ دارد از آن جملہ است مجمع البحرین محتوی بر اسرار علوم دینی و یقینی و نیز او را مکتوبات کثیر البرکات است و ریکی از مکاتیب خود بیکے از محرمان راز نوشتہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ للہ الحمد والمنۃ کہ در دیدہ مشہودی نماندہ بجز خدا معہذا اجز افکار وعجز بیش نہ وجز حیرت و درماندگی کیش نہ بیت

تشنہ از دریا جدائی مے کنم	بر سر گنجے گدائی مے کنم

شیخ رکن الدین را برحل بعضے کلمات سکریہ والد خویش تحقیقات است از آنجملہ است کہ والد ماجدش روزی در اثنای سماع در زبان راندند کہ خدا اند ما کجا ئیم با زفرمودہ اگر گوئی خدا اند شاید شیخ رکن الدین می نویسد مراد از علم الٰہی تعین علمی است اجمالی یا تفصیلی کہ بوحدت و واحدیت معبر اند شیخ در آنوقت فوق تعین علمی بودہ شیخ رکن الدین علیہ الرحمۃ در سنہ ثلث و ثمانین و تسعمایۃ ازین جہان رفتہ

۹۸۳

مضجع او با سایر اخوانش در جنب والد بزرگوار او ست الا شیخ احمد ولد شیخ عبد النبی
شهید صاحب کتاب سنن الهدی که در شاه آباد آسوده و انتقال او در سنه اثنین وسبعین
سنه ۹۸۲ وتسع مایة رحمة الله علیه رحمة واسعة۔

ذکر شیخ جلال الدین تهانیسری از اعاظم خلفای شیخ عبد القدوس

اند و خدمت حضرت مخدوم را بعلاقه هم پیره گی بایشان صحبت های شایسته مجالس
شگرف بوده و از علم ظاهری بهره تام داشت و استغراق و استهلاک تمام تا گویند
که بسا بودے که برائے ادائے نماز مریدانش آمده برائے افاقت شیخ بآواز بلند
سنه ۹۸۹ حق حق می گفتند تا از سکر بصحو می آمد عمر دراز یافت بعد از نود و پنج سالگی در سنه
تسع وثمانین وتسع مایة بآخرت شتافت در بلده خود مضجع یافت رحمة الله علیه و
خدمت او را رسائل مفیده است و مکاتیب شگرف۔

ذکر ملاقات حضرت مخدوم علیه الرحمة بحضرت شیخ کمال کهتلی رحمة الله علیه

حضرت مخدوم را در آوان مجالست حضرت شیخ جلال ملاقات بحضرت شاه کمال روی داد
روزی حضرت مخدوم با شیخ جلال صحبت داشت که مردے بصورت اهل سپاه
بآن خانقاه در آمد بحضرت شیخ معانقه نمود در انجمن بنشست شیخ او را از سپاه دانسته
از احوال شاه و سپاه پرسید وی ازین پرسش در شورش در آمد و گفت
شیخا اگر مسکینے از مسکینان این راه جهت اقتباس انوار الله باین خانقاه آید شما را
لایق نیست از احوال شاه و سپاه پرسیدن اگر خواهش این اخبار دارید بر راه گذر
بنشینید و از روندگان بجوئید شیخ از غایت بردباری طریق معذرت پیش
گرفت حضرت مخدوم آثار جذبه از و فهمیده چون او از محفل شیخ بیرون شد در عقب
او شدند با او اظهار محبت و اخلاص نمودند از منزل و مسکن او پرسیدند آن عزیز نیز

بالفت و بشاشت پیش آمده اظهار احوال خود و منزل و ماوای باز نمود و فرمود سکونت
فقیر بیشتر بقصبه پایل است و پایل از توابع سهرند است حضرت مخدوم بعد از چندی
آنجا شدند و خدمت شیخ کمال ذوی الاکمال را آنجا یافتند و صحبت های گرم بهم رسید
و فیما بین این دو بزرگوار الفت بسیار رو نمود تا بحدی که شاه کمال مذکور مع عیال
و اطفال به منزل جنت مشاکل حضرت مخدوم می آمد و چندی گذرانیده باز به مسکن خود
مراجعت نمودی فی الجمله فواید بسیار از مجالست و مصاحبت شاه کمال نصیب
وقت ایشان شد و غرائب معاملات و عجائب خرق عادات از و مشاهده نمودند
خدمت شاه کمال را چونکه نسبتی بود نسبت ظاهری شیخ فضیل داشت که به نه واسطه
بشیخ الجن والانس جناب شاه عبد القادر جیلانی رضی الله تعالی عنه
میرسید بدین تفصیل آراوت شیخ فضیل السید گدا رحمان ثانی بود و او السید شمس الدین
عارف و آو را السید گدا رحمان اول و او را السید ابوالحسن و او را السید شمس الدین
صحرائی و آو را السید عقیل و او را السید برهان الدین و آو را السید عبد الوهاب
و آو را السید شرف الدین و او را سید عبد الرزاق و آو را ابوالد ماجد خود امام الثقلین
غوث الثقلین رضی الله تعالی عنه و قدس الله سره الاقدس و شاه کمال اکثر از شوریده
سری و آشفته حالی بجزائر و مفاوز بسر بردے و دران بوادی چون احتیاج
طعامش شدی بناگاه دران بیدا شهری پیدا شدی و ساکنان آن شهر او را
هرچه تمامتر باعزاز و اکرام بمنازل خویش بردندے و ضیافت نمودندے و شیخ از
طعام و شراب آنها تناول کردے و شب بمصداق ابیت عند ربی با مکنه
ایشان غنودی بامدادان که شیخ بیدار شدی نه از آن شهر نامی دیدی و نه نشانی یافتی و خدمت
حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه از والد خود نقل نموده اند که خدمت
شاه کمال چون در بیان معارف و تبیین اسرار می درآمد دقائق درمیان مے آورد که باوجود

قوت علمیت مستعان کامل احوال را بعد از تامل و تفکر بسیار بمرور ایام بفهم می در آید بیت

ارباب تنازنده بجای دگر اند	بیرون ز دو کون در جهان دگر اند

و خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه فرموده اند که چون نظر کشفی سر داده می شود بعد از حضرت غوث الثقلین کریم الطرفین از مشائخ علیه قادریه رح چون شیخ کمال اقل قلیل بنظر می در آید چون عمر مبارکش از ثمانین تجاوز نموده در تاسع عشر از جمادی الآخر ۹۸۱ه احدی و ثمانین و تسع مایة راه وصل برفیق اعلی یافت و در قصبه کیتھل از قرا تابعه سرہند است خواب گاه یافت رحمة الله سبحانه علیه رحمة واسعة۔ بعد از وی خدمت شاه سکندر نواسه او و وارث نسبت او شد صاحب حالات بلند و معارف ارجمند بود حضرت مجدد الف ثانی رض فرمایند که جانب آفتاب میتوان بفراغت نظر کردن اما بر دل شاه سکندر را از غلبه نور نظر را راه نیست شاه مذکور در سنه ۱۰۲۳ه ثلث و عشرین بعد الالف از جهان رفت رحمة الله سبحانه بیت

چمن را تر و تازه آراستند	چو شبنم نشستند برخاستند

خدمت حضرت مخدوم سیاحت بسیار نموده اند و بسا بزرگان را یافته اند و مستفاد شده و ایشان در این سیر و سیاحت عهد نموده بودند که در هیچ جا از علمیت خود و یا از نسبت خود اظهار ننمایند و همه جا طالب باشند نه مطلوب و از هر که آثار بدعت بینند با وی صحبت ندارند در اسفار خود بسی علمای عامل و عرفای کامل را دریافته اند از آنها چیزے بیان شود منها چون گذر ایشان بر تهانیسر افتاده شیخ الهداد بر و طاق رہنماس نام شهرت ۱۲ مردے بود بغایت معمر و عزیز صحبت های عزیزان یافته او را آنجا یافتند با وے صحبت نمودند وے فرموده هر راه را نهایت نیست الا راه حق را عز و جل که آنرا نهایت است و خدمت ایشان از آن کلام بغایت متعجب می بودند و در معنے آن متفکر چه خلاف صریح بجمیع مشائخ که منازل الوصول لا ینقطع ابد الآبدین

خدمت حضرت مجدد الف ثانی رح میفرمایند که حل این معنی آن چنان بخاطر مے آید
که هیچ چیز را از ذات نیست چه حقائق همه اشیا جز وجوه و اعتبارات نیست
و نه اند و وجوه و اعتبارات را غایت نیست بخلاف راه وصول
با و سبحانه که منتهی بذات اقدس او گردد زیرانکه چون عارف را بسیر محبوبی و
اجمالی بمحض عنایات از سیر صفات و شیونات بگذرانند آنجا همه وجوه و اعتبارات
مفقود کردند و سیر او بذات بحت منتهی گردد و بعد ازان سیر در راه ماند و دست
ادراک از دامان آن کوتاه پس آن سیر لا ینقطع ابد الابدین گفته اند سیر اسماء
و صفات است که سیر تفصیلی است و غایتہ ندارد و خدمت حضرت مجدد الف ثانی رض
از والد ماجد خود نقل مے فرمودند که روزے در مجلسی ذکر اره برمی کشیدند شیخ الهداد
ندبور حاضر بود بعد از فراغ آن مر اصحاب کرامی فرمود که ذکر برائے تصفیه دل
و انجلاے آنست که دل نیست مگر آئینه که زنگی بر و نشسته است و را صیقلے
باید کرد تا روشنی پذیرد و آن خود بذکر خفیه میسر است نه آنست که دل آهنی باشد
که مارا بتیک بر و باید زد یعنی بر این ضربت و شدت ذکر نباید کرد حضرت مخدوم
می فرمودند که در سیاحت خویش ببلاد بنگاله بشهرے رسیدم که در آنجا درویشے
بود شیخ برهان نام داشت و در یکی از مساجد با جیاے لیالی بسر میبرد شبها
از فرط بے قراری بگریه و زاری می بود و داد و مهربانی بمن اظهار کردی و گفتے
بیا تا چند گاه باهم بگذرانیم اما از جهت آنکه امرے از امور بدعت را مرتکب بود دلم
پذیرای صحبت او نه گشت و آن درویش اکثر شعرے از شعرهای هندی همی خواندے
و اشک احزان از دیدگان فشاندے مضمون آن شعر این بود که حیرت دارم از
لطافت معشوق که اگر گوئی از بس نزاکتش موی را آنجا گنجائی نیست شاید و اگر گویند
ازبسے انبساط و اتساع او گوئی عالمها در و گم است نیز درست آید بیت

نمکدانی بہ تنگی چون دلِ مور	نمک چندان کہ در عالم فتد شور

ذکر سید علی قوام علیہ رحمۃ الملک العلام الی یوم القیام

و ہم خدمت مخدوم را گذاری بشہر جونپور رفتہ بودند و آنجا فواید صحبت سید علی قوام ادریافتہ
قدس سرہما و او بزرگی بود صاحب سُکر و وجد و سماع و خوارق ظاہرہ و کرامات باہرہ
ذو التوکل و التبتل و الانقطاع در سلسلہ خواجہ معین الدین سنجری
مرید شیخ بہاؤ الدین جونپوری کہ بستہ واسطہ بشیخ نصیر الدین محمود میرسید رحمۃ اللہ
سبحانہ از وی می آرند کہ سید الانام را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در منام دید
کہ فرمود علی دھل بر در خود می زنی و از خلق خبری نمی گیری گفت یا رسول اللہ اگر اہل دل
است از آن تست و اگر دور است ہم از آن تست علی بیچارہ درمیان کیست فرمود
برای خلق دعا کن کہ دعائی تو برای ایشان مقبول است توفی رحمۃ اللہ علیہ سنہ ۹۵۰ھ
خمسین و تسعمائۃ بالجملہ حضرت مخدوم صحبت بسیاری از اہل معرفت و علوم را دریافت
از اسفار عنان مراجعت بوطن برتافت تا زمان انتقال ازین دار پر ملال در بلدہ
مبارکہ سرہند بود ہموارہ شبہا را بگریہ و زاری و طاعات و عبادات بسر بردی و روزہا
بر مستفیدان کتب متداولہ از معقول و منقول بی تعطیل و فتور بر سبیل تحقیق و تدقیق
بیان می فرمودند و در جمیع علوم علامہ تحریر بود چنانچہ علماء عصر و فضلای وقت
ایشان را باستاذی قبول داشتند و از سحاب افاضہ اش سیراب و شاداب بودند
مے فرمودند کہ چون در دقایق بزدوی غور نمودہ می آید محسوس می گردد کہ در جنب علو
اجتہاد و وقت استنباد سراج الامۃ امام الائمۃ سائر مجتہدین کالتلامیذ اند و نیز
بمصداق خبر لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من الدنیا وما فیہا
ارباب سلوک باطنی از خدمت کثیر البرکت ایشان بدرجات کمال و اکمال میرسیدند و شاگردان

درس و بیان کتب صوفیه علیه را چون تعرف و عوارف المعارف و فصوص الحکم وغیره
در غایة علو همتی افراشت لیا ارباب شوق و اصحاب ذوق که بتقریبات
استماع این کتب در خدمت عالی او از دور و نزدیک طرف لبستندے واز میمنت افاده او
بمقاصد پیوستندے قدوة المشایخ جناب شیخ میر که در بلده لاهور گذشته است
از تلامذه و مجازان ایشان است حضرت او را از آگاهی در اسرار ارباب توحید وجودی مرتبه
علیا داشت و در حل دقائق شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رض از فرط علم وغلبه حال تمام
داشت و بهر مشرب او بود با آنکه مقتضیات هجوم این علوم و حالات بیشتر سکریات
و شطحیات است اما از علو فطرت و فرط تمکین بلندی همت بل بمحض صیانت
حضرت عز اسمه وجل ذکره بر طبق کلام ثمرة الالهام شیخ ربانی ابو سلیمان دارانی
ربما یقع فی قلبی النکتة من نکتة القوم ایاما فلم اقبل منه
الا بشاهدین عدلین الکتاب والسنة و حالیکه مخالف کتاب
سنت بودے خواه از خویش یافتے خواه از غیر شنیدے بر آن اعتبار ننهادے
و اعتداد نفرمودے هذا علم صحة الاحوال و صدق الاقوال و خلوص
الاعمال رحم الله تعالی اربابها رحمة واسعة و رحم عبدا قال
آمینا آخذت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه منقولست
که از والد خود رحمة الله علیه نقل میفرمودند که ایشان مدتے جویان بودند ملاقات
شیخ عبد الغنی را که درویشے بود در شهر سونپته بس معمر و بزرگ
بجهت استماع رازے که ازو بایشان رسیده بود که پیر او که جد مادری او بوده
قریب هنگام احتضار او را یکی از درویشان شوریده کار بنزد خویش خواند تا القای
نسبتی نماید و اعطائے نعمتی فرماید چون بخدمتش حاضر شدند سرے از حقیقت
این معامله بزبان راند که بمجرد استماع آن سر آن درویش شوریده است از

از جان بشست و شیخ عبد الغنی هم چنان حیران و سراسیمه جان برجای ماند خدمت مولانا
هاشم علیه الرحمة می فرماید بیت

چه راز بود که شب از تو بر زبان بگذشت	که روز عمر بسامان ترجمان بگذشت
بگوش صید ندانم زبان تیغ چه گفت	که در سماع درافتاد همرهان بگذشت

ارادة الله سبحانه خدمت شیخ عبد الغنی را به جهت مهمی از سرهند عبور فرا پیش آمد
در کاروان سرای نزول نمودند و حضرت مخدوم از قدوم میمنت لزوم او مطلع
شدند بدان کاروان سرای شدند و خدمت شیخ را یافتند بعد از موانست و مجالست
خلوتی درخواستند و التماس اظهار و ابراز آن راز نمودند و آن سر سرنداز را از ایشان جستند
فرمودند که همین مسئله که ما برانیم حال و مشرب ما است ایما از آنکه این همه می نماید واحد
حقیقی است که بعنوان کثرت نمودار گشته لیکن چون آن درویش را الوحی بود
ساده و آن راز مفاجاً بگوشش رسید تحمل آن را برنتافته و به راه هلاکت شتافت
شیخ عبد الغنی چون اهل آن و صاحب تمکین بود برجای بماند حضرت مخدوم فرمودند
گاه باشد که پیش از ظهور حقیقت توحید کما هو بعضی مبتدیان و متوسطان
را از استیلای محبت که از اقتضای آن استیلای آن است که غیر محبوب را نیز در
نظر محب محبوب میدارند کثرت موهومه متعینه را بصورت وحدت هویدا میگردانند
چنانکه در شهری براهی میشدم درویش را دیدم که از حال خود میگفت که وقتی در
شهری بودم و براهی میرفتم ناگاه نظرم بر یکی از نساء جمیله افتاد که بطرف بام
خویش خرامش می نمود بمجرد دیدن او از خود شدم و او خود مخفی و مستور گشت من
دران حالت چون در خود نگریستم لباس او را بهمان رنگ و صورت و کمیت و کیفیت
برخویش یافتم چنانکه از نظاره گیان شرمگین گشتم و خویش را کناره جستم مصرعها
هو عشق چنین بو العجبی ها باشد خدمت ایشان فرمودند چگونه اشیای متعدده متکثره

نخله

بر

عین واحد حقیقی بود که کثرت موهوم است یعنی حضرت حق سبحانه ظلال اسماء و صفات خود را از مرتبهٔ
حس و وهم بقدرت کامله نمودی و ابقای بخشیده عالم نامیده آنا در خارج بحقیقت موجودی نیست
جز ذات و صفات حقیقت او سبحانه و موهوم چگونه عین موجود حقیقی بود و تحقیق این مبحث در
مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه در مواضع متعدده
بتدقیقات عالیه و تمثیلات واضحه نگارش یافته من اراد الاطلاع بها تفصیلا
واجمالاً فلیرجع الیها علماً وحالاً بالجمله خدمت حضرت مخدوم ایام حیات
خود را باتباع سرور کائنات علیه افضل الصلوٰة والتسلیمات بسر می بردند که سنتی از سنن
عادیه را هم ترک نمی نمودند تا بجائی که مهما امکن ازار لنگ کردندی و نعلین ذو قبالین
در پای آوردندی و همه لباس مبارک را از کتب تحقیق نموده متابعت فرمودندی
پس از طاعات مسنونه و دعوات ماثوره بعضی وظائف و اوراد بعضی مشائخ قدس الله
ارواحهم را نیز از دست نداوندی چون منافی عزیمت نمیدانستند و خدمت حضرت
مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه می فرمودند این درویش توفیق عبادات
نافله از والد بزرگوار خود است چنانچه تفصیل آن مذکور گردد انشاء الله تعالی
هر چند سلوک از سلاسل دیگر نموده بودند و از برکات آن طرق مستفید گشته شده
اما غایت اشتیاق و نهایت اخلاص بسلسلهٔ علیهٔ حضرات نقشبندیه اظهار می نمودند
و خدمت حضرت مجدد الف ثانی از زبان والد خود می فرمایند که چنان معلوم
ما گردیده که مرکز این دائره و شاهراه این بادیه بدست طائفهٔ علیهٔ نقشبندیه افتاده
و نسبت اینها فوق همه نسبتها ظاهر میگردد و می فرمودند که باوجودیکه از رسائل و
کتب این طریقه بر اوضاع و اطوار و اسرار ایشان اطلاع دست داده است و
حظها وافر گرفته ایم و از نسبت شریفه بهره ها یافته اما همواره خواهان آنیم که یکی از فرا
کارشناسان و راه نمایان این سلسله را حق سبحانه بدیار ما رساند یا ما را بدیار آنها

برد تا از برکات صحبت اقتباس انوار این اکابر نمایم خدمت حضرت مجدد الف ثانی رض میفرمایند که چون من بشرف صحبت خواجه یعنی خواجہ بیرنگ مشرف شدم و از فرط محبت و آرزومندی که حضرت مخدوم را بود بصحبت اکابر نقشبندیه معروض داشتم فرمودند که مارا نیز شوق دیدن ایشان بسیار بوده چون بسرهند رسیدیم خبرے از ایشان گرفتم ماناکه یکی از قرای آن حدود تشریف برده بودند و خدمت حضرت مخدوم را در علوم دینی کتب شائسته و در اسرار یقینی رسائل خجسته اند از آنجمله کتاب کنوز الحقائق و رساله اسرار التشهد که بسا نکات عالیه را دران بقلم بیان آورده اند نفع الله سبحانه الطالبین بها بر شناسندگان جوهر سخن هویداست که آن همه مفاض از حضرت واهب العطیات است و جناب او مامور بدان نگارش و املا است چنانکه خود در عنوان آن رساله شریف این معنی را نگارش مے نمایند آنجا که میفرمایند هذه اسرار التشهد فی معراج النبی صلی الله علیه وآله وسلم افاض الله سبحانه علینا بفیضه القدیم وفضله العمیم فابرزتها امتثالا لامر المفیض الحکیم هر چند این رساله بزبان تازی است اما خدمت مولانا هاشم علیه الرحمة در زبدة المقامات برخے از آنرا ترجمه نموده بزبان پارسی اینجا نیز از ان ترجمه قدرے ایراد میرود طلب معراج که متضمن رویت ہست بلسان استعداد آنحضرت ہست علیه الصلوة والسلام از غیر سوال بلفظے زیرانکه دعا بلسان استعداد الزم واتم است مر استجابت را لهذا موسی علیه السلام ممنوع گشت از رویت باسوال لفظی زیر آنکه پیش از استعداد آن طلب نمود در معنی التحیات درهمین مقاله میفرمایند چنانچه فرمایند التحیات لله والصلوات والطیبات فی اظهار الکمال بصفات الجمال ونعوت الجلال لجمیع الانواع وبجمیع الاعتبارات للذات المستجمع لجمیع الکمال المنزه عن النقص والزوال فانہ باعتبار

قولی وفعلی وحالی اما القولی فکاظهار الانسان عظمۃ الحق سبحانہ وکماله باللسان واما الفعلی فکامتثال الاوامر واجتناب النواهی باتیان الاعمال البدنی والافعال الحسنی من العبادات وانواع الخیرات واستعمال کل عضو فیما خلق له ابتغاء لوجه الله تعالی واما الحالی فکاشتغال القلب والروح بکسب الکمالات العلمیۃ والعملیۃ والتخلق باخلاق الالٰهیۃ فان الانسان مأمور بر لیصیر الکمالات ملکۃ نفسہ کما ورد فی الحدیث تخلقوا باخلاق الله هٰذا بالنسبۃ الی مقام الفرق واما بالنسبۃ الی مقام الجمع فالقولی کذکرہ سبحانہ تعریفات ذاته بکمالات صفاته فی ضمن الحروف والکلمات فی الکتب المنزلۃ والفعلی فکاظهار جماله وجلاله من الغیب الی الشهادۃ ومن الباطن الی الظاهر ومن العلم الی العین والحالی کتجلیتہ سبحانہ وظهورہ علی نفسه بالفیض المقدس او باعتبار الذاتی والصفاتی والافعالی فالذاتی کذکر الحق سبحانہ بصفۃ وجوب الوجود وانه منزہ عن الکل وسائر فی الکل بالکل ای بحد یتجمع جمیع کمالاته واسمائه وصفاته بحیث لا مفاصلۃ فی الاشیاء کلها اعلاها واسفلها من هٰذہ الحیثیۃ اصلا والصفاتی کذکرہ سبحانه بصفۃ العلم او بصفۃ القدرۃ والافعالی کتعظیمہ سبحانہ باللسان او بالجنان بصفۃ الخالقیۃ والرازقیۃ او غیر ذٰلک من الاسماء والصفات الفعلیۃ والمعتبر عند العرفاء المحققین الثناء الذاتی فانه شامل لجمیع وجوہ التعظیم واوصاف الکمال بخلاف الثناء لاسماء الوصفیۃ الفعلیۃ فانہ یوجب التحدید والتقیید اگر شوق علوم ایشان دامنگیر شود پس در رسالہ مبارکہ رجوع نمائی و این مختصر

حاصل کل آن نتوان شد و نیز در موضعی از موضع این کتاب قلمی نمایند که سر آنست که این ثنا التحیات للہ الخ بود و از آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بر قرب فرائض محمول آرم که حق سبحانہ فاعل بود و بندہ آلت نہ بر قرب نوافل که بندہ فاعل بود و حق تعالی آلت لانہ لما تم فقرہ علیہ الصلوۃ والسلام وارتفع من البین استحال ان یستند الیہ شئ فما یظہر منہ فانما ہو من اللہ سبحانہ لا لکمالہ کقولہ علیہ الصلوۃ والسلام لا احصی ثناء علیک الخ وان الحق ینطق بلسان عمر و یمکن ان یجعل من قرب النوافل تنزلہ الیہ وارخاءً لہ نفسہ فی البین انکسارًا لہ واظہارًا للعجز بیت

تمام اینجا کسی دان کز تمامی	کند با خواجگی کار غلامی

او یجعل وجود الموہوب لہ من الحق سبحانہ بدل وجودہ و وجودہ مضافا الیہ وان کان من الحق سبحانہ مبالغۃ فی تنزیہ او باعتبار مقام الدوران فی المقامات الثلثۃ من قرب النوافل والفرائض والجمع بینہما من غیر تقیید بواحد منہما وہذا المقام اولی المختص بنبینا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و در خاتمہ این رسالہ شریفہ بقلم مبارک آورده اند که مرا بر دل بعون اللہ تعالی چنان می آید که امر بقرات تشہد در آخر نماز تذکیر وایذان است بر آنکه نماز معراج مومنین است پس سزاوار آن است که معراج مومنان نیز در و متضمن باشد چیزی را که در معراج او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بظہور پیوستہ از احوال عظیمہ و تشریفات علیہ رزقنا اللہ سبحانہ و تعالی جرعۃ من کاسہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بلطفہ و امر بصلوۃ بعد از تشہد بر آن سرور سید البشر اعلام است بر آنکه معراج مومنین بمتابعت اوست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ادای حق نعما است که رسیدہ مسلمین را بیمن ہدایت و متابعت او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تنبیہ است

بر نبینا

بر آنکه چون آنحضرت شرکت بخشید امت را به تشریفات معراج فینبغی لهم الصلوة علیه فی
معراجهم و نیز ایما است بر آنکه اگرچه در کمال امت بنهایت مرتبه اکمال عروج نماید بیرون نمی
رود از ربقه متابعت او علیه الصلوة والسلام و نمیرسد نهایت ایشان ببدایت مقام او و سر
ایشانست تحت اقدام او **فرد**

از این تفخر اگر سر بفرق دین کشم	کم است گر بقدومش سرم بیابد جای

ایضاً اشارتست الی ان منتهی معراجهم الی النبی علیه الصلوة والسلام و منتهی معراجه صلی الله علیه وآله وسلم
الی الله سبحانه و تعالی ذو العظم الآلاء یعنی اند علیه الصلوة والسلام اثنی علی الله سبحانه فی الابتداء
بقوله التحیات لله الخ و المؤمنون امروا بالصلوة علیه علیه التحیات والتسلیمات
فی منتهاهم بعضی فواید که حضرت مجدد الف ثانی رح از والد خود حضرت
مخدوم رضی الله تعالی عنه بیان نموده اند تحریر می یابد از زبان والد می فرمودند که یکبار
شیخ جلال الدین پیش شیخ رکن الدین رفته بود و خدمت شیخ رکن الدین آن کلام صاحب
تعرف را که عارف از رویت و مشاهده او سبحانه درین نشا بچشم سر و چه بچشم سر
جز ایقان بهره ندارد و درمیان نهاد و شیخ جلال الدین گفت این سخن مبنی برستر اسرار
است اما این توجیه شیخ رکن الدین را خاطرنشین نشد حضرت مجدد الف ثانی رضی الله
عنه می فرمودند که من از خدمت والد پرسیدم که آخر شما و شیخ رکن الدین آنرا چگونه توفیق فرمایند
داده اید و برچه تقریر نهاده اید فرمودند سالها بسیار گذشته بخاطر نمانده اما آنچه الحال بردل
می آید آنست که در مقام اتحاد همین یقین است پس چنانکه هر کس را بخود می باشد تعین
چه هو و اثنینیت میطلبد و مشاهده مغایرت می خواهد **منها** حضرت مجدد
الف ثانی رضی الله تعالی عنه در مکتوبی از مکاتیب قدسی آیات خویش نگارش فرموده
اند که از والد بزرگوار خود رحمة الله علیه شنیده ام که اکثر از گروههای هفتاد و دو
ملت که بضلالت رفته اند و راه راست گم کرده منشاء آن دخول در طریقه صوفیه است

که کار را بانجام نارسانیده غلطها کرده اند و بضلالت رفته منها هم حضرت مجدد الف ثانی در مکتوبی بقلم مبارک می آرند که حضرت والد بزرگوار قدس سره می فرمودند که در علم سلوک رساله دیده ام که آنجا نوشته که در ماکولات مراعات اعتدال نمودن و حد وسط نگاه داشتن در وصول مطلوب کافی است و با این مراعات هیچ احتیاج بذکر و فکر نیست خدمت مولانا هاشم قدس سره در کتاب خود می نویسد که فقیر خود از زبان حضرت مخدوم زاده های عالی و عمین بزرگوار ایشان شنیده ام که روزی یکی از مخلصان حضرت مخدوم بحجره افول و زاویه خمول ایشان در آمده می بیند که آن جناب مقتول و مقطوع افتاده اند آن مخلص نوحه کنان و خاک بر سر ریزان بیرون آمد دیگران را خبر کرده چون آن هر دو یار بان حجره شدند خدمت ایشان را حی و سالم دیدند و جالس و مراقب یافتند حیران شده سر در قدم مبارک ایشان گذاشتند پس حضرت مخدوم بآنها فرمودند که تا بحیات اینجهان باشیم افشای سر نکنید یاران از سر آن پرسیدند فرمودند که بیان را در پیرامون آن راه نیست ولیکن بزبان حال این ابیات عارف رومی قدس سره العزیز مترنم ساختند غزل

دشمن خویشیم ای یاران که ما را می کشد　غرق دریاییم ما را موج دریا می کشد
نیست عزرائیل را بر عاشقان او را رہی　عاشقان دوست را هم عشق سودا می کشد
تشنگان نعره زنان یا لیت قومی یعلمون　خفیه صد جان میدهد دلدار پیدا میکشد
بس کنم چون من بگویم سر قتل عاشقان　زانکه منکر خویش را از خشم و صفرا می کشد

چون زبان قلم بحروف شهادت کبری گویا شد اکنون جای آن است که بیان ذکر موت صغرا نماییم چون حضرت مخدوم رحمة الله علیه جمازه حیات را بدر وازه سنین ثمانین رسانیده و بزبان نبوی صلی الله علیه وسلم ابناء آن عتقاء الله اند نفس نفیس ایشان ندای ارجعی را شنیده اجابت فرمود کان ذلک فی السابع عشر و

سبع بعد الالف رضی اللہ تعالیٰ عنہ در بیرون شہر سرہند لاقل گروہی از شہر مذکور بجانب
شمال آسودند تاریخ وصال ایشان را چنین یافتہ نظم نمودہ اند رباعی

آن شیخ کہ بود اعلم اندر ہر فن	جانش گہری ستر ازل را معدن
چون شیخ زمانہ بود در علم و عمل	تاریخ وصال آن بگو شیخ زمن

۱۰۰۷

از خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ می آرند کہ ایشان فرمودند کہ زمان احتضار
والد بزرگوار خود حاضر بودم در ان سکرات ناگاہ بزبان مبارک راندند کہ سخن ہمان است
کہ شیخ بزرگوار فرمود گمانم آن شد کہ مراد ایشان حضرت شیخ محی الدین ابن عربی
باشد باستفہام معروض داشتم کہ شیخ ابن عربی فرمودند نہ شیخ ما شیخ عبد القدوس
گفتم آن کلام کدام است فرمودند آن سخن اینست کہ گفت حقیقت او سبحانہ ہستی مطلق
است اما کسوت کونی خاک در چشم محجوبان می افگند و در و محجوب میدارد بعد ازان معروض
داشتم کہ مرا با مری دلالت نمائید و وصیت فرمایند کہ بران باشم فرمودند کہ ترا برہمین سخن وصیت
میکنم و ہم از خدمت ایشان می آرند کہ چون بارہا والد ما را بزبان مبارک می گذشت کہ
محبت اہل بیت حضرت خاتمیت علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتحیۃ را در حرز ایمان و حسن خاتمہ مدخلی
عظیم است ہنگام نزع ایشان من آن را فریاد ایشان دادم فرمودند الحمد للہ
والمنتہ کہ سرشار آن محبت ایم و غرق آن دریائے نعمت فرد

الٰہی بحق بنی فاطمہ	کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

خدمت حضرت مخدوم مطابق شیخ خود حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمہ
ہفت پسر داشتند و خدمت حضرت مجدد الف ثانی فرزند چہارم اند۔
مرکز آن دائرہ خدمت حضرت مولانا ہاشم علیہ الرحمۃ در اینجا رمزے بیان فرمودہ
اند کہ آن حضرت رابع آمد کہ در مراتب حساب مرتبہ رابع مرتبہ الف است و
خدمت آن حضرت مجدد الف اند و آنحضرت آفتاب فلک ولایت اند و نور ہدایت

شمس که از انوار دیگر کواکب اعظم و انوار است جای او فلک رابعه آمد و برادران
ایشان همه فاضل وصلح و با نسبت بودند یکی از اخوان حضرت مجدد الف
ثانی شیخ شاه محمد نوزده سال از ایشان بزرگتر بوده تربیت از والد ماجد خود
یافته از علم ظاهر و نسبت باطن پدر بزرگوار حظ وافر گرفته و از زبان حضرت مجدد
الف ثانی رضی الله تعالی عنه می آرند که از زبان والد خود قدس سره شنیدم که بارها
فرمودی که شاه محمد در قال و حال تلمیذ رشید ما است خدمتی و در عنفوان
جوانی در حیات والد شریف خود رحلت نمود رحمه الله سبحانه رحمة واسعة
و از حضرت مجدد الف ثانی روح الله روحه العزیز می آرند که فرمودند که در وقت
احتضار این برادر حاضر بودند ناگاه تبسمی کرد موجب آن پرسیدم گفت حقیقة
محمدی علیه وعلی آله الصلوٰة والسلام بر من منکشف شد و مشاهد آنم
الحمد لله علی الاحسان دیگر از برادران ایشان شیخ محمد مسعود
بود که بعد از والد تلقین ذکر از خدمت حضرت خواجه بیرنگ نیز یافته و مستفیض گردیده
دیگر از برادران ایشان شیخ غلام محمد و دیگر شیخ مودود که در مکاتیب
قدسی آیات بنام مومی الیهما مکاتیب متعدده وارد شده از آن جمله این مکتوب
بشیخ مودود نوشته اند در آنوقت که بجهت تحصیل مایحتاج دنیوی بارباب غنا

رجوع نمود **مکتوب شریف** ای برادر وفقنا الله سبحانه وایاک
فرصت حساب بسیار قلیل و عذاب ابدی متفرع بر آن حیف باشد اگر کسی
این فرصت را در تحصیل امور لاطائل صرف نماید و ملتزم آلام مخلد گردد ای
برادر مردم از اطراف و جوانب در رنگ مور و ملخ میریزند و تمام قدر دولت
خانگی را ناشناخته در طلب دنیای دنیه بذوق می دوید و بشوق خواهان
حصول آنید الحیاء شعبة من الایمان حدیث نبوی است علیه

من الصلوة افضلها ومن التسلیمات اکملها ای برادر این نوع اجتماع
اہل الله واین قسم جمعیت لله وفی الله که امروز در سرہند میسر است اگر گرد عالم گردید
معلوم نیست که عشر عشیر این دولت پیدا آرید وشمه ازان ماجرا حاصل کنید وشما
اینچنین دولت رامفت از دست دادید واز جواہر نفیس بجوز ومویز در رنگ
طفلان اکتفا نمودید مصرع ما شرمت بادا ہزار شرمت بادا ای برادر تا وقت
دیگر شاید فرصت ندہند واگر دہند این اجتماع برپا نگذارند آنزمان علاج چیست
وتدارک آن بچه بود تلافی بچه چیز حاصل آید غلط کرده اید وخطا فهمیده اید بلقمه ہای
چرب شیرین مفتون نشوید وبلباس ہای نفیس ومزیب فریب نخورید که نتائج آن
غیر از حسرت وندامت چه در دنیا وچه در آخرت ہیچ نیست بواسطہ رضا طلبی اہل
وعیال خود را در بلا انداختن واختیار عذاب اخروی نمودن از عقل ودوراندیشی
دور است حق سبحانه وتعالی عقل دہاد وتنبیه کناد ای برادر دنیا که در
بیوفائی مثل است واہل دنیا که در دنائت وخست مشہور حیف باشد که کسی عمر
گرامی خود را در پی بی وفا وخسیس صرف نماید وَمَا عَلَى الرَّسُولِ اِلَّا الْبَلَاغُ

تذکرهٔ رابعه از منتخب ثانی در ذکر ولادت صوری جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه

منقول است که حضرت مخدوم علیه الرحمة که والد ایشان اند چون ہمواره
بسیاحت وانقطاع میل داشتند وبمهاجرت میگذرانیدند اکثر در بلدان و
بقاع غربت بسر می بردند چنانکه در ذکر ایشان رمزی ازان گذشته چندگاه
در سکندره که قریب پاتاوه است از قصبات مشہوره ہندوستان بطریق
نشر علوم شرعی واداء عبادات سنیه اقامت داشتند چون انوار صلاح
وآثار معرفت وذکا بر جبین مبین ایشان لائح ولامع بود روزی عورتی از

اعیان آن بلده مبارکه در صلاح و خداطلبی از مشهورات اشراف آن دیار بود بفراست صادقه که متصف بود بحکم اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ بمشاهده کمال ایشان که ظاهر از احوال ایشان بود التماسی نمود که من در کنار تربیت خود خواهری دارم که از کان جواهر عفت در صدف عصمت است میخواهم که در حباله عقد شما منتظم گردانم وامید دارم که این التماس پذیرای قبول افتد چون حلاوت تفرید و ذوق تجرید بر باطن عالی ایشان غالب بود فی الحال بقبول لب نکشادند و عذر خواستند چون التماس باهتمام پیوست و موافق تقدیر و رضا خداوندی بود بر منصه قبول رسیده او را در عقد خود منتظم ساختند و چندگاه آن جا بسر بردند چنان مشهور است که آن عفیفه از مردم زین که قوم مشهور اند در افاغنه بوده والعلم عند الله ایزد تعالی و تقدس از برکت نیکو گمانے و خجسته نیتی این مخدره آسمان عصمت جواهر او را مطلع بیضا و صدف دُر یکتا گردانید یعنی چون حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه بزرگے را از ان عفیفه بظهور آورد این قصه شباهت تمام دارد بقصه حضرت ثابت والد امام امام ابیحنیفه کوفی رضی الله عنه که بزرگے از انقیای کوفه بملاحظه کثرت ورع و تقوی ایشان صبیه طاهره خود را بعقد وے در آورد چنانچه در کتب مسطور است حق سبحانه آنجا بیمن گمان نیک او ثمره چون سراج الامة امام الائمة رضی الله عنه بوجود آورد و اینجا بعنایات او تعالی چون این قطب ربانی مجدد الف ثانی رضی الله عنه ظهور یافت طلوع این آفتاب ولایت و ولادت این اختر برج هدایت در حدود سنه ۹۷۱ احدی و سبعین و تسعمایه وقوع یافته

آن

خاشع سنه ۹۷۱

بیت	زہے دولت مادرِ روزگار		کہ پوری چو تو پرورد در کنار	

کہ کلمہ خَاشِعٌ بیان آن سال سعادت اقبال مینماید تولید ایشان واقع در شهر سرهند شده

بیت	سرهند مگو که رشک طور است		خار و خس او همه ز نور است	

آن بلد شریفه از اماکن مشهوره بلدان هندوستان است و مرکز آن کشور برکت نشان
در ایام طفولیت هر که ایشان را می دید (کریمه) یَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ
نَار بزبان حال و قال می کشود خدمت شاه کمال قادری که ذکر شریفش گذشت انظار خاصه
در حق ایشان مرعی میداشتند گویند که در ایام کودکی خدمت ایشان را ضعف قوی روی
داده و معامله بیاس کشید چنانکه والد ماجد ایشان از غایت بی آرامی ایشانرا برکنار کشید و در مدت
شاه کمال برده التماس دعای صحت ایشان نمود خدمت شاه بجذبه شورش تمام بزبان مبارک اند که خاطر
جمع دارید که این طفل عمر دراز خواهد یافت و عالم و عامل عارف کامل خواهد شد و نیز بکرات آن شیخ بزرگوار ابد
ایشان را انفاس بشارت اساس در حق ایشان فرموده خدمت ایشان در سن هفت
هشت ساله بودند که شیخ کمال ازاین جهان انتقال نموده و حلیه مبارک
شیخ را کماهو بیاد داشتند مشهور است که روزی در ایام طفولیت والد ماجد ایشان
حضرت شاه کمال را مهمان داشتند ایشان را برداشته بخدمت شیخ آوردند تا شیخ
التفات و دعا در حق ایشان نماید حضرت شیخ ایشان را در بغل خود گرفته انگشت مبارک را
در دهان ایشان گذاشتند ایشان در گریه شدند حضرت شیخ بدست چیزی داشتند که
در آن آثار بدعت بود حضرت شیخ تبسم فرموده آن شیء[1] را از دست مبارک دور کردند
فی الحال ایشان انگشت را چوشیدند[2] خدمت شیخ فرمودند که بابلبس قدری برای اولاد
ما گذار و روی بحضرت مخدوم کرده فرمودند که این طفل تو بسیار متشرع و ملتزم سنت
خواهد بود و سخن حق را هرگز وا نگذار نخواهد شد و دیدی که ما را نیز دلالت بانداختن آن شیء
بدعت نموده جزاه الله سبحانه عنا خیر الجزاء نست ما را تمام کشید الا قدری
برای اولاد ما گذاشت ؛؛

---

[1] مراد از شیء که بدست مبارک شیخ کمال موصوف بود انگشتری طلا بود که در شرع لبس آن ممنوع است هکذا فی الرسائل المشتملة علی مناقب المجددیة ۱۲ [2] چوشیدن در لغت کلات بلوچی مکیدن را گویند ۱۲

تذکرهٔ خامسه از منتخب ثانی در شدن ایشان بدبیرستان و رسیدن ایشان بکمال علوم عقلیه و نقلیه رضی الله تعالی عنه

بالجمله چون سن مبارک ایشان لائق بدرس شد والد ماجد ایشان اول خدمت ایشان را بحفظ قرآن شریف مشغول نمودند و در اندک مدت از حفظ فارغ شده به تحصیل علوم پرداختند از خدمت والد ماجد خود اکثرے علوم را حاصل نمودند توجه چند روزے فتح کلی و ملکه شافی بایشان رو نمود چنانچه عبارات دقیقه را حلها و تحقیق مے فرمودند و بر بعضی مواضع کتب دقیقه بعبارات دلکش کشاد مشکلات را تحریر مے نمودند و بعضے علوم را از نزد علمای کبار آن روزگار نیز حاصل نمودند بعده بسیالکوٹ رفته بنزد محقق مدقق مولٰنا کمال کشمیری رحمة الله علیه که از فحول دانشوران متورع بوده و از باطن نیز صاحب نسبت قوی و استاد مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی علیه الرحمة بوده بعضے کتب متداوله معقول را خواندند و بعضی کتب احادیث بنزد شیخ یعقوب کشمیری علیه الرحمة گذرانیده و خدمت شیخ یعقوب از خلفای بزرگ شیخ معظم قطب مکرم شیخ حسین خوارزمی کبروی قدس سرها بوده و در حرمین شریفین زادهما الله شرفا و تعظیما در نزد کبار محدثین آنجا تصحیح حدیث نموده بود و نیز خدمت ایشان بعد از جلوس مسند ارشاد اجازت تفسیر واحدی را با جمیع مؤلفاتش چون بسیط و وسیط و اسباب نزول و نیز تفسیر قاضی بیضاوی را با جمیع مصنفاتش چون ثلاثیات و منهاج الاصول و غایة القصوی وغیرهما و صحیح امام بخاری با جمیع مؤلفاتش چون ثلاثیات و آداب مفرده و افعال العباد و تاریخ وغیر ذلک و مشکوة تبریزی و شمایل ترمذی و جامع صغیر سیوطی و قصیدهٔ بردهٔ شیخ بوسعید بوصیری و نیز روایت حدیث مسلسل را که ذکر شود مع الاسناد از

عالم ربانی قاضی بهلول بدخشانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کہ از مخلصین و مریدین ایشان
بوده یافته بودند و قاضی مذکورا اجازت این کتب مذکوره را بآن حدیث مسلسل از شیخ
معظم عبد الرحمٰن بن فهد داشته که او و آبائی او در بلاد معظمه عرب از کبار محدثین
بوده اند و خانه ایشان اباً عن جدٍ بیت الحدیث بود چون بیان اسناد همه کتب مذکوره
بتطویل می انجامد از آن ها اسناد اجازت مشکوٰة را با سند آن حدیث بتحریر می آرد
اَمّا الحدیث المسلسل بالاولیة قال الشیخ عبد الرحمٰن بن فهد سمعته
من لفظ سیدی ووالدی عبد القادر بن عبد العزیز بن فهد ومن لفظ سیدی
وعمی حافظ جار الله بن فهد وهو اوّل حدیث سمعته منهما قالا حدثنا به والدنا
الحافظ عزیز الدین عبد العزیز بن فهد وهو اول حدیث سمعنا منه قال
حدثنی به جدی الحافظ الرحل تقی الدین ابن محمد بن فهد الهاشمی العلوی
وهو اول حدیث سمعته منه قال حدثنی به جمع من المشائخ الاعلام
اجلهم العلامة برهان الدین الابناسی سماعاً من لفظه وقاضی الحاج
ابو الحامد الطبری بقرائتی علیه بحرم شریف مکه وهو اول حدیث
سمعته منهما قالا اخبرنا به الخطیب صدر الدین ابو الفتح محمد بن المیدومی
وقال الابناسی وهو اول حدیث سمعته منه وقال المطری وهو اول
حدیث رویته عنه قال اخبرنا به الشیخ نجیب الدین عبد اللطیف الحرانی
وهو اوّل حدیث سمعته منه قال اخبرنا به الحافظ ابو الفرج ابن الجوزی
وهو اول حدیث سمعته منه قال اخبرنا به ابو سعید اسماعیل
بن ابی صالح النیشاپوری وهو اول حدیث سمعته منه قال اخبرنا
ابو صالح احمد بن عبد الملک المؤذن وهو اول حدیث سمعته منه
قال حدثنا ابو طاهر محمد بن محمش الزیادی وهو اول حدیث سمعته منه

قال حدثنا به ابوالحامد احمد البزاز وهو اول حدیث سمعته منه قال حدثنا
به عبد الرحمن بن بشر بن الحکم العبدری وهو اول حدیث سمعته منه
قال حدثنا به سفیان عمرو بن دینار عن ابی قابوس مولی عبد الله بن عمرو
بن العاص عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنهما از رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال الراحمون یرحمهم الرحمن تبارک و تعالی
ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء و اما اسناد مشکوٰۃ المصابیح
که کتابیست نسبت بدیگر کتب مسطوره متداول و مشهور و باجابت و اسناد محتاج
تراز دیگر کتب و حدیث و وسائط اسناد بمؤلفش کمتر از وسائط کتب دیگر این است
که ذکر مے یابد از حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ تا شیخ عزیز الدین رح
بن فهد همان سند است که در حدیث گذشته محرر گشت لیکن شیخ عزیز الدین
بن فهد مشکوٰۃ راهم از شیخ تقی الدین بن فهد الهاشمی اجازت دارد و هم از
شیخ الاسلام ابن حجر العسقلانی رحمهما الله تعالی قال الشیخ تقی الدین رح
اخبرنا به عالیا الشیخ امام شرف الدین عبد الرحیم بن عبد الکریم الجزلی
اخبرنا به العلامة امام الدین علی بن مبارک شاه الصدیقی الساوجی
المعروف بخواجه و قال شیخ الاسلام ابن حجر اخبرنا به العلامة القوی
قاضی الاقضیة محمد بن محمد بن یعقوب الفیروزابادی الشیرازی
الصدیقی الشافعی قال اخبرنا به الحافظ جلال الدین حسین
اخبرنا به مؤلفه ناصر السنة ابو عبد الله محمد بن عبد الله
الخطیب التبریزی قال الساوجی قرءة و اجازة و قال الاخر
اذنا فقط بعد از اخذ این اجازت ایشان فرموده اند که محسوس گردید که مراد اخل در
طبقه محدثین کردند و خدمت ایشان بفرزندان گرامی خود و خواجه محمد هاشم

کشمی بدخشانی این ہمہ اجازات دادہ اند رضی اللہ عنہم اجمعین چون خدمت ایشان
از استفادہ علوم منقول ومعقول وفروع واصول فارغ شدند رخت بمسند
افادہ کشیدند ومدتہا طلبہ علوم را از برکات خویش بہرہ ور گردانیدند وبعضی مسائل
شریفہ بتازی وفارسی در غایت بلاغت وفصاحت تصنیف فرمودند کہ از آنجملہ است
رسالہ رد شیعہ می آرند کہ در آن وقت ابوالفضل مرجع فضلای بودہ لاچارہ
خدمت ایشان نیز گاہے بمجلس او می شدند وی بر وفور فضائل کثیرہ ایشان
اطلاع یافتہ تعظیم ہای ورعایت ہامی نمودروزے ایشان در مجلس فضلا با و نشستہ
بودند وی زبان توصیف فلاسفہ کشودہ وعلوم ایشان را بسیار ستودہ آن قدر مبالغہ
نمود کہ عائد میشد بتوہین علماء دین جملہ علما حاضر مجلس از ہیبت وشوکت او ملاحظہ
نمودہ خاموش بودند ویارائی لب کشودن نداشتند ایشان از جنون اسلام تحمل نمودند
وفرمودند کہ امام غزالی قدس سرہ در رسالہ المنقذ عن الضلال برنگاشتہ
است کہ از علومی کہ فلاسفہ خود را واضع آن میدانند آنچہ بکار می آید چون الہیات وحکمت
ونجوم وہیئت وطب آنرا از کتب انبیا ما تقدم وکلام ایشانان سرقہ نمودہ اند آنچہ
زادہ طبع ایشان است چون ریاضی وامثال آن بچہ کار دین می آید ابوالفضل
شنیدہ متغیر گشت وگفت غزالی نامعقول گفتہ حضرت ایشان نیز از استماع اینحرف
متغیر شدہ فرمودند اگر ذوق صحبت با اہل علم داری ازاین حرفہای نامعقول دور
از ادب زبان نگاہدار وآز مجلس برخواستند وبرفتند چندروز بمجلس حاضر
نشدند تا او معذرت خواستہ بعذر تمام طلب نمود ونیز درروزہاے کہ علماے
بمجلس فیضی برادر او برای اعانت تفسیر او کہ بحروف بی نقطہ می کرد حاضر میشدند
رفتہ اند چون ایشان را دید خوش شدہ گفت خوب رسیدید موضعی از تفسیر
پیش آمدہ کہ آن را بحروف غیر معجمہ تاویل وتفسیر نمودن متعسر شدہ من بسیار دماغ سوختم

اما عبارت دل خواہ بدست نیامد خدمت ایشان با آنکہ تحریر عبارات بی نقط نورزیدہ بودند در ساعت مطالب کثیرہ در کمال بلاغت برنگاشتند کہ فیضی و علمای مجلس در حیرت رفتند و ہمہ بکمال فضیلت ایشان قائل شدند۔ غرض از نوشتن این حکایات آنکہ آثار حمیّت و غیرت ایشان در ایام قبل از ارشاد بر مردم فضلا آن وقت مستولی بود و ہمہ بفضائل ایشان قائل و منقاد اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؎

تذکرہ سیاسہ از منتخب ثانی در ذکر توجہ حضرت مجدد الف ثانی بجسب نسبت باطنی و سلوک نمودن ایشان

می آرند کہ چون خدمت ایشان در علوم ظاہر مرتبہ کمال حاصل نمودند و دران وقت کسی را یارای مقاومت و مباحثہ با ایشان نماند و طلاب ایشان نیز بدرجات فضیلت ممتاز شدہ میل خاطر عالی بجسب سلوک باطنی آمد و دران آوان ایشان را جہت بعضی مہمی ارادہ سفر آگرہ شد و بدان طرف تشریف فرما شدند و مدت مدید آنجا اقامت ورزیدند والد ماجد ایشان از کمال محبت کہ نسبت با ایشان در سائر فرزندان داشتند از مفارقت ایشان بے آرام شدہ توجہ باگرہ فرمودند و بملاقات ایشان رسیدند و تسلے حاصل نمودند یکی از فضلای آن دیار از آمدن حضرت مخدوم مطلع شدہ بزیارت ایشان آمد بعد از ملاقات کثیر الافادات عرض نمود کہ باعث باین توجہ ایشان چہ بود فرمودند کہ شوق ملاقات فرزند دلبند شیخ احمد سلمہ دتبر چون وی را بنا بر بعضی ضروریات نزد ما آمدن میسر نمود ما آمدیم مصرعہ

یوسف نرود بکنعان یعقوب برون آید	

فی الجملہ ایشان با والد ماجد خود بوطن مراجعت نمودند مصداق این فرد بیت

یار در خانه و ما گرد جهان می گردیم	آب در کوزه و ما تشنه لبان می گردیم

التزام خدمت و صحبت والد بزرگوار خود نمودند و کلی در اقتباس انوار باطنی ایشان شدند و نسبتهای عالیه و فوائد متعالیه نصیب روزگار ایشان آمد و بدرجات کمال و اکمال رسیدند از خدمت والد خود ارشاد طریقه عالیه حضرات قادریه و چشتیه رضی الله تعالی عن اهالیها حاصل کردند و از توجه حضرت مخدوم به مراتب کمال بدیشان رسید چنانکه خود در رسائل و مکاتیب تصریح بآن نموده اند از انجمله است آنکه در فقره نخستین از رساله مبدأ و معاد نوشته اند که این درویش را مایه نسبت فردیت از پدر بزرگوار خود حاصل شده بود و پدر بزرگوار او را از عزیزے که جذبه قوی داشتند و بخوارق مشهور بودند بدست آمده بود و نیز این درویش را توفیق عبادات نافله خصوصا ادای صلوة مددی از پدر روی است و پدر بزرگوار او را این سعادت از شیخ خود که در سلسله چشتیه بودند حاصل شده بود انتهی کلامه الشریف العالی مراد ایشان از ان عزیز کثیر الجذبة والخوارق خدمت شیخ کمال قادری است که ذکر شد و از عزیز دیگر که در سلسله چشتیه فرمودند شیخ عبد القدوس مذبور رحمهما الله سبحانه اند و خدمت ایشان بواسطه والد خود نیز از انظار کثیر الآثار حضرت شاه کمال کما حقه بهره نسبت قادری یافته بودند چنانچه می آرند که بعد از رسیدن ایشان بخدمت حضرت خواجه بزرگ اخذ طریقه نقشبندیه روزے در مراقبه یاران نشسته بودند که خدمت شاه سکندر نبیره حضرت شاه کمال قدس سرهما آمده خرقه حضرت شاه کمال که از طریقه قادریه داشتند بر دوش حضرت مجدد الف ثانی انداختند خدمت ایشان چشم کشاده دیدند استاده خرقه مبارک بر دوش خود افتاده بتواضع تمام برخاسته معانقه نمودند شاه مذکور فرمودند که چند مرتبه حضرت جد شریف خود را در معامله دیدم که میفرمودند که خرقه ما را بفلان برکه مراد حضرت شما باشد آنا مرا خرقه مبارک را برآوردن

خصوصا بچشمی دادن وشنوا ربودا تا این امر قاعد ببود لیکن چون بتاکید ما مو شدم ناچار امتثال
امر نمودم خدمت حضرت مجدد الف ثانی آن خرقہ را پوشیدہ بحرم سرای
مبارک تشریف بروند و بعد از مدت بیرون آمدند و بمحرمان اسرار فرمودند کہ بعد از پوشیدن
خرقہ حضرت شاہ کمال قضیہ عجیب روی دادہ و آن اینست کہ چون خرقہ را
پوشیدم حضرت شیخ الجن والانس سیّد عبد القادر الجیلانی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ را دیدم کہ با خلفای کبار خود تا حضرت شاہ کمال رح حاضر شدند
حضرت غوث ربانی دل مرا در تصرف خود در آوردہ بہ انوار و اسرار نسبت ہای
خاصہ منوّر گردانید و من غرق لجہ آن انوار و اسرار و احوال گشتم و در غواصی آن دریا در آمدم
چون چند ساعت بر این معاملہ برفت ہم در غلبات آن احوال ناگاہ بر دلم خطور نمود
کہ تو مربای اکابر نقشبندیہ بودی و ملاک امر تو نسبت ہای آن بزرگان بود اکنون صورت
دیگر گرفت بمجرد این خطور دیدم کہ مشایخ سلسلہ علیہ نقشبندیہ از خواجہ جہان
خواجہ عبد الخالق تا حضرت شیخ ما حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اللہ اسرارہم
در رسیدند و برکار من در مشاجرہ افتادند اکابر نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم فرمودند کہ این مربای
ماست و از تربیت ما بذوق حال وکمال و اکمال رسیدہ شما را با وچہ دخل است اکابر قادریہ
گفتند در طفولیت ما را با و نظری بودہ و چاشنی از خوان نعمت ما ربودہ اکنون نیز خرقہ ما پوشیدہ جہت

زبہار آمد چون شمع و چون گل	گرفتہ جنگ با پروانہ بلبل

در این مباحثہ بودند کہ جماعت از مشایخ کبرویہ و چشتیہ در رسیدند رح بمشارکت کل مصالحت
نمودند بعد از ان حظ وافر و نصیب کامل از نسبتین شریفین در باطن خود دریافتم لاجرم
خدمت ایشان از سلاسل دیگر نیز مرید میگرفتند و شجرہ آن مشایخ میدادند کلاہ و
دامنی نیز و اگر طالبی از سلاسل دیگر ذکر طلب می نمود تعلیمش میکردند و بہ نسبت آن ہا
تربیت میکردند روزی یکے از طالبان صادق از ایشان ذوق نسبت شریفہ علیہ قادریہ

نمود ایشان فرمودند به صحبت حاضر میشده باش آن طالب حاضر میشد خدمت ایشان
خود را به نسبت آن اکابر داشته افاضهٔ احوال بروی می فرمودند چون دو سه ایام برین گذشت
اصحابی که ریزه چینان خوان نعمت نقشبندیه بودند در احوال خود بستگی یافتند یکی از ایشان دل تنگ
شده عرض حال نمود که دو سه روز است که قبض در احوال خود می بینم باعث آن ندانم که چه تقصیر
رفته است دیگری نیز مثل آن معروضداشت خدمت ایشان تبسم نمودند و فرمودند که
هیچ تقصیرے از شما بوقوع نیامده بل سرّ این بستگی آنست که شما از ما اقتباس انوار نسبت
اکابر نقشبندیه رح می نمایند و ما خود را درین دو سه روز جهت افاضهٔ طالبی از طالبان نسبت علیه
قادریه رض بر آن نسبت میداریم و دریچهٔ القای او کشوده ایم ناچار شما را آن مناسبتے نیست
معطل مانده اید و متخلل گشته چون ما به نسبت خواجگان رجوع نمائیم بستگی شما بکشاید همچنان شد
که فرموده بودند و نیز چنانکه گذشت نسبت چشتیه از والد خود یافته بودند اما از راه تقوی و التزام
متابعت سنت مصطفے صلوات الله علیه و آله از سرود و تواجد وغیرها که مرسوم این سلسله علیه است
احتراز می فرمودند هرچند خاطر عاطر ایشان مائل بسفر حجاز بوده اما از جهت رعایت خدمت والد
خود و اخذ فیوضات ایشان جا نمی رفتند می آرند در آن ایام وقتی ایشان را ضعفے قوّی رو نموده
والد مخدوم زادگان دو گانه نماز حاجت گذارده متوجه قبله شده بگریه و زاری افتاد در آن اثنا
بخواب رفت می بیند که قائلی میگوید که خاطر جمع دار که ما را باین مرد کارے عظیم فراپیش است
که هنوز از هزار یکی بظهور نیامده لاجرم خدمت ایشان بزودی از آن بیماری شفا یافتند
بعد از چند گاه ازان بخدمت خواجه بیرنگ شدند و آن عالم تمام را باحوال اکمل هم آغوش گردانیدند
و آن جدول احوال سابق را بقلزم کمال و اکمال جمع ساختند نادر زمان خود قطب دوران پناه
جهانیان شدند در فصل الخطاب خدمت خواجه محمد پارسا رضی الله عنه می نویسند و کذلک
دیگر محققین در معنی إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ که علما سه گروه اند بعضی بعلم ظاهر
عالم اند و بعضی بعلم باطن و برخے بعلم باطن و هم بعلم ظاهر و قسم ثالث بس نادر بود اگر در هر قرنے

بیاید

یکی ہم باشد برکت او بہ مشرق و مغرب رسد قطب وقت او بود و عالمیان در پناہ دولت او باشند
انتہی کلامہ الشریف چون ذکر حضرات قادری در اینجا شدہ لازم آمد کہ شمہ از جناب حضرت
غوث الثقلین کریم الطرفین قطب الخافقین قیوم الفئتین حضرت شاہ سید
عبد القادر الجیلانی الحنبلی الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ مذکور سازم و آنرا نمک
این خوان و گل سرسبد این بستان نمایم اللّٰھم انفعنا بہ و اوصلنا بکمال العبودیۃ
بحرمتہ آمین یا رب العلمین :-

تذکرہ سابعہ از تحت ثانی در ذکر بعضی احوال حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الثقلین کریم الطرفین شیخ الجن و الانس جناب سید عبد القادر الجیلانی الحنبلی الشافعی رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو محمد است علوی بودہ و حسنی و از جانب مادر نبیرہ شیخ ابو عبد اللہ صومعی است
نام مادر ایشان ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت شیخ عبد اللہ صومعی وی گفتہ است
کہ چون فرزند من عبد القادر متولد شد ہرگز در روز رمضان شیر نخورد یکبار ہلال رمضان
جہت ابر پوشیدہ شد از مادر جناب وی پرسیدند فرمود امروز عبد القادر شیر نخوردہ است
آخر معلوم شد کہ آنروز از رمضان بودہ است ولادت کثیر السعادت ایشان در سنہ ۴۷۱
احدی و سبعین و اربعمائۃ بودہ است و وفات مبارک ایشان در سنہ ۵۶۱ھ احدی و ستین و
خمسمائۃ ایشان فرمودہ اند کہ خورد بودم روز عرفہ بصحرا بیرون میرفتم دنبال گاوی گرفتم جہۃ
حراست آن گاو روی باز پس کرد گفت یا عبد القادر ما لھذا خلقت و ما بھذا امرت
بترسیدم و باز گشتم و بر بام سرای خود بر آمدم حاجیان را دیدم کہ در عرفات ایستادہ بودند
پیش مادر خود رفتم و گفتم مرا در کار خدا تعالی کن و اجازت دہ کہ بہ بغداد بروم و بعلم مشغول شوم

وصالحان را زیارت کنم از من سبب آن داعیه را پرسید با وی گفتم بگریست و برخاست
و هشتاد دینار بیرون آورد که میراث پدر من مانده بود چهل دینار را برای برادر من گذاشت
و چهل دینار را در زیر بغل من در جامه من دوخت و مرا اذن سفر کرد و مرا عهد داد بر صدق
در جمیع احوال و بوداع من بیرون آمد و گفت ای فرزند برو که برای خدا تعالی از تو بریدم
و تا قیامت روی ترا نخواهم دید من با قافله اندک بجانب بغداد توجه نمودم چون از همدان
بگذشتم شصت سوار بیرون آمدند و قافله را بگرفتند و هیچ کس مرا تعرض نکرد و ناگاه یکی از
ایشان بر من گذشت و گفت ای فقیر چه داری گفتم چهل دینار گفت کجا است گفتم در جامه
من دوخته است در زیر بغل من گمان بردند که مرا استهزا می کند مرا بگذاشت و برفت دیگری
بمن رسید همان پرسید همان جواب شنید او نیز مرا بگذاشت و برفت و هر دو پیش مهتر ایشان
بهم رسیدند آنچه از من شنیده بودند با وی بگفتند مرا طلبید بر بالای تلی که اموال قافله را قسمت
میکردند پس گفت با خود چه داری گفتم چهل دینار در جامه من دوخته است در زیر بغل من
فرمود تا جامه من بشگافتند و آنچه گفته بودم یافتند و گفت ترا چه براین داشت که اعتراف
کردی گفتم والده من مرا عهد داده بر صدق و راستی و من در عهد وی خیانت نمی کنم پس مهتر
ایشان بگریست و گفت چندین سال است که من در عهد پروردگار خود خیانت کرده ام
و بدست من توبه کرد پس اصحاب وی گفتند که تو در قطع طریق مهتر ما بودی اکنون در توبه هم
مهتر ما باش همه بر دست من توبه کردند و آنچه از قافله گرفته بودند باز دادند اول تائبان بر دست
من ایشان بوده اند و خدمت ایشان در ثمانین و اربعمائة به بغداد رسیدند و بجد تمام تحصیل
علوم مشغول شدند اول بقرات قرآن بعد ازان بفقه و حدیث و علوم دینیه پیش بزرگان که
دران زمان متعین بودند و باندک روزگارے از اقران خود فائق شدند و از اهل آن زمان
ممیز گشتند و در سنه ۵۲۱ احدی وعشرین وخمسمائة مجلس وعظ نهادند و خدمت
ایشان از کرامات ظاهر و احوال و مقامات عالی بوده است خدمت حضرت مولوی جامی علیه الرحمة

در نفحات این ذکر نموده اند و نقل از امام یافعی نیز می آرند و فی تاریخ الامام الیافعی رحمۃ اللہ علیہ واما کراماته فخارجۃ عن الحصر وقد اخبرنی من ادرکت من اعلام الائمۃ ان کراماته تواترت او قریب من التواتر ومعلوم بالاتفاق انه لم یظهر ظهور کراماته لغیره من شیوخ الآفاق خدمت ایشان میفرمودند که پانزده سال در یک برج بنشستم و با خدا تعالی عهد کرده بودم که نخورم تا نخورانند و لقمه در دهان من ننهند و تیاشام تا مرا نیاشامانند یکبار چهل روز هیچ نخوردم بعد از چهل روز شخصی آمد و قدری طعام آورد و بنهاد و برفت نزدیک بود که نفس من بر بالای طعام افتد از بس گرسنگی گفتم واللہ که از عهدیکه با خدا تعالی بسته ام برنگردم شنیدم که در باطن من کسی فریاد می کند بآواز بلند میگوید الجوع الجوع ناگاه شیخ ابو سعید مخزومی قدس سره بمن بگذشت آواز بشنید گفت این آواز چیست ای عبد القادر گفتم این قلق و اضطراب نفس است اما روح برقرار خود است در مشاهده خداوند خود گفت بخانه ما بیا و برفت و من در نفس خود گفتم بیرون نخواهم رفت ناگاه ابو العباس خضر علیه السلام در آمد و گفت برخیز و پیش ابو سعید برو رفتم دیدم که ابو سعید بر در خانه خود ایستاده است و انتظار می برد گفت ای عبد القادر آنچه من گفتم بس نبود که خضر را نیز می بایست گفت پس مرا بخانه در آورد و طعامیکه مهیا کرده بود لقمه لقمه در دهان من نهاد تا سیر شدم بعد از ان مرا خرقه پوشانید و صحبت وی را لازم گرفتم الشیخ ابو محمد عبد القادر بن ابی صالح بن عبد اللہ الجیلی لبس الخرقۃ من ید الشیخ ابی سعید المبارک بن علی المخزومی وهو لبسها من ید الشیخ ابی الحسن علی بن محمد بن یوسف القرشی الهنکاری وهو لبسها من ید الشیخ ابو الفرح الطرطوسی وهو من ید الشیخ ابی الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز التمیمی وهو من ید الشیخ ابی بکر الشبلی قدس اللہ تعالی ارواحهم و هم خدمت ایشان

فرموده اند که وقتی در مناجات میبودم شخصے پیش آمد که وی را هرگز ندیده بودم گفت صحبتا
میخواهی گفتم آرے گفت بشرط آنکه مخالفت نکنی گفتم نکنم گفت اینجا بنشین تا من بیایم
یک سال برفت پس باز آمد من همان جا بودم ساعتی نزدیک من بنشست وبرفت وبرخاست
وگفت از اینجا نروی تا من بیایم یکسال دیگر برفت پس باز آمد وباخود نان وشیر آورد
گفت من خضرم مرا فرمودند کما با تو طعام خورم آنرا بخوردیم گفت برخیز وببغداد برو وباهم
ببغداد آمدیم مخفی نماند که جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه راهها ے
وصول راکه بجناب قدس خداوندی جلشانه موصلند دو راه فرموده اند راهی فرموده اند که
بقرب نبوت تعلق دارد وراهی دیگرے را اثبات نموده اند که بقرب ولایت تعلق دارد
اول مخصوص بانبیا وصحابه واز سایر مؤمنین اقل قلیل را ازان راه یار فرموده اند وهر که را
ازان راه برند بے توسل وواسطه خواهد بود که حیلولیت یکی دیگرے را نخواهد بود وراه دوم راکه
بقرب ولایت متعلق گفته اند آنجا حیلولیت را اصل عظیم داشته اند وآن راه را بعد از سرور عالم صلی
الله علیه وآله وسلم مخصوص بجناب حضرت علی کرم الله وجهه الکریم داشته وبعد از ایشان ائمه اثنا عشر را وارث
آنراه فرموده بعد از ایشان هر کرا فیض وصول رسیده بتوسط ایشانان بود یعنی دیگری را تسلیم آنراه
بالاصالة نشده وچون نوبت بجناب شیخ الجن والانس حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب
سبحانی رضی الله تعالی عنه رسید آنراه مفوض بایشان شد تا ما دام قیام ساعت آنراه را مفوض
بایشان فرموده اند وخود را در آن راه نائب ایشان قرار داده اند وراه وصول حضرات
نقشبندیه غیره خال خالی را حتّی که حضرت مهدی موعود را از راه اولی فرموده اند خود را باصالت
وبالذات نیز قابل آن راه اول قرار داده اند که بالاصالت است وتبعیت را آنجا احتیاج نیست
اگر تفصیل این مدعا را خواسته باشند در مکتوب صد وبیست وسیوم [123] از جلد ثالث مکاتیب شریف
که ختم آن جلد همان مکتوب قرار یافت مطالعه نمایند پس در اولیا کرام وجود شریف ایشان را
شان عظیم است که اظهر من الشمس است لله الحمد والمنة که این فقیر هرچند از آباء از اولاد

حضرت مجدد و الف ثانی ام آما از جانب امہات نسبت غلامی بایشان دارم چہ والدہ والد و والدہ جد فقیر ہر دو از اولاد ایشان اند و آزان امید واری عظیم دارم بیت

اگرچہ خود گلستان باغ و راغ نہ ام	ہزار شکر کہ فارغ ازان دماغ نہ ام

تذکرۂ تامنہ از منتخب ثانی در ذکر دریافت حضرت مجدد الف ثانی شرف صحبت حضرت خواجہ بیرنگ را و اخذ طریقہ علیہ نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم :—

مے آرند کہ خدمت ایشان را شوق طواف بیت اللہ و زیارت روضہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم ہمیشہ دامنگیر بودہ از جہت پاس کبرسن والد بزرگوار خود رحمۃ اللہ علیہ آن داعیہ را در تعویق مے انداختند تا آنکہ در سنہ سبع بعد الالف والد ماجد ایشان ازاین دار پرملال انتقال اختیار نمودند و سفر آخرت گزیدند رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ خدمت ایشان را چون موانع نماند در سنہ ثامن بعد الالف متوجہ سفر سعادت اثر یثرب و بطحا شدند چون بدار الاولیاء دھلی رسیدند مولانا حسن کشمیری کہ یکی از فضلای آن وقت و آشنای ایشان بود از قدوم حضرت خواجہ بیرنگ علیہ الرحمۃ ایشان را اطلاع گردانید کہ بزرگے از طریقہ علیہ حضرات خواجگان درین بلدہ رسیدہ بسیار عزیز الوجود است صاحب کمال حال و قال اگر ایشان رفتہ ملاقات نمایند امید کہ حظ وافر نصیب وقت گردد چون خدمت ایشان از والد ماجد خود شوق دریافت اکابر طریقہ نقشبندیہ شنیدہ بودند و در دل مبارک ایشان نیز میل بود آن دلالت را موجب سعادت دانستہ بصحابت مومی الیہ بخدمت حضرت خواجہ شدند و خدمت خواجہ بہ بشاشت تمام تلقی نمودند و از قصد ایشان پرسیدند ایشان عزمی کہ داشتند بعرض رسانیدند با آنکہ شیوہ مرضیہ حضرت خواجہ نبود

کسی را از طلاب بنفس نفیس دلالت بر اخذ طریقه از خود یا التزام صحبت خود نمایند یا از مثل
این سفر مبارک بسکونت خانقاه معلی خود اشارة فرمایند اما از آنجا که نظر عالی بر استعداد و قابلیت
ایشان افتاد از عادات خویش تجاوز نموده فرمودند هر چند اراده سفر مبارک در پیش دارید اما چند
روز میتوان بفقرا صحبت داشت لااقل ماهی یا هفته چه مانع باشد حسب الامر اختیار بودن
هفته نمودند و در آن هفته بملازمت ماه و هفته می رسیدند و دو روزی بر آن نرفته
که آثار کشش و تصرف حضرت خواجه در ایشان اثر کرد و بر آن شدند که اخذ طریقه علیه نموده
شغلی حاصل کرده و آنرا زاد راه قرار داده بسفر مبارک افزروند بیت

بجز هم زاد ره این سراغ	ز شور آبه اشک وز قرص داغ

این را بحضرت خواجه معروض داشتند خدمت ایشان بی آنکه امر باستخاره نمایند یا تاملی فرمایند
چنانکه داب مبارک ایشان بوده نکرده **مصرعه** از دوست یک اشاره از ما بسر دویدن
فی الفور بخلوت عالی برده بذکر دل امر نمودند توجهات عالیه بکار بردند که همدران لحظه دل حق
منزل ایشان بذکر خفیه آشنا گردید و بآن ذات گویا شد **بیت**

محبت با دل تفتیده الفت بیشتر گیرد	چراغی را که بر سر دود باشد زود تر گیرد

آرام والتذاذ و حلاوت تمام روی نمود یوما فیوما آناً فآناً ترقیات عالیه و عروجات متعالیه
بظهور پیوست تا دیدند آنچه دیدند و رسیدند بدآنچه رسیدند بشوق طواف خانه کعبه میشدند در انتهای
این راه وصول بصاحب خانه میسر شد حضرت خواجه ایشانرا در خلوت خواسته رازی که چندین
مدت که در دل داشتند در میان آوردند که چون مرا حضرت مولانا بزرگ خواجه امکنگی قدس سره
امر نمودند که بهندوستان شو تا این سلسله شریفه را آنجا از تو رواجی پدیدار شود فقیر خود را شایان
این معنی ندیده توقف نمودم امر باستخاره فرمودند و آن استخاره و دیدم که گویا طوطی بسر شاخی نشسته
و ما در دل خود نیت کردیم که اگر آن طوطی از سر شاخ آمده بر دست ما بنشیند مار اکشایشها درین سفر
خواهد روی نمود بمجرد این خطور آن طوطی پرواز نموده آمده بر دست ما نشست ما آب دهان خود در

سفارا و کردیم و آن طوطی در دهان من شکر ریخت فردای آن شب واقعه را بعرض حضرت مولانا خواجگی
قدس سره رسانیدم فرمودند که شما ازو دنز متوجه هندوستان باید شد که طوطی جانور هنداست در هندوستان
از دامان شما عزیزی بوجود آید که عالمی ازو منور گردد مدتیست که اکابر انتظار او می برند شمار انیز ازو
بهره رسد لاچار متوجه هندوستان شدم و بهر منزل جویای آن طوطی می بودم چون بشهر سرهند
رسیدم در واقعه نمودند که تو در جوار قطب فرود آمده و آز حلیه آن قطب نیز آگاه گردانیدند صباح
آن شب بدریافت درویشان و گوشه نشینان آن بلده رفتم جماعت را دیدم که نه ایشانرا
بر آن حلیه یافتم و نه آثار و علامت قطبیت از هیچ یک معائنه نمودم گفتم شاید کسی از اهل
این شهر قابلیت این معنی داشته باشد که بعد ازین به ظهور آید همان روز که شما را دیدم هم
حلیه شما موافق یافتم و هم نشان آن قابلیت در شما مشهود گشت و نیز فرمودند که چون
بنواحی سرهند رسیدم دشت و صحرای آنجا پرشعل دیدم که آن را نیز اشاره بمعامله
شما میدانم بالجمله آنچه در دو سه ماه بعنایت الله از یمن تربیت خواجه باقی بالله
در حق ایشان به ظهور رسیده قلم زبان و زبان قلم از تحریر و تقریر عاجز و قاصر شمه ازان
کلام معجز نظام خود ایشان که بتحریص طالبے برنگاشته اند تبرکا ایراد مے رود مصرعه

برحال تو هم حال تو برهان و دلیل

کلامه العالی

این درویش را چون هوس این راه پیدا شد عنایت خداوندی جل شانه هادی کار
او گشته بخدمت ولایت پناه حقیقت آگاه هادی طریق اندراج
النهایة فی البدایة والی السبیل الموصل الی درجات الولایة مؤید الدین
الرضی شیخنا و امامنا محمد ن الباقی قدس سره که یکی از خلفای کبار
خانواده حضرات اکابر نقشبندیه قدس الله اسرارهم بوده اند رسانید ایشان
این درویش را ذکر اسم ذات جل سلطانه تعلیم نمودند و بطریق معهود توجه نمودند تا التذاذ او تمام دست

پیدا شد و از کمال شوق گریه دست داد بعد از یک روز کیفیت بیخودی روی نمود یک دریای محیط دیدم و
صور و اشکال عالم را در رنگ سایه دران دریا می یافتم و این بیخودی رفته رفته استیلای پیدا کرد و امتداد
کشید و گاهی تا یک پهر روز می کشید و گاهی تا دو پهر روز می کشید و بعضی اوقات استیعاب شب
مینمود چون این قضیه را بعرض حضرت ایشان رسانیدم فرمودند که نحوی از فنا حاصل شده است
و از ذکر گفتن منع فرمودند و بنگاه داشت آن آگاهی امر نمودند بعد از دو روز مرا فنای مصطلح
حاصل شد بعرض رسانیدم فرمودند بکار خود مشغول باش بعد ازان فنای فنا حاصل شد چون بعرض
رسانیدم فرمودند که تمام عالم را یکی می بینی و متصل واحد می یابی عرض کردم بلی فرمودند که معتبر در
فنای فنای آن است که با وجود دیدن آن اتصال بی شعوری حاصل شود و در همان شب
فنای فنا باین صفت حاصل شد بعرض رسانیدم و حالتی که بعد از فنای حاصل شده بود
نیز بعرض رسانیدم و گفتم که من علم خود را نسبت بحق سبحانه حضوری می یابم بعد ازان نوری که
محیط همه اشیا است ظاهر گشت و من آنرا حق دانستم جل و علا و آن نور رنگ سیاه داشت
بعرض رسانیدم فرمودند که حق مشهود است جل سلطانه اما در پرده نور نیز فرمودند که این انبساط
که دران نور می نماید آن در علم است بواسطه تعلق ذات جل شانه باشیا متعدده که بالای و پست
واقع شده اند منبسط می نماید نفی انبساط باید کرد و بعد ازان آن نور سیاه منبسط رو بانقباض
آورده تنگ شدن گرفت تا آنکه بنقطه کشید فرمودند آن نقطه را هم نفی باید کرد و بحیرت آمد همچنان
کردم آن نقطه موهوم هم از میان زائل شد و بحیرت انجامید که دران موطن شهود حق سبحانه خود
بخود است چون عرض رسانیدم فرمودند که همین حضور حضور نقشبندیه است و نسبت نقشبندیه
عبارت از این حضور است و این حضور را حضور بی غیب نیز می گویند و اندراج النهایة
فی البدایة نیز درین موطن صورت می بندد و حصول این نسبت مر طالب را در اینطریق در رنگ
اخذ کردن طالب است در سلاسل دیگر اذکار و اوراد را از پیر تا بر آن عمل نماید **مصرع**
قیاس کن ز گلستان من بهار مرا و این درویش را این نسبت عزیز الوجود

بعد از دو ماه چند روز از ابتدای زمان تعلیم ذکر حاصل شده بود و بعد از تحقق شدن این نسبت فنای دیگر که آنرا فنای حقیقی گویند حاصل گشت و دل را آن قدر وسعت پیدا شد که تمام عالم را از عرش تا مرکز زمین در جنب آن وسعت مقدار خردله قدرے نبود بعد ازان خود را و عالم را و هر فرد عالم را بلکه هر ذره را حق مے دیدم جل و علا بعد ازان هر ذره عالم را و افراد آنرا و عین خود دیدم و خود را عین همه اینها با آنکه تمام عالم را در یکذره گم یافتم بعد ازان خود را بلکه هر ذره را آن قدر منبسط و وسیع دیدم که تمام عالم را بلکه اضعاف عالم را در آن گنجایش باشد بلکه خود را و هر ذره را نورے یافتم منبسط که در هر ذره ساری است و صور اشکال عالم دران نور مضمحل و متلاشی بعد ازان خود را بلکه هر ذره را مقوم تمام عالم یافتم چون بعرض رسانیدم فرمودند که مرتبه حق الیقین در توحید همین است و جمع الجمع عبارت ازین مقام است بعد ازان صور و اشکال عالم را تمامی چنانکه اول حق مے یافتم این زمان موهوم دیدم و هر ذره را که حق مے یافتم بے تفاوت و بے تغیر همان ذره را موهوم یافتم بغایت حیرت دست داد و درین اثنا عبارت فصوص که از پدر بزرگوار علیه الرحمة شنیده بودم بیاد آمد که فرموده است ان شئت قلت انه ای العالم حق وان شئت قلت انه خلق وان شئت قلت انه حق من وجه وخلق من وجه وان شئت قلت بالحیرة بعدم التمیز بینهما این عبارت فی الجمله مسکن آن اضطراب گشت بعد ازان در ملازمت ایشان رفته عرض حال خود کردم فرمودند که هنوز حضور تو صاف نشده است بکار خود مشغول باش تا تمیز موجود از موهوم ظاهر شود عبارت فصوص را که مشعر بر عدم تمیز بود خواندم فرمودند که شیخ بیان حال کامل نکرده است عدم تمیز هم نسبت ببعضی ثابت است حسب الامر بکار خود مشغول گشتم حضرت حق سبحانه و تعالی به محض توجه شریف حضرت ایشان بعد از دو روز تمیز در موجود و موهوم ظاهر گردانید تا موجود حقیقی را از موهوم متخیل ممتاز یافتم و صفات و افعال و آثار که از موهوم می نمایند از حق سبحانه یافتم در خارج جز بکذات موجود ندیدم چون این حالت

را بعرض اشرف رسانیدم فرمودند که مرتبه فرق بعد الجمع همین است و نهایت سعی تا اینجا است
پیش ازین آنچه در نهاد استعداد هر کسی نهاده اند ظاهر می شود این مرتبه را مشایخ طریقت
مقام تکمیل گفته اند انتهی کلامه الشریف و بعد ازین کلام دقایق علیه ازوار دات احوال خود
بقلم آورده اند که خوانندگان کلام مبارک ایشان را پوشیده نخواهد بود این معامله مذکوره که
سالکان را بسالها دست نداده ایشان را بسیر محبوبی و مرادی در اندک فرصت به حصول
پیوسته و حضرت خواجه قدس سره می فرمودند که ایشان را از محبوبان و مرادان اند
و این عبارت سیر ایشان از آنست که در آن ایام که ایشان بخدمت حضرت خواجه رسیدند خدمت ایشان
بیکے از مخلصان مکتوبی نوشته اند و آنجا قلمی نموده اند شیخ احمد نام مردے است
از سرهند کثیر العلم و قوی العمل روزے چند فقیر باو نشست و برخاست کرده عجائب بسیار
از روزگار اوقات او مشاهده نموده بآن ماند که چراغی شود که عالم ها از و روشن گردد و الحمد لله
تعالی احوال کامله او مرا بیقین پیوسته و این شیخ مشار الیه برادران و اقربا دارد همه مردم صالح و از طبقه
علما و چندے را ازعاگوی ملازمت کرده از جواهر عالیه دانسته استعدادهای عجیب دارند فرزندان آن شیخ که اطفال اند اسرار الهی اند
بالجمله شجره طیبه است انبته الله نباتا حسنا فقرا بابا الله و لهای عجیب دارند انتهی کلامه اللطیف
حضرت خواجه قدس سره چون ایشان را کامل و مکمل یافتند محامد قولی و فعلی بجا آوردند در ساعتے که
مشتری کسب سعادت از زید ایشان را خلعت اجازت کامله پوشانیدند و بسرهند که وطن
مالوف ایشان بود رخصت نمودند جمعی از طالبان صادق خود را در خدمت ایشان تعین فرمودند
پس خدمت ایشان بانعام فراوان بوطن آمدند چون شاهباز بلند سیر ابوسعید ابو الخیر از
خدمت شیخ الاقطاب ابوالعباس قصاب آملی قدس سرهما چنانچه فرموده اند که بازآمدیم
با صدهزار خلعت و فتوح بامر حضرت خواجه خود بتربیت طالبان مشغول شدند در اندک
مدت جمع غفیر از سرچشمه فیوضات ایشان شاد آب شدند در آن اثنا ناگاه مسترشد آن را
وداع نموده صحبت را خواستند که بعزلت مبدل کنند از آنجا که همت والای ایشان بآنچه

حاصل وقت ایشان شده اکتفا نامنوده در طلب مطلب ما فوق بود و بعضی اصحاب غرض ارباب غبطه آنرا شنیده بعرض حضرت خواجه قدس سره بنوعی دیگر رسانیدند چون این معنی مسموع مبارک شد این عریضه به پیر بزرگوار خود مرسل داشتند

عریضه

از آن روز که از ملازمت بر آمده بواسطه میل بفوق الفوق بمقام ارشاد چندانی مناسبت ندارد چند گاه خود همت آن بود که در گوشه خزیده شود و مردم در صحبت هیچ بر و شیر در نظر می آمدند عزم عزلت مصمم شده بود اما استخاره موافق نمی آمد عروج در مراتب قرب بغایت الغایة هر چند غایت ندارد و میسر شده و می شود و می برند و می آرند کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ بر مقامات جمیع مشایخ الی ماشاء الله تعالی گذرانیده اند

بیت

گلی بر دند زین دهلیزه بیست	بدان درگاه والا دست بر دست

و در این میان اگر توسط روحانیات مشایخ را تعداد می نمایم بطول انجامد بالجمله از جمیع مقامات اصل در رنگ مقامات ظل گذرانیده اند از عنایات چه نویسد قبل من قبل بلا علة چندان وجوه ولائیت و کمالات آنرا نموده اند که چه در تحریر آرد و در شهر ذی الحجه در مدارج نزول تا مقام قطب فرود آوردند و این مقام مقام تکمیل و ارشاد است اما هنوز چیزها از متمم و مکمل این مقام در کار است تا کی میسر شود هر آسان نیست که میسر شود بلکه این وجوه مخصوص بمراد ان است مریدان اینجا قدمگاه ندارند نهایت عروج آنجا و تا بدایت مقام اصل است بیشتر افراد هم گذرانده اند ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاۤءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ وجه توقف در مراتب تکمیل و ارشاد این است و عدم نورانیت بواسطه ظهور ظلمت غیب است چیز دیگر نیست مردم از تخیلات خود چیزها می برند اعتبار نباید کرد

فرد

در نیابد حال پخته هیچ خام	پس سخن کوتاه باید والسلام

در اندیشه این قسم ظنیات احتمال ضرر غالب است آن جماعه را خبر باید که از احوال این خستہ بال نظر خیال خود بپوشند مجال نظر را مجال و بحر بسیار است

بیت

من گم شده ام مرا مجوئید	از گم شدگان سخن مگوئید

از غیرت خداوندی جل سلطانه باید اندیشید امرے اکہ حق سبحانہ وتعالیٰ کمال او
مے خواهد در تنقیص او سخن گفتن بسیار نامناسب است وفی الحقیقة معارضه است باو تعالیٰ
انتهی کلامه الشریف فی الجملہ مطلبی راکہ می جستند بمحض کرم عطا فرمودند آن گاه با فاضه
طلاب بازگشتند چنانچہ در یکی از مکاتیب شریف نگارش فرموده اند کہ حاصلش اینست کہ چون
خواجه من مرا بکمال واکمال مصطلح این طائفہ علیہ رسانیده اجازت دادند ومرا فی الجملہ آنوقت
در کمال و اکمال مصطلحہ حاصل خود تردد ی بود آنرا بکرامت دریافتہ فرمودند کہ تردد را دران راه
نباید داد کہ ازان تردد ی در کمالیت مشائخ لازم آید حسب الامر شریف شروع در تعلیم طریقت
رفت و در مسترشدان کارشین بساعات محسوس گشت درین میان باز علم بنقص خود پدید آمد
آنان راکہ پیرامون من می نشیند جمع کرده حدیث نقص خود گفتم و وداع خواستم اما طالبان انیمعنی را
محمول بر تواضع داشتہ از آنچہ داشتند برنگشتند بعد از چندگاه حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ احوال
منتظره را محصل گردانید انتهی ماخذ نامن کلامہ المبارک بار دوم بشوق دریافت
ملازمت حضرت خواجه عالی شان از سرہند بدهلی شدند مدتها در خدمت پیر بزرگوار خود بسر
بردند صحبت ہائی شگرف گذرانیده ومعاملہ را باضعاف مضاعف رسانیده بنوعی رعایت
ادب پیر بزرگوار بجاے آوردند کہ فوق آن متصور نباشد خدمت حضرت خواجه
محمد هاشم کشمی در کتاب زبدة المقامات می نویسند کہ این فقیر از زبان خواجه
حسام الدین احمد شنیده ام کہ با وجود علو مرتبت وکثرت فضیلت کہ ایشان را بود در
کمال رعایت اداب حضرت پیر دستگیر خود ہیچ کس ازمیان اصحاب چون ایشان
نبود لہذا بیش از دیگران برکات نصیب روزگار ایشان شد روزی حضرت خواجه مرا
بطلب ایشان فرستادند ہمین کہ رسیدم وگفتم کہ حضرت پیر دستگیر طلب ایشان دارند مجرد
استماع این خبر رنگ رخساره ایشان متغیر شد چون تغیر چهره خائفان از غایت خشیت اضطرابے

قریب برعشر در ایشان پدیدار گشت من باخود گفتم سبحان اللہ آنکہ می شنیدم ع
نزدیکان رابیش بود حیرانی: ـ بچشم خود دیدم خدمت ایشان در رسالہ
مبدء ومعاد رقم نمودہ اندکہ ماچہار کس بودیم در ملازمت حضرت خواجہ ہریکے
رااعتقاد علیحدہ بود ومعاملہ جدا این فقیر بیقین میدانست کہ مثل این صحبت واجتماع
ومانند این تربیت وارشاد بعد از زمان آنسرور علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام
ہرگز بوجود نیامدہ است وشکر این نعمت بجامی آورد کہ اگرچہ بشرف صحبت خیرالبشر
علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام مشرف نشدیم بارے ازسعادت این صحبت
محروم نماندیم وہر کدام راباندازہ اعتقاد بہرہ رسید ہم چنان خواجہ قدس سرہ لوای
نسبت ہای عالیہ خود رابرفرق فرقدان سای این فاروقی نژاد افراشتند کاخانہ ایشان
بایشان حوالہ داشتند یاران جہت مندخور ابصحبت ایشان دادہ رخصت وطن نمودند ایشان ہم تبہ دیے
بلاتردد باضافات سالکان باب اللہ مشغول بودند احوالات عظیمہ خود وترقیات
یاران رابزبان قلم عرضداشت ہا بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند چنانچہ افتتاح دفتر
اول بآن عرائض سنتہ مقرر رفتہ کما لایخفی علی ناظریھا ہم چنین حضرت
خواجہ بزرگوار احوال یارانے کہ درحضور شریف ودہلی بودند غائبانہ ازایشان کیفیت
احوال آنہا راازایشان می پرسیدند کہ توجہ نمودہ ترقیات وقابلیات ہریکے را معلوم
فرمودہ ازسرہند بایشان رقم نماید روزے یکی از خلص اصحاب حضرت خواجہ قدس سرہ
بتضرع تمام التماس نظرات عنایات خاصہ نمودہ فرمودہ اندکہ انشاء اللہ تعالیٰ چون جناب
شیخ احمد ازسرہند اینجا بیایند التماس کنیم کہ درحق تو توجہات خاصہ نمایند وور اندک فرصت
ترابمقامات عالیہ رسانند کذالک دقایق علوم طویل ودرجات مقام بعضے ارباب معرفت
رانیز ازایشان استفسار میفرمودند وایشان حسب الامر معلوم نمودہ بعرض میرسانیدند
چنانکہ این مکتوب حضرت خواجہ قدس سرہ کہ بایشان ورود یافتہ ایمای باین معنی دارد

مکتوب عالی. مسند ارشاد اوسع وانور باد مسوده رساله که در طریق خواجگان تمام شده خواجه بُرهان بمحل البصر مشتاقان گردانید الحمد لله والمنه سبحانه بغایة عالی است و لطیف لیکن بخاطر میرسد که التماس نموده می آید که قدرے در احوال حضرت خواجه احرار قدس سره تفتیش فرمایند شاید که امور دیگر هم ظاهر شود وهمان روز که بمطالعه آن لطیفه غیبیه مشرف شد در آن اثنا انفاس خاطری که دست چپ یعنی عالم ارواح بایشان تعلق دارد چون حاضر شد بجهت ضعف حافظه متردد گشت که مشار الیه بود لیکن ظن آن غالب بود که اشارة بحضرت خواجه بود بجهت عظمی که در طبقه ائمه دیده شود لیکن که چیزی ظاهر گردد دیگری از سخنان ایشان معنی که مفهوم میشود واین نیز از بعضی خواب های یافته شده که ایشان بسبب خلقت نهایت در بدایت مدارج مخلوق شده اند چه عجب اگر فوق نقطه علم و زیر مقام وحدت علیا که قابلیات مطلقه است مخلوق باشند یکی کرم نموده آنجا هم دیده شود و ایضا در حضرت فاروق رضی الله تعالی عنه نظر بینند که داخل آن مقام شده بنزول آمده اند یا از راه دیگر بکناره آمده اند شاید که مخلوقیت فوق نقطه بسبب عدم تقرر در آن مقام شده باشد باری البته عنایت فرمایند و نیک تفتیش نمایند که خیلی خاطر نگران است التماس دیگر آنکه در باب فنائے بشریت نیز توجهی فرمایند که از غیر مقام فنا فی الله نیز مقامے دارد یا منحصر است در داخل شدن بهمین مقام از جمله جماعتے که در فوق این مقام مخلوق شده اند ظاهر نیست که همچنان محفوظ باشند و حاجت بحسب ظهور فنای بشریت نداشته باشند ایضا جماعتے که در زیر همان وحدت محو شده باشند واگرچه از راه جذبه قیومیت با غیر آن رفته باشند نیز از عود بوجود و بشریت محفوظ باشند ایضا یک نظرے در خانه جبروت که مقام انبیاست صلوٰة الرحمن علی نبینا وعلیهم نیز بکنند که در آنجا نیز مقامی خود بود که از عود مذکور ایمن گرداند ایضا در مقام فنا فی الله نیز نظرے بفرمایند که شاید غیر از این راه ظاهر تفصیل راه دیگرے هم داشته باشد و بعضی عزیزان از آن راه داخل شده باشند باقی احوال آن

متوقف ایشان را ہنوز معلوم نیست چہ نویسیم چندان آسامی علامات مقامات مارا معلوم نیست
و تغیرات را چہ نوع توان نوشت انشاء اللہ تعالی آنچہ مرضی ست ہمان شود محمد صادق
وجمیع برادران اعزہ نیازمندی قبول فرمایند انتہی مکتوبہ العالی این استفسارہا و
نوازشہا کہ از خواجہ والامرتبت باین خلیفہ عالی منزلت بجاے رسیدہ معلوم نیست
در دیگر جا واقع شدہ باشد خدمت خواجہ علیہ الرحمۃ از کمال تعطش کہ داشتند چنانچہ این
دو بیت ازان نشان میدہد **قطعہ**

در حسرت یکدم آمم ای دوست در العطش ایم ای دوست	بس تشنہ و بس خرابم ای دوست ہرجا کہ ز ترشح تو بیسنم	

بر آن آمدند کہ احوالات تازہ کہ از خصائص مقتضای استعداد حضرت ایشان بہم رسید
بطریق روایت عالی از سافل کہ بعضی اساتذہ محدثین از تلامذہ خود اخذ حدیث نمودہ اند
خدمت حضرت خواجہ آن احوال تازہ را ازین نائب عالی مقدار خود اخذ نمایند و
بایشان اظہار ما فی الضمیر فرمودند ایشان ہمگی تواضع شدہ براہ معذرت رفتند کہ مبادا
مورث بترک ادب گردد چون الحاح حضرت خواجہ بکمال شد کہ عدم امتثال امر منجر
بملال می شد لاجرم خدمت ایشان الامر فوق الادب دانستہ باداب تمام و تواضع
و احترام تام توجہ بحصول آنچہ پیر بزرگوار ایشان می خواستند گماشتند بعنایت اللہ سبحانہ آن
مطلب بحصول پیوست و حضرت خواجہ بمخلص اصحاب رمزی ازین ماجرا در میان نہادہ
بودند چنانکہ خدمت مولانا ہاشم علیہ الرحمۃ برنگاشتہ است کہ خدمت شیخ تاج الدین
رحمۃ اللہ علیہ میگفت کہ آنچہ در مکاتیب شریفہ حضرت خواجہ کہ بطرف حضرت
مجدد الف ثانی می نوشتہ اند لفظ عزیز متوقف اشارہ بحال خود داشتند کما قدم فی
مکتوبہ قریبا و آنچہ در عرائض حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ بطرف حضرت خواجہ
لفظ مذکور کہ احوال عزیز متوقف چنان و چنین مراد آن وجود ذی جود حضرت خواجہ ست

که بامر ایشان از حال مبارک ایشان خبرے داده اند بالجمله معامله که حضرت خواجه قدس سره
بایشان داشتند و شیوه نیازمندی که اظهار می نمودند بیقین آن چنان بود که مریدی نسبت
به پیر بزرگوار خود بجا آرد تنها در حضور خود سر حلقه مریدان خود ایشان را گردانیده بودند و
خود چون سائر مسترشدان بآن حلقه آمده داخل می شدند و چون از حلقه یا از مجلسی که ایشان
می بودند حضرت خواجه می برخاستند چندین کام بشیوه قهقری می نهادند بغایت ادب و
یاران را نیز توکید می کردند که در حضور ایشان ما را تعظیم نکنند آنچه مشایعتی که بما می کردید بخدمت
ایشان نمایند و می فرمودند که باطن خود را نیز در حضور ایشان متوجه ما ندارید از زبان حضرت
میر محمد نعمان قدس سره می آرند که دران ایام که این فقیر در بندگی حضرت خواجه صفا
کیشان بسر میبردم همه یاران خود را فرموده بودند که بخدمت حضرت مجدد الف ثانی
مشغولی نمایند و الفاظ گذشته را بتوکید امر می نمودند باین فقیر خطاب نموده فرموده بودند که
میان شیخ احمد آفتابی اند که مثل ما هزاران ستاره در ضمن ایشان گم اند از کمل اولیای
متقدمین خال خالی اگر مثل ایشان گذشته باشند بعده باعتقاد تمام بخدمت ایشان رسیدم
مؤید این مقوله از مکاتیب حضرت خواجه قدس سره دو رقیمه دو شاهد عدل ایراد می رود:

رقیمهٔ اولی حق سبحانه باعلی مرتبه کمال رساند وللارض من کاس الکرام
نصیب آنچه حقیقت حالت است نوشته می شود پیر انصار قدس سره می فرمودند که من
مرید خرقانی ام لیکن اگر خرقانی درین وقت می بود با وجود پیری اش مریدی من می کرد هرگاه صفت
آن بی صفتان این باشد گرفتار آن آثار صفات چرا جان فدائی لوازم طلب گاری نکنند
و هر کجا بوی بمشام ایشان رسد در پی آن نروند اکنون تأمل و احتمال مانه از استغنا و
بے نیازی است موقوف باشاره است **بیت**

اگر طمع خواهد زمن سلطان دین	خاک بر فرق قناعت بعد زین

بارے نسخه حال و اراده ما این است خدای عزوجل بر آنچه می باید مهتدی گرداناد و از عجب و

پندار مخلصی بخشا و بقیة المقصود جناب سیادت مآب امیر صالح نیشاپوری سلمہ اللہ تعالی
اظہار طلب نمودند چون وقت مقتضی این نبود و تضییع اوقات ایشان وادن از سلطانی
نہ نمود لاجرم بہ صحبت شما فرستادہ شد انشاء اللہ تعالی بقدر استعداد بہرہ مند کردند
و توجہ و لطف کامل یابند والدعا رقیمہ ثانیہ۔ اللہ تعالی فقراء
مساکین درماندہ را از برکات برگزیدگان بدر مانے برساند مدتیست کہ عرض نیازمندی
بدرگاہ ولایت پناہ نکردہ ام آری این یک کلمہ را قاصدان صادق حال می توانند
شد الحمد للہ از این قسم خود صورت می نہ بندد دیگر چہ نویسم سخن درویشان بحضرت
شما نوشتن بغایت بیشرمی است و حکایات و اوضاع صوریہ بسیار بے جا۔
الغرض مارا حد خود باید دانست و از فضول احتراز باید کرد والدعا۔ انتہی رقیمہ
الشریفہ بالجملہ این سلوک معاملہ کہ درمیان این پیر و مرید قدس سرہما بظہور رسیدہ
کم کسی شنیدہ و از عجائب روزگار است و موجب حیرت اولو الابصار و ہم شاید فنا
اتم و تعطش اکمل خواجہ بزرگوار و ہم گواہ علو مرتبہ کہ مصداق ما لا عین رأت و لا
اذن سمعت در حق حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ بیت

فریاد حافظ اینہمہ آخر بہرزہ نیست	ہم قصۂ عجیب حدیث غریب ہست

در سفر سیوم کہ ایشان بزیارت پیر بزرگوار خود بدہلی آمدند بمجرد خبر قدوم ایشان حضرت
خواجہ عالی شان باستقبال تا دروازہ کابلی کہ از منزل شریف قریب سہ تیر پرتاب راہ باشد
پیادہ تشریف آوردند و دران سفر فرمودند کہ آثار ضعف بدن بسیار ظاہر میشود و امید
حیات کم ترماندہ و فرزندان گرامی خود را خواجہ عبید اللہ و خواجہ عبد اللہ کہ ہر دو
شیر خوارہ بودند در حجور مرضعات طلب فرمودند از ایشان التماس توجہ در حق آن دو
نور دیدہ نمودند و ایشان در حضور پیر بزرگوار بامر مبارک توجہات عالیہ در حق پیرزادہا
خود فرمودند چنانچہ اثر توجہ در اطفال بحضرت خواجہ معلوم شد و نیز بفرمودہ آنحضرت در حق

والدات آنہا غائبانہ توجہ نمودند و چندان فقرات مدحیہ از زبان مبارک حضرت خواجہ در حق حضرت امام ربانی دیدہ شد کہ اگر کتابے جمع شود توان شد چندی را ازان تیمنا آوردہ منہا روزی فرمودند کہ ایشان از محل محبوبان و مرادان اند منہا فرمودہ اند کہ امروز در زیر فلک ازین طائفہ علیہ چون ایشان نیست منہا بزبان مبارک راندہ اند کہ بعد از صحابہ و کمل التابعین و مجتہدین چون ایشان معدودی چند از اخص خواص بنظر می داشتند منہا فرمودہ اند کہ ما درین سہ چہار سال شیخی نکردیم چندروز بازی کردیم اما الحمد للہ والمنۃ این بازی ما و دکان پردازی ما بی فائدہ نشد چون ایشان بروی کار آمدہ منہا فرمودہ اند کہ این تخم را از بخارا و سمرقند آوردیم و در زمین برکت آئین سرہند کشتیم چنانچہ جناب حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ در آخر مکتوب بیان طریق باین مضمون کلام خواجہ قدس سرہ ایما نمودہ اند ھذا ھو بیان طریقے کہ حضرت حق سبحانہ این حقیر را بآن ممتاز ساختہ از بدایت تا نہایت بنیادش نسبت نقشبندیہ است کہ متضمن اندراج النہایۃ در بدایت است و برین بنیاد عمارت ہا ساختہ اند و کوشکہا بنا فرمودہ اند اگر این بنیاد نمی بود معاملہ تا باینجا نمی افزود تخم از بخارا و سمرقند آوردہ در زمینی کہ مایہ اش از خاک یثرب و بطحا است کشتند و بآب فضل سالہا آنرا سیراب داشتند و بتربیت احسان مربی ساختند چون آن کشت و کار بکمال رسید این علوم و معارف ثمرات بخشید انتہی مے آرند کہ بعد از ارتحال حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ در میان مسودات مکاشفات خاصہ مسودہ مسعودہ برآمد کہ آنجا چہار دائرہ کشیدہ بودند و در یک دائرہ ولایت بفتح واو رقم نمودہ و در دائرہ دوم ولایت بکسر واو و در دائرہ سیوم کمال باطنی و در دائرہ چہارم کمال مطلق و در باب ہریکی از دوائر اربعہ را از اخص خواص بعد صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین ــ : ــ در حواشی آن دائرہ موافق مرتبہ آنان بنوعیکہ در غیب از کشف بلاریب معائنہ گردید

: یعنی در صفحہ ۱۵۵ آن مذکورہ دوائر موافق مرتبہ آنہا نوشتہ است ملاحظہ فرمایند ۱۲

رقم فرموده درمیان همه آنها و از ده تن از روسای ایشان در هر دائره بوجه اکمل داخل دیده اند
و حضرت ایشان از ابتدای خدمت حضرت مجدد الف ثانی رانیز داخل و از ده در هر دائره یافته اند

دائره کمال باطنی

در این مقام خواجه علاء الدین بلند تر از خواجه احرار مشائخ چشتیه هم محاذی خواجه علاء الدین سلطان المشائخ
قدری فروتر شیخین سهروردیه از مقام اول اندک فروتر متصل بدائره لیکن سرها محاذی مشائخ
چشتیه ابن عربی تا کمر فخذ کاتب شیخ احمد زیر مقام متصل بدائره قدری فروتر اربعین کاتب
تاکتف تا آخر یارهٔ از فخذ شیخ احمد تا آخر مثل همین انتهی کلامه ۱۲ من خلاصة المعارف تصنیف سید آدم بنوری قدس سره
ثم اعلم ان هذا اسرار غامضة من کلام حضرت قطب الولایت شیخ شیخنا و مولٰنا خواجه محمد باقی بالله قدس سره ۱۲

دائره معرفت مرتبت ولایت بفتح واو من اللاهوت والسیر فیه و غیره من مراتب القرب

خواجه احرار در معرفة وجه الافتراق من النقشبندیه فانهم فیهما اقدام راسخة و حظ الهم وافرة
وجه الافتراق من الچشتیة فی الولایة بکسر الواو و مقامات السلوک وکلهم من الفریقین
من خلص عباد الله داخص اولیائه ۱۲ **خلاصة المعارف**

دائره تکمیل بکمال مطلق ای الکرامة عند الله

حضرت غوث الاعظم رضی الله تعالی عنه و حضرت شیخ محی الدین ابن عربی حضرت خواجه
خواجه کان پیر پیران خواجه نقشبند و خواجه محمد پارسا و خواجه علاء الدین عطار و حضرت
خواجه عبید الله احرار رضی الله تعالی عنهم اجمعین آمین ثم آمین ۱۲

حضرت غوث الثقلین داخل تماما و کمالا و مشائخ اربعه نقشبندیه تمام داخلند و المتاخرین من مشائخهم تحت
هذا المقام متصلین بمحیط الدائرة بل مقدم رؤسهم داخل فیه مولانا محمد قاضی ملا خواجگی خواجه کلان شیخ تاج
مرزا حسام الدین و جمع من اصحابنا ایضا خلون تحت هذا المقام بتوفیق الله تعالی الا الشیخ احمد فانه الی الصدر داخل
فی المقام و بالمآل الی مقدم الفخذ و کذا الکاتب بادنی زیادته حالا و مآلا شیخین سهروردیه الاول الی الصدر
و الثانی القریب من السرة مشائخ خمسه چشتیه الی مقدم الفخذ و المتاخرین من اهل التوحید الصوریه منهم تحت
هذا المقام کانوا خارجین من کماله و من تحت مقام الکمال ۱۲ **خلاصة المعارف**

دائره تکمیل بالکمال المقید بالفناء والبقاء

مشائخ اربعه نقشبندیه داخلون تماما و الغوث و الختم ایضا و المشائخ
الخمسة الچشتیة الی ما بین الصدر و السرة شیخین سهروردیه الاول الی مقام
الصدر و الثانی الی موخره الشیخ احمد و الکاتب داخلان تماما فی التکمیل قد بقی من القدماء خارجین
عن الدائرة ۱۲ **خلاصة المعارف** تصنیف سید آدم بنوری قدس سره

دائره کمال مطلق

خواجه بزرگ داخل قریب پارسا نیز داخل لیکن نیز خواجه احرار تا ساق سلطان المشائخ شیخ
نظام الدین قدس سره تا نصف فخذ شیخ نصیر الدین ایضا تا ساق لیکن باریک شیخ الشیوخ
تا کتف شیخ بهاء الدین تا قریب ناف لیکن این نزدیک شیخ نصیر الدین حضرت غوث الثقلین تمام داخل شیخ محی الدین عربی تمام داخل
بلند شیخ نجم الدین کبری تا کتف شیخ علاء الدولة تمام داخل سید میر علی همدانی تا ناف شیخ احمد بالفعل تا سر داخل

بعد از مرخص شدن ایشان درین مرتبه سیوم از پیر بزرگوار خود بوطن که ملاقات آخر ایشان
بود رضی الله تعالی عنهما چون بسرهند رسیدند چندی آنجا ارشاد نموده بامر و اشاره متوجه بلدهٔ فاخرهٔ
لاهور شدند اکابر آن بلده مقدم محترم ایشان را غنیمت شمرده و از خواص و عوام و علمای و فضلای
و صلحای آن دیار که تفصیل آن بتطویل می انجامد در سلک ارادهٔ آن غوث الانام در آمدند
و صحبت گرم شد و حلقهٔ شغل اتساعی پذیرفت بالجمله در اثنای این فیاضی ناگاه خبر جانکاه واقعهٔ
رحلت حضرت خواجه بایشان رسید آرام دلها به بی آرامی مبدل شد و شربت شیرین
آن صحبت ها بمذاق همه تلخ گردید ایشان متوجه دهلی مبارک شدند و بزیارت روضه متبرکه
مشرف و تعزیت مخدوم زادگان و همشیره ها نموده اند صحاب حضرت خواجه شکستگی دل رنجوری های
از برکت تربیت صحبت ایشان طلب نمودند و لوازم ارادت و نیاز و ابتهال و افتقار چنانچه بحضرت
خواجه بزرگوار بجا می آوردند بتقدیم رسانیدند و جمهور ایشان از صغار و کبار بیعت نمودند ایشان
بحکم وصیت پیر بزرگوار خود و التماس یاران دل افگار مدتی آنجا اقامت فرمودند و بتفقد
احوال آنها پرداختند چنانچه باز نضارت ارشاد و طراوت و سرگرمی حلقه بمثابه که در حیات
حضرت خواجه باقی بالله قدس سره بود از سر نو تازگی پذیرفت آرادة الله تعالی سکونت ایشان را
آنجا بعضی یاران جهة بعضی موانع مصلحت نیافتند خدمت ایشان بحکم العود احمد
بوطن معاودت فرمودند پس هر سال الی مدت حیات ایام عرس حضرت خواجه که در ماه
جمادی الآخر است از سرهند آمده عرس ایشان را تدارک نموده بانجام رسانیده تفقد احوال
مخدوم زادگان نموده و خدام روضهٔ منوره را نواخته باز بسرهند تشریف فرمایشدند

اللهم لا تحرمنا من برکاته

وهم نبیرها

تذکرهٔ تاسعه از منتخب ثانی در ذکر بعضی حوالات بلند و معاملات ارجمند تعریف و تجدید و ما یناسب ذلک ایشان

باب آن کرامات در حضرت اولیا ممتاز بودند

مخفی نماند که حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ در اولیای این امت شان عظیم است و مراتب والا که خال خالی را بآن ممتاز کرده باشند هرچند زبان کتابت از تبیان آن عاجز و حوصله کاتب از تعداد آن قاصر اما بحکم من لم یدرک کله لم یترک کله بیان بعضی از آن معاملات بزرگ و مراتب شگرف می نماید بگوش هوش استماع باید کرد چون ایزد تعالی و تقدس ایشان را مجدد الف ثانی و منور هزار دوم گردانیده وجود شریف ایشان را قائم مقام پیغمبر اولو العزم ساخت بیان او آنکه سنه الف را ایزد تعالی و تقدس بقدرت کامله خود در تغیر امورات تاثیری عطا کرده و عادة اللہ جاری شده که بعد مضی مدت مذکور در امورات دینی و معاملات ظاهری تغیری کلی واقع شود لهذا بر هر الفی پیغمبر اولو العزم با شریعت جدید مبعوث می شد و خلق را از بادیه ضلالت بشاهرات هدایت دعوت می فرمود چنانچه نور ارشاد و هدایت او از محیط عرش تا مرکز فرش شامل حال عالم و عالمیان میبود هرچند باندازه قرب زمان او و بعد او در عالم فتور راه می یافت ایزد تعالی نبی دیگر را مبعوث ساختی تا بمتابعت کتاب و شریعت او ترویج و تجدید اسلام نمودی تا دوره الف اول باتمام رسید بقرب الف دوم باز تغیر و فتور و تفریق کلی در دین اسلام افتادی و ظلمت کفر در عالم مستولی شدی چنانکه اکثر آن امم پرستش اصنام و آلهه باطله گرفتار شدندی آنگاه بعنایت بی غایت الهی در عین غلبات ظلمت کفر و ضعف نور اسلام بر سر سنه الف پیغمبر اولو العزم با معجزات ظاهر و برهان باهر و دلائل روشن و حجت محکم بعالم مبعوث می نمود تا فرو رفتگان ورطه کفر را بساحل ایمان و اسلام ارشاد و هدایت می فرمودند هر کرا سعادت ازلی نصیب می بوده قبول دعوت سالکش می نمود و از زلال خوشگوار ایمان و اسلام کام جان شیرین میساخت و آنکه از شقاوت ازلی از قبول دعوت سالکش ابا می کرد و از دولت ایمان و خلعت اسلام محروم می ماند ایزد تعالی

انتقام او بر ہر قاتل عقوبت فانتقمنا منهم مبدا دگر فنا عذاب عقاب ارین میکرد کما قال
الله تعالیٰ فمنهم من ارسلنا علیهم حاصبا ومنهم من اخذته الصیحة ومنهم
من خسفنا به الارض ومنهم من اغرقنا وما کان الله لیظلمهم ولکن کانوا
انفسهم یظلمون بر سر اصل سخن رویم که چون پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم مبعوث شد و خاتم
النبیین آمد حضرت حق سبحانه وتعالی دعوت او را کامل گردانید و دوره او را تا مادام
قیام ساعت باقی داشت و نبوت و رسالت وانزال کتب و ملک با وختم فرمود لاجرم بحکمت
بالغه خود علمای امت شریف او را حکم انبیای بنی اسرائیل داد و هدایت وارشادی که بانبیاء
تعلق داشت کرامته له بوجود مسعود علمای عامل و عرفای کامل امت او متعلق گردانید چنانچه جناب
نبوی صلی الله علیه وآله وسلم در اخبار خود از این معنی باخبر گردانید علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل فرمود و حدیث نفیس ان الله یبعث علی راس کل مائة سنة
من یجدد لها دینها و چون سنه ہزار از رحلت خواجه ابرار صلی الله علیه وآله وسلم گذشت و در
سنه مذکور ہمان خاصیت الوف ماضیه تبعا در نہاد بود لاجرم فتور کلی در دین واسلام و مدار
وانوار سنت رو بانقباض آورد و ظلمت رسوم کفر و بدعت روز بروز شهرت و استعلا
پذیرفت چندانکه انواع فتور در دین پیدا شد حضرت حق سبحانه وتعالی از کمال
کرم و عنایت خود از امت او که خیر الامم است . بر سر الف ثانی عالمی عارفی تام المعرفتی
و قوی العملی را قایم مقام پیغمبر اولو العزم گردانید و آنچه مضمون حدیث شریف
مثل امتی کمثل مطر لا یدری اوله خیر ام اخرهم . بوجود مسعود شریفش ثابت
گردانید چه آخرین امت متعلق به بعضی الف بود و ایشان را خلعت فاخره تجدید پوشانیده مجدد
الف ثانی گردانیده تازه شد از و شریعت مطهره غرا و تایید یافت ملت شریفه حنیفیه بیضا
سرسبز گشت اشجار یقین و گلگل شگفت چمن بهارستان دین بیت

از و تازه دین گشت بعد از ہزار	بعالم نبی گوئی آمد دو بار

این معنی را بآن حضرت الہام فرمودہ بجرات بافشای آن امر نمودہ چنانکہ خود در مکتوبی بآن ایما فرمودہ اند پس صاحب این نعمت عظمیٰ را باید کہ بخصوصیات علیا ممتاز بود بیت

هزار سال بباید کہ تا باغ جہان
بہر قران و بہر قرن چون توئی نبود
ز شاخ صنعت حق چون تو گل ببار آید
بروزگار بسی گرچہ شہریار آید

بدین مدعا اشارتے از قلم محترم ایشان رفتہ آنجا کہ نگارش نمودہ اند ای فرزند این آن وقت است کہ در امم سابقہ در چنین طور وقتی کہ پر از ظلمت است پیغمبر اولو العزم مبعوث می گشت وابنای شریعت جدیدہ می کرد و در این امت کہ خیر الامم است و پیغمبر ایشان خاتم الرسل علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات علماء را مرتبہ انبیای بنی اسرائیل دادہ اند و بوجود علماء از وجود انبیای کفایت فرمودہ اند لہذا بر سر ہر مائۃ از علمای این امت مجددی تعیین می نمایند کہ احیای شریعت فرماید علی الخصوص بعد از مضیّ الف کہ در امم سابقہ وقت بعثت اولو العزم است و بہر پیغمبر دران وقت اکتفا نمودہ اند در چنین طور وقت عالمی عارفی تام المعرفۃ ازاین امت در کار است کہ قائم مقام پیغمبر اولو العزم امم سابقہ باشد. بیت

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید
دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا می کرد

ای برادر آن قدر فرق کہ در پیغمبر و اولو العزم با پیغمبر او است آن قدر فرق مجدد مائۃ تا مجدد الف است بلکہ اضعاف آن

نبی نیست لیکن برنگ نبی
نگین گشت در حلقۂ اولیا
شقی گر بباید شود بو سعید
بجوشد ز کوشش ہزاران ولی
چو در انبیا خاتم الانبیا
یزید ار بباید شود بایزید

در مکتوب دیگر بعد از این ایما بہ تائید این مدعا نمودہ اند کہ ای برادر این سخن امروز بر اکثر خلائق گران است و از افہام اینہا دور اما اگر بر سر انصاف بیایند و علوم و معارف یکدیگر را موازنہ کنند و صحت و سقم احوال را بمطابقہ آن ملاحظہ نمایند و تعظیم و توقیر شریعت و نبوت را بہ بینند کہ در کدام یکی زیادہ تر است شاید از استبعاد بر آیند

دیده باشند که فقیر در کتب رسایل خود نوشته است که طریقت وحقیقت خادمان شریعت اند ونبوت افضل از ولایت اگرچه ولایت آن نبی باشد ونوشته که کمالات ولایت را بکمالات نبوت هیچ مقدارے نیست کاشکے حکم قطره داشتے نسبت بدریاے محیط وامثال این بسیار رقم نموده خصوصا در مکتوب بیان طوق که بنام فرزندیست آنجا ملاحظه نمایند مقصود ازاین گفتگوی اظهار نعمت حق است سبحانه وترغیب طالبان این طریقت نه تفضیل خود بر دیگران معرفت خدا جل وعلا برآنکس حرام است که خود را از کافر فرنگ بهتر داند تکیف ازاکابر دین

قطعه

ولے چون شه مرا برداشت از خاک	سزد گر بگذرانم سر ز افلاک
من آن خاکم که ابرِ نوبهاری	کند از لطف بر من قطره باری
اگر بر روید از تن صد زبانم	چو سوسن شکر لطفش کے توانم

انتهى کلامه الشریف خدمت حضرت مولانا هاشم که از اعاظم خلفاے مبارک ایشانست در زبدة المقامات می نویسند که مرا در دل خطور میکرد که اگر یکی از اعاظم علمای وقت این معنی را که حضرت سبحانه ایشان را مجدد الف ثانی ساخته مسلم میداشت تایید تام میبود تا روزی با این خطره بخدمت ایشان رسیدم با این فقیر خطاب نموده فرمودند مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی که در علوم عقلیه ونقلیه وتصانیف علیه چون او فی الحال در دیار هند نمی نماید بما نوشته بود وتبسم نموده فرمودند یکی ازان فقرات مدحیه آن بود که مجدد الف ثانی این از خوارق آنحضرت بوده که خطره او را دریافته مقصد خطره او را باو بیان نمودند وتسلی کلی دادند می آرند که مولوی عبد الحکیم علیه الرحمة شبے حضرت مجدد الف ثانی را بخواب دیده بود که این آیت مبارک باو خواندند قل الله ثم ذرهم بعد از دیدن این واقعه بخدمت ایشان آمده مرید شد وتعلیم طریقه گرفت واز مخلصان حقیقی گشت وپیشتر ازین واقعه میگفت که من اویسی

حضرت مجدد الف ثانی ام بیں خداوند این مرتبہ را کہ مجدد الف باشد لابد خصائص عالی
ومراتب متعالی است ہر چند تمام آن خصائص ومراتب نمی توان ایراد نمود اما چندی ازانہا را
رونق دہ این اوراق می گردانم وباللہ التوفیق منہا ظاہر شدن استعداد قطبیت
ایشان بر پیر بزرگوار ایشان قبل از رسیدن آنحضرت بخدمت آن خواجہ صفا کیشان
بچندین سال منہا نور عالم افروز ایشان راہم پیش از ظہور معاملہ ایشان بچندین مدت
بصورت مشعل باشمع عظیم کما مرّ منہا برنگاشتن آن خواجہ عالی شان در بدایت
سلوک ایشان بمخلصی کہ فلان بدان ماند کہ چراغی شود کہ عالمہا ازو منور گردد منہا باز
فرمودن بیکی از مخلصان درحین التماس وکہ چون ایشان بیایند التماس نمایم کہ کار ترا
بنہایت رسانند منہا حصول بشارت مرتبہ مرادیت ومحبوبیت مر ایشان را از خواجہ
صفاکیشان منہا سرعت سیر وسلوک ایشان بحدیکہ در عرصہ دونیم ماہ بکمال واکمال
رسیدند منہا نوشتن پیر بزرگوار ایشان بسوی ایشان کہ مدتیست کہ عرض نیازمندی
بدرگاہ ولایت پناہ نکردہ ایم منہا تحریر نمودن آن مرشد عالی مقدر با ایشان کہ سخن درویشان
بحضرت شما نوشتن بغایت بیشرمی است منہا رقم فرمودن آن خواجہ کہ ما را حدّ خود باید
نگاہ داشت وازفضول احتراز باید نمود منہا تمیئن نمودن آن مقتدای جہان —

مصرعہ وللارض من کأس الکرام نصیب

منہا چہ شد کہ مشعلہ مجددی از فتیلہ باقی باللہ جست منہا نگارش فرمودن
آن قدوۃ الاولیاء با ایشان کہ شیخ الاسلام انصاری قدس سرہ فرمودہ من مرید خرقانی ام
اما اگر خرقانی درینوقت بودی باوجود پیری اش مریدی من می گروی یعنی حال ما وشما چنین است
منہا نوشتن کہ احوال ما نہ از روی استغنا است موقوف اشاراتیست منہا تحقیق نمودن
پیر مبارک ایشان احوالات خود ومخلصان حضور خود را از ایشان منہا از ہمہ عجوبہ تر
استفاضہ نمودن آن پیر بزرگوار از ایشان کما اشیر الیہ فی التذکرۃ الثامنۃ من

هذا المنتخب منها فرمودن آن خواجه عالی شان که ایشان آفتابی اند که مثل هزاران ستاره در ضمن ایشان گم اند کما مر دیگر خصائص عالی که خود ایشان چه بتقریر و چه بتحریر صریحا اشارة وکنایة اشارت بآنها فرموده اند منها بعد از افاضه پیر بزرگوار ایشان نسبتهای عالیه خود را بایشان و همه مشائخ طرق خود را حواله بایشان و ایشانرا بمقامات عالیه خود و ملبرون و از خلص نسبتهای خود عطا فرمودن چنانچه در رساله مبدء و معاد مذکور است منها آنکه نسبتهای ولایت و اقتباس کمالات نبوت را که بر بعضے اولیای رحمهم الله تعالی بعض دون بعض جلوه گردانیده اند ایشانرا بهمه آن نسبتهای نواخته اند و بمعارف هریکی سرافراز ساخته چنانکه بزبان مبارک فرمودند که از کمال عنایات او سبحانه در حق این بنده و کمترین اینست که هیچ گونه ازین راه نماند الا که این حقیر را بر آن عبور دادند از نسبت علیه سریان و معیت و احاطه وحدت و تشبیه و تنزیه و اسرار اینجهانی و آن جهانی وجوبی و امکانی علیحده علیحده بمحض کرم بهره ور گردانیدند منها که حضرت علی کرم الله وجهه المقدس ایشانرا علم سموت آموخته چنانکه در عرائض بخدمت حضرت خواجه قدس سره معروض داشتند منها حضرت خضر و الیاس علیهما السلام بایشان ملاقات نموده از حقیقت حیات و ممات خود بیان نموده اند چنانچه ایشان در مکتوبے بآن تصریح نموده اند منها که ایشانرا در مبادی سلوک روحانیت ابو العباس خضر علیه السلام بعلوم لدنی نواخته بود چنانچه اشاره بآن تصریح در مبدء و معاد فرموده اند منها آن است که حضرت خاتمیت علیه و علی آله الصلوة و التحیة ایشان را مجتهد علم کلام ساخته چنانچه بیان آن در مکتوبی نموده اند و بر ناظران علوم ایشان صدق اینمعا مستور نیست منها از آن جمله است که خدمت ایشان روزی در حلقه مراقبه بودند و بانکسار و دید قصور اعمال رفته که ندائی در رسید که غفرت لك و لمن توسل بك بواسطة او بلا واسطة الی یوم القیمة و باظهار آن امر فرمودند در

رسالہ مبدء و معاد رقم زدہ قلم مبارک شدہ منہا روزی بر روح یکی از فرزندان متوفی طعام پختہ در آن اثنا بخاطر مبارک رسیدہ مضمون آیۃ انما یتقبل اللہ من المتقین کہ در من اتقا کجا و چگونہ امید قبول باشد ناگاہ ندا رسید انک من المتقین منہا می فرمودند کہ ہرگز من خود بہ تہجد برنخاستم بلکہ ہمیشہ مرا باذن و اعلام و صدا و امثال آن در ثلث آخر شب بیدار کردہ اند یکبار آنکہ بیدار سازند بیدار شدم گفتم من کیستم کہ بخود برخیزم و بہ بندگی و طاعت او تعالی آویزم باز سر را بخواب نہادم لمحہ نرفتہ بود کہ از ہر طرف آواز و اعلام برخاست ثلث آخر شب بیدار کردند منہا حضرت مجدد الفثانی را مبشر گردانیدند برآنکہ بر ہر جنازہ کہ تو بنماز آن حاضر شوی آن میت مغفور است منہا بر مقبرہ کہ ایشان برای اموات طلب آمرزش نمودند ملہم شدند برآنکہ عذاب از اہل آن مقبرہ برداشتند چنانکہ دو شاہد برین مدعا در ذکر حضرت امام رفیع الدین کہ از اجداد مبارک ایشان است ذکر یافتہ منہا آنکہ ایشان را بشارت دادند کہ با آنکہ این علوم کہ تو گفتہ و تحریر نمودہ ہمہ از ماست و تا خصوصا علومی کہ دران نحوی از تزرد داشتند بخصوصیت و صدق آنرا وانمودند و حقیقت آنرا معلوم فرمودند منہا فرمودند کہ شریعت را دیدم کہ در کوچہ ما فرود آمدہ چنانچہ کاروانے در سرائے فرود آید منہا فرمودند کہ در دہ آخر ماہ رمضان بعد از تراویح کسلے در خود یافتم رفتم کہ بر فراش خود تکیہ کنم وقت اضطجاع از غلبہ کسل فراموشم شد کہ پہلوی راست خود را اول بر زمین نہم چنانکہ مسنون است بر پہلوی چپ تکیہ نمودم بعد از دراز کشیدن بیادم آمد کہ ترک سنت شد نفس از کاہلی چنان معقول ساخت کہ از روی سہو و نسیان شدہ لیکن مرا خوف ترک سنت شد لاجرم تمام برخواستہ بہ پہلوی راست اضطجاع نمودم متعاقب آن عمل از کرم الٰہی فیوضات انوار نامتناہی بظہور رسیدند در دادند باین قدر کہ رعایت نمودی ترا در آخرت از ہیچ وجہ عذاب نکنم و بسبب این رعایت خادم کہ پای تو می مالید آن را نیز آمرزیدم

منها ازآن جمله است که در عشره آخر رمضان فرموده اندکه امروز معامله عجب گذشت بر عرش خود تکیه کرده بودم چشم فراخابیده که احساس نمودم که برآن عرش من دیگری آمده نشست چه مے بینم که سید اولین و آخرین است صلی الله علیه وآله وسلم فرمودند آمده ام تابرای تو اجازت نامه نویسیم و تاحال برای کسی چنین ننوشته ام دیدم که در متن آن نامه الطاف عظیمه که تعلق باین جهان داشت ثبت نمودند و بر ظهر آن عنایات کثیره که متعلق بآن عالم بود رقم فرمودند چنانکه این معنی را در مکتوبے از مکاتیب دفتر ثالث است نگارش فرموده اند و این مکتوب شریف بدست خط مبارک که در آن دیگر فوائد زوائد از این است بعینه نزد این فقیر است که آن را تعویذ جان و حرز امان می انگارم **منها** ایشان را از جناب نبوی بشارت رسید که فردا چندین هزار کس را به شفاعت تو بخشند خدمت مولنا هاشم علیه الرحمة می نگارد که فردای آن روز که ایشان را این بشارت رسیده بود بشکرانه آن طعامی کردند و قصه را باز نمودند **منها** در رسائل خود نوشته اند که الحمد لله الذی جعلنی صلة بین البحرین و مصلحا بین الفئتین چه این عبارت در جای ثبت شده که ایشان در کلام صوفیه کرام و علمای عظام تطبیق داده اند جدال فریقین را راجع بتفاوت لفظی نموده اند و در معنی موافق ساخته بنوعیکه هیچ شبهه نمانده آنجا این عبارت املا فرموده اند خدمت مولانا هاشم مذکور قدس سره مے نویسند که میان این فقیر و عالمی که در آنوقت مرجع بوده مشاجرتے واقع شد او گفت که این قسم معاملات عظمی که شیخ تو ادعا مے کند مے بایست که از سرور دین و دنیا در رنگ مهدی موعود در حق او حدیثے روایت میشد باو گفتم که علم جمیع احادیث بما و شما ثابت نه از کجا معلوم شود که حدیث در این باب وارد نشده آن عزیز گفت جمع الجوامع شیخ سیوطی نزد من حاضر است و کم حدیثی از وے خارج باشد بیا تا هم در باب فضائل این امت جستجو کنم تا دیده شود که

حدیثے درین باب برآید کہ دلالت کند بدعائی ایشان راہبر و متوجہ شدہ کتاب
را کشادیم در باب فضائل این امت حدیثے کہ دلالت تمام داشت بمدعاے
ایشان برآمد و آن حدیث اینست یکون فی امتی رجل یقال لہ صلۃ یدخل
الجنۃ بشفاعتہ کذا وکذا من باین فاضل گفتم کہ این حدیث اشارہ بحال
ایشان است و ایشان خود را صلہ فرمودہ اند و عبارت مذکورہ و بشارت سرور
دنیا و دین باین راست می آید گفت احتمال دارد و خاموش شد این مقدمہ را
بآن حضرت رسانیدم تبسم نمودند و شکرانہ آنرا برزبان آوردہ درحق این بندہ
التفات ہا فرمودند منہا خدمت ایشان را بانوار و برکات ہفت درجہ متابعت
حضرت خاتمیت علیہ الصلوٰۃ والتحیہ مشرف گردانیدند تحقیق آن ہفت
درجہ با حصول آن دولت درحق ایشان در مکتوب پنجاہم از دفتر ثانی مکتوبات قدسی آیات
ثبت یافتہ خوانندگان آن از آنجا پی بعلو درجہ ایشان خواہند برد و منہا
از آن جملہ است کہ خناس را وسواس بمحض کرم از سینہ بے کینہ ایشان بیرون کردہ
اند چنانکہ فرمودہ اند کہ در نماز ضحے بودم دیدم کہ بلائی عظمیٰ ناگاہ از سینہ من بیرون رفت
بعد از آن مرئی شد کہ آشیانہ اورا نیز از سینہ من دور کردند ظلمات کثیرہ کہ در نواحی آن بود اثرے
از آنہا نماند و انشراح عجیب سینہ را رو داد و معلوم کردند اینکہ از صدر تو بیرون شد
خناس است کہ پیغامبر علیہ الصلوٰۃ والسلام باستعاذہ از آن مامور گشتہ بود
و نیز وانمودند کہ خطراتے کہ در اصول دین پیدا می شوند منشاء آنہا ہمین خناس است کہ در صدر
آشیانہ دارد و بہر وقت نیشہا میزند منہا شرک خفی را از عبادات ایشان بردہ اند میفرمودند
کہ چندروز دید قصور اعمال بر نہجی استیلای نمودہ کہ چون در نماز در فاتحہ بلفظ ایاک نعبد
میرسیدیم حیران میشدم کہ اگر این لفظ را بخوانم کہ بمفہوم آن متحقق نیم پس در اثنای قرات
مصداق کلمہ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ باشم و اگر نخوانم بے آن نماز درست نیست

تا آنکہ حضرت حق سبحانہ وتعالی بہ محض کرم شرکرا از عبادت من برداشت ونعمت الا للہ الدین الخالص بہ ظہور پیوست الحمد للہ علی ذلک منہا آنکہ ایشان را از غایۂ اتباع آنسرورؐ درسوخ علم وعمل با مام اعظم ابو حنیفہ کوفی وامام مکرم شافعی مطلبی وکبار تلامذہ ہریک رضی اللہ تعالی عنہم فنای وبقای بہم رسیدہ چنانچہ فرمودہ اند در حلقہ صبح بودم ناگاہ یک گونہ فنای مخصوص رو داد کہ تعیّنی کہ مرا بود برفت تا مدتے کشید تا بعد از نماز عصر آن روز دیدم کہ امام الائمۃ ابو حنیفۃ کوفی رضی اللہ تعالی عنہ با جمیع از شاگردان وجمیع علمای مجتہدین مذہب خود گرد من مجتمع اند ومرا احاطہ نمودہ وبعضے از اساتذہ امام مذکور چون ابراہیم نخعی نیز بنظر در آمدند آنگاہ دیدم کہ نور امام ونور ہر یک از ائمہ کرام در من در آمد ومن بآن انوار ایشان تعیین بقا یافتم وتمامہ متجسم از ان انوار شدم ونور ہر واحدی را جدا جدا اجزای خود میدیدم بعد از دو سہ روز از این معاملہ ہمان قسم تعیین وبقا با امام شافعیؒ وتلامذہ وعلمای مذہب او بہ ظہور رسید ودیدم کہ علمای حنفیہ از من بیرون آمدند وامام شافعی رح با تلامذہ ومجتہدین مذہب خود در من در آمدند ومانند طائفہ اولی انوار ایشان اجزای من شد بعد از ساعتی چند دیدم کہ انوار حنفیہ بسنن سابق باز آمد والحال خود را بانوار فریقین متحقق می یابم بعدہٗ فرمودہ اند در ان وقت چنان مشہود گردید کہ حق از این ہر دو امام ہمام بیرون نیست آنچہ از حنفی ماندہ شافعی گرفتہ وآنر ایشان تجاوز نمودہ دو حصہ تمام ابو حنیفہ رح مسلم است وثلث بطرف ثانی رحمہما اللہ تعالی منہا وہم از انجملہ است آنکہ مشایخ نقشبندیہ ومشایخ قادریہ راقدس اللہ اسرارہم برسر ایشان مشاجرت رفت تا آنکہ مشایخ طرق دیگر رح رسیدہ صلح دادند کما مر منہا فرمودہ اند کہ ہر کہ داخل طریقہ ما شدہ وخواہد شد تا قیامت بواسطہ وغیر واسطہ از رجال ونسا ہمہ را بنظر ما آوردند واسم ونسب ومولد ومسکن او را بما دانانیدند اگر خواہم ہمہ را یک بیک بیان نمایم مثنوی

بی شگاف روزن ودیوارہا	مطلع باشند بر اسرارہا

بلکہ

بلک پیش از زادنِ تو سالها　　دیده باشندت ترا با حالها
عارفان که جام حق نوشیده اند　　رازها دانسته و پوشیده اند

منها برایشان ظاهر گردیده اند که در هند انبیائی بوده اند علی نبینا وعلیهم
السلام که بعضی سه تن وبعضی دو تن گردیده اند وایضا قبور متبرکه بعضی ازاین انبیا
راکه درآن دیار آسوده اند نیز بایشان نموده اند وانوار آنرا مشاهده فرموده منها احوال
مآل مشایخ جبل ومشرکان فطرت رسل که نزد ما نزدیه این جماعت در دوزخ خواهند بود
ونزد اشعریه برخلاف آن بایشان مکشوف گردانیدند که بعد از بعثت واحیار اخروی آنها را
درمقام حساب داشته باندازه جریمه معاتب ومعذب خواهند ساخت واستیفای حقوق
نموده در رنگ حیوانات غیر متکلف ایشانرا نیز معدوم مطلق ولاشی محض خواهند فرمود
ودر مکتوب دو صد وپنجاه ونهم[259] از جلد اول این قصه مسطور است وچنان برنگاشته اند که این
مسئله را چون در محضر انبیای کرام علیهم الصلوة والسلام عرض نموده آمد همه تصدیق
فرمودند ومقبول داشتند وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللهِ سُبْحَانَهٗ منها آنکه ایشان را از اسرار
قضا مبرم ومعلق مطلع گردانیدند وحکمی از احکام یک قسم قضای مبرم را بالتماس ایشان
پذیرفتند منها ایشان را از علمای راسخین گردانیدند واز کاشفان اسرار مقطعات
قرآنی ورموز متشابهات فرقانی چنانکه نگارش نموده اند که این فقیر تا مدتها ستر متشابهات را
مفوض بعلم حضرت حق سبحانه میساخت وعلمای راسخین را غیر از ایمان بمتشابهات نصیبے یافت وتاویلات
که بعضی علمائے صوفیه بیان کرده اند آنها را لائق آن متشابهات نمیدانست آن تاویلات را از اسراریکه
قابل استتار باشند تصور نمیکرد چنانچه عین القضات از الف لام میم الم خواسته که بمعنی در دست
که لازم عشق است وامثال آن آخر کار چون حضرت حق سبحانه بمحض فضل شمه از تاویلات متشابهات
را برین فقیر ظاهر ساخت وجدولی از ان دریای محیط بزمین استعداد این مسکین کشاده گردانید دانست که
علمای راسخین را از تاویلات متشابهات ومقطعات نصیب وافر است وتفصیل آنرا در زبدة المقامات

بلکہ پیش از زادن تو سالہا | دیدہ باشندت ترا با حالہا
عارفان کہ جام حق نوشیدہ اند | رازہا دانستہ و پوشیدہ اند

منہا برایشان ظاہر گردیدہ اند کہ در ہند انبیائی بودہ اند علی نبینا وعلیہم السلام کہ بعضی سہ تن و بعضی دو تن گردیدہ اند و ایضا قبور متبرکہ بعضی ازاین انبیا راکہ در آن دیار آسودہ اند نیز بایشان نمودہ اند و انوار آنرا مشاہدہ فرمودہ منہا احوال مآل مشاہیق جبل و مشرکان فطرت رسل کہ نزد ماتریدیہ این جماعت در دوزخ خواہند بود و نزد اشعریہ برخلاف آن بایشان مکشوف گردانیدند کہ بعد از بعثت و احیار اخروی آنہا را در مقام حساب داشتہ باندازہ جریمہ معاتب و معذب خواہند ساخت و استیفای حقوق نمودہ در رنگ حیوانات غیر متکلف ایشان را نیز معدوم مطلق و لاشیٔ محض خواہند فرمود و در مکتوب دو صد و پنجاہ و نہم [259] از جلد اول این قصہ مسطور ہست و چنان برنگاشتہ اند کہ این مسئلہ را چون در محضر انبیای کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام عرض نمودہ آمد ہمہ تصدیق فرمودند و مقبول داشتند وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ منہا آنکہ ایشان را از اسرار قضا مبرم و معلق مطلع گردانیدند و حکمی از احکام یک قسم قضای مبرم را بالتماس ایشان پذیرفتند منہا ایشان را از علمای راسخین گردانیدند و از کاشفان اسرار مقطعات قرآنی و رموز متشابہات فرقانی چنانکہ نگارش نمودہ اند کہ این فقیر تا مدتہا ستر متشابہات را مفوض بعلم حضرت حق سبحانہ میساخت و علمای راسخین را غیر از ایمان بمتشابہات نصیبے یافت و تاویلات کہ بعضی علمای صوفیہ بیان کردہ اند آنہا را لائق آن متشابہات نمے دانست و آن تاویلات را از اسرار یکہ قابل استتار باشند تصور نمیکرد چنانچہ عین القضات از الف لام میم الم خواستہ کہ بمعنی در دست کہ لازم عشق است و امثال آن آخر کار چون حضرت حق سبحانہ بمحض فضل شمہ از تاویلات متشابہات را برین فقیر ظاہر ساخت و جدولی از ان دریای محیط بزمین استعداد این مسکین کشادہ گردانید دانست کہ علمای راسخین را از تاویلات متشابہات و مقطعات نصیب وافر است و تفصیل آن را در زبدۃ المقامات

و کتب ایشان باید جست این منتخب حامل تفصیل نمی تواند شد آورده اند که بعد الحاحات مخدوم زادگان در اطلاع
این اسرار ابمقطعات متوجه شدند باظهار یک حرف ق اذن یافتند آنرا بیان نمودند و سامعان را ربودند
و مخدوم زادگان را منع از اظهار آن نمودند منها ایشانرا در سیر مقامات صغری جامع گردانیدند میان قطب
اقطاب و قطب افراد و آن مرتبه از نوادر است منها بر ایشان مشارب و تمیز کمالات ولایات انبیا علیهم
الصلوات والتحیات و کذلک طالبانی که بر قدم پیغمبری از پیغمبران اند مکشوف گردانیدند و تفاوت
اقدام هر یک را دران مشارب وا نموده چنانکه می فرمودند که فلان در ولایت موسوی نسبتی
نزدیک نقطه مرکز و فلان قریب دائره و امثالها و این نیز از نوادر است چنانچه می آرند که شیخ
نجم الدین کبری قدس سره را علم بمشرب خود نبود باوجودیکه قطب زمانه و مقتدای اولیای
وقت خود بود چون خواست که معلوم او شود یکی از مریدان را بنزد بزرگی که باین علم ممتاز بود
فرستاد آن بزرگ در اثنای تفتیش حال از ان طالب پرسید که جهود کما چون است
آن مرید ازین حرف دل تنگ بحضرت شیخ خود باز گشت از آنچه شنیده معروض
داشت شیخ بتواجد بر خاست و گفت مقصد ما بحصول پیوست و معلوم شد که ما
بقدم کلیم الله علیه السلام بوده ایم که جهود امت او را گویند منها حضرت
حق سبحانه ایشان را بمحض کرم قدرتے و قوتے عطا نموده بود و تصرف بخشیده
که یکی را از ولایتی و مشربی که در آن بود بولایتی که فوق آن بود می رسانیدند چنانچه
بمخدوم زاده بزرگ قدس سره رقم نموده اند که شما را بعد از ولایت موسوی
بولایت محمدی آورده شد منها تعین وجودی و تعین حسی که تا غایة الحال
عارفی بآن لب نه کشوده بر ایشان ظاهر گردانیدند و باسرار و انوار آن مرتبه علیا
ایشان را مشرف ساختند منها ایشانرا باسرار معاملات قلوب خمسه نواخته اند
خصوصاً بمرتبه علیا که بقلب خامس متعلق است و آن از مقالات شگرف است چنانچه در
فقره از فقرات رساله مبدء و معاد بیان فرموده اند فاذا بلغ العارف

الاتم معرفۃً والاکمل شہوداً هٰذا المقام العزیز وجودُہٗ الشریف رتبتہ یصیر ذلک العارف قلبا للعوالم کلّہا والظہورات[1] جمیعًا وهو المتحقق بالولایۃ المحمدیۃ والمشرف بالدعوۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ فالاقطاب والابدال والاوتاد داخلون تحت دائرۃ ولایتہ والافراد والاٰحاد وسائر فرق الاولیاء مندرجون[2] تحت انوار هدایتہ لما هو النائب مناب رسول اللّٰہ والمهدی بهدی حبیب اللّٰہ وهٰذہ النسبۃ الشریفۃ العزیزۃ وجودها مخصوصۃ باٰحاد المرادین ولیس للمریدین فی هٰذہ الکمال نصیب هذا هو النهایۃ العظمی والغایۃ القصوی لیس فوقہ کمالٌ ولا اکرم منہ نوالٌ لو وجد بعد الوف سنۃ مثل هذا العارف لاغتُنِم ویسری برکتہ الی مُدۃٍ مَدیدۃ واٰجالٍ متباعدۃ وهو الذی کلامہ دواء ونظرہ شفاءٌ والحضرۃ المهدیُّ سیوجد علی هٰذہ النسبۃ الشریفۃ من هٰذہ الامۃ الخیّرۃ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ وحصول هٰذہ الدولۃ القصوی منوطۃ باتمام طریقی السلوک والجذبۃ تفصیلاً مرتبۃ بعد مرتبۃ واکمال مقام الفناء الاتم والبقاء الاکمل درجۃ بعد درجۃ هذا لا یتیسر الا بکمال متابعۃ سید المرسلین وحبیب رب العالمین علیہ وعلی اٰلہ من الصلوۃ افضلها ومن التسلیمات اکملها الحمد للّٰہ الذی جعلنا من متابعیہ والمسئول من اللّٰہ سبحانہ کمال متابعتہ والثبات علیہ والاستقامۃ علی شریعتہ یرحم اللّٰہ عبدا قال اٰمینا وهٰذہ المعارف من الاسرار الدقیقۃ والرموز الحقیقۃ ما تکلم بها احد من اکابر الاولیاء وما اشار الیها واحد من اعاظم الاصفیاء استاثر اللّٰہ سبحانہ هذا العبد

[1] لہ قولہ والظہورات ای ورود انوار المتجلیۃ ومن وصل الی هذا القلب هو المتحقق بالاتباع علیہ الاصلی من اول زمانہ الی الان مناسبۃ بالفتنی ووقتہ اتم ۱۲

[2] لہ القلب الخاص ۱۲ / ثم الذین بدلوا اراواحهم بارادۃ اللّٰہ تعالی ۱۲

بهذه الاسرار وافشاءها بصدقه حبيبه عليه وعلى آله الصلوٰة والسلام
ولنعم ما قال فی الشعر الفارسی بیت

اگر بادشہ بر در پیرزن	بیاید تو ای خواجہ سُبلت مکن

لیس قبوله تعالیٰ معلقا بشیٔ ولا مسببًا بسبب یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ وصلی الله علیٰ سیدنا محمد واله وصحبه وسلم وبارك علیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملائكة المقربین وعلی عباده الصالحین والسلام علیٰ من اتبع الهدیٰ والتزم متابعة المصطفیٰ علیه الصلوٰة والسلام منها ایشان را الہام ساختند کہ دنیای ترا آخرت گردانیدم جناب حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہ العزیز مکتوبے در معنی این کلام نوشته اند کہ بعضی تنعمات این نشان فانیہ کہ موجب تنقیص درجات اخرویہ است در حق ایشان چنین بود کہ نعیم دنیا حکم نعیم آخرت پیدا کرد ونیز ہرچہ در دنیا مشہود گردد بی شائبۂ ظلیت نیست وآن نشاء تاب آنکہ بے ازالہ این شائبہ جلوہ گر شود ندارد مگر انسرور دین و دنیا را این دولت عطا فرمودہ بودند حضرت مجدد الف ثانی را از غایت کمال اتباع آنسرور اگر از الوش خوان آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نصیبہ دادہ باشند مینشاید چہ ہر کمالے کہ پیغمبرے را بود کمل تابعان او را از ان نور نصیبے رسد وایشان نیز بآن نصیبہ در بعضی مرقومات خود اشارتہا نمودہ اند ونیز می تواند بود کہ مراد از این فرمودہ ایشان آن بود کہ ہرچند مشہود عارف اکمل باشد تا در قید حیات اینجہانی است مقید حبل الخیال است وخلاصی بکلی از قید خیال در این نشاء محال چنانکہ مولنا رومی قدس سرہ قریب احتضار می فرمود مثنوی

(حاشیہ: لے من مقالات العلیہ خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲)

من شوم عریان زتن او از خیال	تا خرامم در نہایات الوصال

مگر آنکہ فردے را از کمال کمل تابعان انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام بطفیل ایشان بہرہ رسیدہ باشد
چہ خلاصی از قید خیال در این نشاء در ولایت انبیا است کہ باصل الاصل
متعلق است منہا ایشان را از اسرار انوار حقیقت قرآنی و حقیقت کعبہ ربانی
و حقیقت بیت المقدس بہرہ فراوان بخشیدند کما یفہم من مکاتیبہ المتعددۃ
منہا ایشان از وراء آفاق و انفس معاملہ نمودہ اند کہ انفس نزد آن چون آفاق است
بیان مجمل آن در رسالہ مبدء و معاد نمودہ و مفصل تفصیل در مکتوب چہل سیوم
از جلد دوم فرمودہ اند و معاملہ کالرؤیۃ را در آن اثبات نمودہ اند و رقم کردہ کہ این
دولت عظمیٰ است کہ بعد از زمان اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین
کم کسے باین مستسعد گشتہ است ہر چند این سخن مستبعد می نماید و مقبول اکثری
نمیگردد اما اظہار نعمت عظمیٰ می نمایم کو تہ اندیشان قبول کنند یا نہ این نسبت فردا
بروجہ اکمل در حضرت مہدی علیہ الرضوان ظہور خواہد یافت منہا آنکہ
حق سبحانہ ایشان را بحق الیقین مشرف ساختہ کہ حق الیقین دیگران نزد آن علم
الیقین است چنانچہ این معنی را در مکتوب چہارم از جلد دویم بیان نمودہ اند
و فرمودہ کہ ازین حق الیقین چہ گوید اگر گوید کہ فہم کند و چہ دریابد این معارف از حیطہ
ولایت خارج است ارباب ولایت در رنگ علمای ظواہر در ادراک آن عاجزند و در
درک آن قاصر این علوم مقتبس از مشکوۃ انوار نبوت اند علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و
السلام و التحیۃ کہ بعد از تجدید الف ثانی بہ تبعیت و وراثت تازہ گشتہ اند منہا
بایشان راہی کہ ورای جذبہ و سلوک است نمودہ اند آنرا براہ اقتباس نبوت تعبیر فرمودہ اند
و بیان آن در مکتوب صد و یکم از جلد اول کردہ اند منہا ایشان را بکمال متابعت
سید انبیا بمقامیکہ فوق مقام رضا است مشرف گردانیدہ آنرا بہ محبت ذاتی
تعبیر نمودہ اند و آن نسبتیا عزیز الوجود است کہ کسی از اولیا بآن اشارہ نفرمودہ اند

منہا

منہا ایشان از درجات ولایۂ ثلاثہ صغری وکبری وعلیا کہ ولایت اولیا وانبیا وملائکہ است
منکشف گردانیدند ومحقق ساختند بدان چنانچہ در مکاتیب علیہ مبین ومشرح است
منہا ایشان را بحض الطاف خزینہ رحمت گردانیدند چنانکہ در مکتوب سیصد وپانزدہم
از دفتر اول بیانے یافتہ منہا بایشان معلوم گردانیدہ اند کہ از ایشان تا ظہور مہدی
آخر الزمان چون ایشان دیگرے باین کمال ظہور نخواہد آمد منہا در رسالہ
مبدء ومعاد نگارش فرمودہ اند کہ در اوائل حال مے بینم کہ در مکانے طواف
می کنم وجمع دیگر نیز دران طواف بامن شریک اند وبطوی سیر آن جماعت تا
حدیست کہ تا من یکدورہ طواف را بانجام می رسانم آنجماعت دو سہ قدم مسافت
قطع میکنند ودر آن اثنا معلوم می گردد کہ اینمکان فوق العرش است وجماعت
طواف کنندگان ملائکہ کرام اند علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام وَاللّٰہُ
یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ منہا ایشان را
بتجدید الف ثانی مبشر گردانیدند چنانچہ ذکر یافت واین ہمہ خصائص آن بیان
شد وخدمت مولانا ہاشم از جملہ خصائص پنج خاصیہ عظیمہ را در عبارت
تازی در کتاب خود ذکر کردہ است وآن این است الاولی مندرجۃ فی
دعائہ الشریف الحمد للہ الذی جعلنی صلۃ بین البحرین ومصلحا
بین الفئتین وھی مرقومۃ فی المکتوب السادس من الجلد الثانی والثانیۃ
وصولہ قدس سرہ بمقام المقربین الذین مرتبتھم فوق اصحاب الیمین کما ان
اصحاب الیمین فوق اصحاب الشمال بالمرتبۃ العلیا وھذا مسطورۃ
من قلمہ الشریف فی المکتوب الاربعین من الجلد الثانی والثالثۃ کلامہ
سبحانہ وتعالی معہ قدس اللہ سرہ شفاھا وذلک للافراد الانبیاء
علیھم الصلوٰۃ والطیبات وقد یکون ذلک لبعض الکمل من متابعیھم

بالتبعیۃ

بالتبعیۃ والوراثۃ واذا انتزھٰذا القسم من الکلام مع واحد منھم سمی محدثا کما کان امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اشارہ باین است آنچہ در بیاض خاص خود حضرت عروۃ الوثقیٰ مرقوم فرمودہ است کہ حضرت مجدد الف ثانی را رضی اللہ تعالیٰ عنہ بوراثت جد مبارک ایشان فاروق اعظم محدث بفتح دال گردانیدند الحمد للہ علیٰ ذلک و الرابعۃ مندرجۃ فی المکتوب التاسع والسبعین من الجلد الثالث وھی انہ سبحانہ اعطی لہ قدس سرہ ذاتا قیوما للعالم الذی ھو اعراض مجتمعۃ الخ والخامسۃ فی المعرفۃ التی یتعلق باصلہ ان طینتہ من بقیۃ طینۃ نبیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کطینۃ النخلۃ من بقیۃ آدم علیہ السلام و از خصائص عظمی آن است کہ قریب بایام وصال فرمودند کہ ہر کمالیکہ در نوع بشر ممکن است مرا اعطا فرمودند بوراثت و تبعیت سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام بدان محقق ساختند و اگر خواہم آنرا بمقدمات معقولہ معقول مستمعان نمایم بہجی بیان فرمودند کہ مستمعان محسوس نمودند منہا می فرمودند کہ نسبت خاصہ ما تا انقراض این نشاء در فرزندان ما خواہد ماند منہا از ہمہ عجب تر از خصائص ایشان آنکہ حق سبحانہ ایشانرا با وجود تبعیت و وراثت بہ نصیبی از اصالت ممتاز گردانید چنانکہ تفصیل آن در مکاتیب علیہ مندرجہ است

مصرعہ۔ قلم اینجا رسید سر بشکست ؎ بیت

گر بگویم شرح این بیحد شود	مثنوی ہشتاد من کاغذ شود

اگر عالمی عارفی بانصاف در مکاتیب لطیفہ و رسائل ایشان عبور فرماید بیش ازین بخصائص ایشان پے بردہ این مقدار کہ بیان نمودہ شد نیز بسیار است اذعان و قبول از خوانندگان و شنوندگان درکار بیت

راز جز با رازدان انباز نیست | راز اندر گوش منکر راز نیست

اگر بیش ازین شوق استماع احوال مبارک ایشان از قسم معارف علیه و کمالات سنیه و خصوصیات عالیات و نکات نادرات راجویان باشند پس بمقامات مولنا هاشم علیه الرحمة که مسمی بزبدة المقامات است یا بحضرات القدس که جمع مولانا بدرالدین است که هر دو اکابر از جمله خلفای جهت مند ایشان اند رحمها بهما رجوع نمایند تا تفصیل احوال ایشان و کیفیت مقال و والای نشان معلوم گردد که این حقیر درین منتخب از گلشن بگلی و از خرمن بدانه اکتفا نموده

تذکرۂ عاشرہ از منتخب ثانی در ذکر بعضی عبادات یومی و لیلی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدمت حضرت مولنا هاشم علیه الرحمة در مقامات خود می نویسند که از زبان الهام ترجمان حضرت مجدد الفثانی رض شنیدم که بتقریبی می فرمودند عمل و کار را چه باشد هرچه با عطا کرده اند بمحض فضل و صرف کرم میدانیم اگر مثلاً امری بهانه کرم باشد آن متابعت سید الاولین و الآخرین صلی الله علیه و آله و صحبه وسلم خواهد بود که مدار کار خود را بدان میدانم هرچه با داده اند از راه این اتباع داده اند جزئیاً و کلیاً و هرچه نداده اند آن بسبب نقصی در متابعت که از راه بشریت رفته باشد هست و فرموده اند که یک روز بسهو در درآمدن بخلا اول پای راست نهادم آن روز چندین احوال بر من بسته شد می آرند که خدمت ایشان روزی بسرعت جهت غلبه بول به متوضا شدند و باز بسرعت تمام بیرون آمدند آب طلب داشته دست مبارک شسته باز به متوضا شدند بعد از فراغ از متوضا که بیرون تشریف فرما شدند عنایت نمودند که تقاضای بول استیلای نمود بسرعت بمتوضا درآمدم و نشسته بودم که نظرم بر پشت ناخن افتاد که نقطه سیاهی بر و بود که

برای امتحان قلم نهاده بودم بآن نقطه سیاهی که از اسباب کتابت حروف قرآنی است لائق و رعایت ادب مطابق ندیدم با وجودیکه از غلبه تقاضای محنت داشتم لیکن آن محنت پیش این محنت ترک ادب حقیر نمود بیرون آمده آن نقطه سیاهی شستم و باز آمدم آورده اند که روزی بخادم فرمودند که چند قرنفل حاضر کن خادم شش قرنفل حاضر آورد در عتاب رفته فرمودند ای نیک صوفی ما آن قدر نشنیده که الله وتر یحب الوتر این رعایت از مستحبات است مردم مستحب را چه دانسته اند مستحب دوست داشته اوست سبحانه وتعالی اگر دنیا و آخرت را بیک عملی که دوست داشته حق عز وجل باشد بدهند هیچ نداده باشند فرموده اند که ما برعایت مستحبات تا بآن حد توجه داریم که وقت شستن روی قصد میکنیم که اول آب بر خد یمین رسد که آنهم از مستحبات است می آرند که از ایامی که تمام بصوم نمودند چون پرسیده شد از سبب آن فرمودند که قضای احتیاطی روزهای این رمضان است که در آنروز استنجا شده باشد و فرمودند که والد ماجد ما علیه الرحمة مهما امکن در روز رمضان استنجا نمی کردند اگر بضرورت واقع میشد آنرا قضای داشتند نعم السلف ونعم الخلف می آرند که یکی از حکام عهد که در کار ایشان تردد داشت از اقضی القضاة وقت که همسایه حضرت بود در خلوتی پرسید که شما مردم عالمید و صادق القول و صاحب دیانت از حال عزیزیکه همسایه شما است بگوئید فرمود که احوال باطنی این طائفه از دریافت ما دور است اما این قدر میگوئیم که مشاهده اطوار این بزرگوار ما را با اطوار اولیا ما تقدم یقینی دیگر بخشید زیرا نکه چون ریاضات عجیبه طاعات کثیره کمل متقدمین را در کتب میخواندیم بخاطر میگذشت شاید محبان ایشان بمبالغه نوشته باشند چون اوضاع این عزیز را دیدم آن تردد برخواست و نویسندگان احوال تنگ داریم که هنوز کم نوشته اند الحق چنین بود که این عالم منصف بحق منصف فرمود جزاه الله خیرا می آرند از درویشی که خدمات آب وضو و مصلی و ما یتعلق بامور العبادات حواله او بود می فرمود که من تمام روز همان ساعت قیلوله ایشان و در شب ثلث دوم فرصتی بکار خود می یابم و در آن

این دو وقت مرا از استیعاب طاعات آن حضرت فرصتے نیست همچنین اصحاب خود را به کثرت دوام ذکر و
مراقبه و حضور تحریص می فرمودند و میگفتند که این وارد اعمال است و مزرع کشت کار حضور باطن را
با رعایت آداب و اعمال ظاهر جمع ساخته در کار باشند بالجمله عمل مبارک ایشان در صیف و شتا
و سفر و حضر آن بود که نصف اخیر غالباً و گاه ثلث آخر شب برخاسته ادعیه مسنونه آنوقت را
خوانده وضو در کمال اسباغ و احتیاط می نمودند و بران نبودند که دیگرے در وضو آب بدست
مبارک ایشان ریزد و در آب وضو آن قدر احتیاط بظهور میرسید که فوق آن متصور نباشد
استقبال قبله را دران رعایت میکردند اما در وقت شستن رجلین بسوی شمال یا جنوب منحرف
میشدند و مسواک را در هر وضو و وضو را در هر نماز لازم میداشتند الا ماشاء الله تعالی
و هر عضوی را سه بار تمام می شستند و هر بار بدست آب از ان عضو چکیده می افشاندند که احتمال
تقاطر نمی ماند نه در عضو مغسوله و نه در ید غاسله و چنان می نمودند که چون در طهارت و نجاست
غاسله وضو اختلافست هر چند فتوی بر طهارتست اما عمل بر احوطی نمودند و در غسل هر
عضوی کلمه شهادت و درود را نیز با دعیه ماثوره دیگر که در کتب احادیث چون تکمله مشکوة
و بعضی کتب فقه و عوارف آمده می خواندند و بعد از ادای وضو گوشه چشم حق بین بجانب
آسمان کرده دعائیکه آنوقت ماثوره است می خواندند و متوجه تهجد میشدند و با طمانیت و حضور و
جمعیت تمام در طول قنوت تهجد ادا می نمودند بمرتبه که طاقت بشری بی تائید الهی جل شانه دران
ادای آن عاجز و قاصر است و در اوائل احوال بیشتر در تهجد و ضحی و فیئ زوال تکرار قرأت سوره یٰس می فرمودند
چنانکه گاهی قراءة آن سوره بهشتاد مرتبه در کل آن صلوات می کشید و گاهی کم و گاهی زیاده و در اواخر
بیشتر در نمازها به ختم قرآن مجید اشتغال مینمودند بعد از ادای تهجد بخشوع و استغراق تمام خاموش و مراقب
می نشستند و پیش از صبح بقدر سه ساعت ساعتی برطبق سنت می غنودند تا تهجد بین النومین بظهور
انجامد و باز پیش از دمیدن صبح بیدار شده بنماز فجر می پرداختند و سنت بامداد را در خانه ادا
نموده درمیان سنت و فرض تکرار کلمه سبحان الله و بحمده سبحان الله بطریق خفیه میکردند و وقت

چکیده

فرض

فرض بمسجد آمده بایاران ادای نمازمی فرمودند وتا وقت اشراق با اصحاب خود حلقه زده مراقب
می نشستند آن گاه نماز اشراق را بطول قرأت چهار رکعت بدو سلام ادا فرموده به تسبیحات
وادعیه ماثوره که در آن وقت است می پرداختند بعدازان بحرم رفته لحظه از احوال
مستورات واطفال خبر میگرفتند وامورے راکه بمعاش تعلق داشته می فرمودند عورات
بعدازان بخلوت میشدند وبقرأت قرآن مجید مشغول میشدند بعد ادای تلاوت میبودند
طالبان را احضار میفرمودند وکیفیت احوال استفسار میفرمودند بعده خلص اصحاب
را طلب نموده باسرار خاصه لب مے کشودند واز استماع سامعان را ازخود ربوده القاے
نسبت واعطای نعمت می نمودند وهریک از یاران را بموافق حال وملائمت استعداد
بامری دلالت میکردند وبرحال فائض شده اطلاع مے بخشیدند وبعلو همت اتباع
سنّت ودوام ذکر وحضور مراقبه واخفای حال تاکید میکردند ومیفرمودند که اگر بتمام
دنیا ومافیها یک فعل مرضی او سبحانه وتعالی معلوم کرده بمقتضای آن عمل میسّر شود غنیمت
عظیم دانند وحکم آن دارد که کسی به خزف ریزه چند جوهر نفیس خراج عالم را بخرد و خذف
بجماد لاطائل روح بدست آرد ومیفرمودند در ترغیب تکرار کلمه طیب لا اله الا
الله که کاش درجنب این کلمه طیبه تمام عالم حکم قطره میداشت نسبت بدریای محیط
این کلمه طیبه جامع کمالات ولایت ونبوّت است ومردم تعجب دارند که بیک گفتن
این کلمه طیبه چگونه دخول جنّت میسّر شود ومحسوس ومشهود این فقیر شده که اگر تمام عالم را
بیک گفتن این کلمه بخشند وبه بهشت فرستند گنجائش دارد واگر برکات این کلمه را
قسمت کنند بتمام عالم همه را ابدالآباد معمور وسیراب گرداند ونیز فرمودند که حصول برکت
وظهور عظمت این کلمه باعتبار درجات قائلان است هرچند گوینده عظیم تر برکت وعظمت
آن بیشتر واین مصرعه برزبان مبارک می راندند مصرع

یزیدک وجهه حسنا اذا ما زدته نظرا

صحبت ایشان بیشتر بہ خاموشی میگذشت یاران ایشان را از غایت ہیبت و کمال خشوع
و ادب کہ می بود زہرہ انبساط نداشتند و تمکین ایشان بمرتبہ بود کہ باوجود ورود این
احوالات عظیمہ ہرگز آثار تلوّن بر ایشان ظاہر نمیشد چون ضحوۃ الکبری میشد ہشت رکعت
نماز در خلوت ادا نمودہ باز بحرم تشریف می بردند و بآن جماعت طعام تناول نمودہ
خود بنفس نفیس توجہ فرمودہ بہمہ فرزندان و درویشان یک یک از ہرچہ پختہ شدہ بود
می رسانیدند و اگر از متعلقان کسی حاضر نبودہ قسمت او را می گذاشتند بعد از تناول
طعام ادعیہ ماثورہ کہ دران وقت آمدہ می خواندند و در اخیر ایام عزلت گزیدند و اغلب
صائم می بودند و طعام در ہمان خلوت خانہ تناول میکردند و قرأت فاتحہ چنانچہ بعد
از طعام معمول است از ایشان کمتر دیدہ شد کہ در احادیث صحیحہ نیامدہ است و ہر
روزے کہ مفطر مے بودند یکبار پیش از نیم روز طعام تناول میکردند و آن بغایت
قلیل مع ذلک می فرمودند کہ چہ توان کرد بحکم اقتضای آخر الزمان در گرسنگیہا کمال اتباع
آن سرور دین و دنیا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم میسر نمی شود میفرمودند
امرے کہ عارف را از ملکیت بہ بشریت نزدیک می سازد ہیچ چیز چون خوردن نیست
گاہ تہجد صورت مثالیہ کہ وراء آن بنظر می در آید و طعام را بخشوع و حضور
تمام تناول می فرمودند یاران را نیز آنوقت بحضور و خشوع تاکید می نمودند وقت
طعام زانوی یسار خوابانیدہ یمین را بران می نہادند و گاہ در غیر مجالس دیدہ میشد کہ
ہردو زانو برداشتہ اکل میفرمودند بعد از تناول طعام لحظہ چند بہ حکم سنت قیلولہ
میکردند مؤذن ایشان در اوّل وقت ظہر اذان می گفت بعد از شنیدن اذان
بلا اہمال متوجہ وضو میشدند و بسنت زوال می پرداختند و می فرمودند کہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم از زمان بعثت تا زمان رحلت
از دنیا سنت زوال ترک فرمودہ اند قرأت دران گاہ از طوال مفصل میبود و گاہے

از قصا بعد ازان چہار رکعت سنت دیگر میگذار وند بعد از فراغ نماز ظہر نشستہ از حافظ جزوی یا کم و بیش می شنیدند و اگر درسے بودے فرمودند و اگر حافظ حاضر نبودی خود بخلوت تلاوت میکردند و نماز عصر اول وقت بعد از خروج مثلین ادای فرمودند و چہار رکعت قبل از عصر سنت ترک نکردہ اند بعدہ قریب بوقت غروب با یاران بسکوت بطریق مراقبہ مے گذرانیدند و دراین حلقہ ہای فجر و عصر باطنا متوجہ احوال مسترشدان میشدند و نماز مغرب را اگر غیم نبودی دراول وقت ادا کردہ بعد از ادای فرائض ہمان جلسہ ستاّدہ بار کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الخ مے خواندند و دراواخر فصل بین السنۃ والفرائض زیادہ از خواندن اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ نمی نمودند بعد از ادای دو رکعت سنت اوابین بادعیہ ماثورہ کہ درآن وقت آمدہ می پرداختند و اوابین از شش رکعت میگذرانیدند و گاہ چہار رکعت میگذاردند و میفرمودند کہ بعضے شراح حدیث گفتہ اند کہ مراد از شش رکعت کہ در حدیث شریف آمدہ ہمراہ دو رکعت سنت خواہد بود و سورہ واقعہ را غالبا دران می خواندند و نماز عشا را بعد از زائل شدن بیاض افق کہ نزد امام اعظم رح شفق عبارت از وست ادامی نمودند و چہار چہار رکعت قبل و بعد از فرض عشا سنت زوائد سوای دو رکعت موکد میخواندند قرأت در چہار رکعت سنت آخرین الم سجدہ و سورۃ تبارک و قل یا ایہا الکفرون و قل ھو اللہ احد می فرمودند و گاہ دران چہار رکعت چہار قل خواندہ می شد و بعد از ادای وتر اگر در چہار رکعت مذکور قرأت سورہ نمی شد سورہ الم سجدہ و سورۃ الملک می خواندند و سورۃ دخان را نیز اول شب می خواندند و یاران را بخواندن این سورہ درآن وقت دلالت می فرمودند و در رکعت اولی از وتر سبح اسم و در ثانیہ قل یا ایہا الکفرون و در ثالثہ سورۃ اخلاص می خواندند و با قنوت حنفی رح قنوت شافعی رح ضم مے کردند بعد از ادای وتر دو رکعت نشستہ ادامیفرمودند

و در رکعت اولی اذا زلزلت و در ثانیه قل یا می خواندند و در اواخر بطریق ندرت این دو رکعت ادا می یافت و می فرمودند که فقها را دران قیل و قال است و سجده که بعد از وتر متعارف شده نمیکردند و میفرمودند که بعضی علمای بر کراهت آن فتوی داده اند و وتر را گاه اول شب گاه آخر شب ادا می کردند و در اول شب اگر ادا نموده بودند در آخر شب تکرار نمی کردند و می فرمودند که پیغمبر صلی الله علیه و آله و صحبه وسلم فرموده اند که در یک شب دو وتر نباشد بعد از ادای صلوة عشا و وتر زود به مضجع رفته می غنودند و قبل از اضطجاع آیات و ادعیه ماثوره را می خواندند و میفرمودند که بیداری بعد از عشا بیداری آخر شب را فتور می اندازد و در روز و شب اکثر می خواندند خصوصاً شب جمعه و روز جمعه و شب دوشنبه و روز دوشنبه و در اواخر یاران را در شبهای جمعه جمع کرده هزار بار درود می فرستادند بعد از ادای آن درود ساعتی مراقب شده بانکسار تمام دعا می کردند رساله دعائے ماثوره جمع نموده بار ساله صلواة که جناب که جناب شیخ الجن والانس محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی سید عبد القادر جیلانی رضی الله تعالی عنه ترتیب داده اند میخواندند و نماز جمعه بمسجد جامع و عیدین به مصلی حاضر میشدند و ظهر را نیز بعد از ادای نماز جمعه احتیاطا می گذاردند و در روز عید اضحی تکبیرات را در راه بلند می گفتند و آجیانا بنا بر فتوی مضمرات پست و در عشره ذی الحجة بصیام و قیام و خلوت و کثرت عبادت و تبتل میگذرانیدند و دران عشره موی و ناخن نمیگرفتند جهة تشبه بحاجیان چنانچه مستحب است اما آنچه در روز عرفه مردم می کنند نمی کردند و در آن عشره هر روز و شب قراءة سورة والفجر می فرمودند و کذلک در باقی آن شهر نیز قرائت آن سوره مذکوره میکردند و صلوة کسوف و خسوف میگذاردند و نماز تراویح را در سفر و حضر بجمعیت تمام ادا میفرمودند و ختمهای قرآن کریم میخواندند

و در این ایام خود دو ختم یا سه ختم می کردند و در میان هر تراویح گاه بسکوت و گاه بادعیه آن وقت که آمده است می پرداختند و در غیر رمضان نیز ختمهای مکرر در هر ماه مینمودند و ختم احزاب که معمول شده نمی فرمودند که در مسنون بودن آن سخن است وقت تلاوت از سیمای ایشان چنان معلوم می شد که اسرار حقائق قرآنی و برکات آیات فرقانی برایشان فائض می گشت فرموده اند که عزیزی فرموده که بدستخط حضرت مولانا یعقوب چرخی نوشته دیده شد که در ختم احزاب بیت

فاتحه انعام و یونس کہ رطہ ای ہمام	عنکبوت انکہ زمر پس واقعہ دان والسلام

در سفرها نیز در محفه نشسته تلاوت قرآن می نمودند و می آرند که گاه چهار جزو و گاه سه گاه کم و بیش و در محفه تلاوت می کردند و اکثر بر محفه دثار میکشیدند تا نظر بر عورات مردم نه افتد تسبیح رکوع و سجود را اکثر پنج یا نه یا یازده در حالت انفراد میرسانیدند که در نماز رعایت سنن و مندوبات و آداب نماز حضور قلب مے نماید این رعایت ها همه ذکر است که یاد کرد امر است سبحانه و توجه باو و نیز می فرمودند که مردم بهوس ریاضتها و مجاهدها مے نمایند هیچ ریاضت و مجاهده برابر رعایت اداب نماز نیست لا سیما نماز های فرض و واجب و سنن و اداء نماز بنوعیکه مے فرمودند بس مشکل است و لهذا حق سبحانه می فرماید اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ دو رکعت نماز تحیه مسجد و تحیه وضو را ترک نمیکردند و در رنگ سنن موکد سنن زوائد در سفر و در حضر بے تکلف دامیکردند و در آنکه زیادتی و نقصان در عمل و فعل ماثوره در ظهور نیاید احتیاط بلیغ بجامی آوردند و بجز تراویح هیچ نماز نفل را بجماعت ادا نمیکردند و بنماز استخاره شروع در کارهای می نمودند و گاه باستفتای قلب و دعای مسنون اکتفا داشتند اما در هر مهم کلی و جزوی استخاره لازم داشتند و گاه چند مهم را بیک استخاره جمع مے کردند و آنها را دران تعداد مینمودند و اگر در مهم اول استخاره فراموش شدے بوقت یاد تدارک آن مے فرمودند و در تشهد

ماخذ: ص۵

اشاره سبابه نمی کردند و می فرمودند که اگرچه ظاهر بعضی احادیث دلالت مینماید و نیز بعضے روایات
حنفیه هم در جواز آن آمده است اما چون نیک تتبع نموده آمد احوط و معنی به ترک آن معلوم
شد که بسیاری از علمای حرام و مکروه هم گفته اند چون امری میان حل و حرمت دائر
شود ترک آن اولی است و نیز عمل حنفیه در روایات بر اصل و ظاهر الروایه است و امام
محمد اتیان آن از در اصل ذکر نکرده بل در نوادر آورده و در آخر جلد اول مکتوبے درین
باب آورده اند و گاہے در بعضی نوافل احتیاطًا بعمل آورده اند فاتحه بعد از ادای

فاتحه بعد ادای فرائض برای مهمات

فرض برای ارواح گذشتگان و برای مهمات دین و دنیا چنانچه مشهور شده نمی خواندند
که فقها آن را مکروه داشته اند و بعد ادای نماز فجر و عصر دست برداشته دعا می کردند
اما در سه نماز دیگر غالبًا نمی کردند و فاتحه خلف امام را مستحسن نمے شمردند و خلف بر و فاجر
نماز جائز می داشتند و بر سر بر و فاجر نماز می گزاردند و عیادت مرضی مے نمودند و ادعیه
ماثوره بر مریض مے خواندند و در رفع مرض بعضی مرضی توجه می گماشتند و بسبی امراض
بتوجه آن مظهر فیاض مرتفع مے گردید و بزیارت قبور میرفتند و باستغفار و دعوات
ماثوره اعانت می نمودند و نیز بتوجه خاص متوجه احوال موتی میشدند و اوائل چون
بزیارت پیر و پدر بزرگوار خود میرفتند دست بر قبر مبارک میرسانیدند که فقها تجویز
آن نموده اند و آواخر ترک آن عمل کردند که منع نیز درین باب آمده و بالجمله تقبیل قبور را
مستحسن نمید انستند اما استعانت از موتی تجویز می نمودند و اجابت دعوت می فرمودند
مگر آنکه در مجلس منکرات می بود و ذکر جهر را جز در مواضع معدوده مشروعه کتکبیرات
التشریق و غیرها تجویز نمی کردند و حالیکه سر موی مخالفت بشریعت و ادای اهل سنت
و جماعت می داشت قبول نمیکردند و می فرمودند که احوال تابع شریعت است
نه شریعت تابع احوال که شریعت قطعی است بوحی ثابت شده و احوال ظنی است از کشف
والهام ثبوت یافته و می فرمودند که عجب است در بعضی درویشان خام ناتمام ک

کشف خود را اعتبار نموده بانکار و مخالفت این شریعت باهره اقدام می نمایند و حال آن که حضرت موسیٰ علی نبینا و علیه الصلوٰة والسلام بآن مرتبهٔ علیا اگر زنده میبود غیر از متابعت این شریعت نمی کرد و این تهیدستان بے سر و برگ را چه رسد و رای علمای ماتریدیه را بر رای اشعریه می گزیدند و می فرمودند که این بزرگواران از مداخلات فلسفیه دوراند و باقتباس نور نبوت نزدیک تر و خواص بشر را از خواص ملک و نبوت را از ولایت افضل میگفتند اگرچه ولایت آن نبی باشد و صحو را بر سکر ترجیح میداوند و ولی عشرت را بر ولی عزلت بهتر می دانستند و جمیع اصحاب را بر جمیع اولیای امت فضل میداوند و منازعات و مشاجرات اصحاب را بر محامل نیک صرف می نمودند و از اجتهاد و رای مے دانستند و از هوا و هوس که مناسب شان ایشان نیست دور می دانستند و طریقه نقشبندیه را بر طرق سایر مشائخ فضل میداوند و این طریق را طریق اصحاب کرام میدانستند بعلاقهٔ این اندراج النهایة فی البدایة میدانستند و می فرمودند که اهل این طریقه فرموده اند که نسبت ما فوق همه نسبتها است از آنکه طریقه ایشان در متابعت سنت است و رعایت عزیمت فوق دیگر طرق است لاجرم نسبت ایشان برفوق نسبت سایر طرق باشد و رخصت ها که بعضی متاخرین این طریقه برخلاف طریق مبارک حضرت خواجه بزرگ و خواجه علاؤ الدین عطار و خواجه پارسا قدس الله اسرارهم احداث نموده اند نمی پسندیده اند۔ و شیخ محی الدین ابن عربی قدس سره را بزرگ میدانستند و نیک یاد میکردند و میگفتند که با وجود این محبت که مرا بشیخ است قدس سره بعضے علوم کشفی شیخ را نمی پسندم و حق برخلاف آن معلوم می شود اما چون این خطای کشفے است در رنگ خطای اجتهادی از مواخذه دور است و لیکن مقلد مجتهد مخطی چون مجتهد خود ماخوذ نیست بخلاف مقلد صاحب کشف خطا که او در پیروی آن کشف خطا ماخوذ است که

کشف یکی بر دیگری محبت نبود و در این ایام ارشاد نیز درس بعضی کتب دینی چون بیضاوی
وصحیح بخاری و مشکوة و عوارف و بزدوی و هدایه و مواقف می فرمودند
و طلبه را بر تحصیل علوم دینی تحریص می نمودند و تحصیل علوم را بر سلوک طریق صوفیه مقدم
میداشتند و چون سفرے کردند در ایام مسنونه سفرے کردند و مقید بساعات نجومیه
نبودند و می فرمودند که نحوست ساعات بعد از ولادت آن سرور علیه الصلوة والسلام
مرتفع شده بنا بر این حدیث که الایام ایام الله والعباد عباد الله و دیگر ادعیه
ماثوره که دران ایام آمده می خواندند و همچنین در منازل و فرود آمدن ادعیه ماثوره
را ترک نمیکردند و نیز دعوات ماثوره را در پوشیدن لباس و نوشیدن آب و
تناول طعام و دیدن ماه و آیینه بعمل مے آوردند تفصیل ادعیه مذکوره با یراد
آنها در رساله یومی و لیلی ایشان باید طلبید اینجا اختصار بحکایت آنرفت
حضرت ایشان کثیر الحمد و استغفار بودند و نعمت قلیل هم شکر فراوان
بزبان می آوردند باندک ترک ادب استغفار کثیر می نمودند و اگر بلیه میرسید میگفتند
که شامت اطوار ماست اما بلیه را صابون بسیار جنایات می دانستند و زینه
بسا عروجات میفرمودند روزی یکے از ایشان پرسید که باعث که سلطان وقت از
ادب تجاوز نموده آزار شاداوه چه بود فرمودند که باعث افعال بد ما بود و این آیة
برخواندند ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم و با این همه کثرت
عمل و ید قصور اعمال بر ایشان استیلای تمام داشت و بار بار اظهار آن می نمودند
و می فرمودند که عمل صالح را عجب چنان نابود مے سازد که آتش هیمه را باید که
قبایح خفیه خود را در نظر آرد و حسنات را متهم دارد بل انانیات آن حسنه شرمنده گردد
و در ایام حبس یکے از درویشان عریضه نوشته از قبض حال و ملامت خلق شکایت نمود
ایشان در جواب این رقیمه مرسل داشتند الحمد لله والسلام علی عباده

نحوست ساعات بعد از ولادت آنسرور مرتفع شده

مخلصان

الذین اصطفی صحیفۂ شریفہ کہ ارسال فرمودہ بودند رسید از جفا و ملامت خلق نوشتہ بودند این خود جمال این طائفہ است و صیقل زنگار ایشان باعث قبض و کدورت چرا باشد و اہل حال کہ این فقیر باین قلعہ رسیدہ محسوس میشد کہ انوار ملامت خلق از بلاد و قری در رنگ سحابہائے نورانی پے در پے میرسید و کار از حضیض باوج میرسانید سالہا بتربیت جمالی قطع مراحل می نمودند الحال بتربیت جلالی قطع مسافت می نمایند در مقام صبر بلکہ در مقام رضا باشند و جمال و جلال را مساوی دانند نوشتہ بودند کہ از وقت ظہور فتنہ ذوق ماندہ است و نہ حال باید کہ ذوق و حال مضاعف باشد کہ جفای محبوب از وفای او بیشتر لذت بخش است چہ بلا شد کہ در رنگ عوام سخن کردہ اند و دور از محبت ذاتیہ رفتہ اید بر خلاف گذشتہ جلال را پیش جمال انگارند ایلام را زیادہ از انعام تصور نمایند زیرانکہ در جمال و انعام مراد محبوب منسوب بمراد خود است و در جلال و ایلام خالص مراد محبوب است و خلاف مراد خود اینجا وقت و حال ورائے وقت و حال سابق است شتان ما بینہما انتہی کلامہ الشریف :—

تذکرہ حادی عشر از منتخب ثانی در ذکر بعضی علوم و معارف و اسرار و خوارق و کرامات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وتصرف

مخفی نماند ہر کہ از خوان الوان ایشان چاشنی دیدہ و از مکاتیب و رسائل والای ایشان بہرہ یافتہ پے بعلو مراتب و معارف ایشان بردہ باشد کہ ہر یک لجہ اسرار شریعت و حقیقت است بحکم کلام مرتضوی کرم اللہ وجہہ قائلہ۔ کہ المرء مخفی تحت لسانہ ناچار پی بعلو مرتبت و سمو منزلت صاحب آن مقال خواہند برد

لطایف

لطائف تو عیان ہست بی شکر ریزی		کہ در کلام تو قدر تو می توان دیدن

خدمت حضرت مولانا ھاشم علیہ الرحمۃ می نگارند کہ عالمی عاملے در توصیف

مقولات ایشان میگفت که کتب و رسائل قوم تصنیف است یا تالیف تالیف آن است که سخنان مردم را بسیاق و سیاق نیکو جمع کنند و تصنیف آنکه علوم و نکات واردات خود را از مهارت علمی و علو فطرت که بظهور رسیده باشد خواه بالهام ربانی خواه بکشوف صادقه جلوه گر شده باشد در نگارش آرند و تنها بود که از میان اهل روزگار تصنیف رفته بود و همین تالیف مانده بود الا بندرت که بعضی مولفان در تالیفات خود از زاده طبع و علم خویش حرفی می آرند اکنون انصاف این است که درین جزو زمان تصنیف متین زیبا رسائل و مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی است که هر چند بدان عبور نمودیم از دیگران آن جا نقل ندیدیم الا بندرت و ضرورت بیشترش کشوفات و ملهمات خاصه این بزرگ دین است و همه عالی و نازنین و بر وفق شرع متین جزاه الله عن الطالبین خیر الجزاء و نیز نگارش نموده که یکی از فضلای وقت و عرفای زمان میگفت که دریافت مذاق اهل این زمانه شایان ادراک دقائق حقائق این بزرگوار نیست این عزیز بایستے در پیشین روزگار بودی تا پایه کلام او را قدر دانستندی متاخران سخن او را باستشهاد ایراد نمودندی و نیز گفت که مزاج اهل وقت با سخنان ایشان چون قصه آن گروه کوتاه اندیش است در حق آن دانای حکمت کیش پرسیده شد که آن قصه چگونه بود گفت که دانائی در مجلس پادشاهے گفت جانورے را دیده ام که اخگر برافروخته می خورد اهل مجلس هرگز آنرا ندیده بودند و در عقل ایشان گنجای آن نبود از هر طرف بانکار او پیچیدند چون بیچاره دید که هر چند مبالغه میکنم سوی ظن آن بیخردان زیاده می شود ناچار به مشقت بسیار آن جانور را بدست آورد و در مجلس سلطان در حضور منکرین حاضر کرد همگی جمع شده اخگرها برافروختند و نزد جانور گذاشتند آن مرغ یک یک را بمنقار کشیده فرو می برد چون آن بدیدند بجهل خود مقر و علم صدق آن دانا قائل شدند و نیز موید این معنی از امام حجت الاسلام محمد غزالی قدس الله سره العالی

بسلطان سنجر رسانیدند که بسا سخنان او که از دقت در میزان عقل ایشان نمی گنجد هجو است و سلطان ازین مر خاطر خود را از امام منحرف گردانید آمام چون بشنید مکتوبے بسلطان نوشت که این فقره چند از ان مکتوب است آمروز سخنان مے شنیدم که اگر در خواب آن دیدمی اضغاث احلام گفتمی شک نیست که در سخن این غریب بیچاره مشکل بسیار است که فہم ہر کس بدان نرسد و آن نیز از اغلاق و غموض معانی نیست بلکه از ضعف خاطر و سستی مزاج اہل روزگار است و بشرح ہر چہ گفته ام از مشکلات و مغلقات باہر که فرمان شود از عہدہ بیرون می آیم انتہی کلام الغالی الغزالی قدس سرہ و خدمت مولانای مذکور در تعریف کلام اعجاز نظام ایشان در افتتاح دفتر ثالث مکاتیب شریف که جمع اوست فرد چند نظم نمود است و دو سه فردی از ان ایراد مے رود فرد

ہمین فرزند فاروق است چون اب	کنون نطق از زبان او کند رب
سراپا نسخۂ اخلاق فاروق	بزہر منقصت تریاق فاروق
زہر یک نقطہ اش چون نافۂ نز	شمیم وصل جانان میزند سر
ولے کانرا برودت از زکام است	چہ داند نافہ اش گر در مشام است

و نیز نگارش نموده که روزے یکی از علمای متشرع باین حقیر گفت که شنیده ام حضرت مجدد الف ثانی را رسائل و مکاتیب است اما ندیده ام خدمت مولانا مکتوب را که دران طریقت و حقیقت را خادمان شریعت اثبات نموده اند بسمع آن عالم دیندار رسانید چون بشنید از ذوق فراوان روئے بجانب آسمان کرد و بہر دو دست را بدعا برداشت تا مدتے و بمولانا گفت که درین زمانه فاسد پر بدعت از استماع کلام و رسائل اکثر مشائخ وقت بر آئینه دل زنگ حزن و ملال نشسته بود کلام شیخ بلند مقام یعنی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنرا صیقل نمود الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن - بیت

ازلبش رود لذت حرف لب او	دُرّی است که از گوش برون نتوان کرد

آورده اند که شیوه نازنین آن قدوة المحققین آن بود که به بیان معارف مبادرت نمی نمودند
تا به ماخذ و منشار آن علوم متحقق نمی شدند و چون فلق صبح در نظر بصیرت و کشف
ایشان جمال آن معانی جلوه گر نمی گشت به مجرد قوت علمی ازان سخن نمی کردند یا
مردمان از دور و نزدیک بزبان قلم سوالات درمیان آورده جواب آن التماس
می نمودند خدمت ایشان اگر سائل را لائق آن جواب نمی دیدند بجواب آن نمی پرداختند
و گاہے بودے که مامور بجواب و نمی شدند اگر لائق مے یافتند یا اشارتے می رسید
ناچار بتفصیل یا اجمال کلمه چند در جواب بخامه مشکین شمامه می نگاشتند موجب ظهور
آن مکاتیب کثیره باوجود کثرت اشتغال بامور کمال و استغراق آن حضرت
این بود اظهار ابتدای توجه ایشان بتحریر اسرار امر و ارشاد پیر بزرگوار ایشان
بوده و ایضا امرار و اح طیبه عارفین بلکه در اکثرے معارف تحسین از
حضرت سید المرسلین صلوات الله وسلامه علیه و آله و صحبه
اجمعین مشاهده فرموده اند چنانچه بعریضه که بخدمت حضرت خواجه نوشته اند
تصریح باین معنی نموده اند منها و در کشف هر یک ازین مقدمه مذکوره بمقتضای
وقت مسوده کرده شد بعضی متمات و مکملات آن علوم مسطوره نیز مخطور شده
بود فرصت تحریر آنها نشد که حامل عرض داشت راهی شد انشاء الله تعالی
منعقب بخدمت خواهد فرستاد الحال رساله دیگر بیاض رسیده بود فرستاد آن رساله
بالتماس بعضی یاران میسر شد التماس نمودند که نصایح بنویس که در طریق نافع کار بود بمقتضای
آن زندگانی کرده شود الحق رساله غیر مکرر کثیر البرکة است بعد از تحریر آن چنان معلوم شد که
حضرت رسالت خاتمیت علیه الصلوة والسلام والتحیة با جمع کثیر از
مشائخ امت خود تشریف ارزانی دارند از کمال کرم خویش آنرا بوسه می کنند و بمشائخ

می نمایند که این نوع معتقدات حاصل بیابد گروه جماعت که باین علوم مستعد گشته بودند
نورانی و ممتاز اند و عزیز الوجود و روبروی آن حضرت علیه الصلوة و السلام ایستاده اند
القصه بطولها در همان مجلس خواندند و باشاعة این واقعه فقیر را امر فرمودند ع
با کریمان کارها دشوار نیست ؛؛ انتهی کلامه العالی بلکه بمقتضای آن که
ایشان را بوراثت جدّ معظم فاروق اعظم رضی الله تعالی عنه از
محدثیت بفتح دال نصیبه فراوان داده بودند چنانچه سابقا اشاره بآن رفته
لاجرم این همه اسرار و معارف از واست سبحانه که بزبان این بنده خاص گزیده
خود اظهار نمود ع زبانے زما بود گوینده او ؛؛ خدمت حضرت مولانا هاشم رح
در دیباچه مکتوبات قدسی آیات ترقیم نموده مجملش آنکه خدمت حضرت مجدد الف ثانی
فرموده اند که بعد از تمام دفتر اول مکتوبات بر خاطر عاطر گذشته که آیا این همه معارف
که بتحریر آورده ایم مقبول و مرضیّ است یا نه در این اثنا ایشان ملهم شدند که این همه علوم
که نوشته بلکه هرچه در گفتگوی تو آمده همه مقبول و مرضیّ ما است بل این همه را ما
گفته ایم و بیان ما است و در آنوقت آن علوم و معارف را یک بیک در نظر ایشان
داشته اند همه را در ان داخل یافته بتحریر مکاتیب جلد دویم پرداخته اند و نیز باعث
تحریر این علوم آن است که لمحه وجود بشریت را از ورود وارد قویّ آسایش حاصل
آید چنانچه کلمینی یا حمیرا بدان دلالت می کند و حضرت عارف رومی فرماید در غزلی فرد

این تکلّف های من در شعر من	کلّمینی یا حمیرائی من است

و شیخ الاسلام هروی قدس سره می فرماید کسی که یک ساعت مرا از حق سبحانه غافل
سازد امید است که گناهان او را ببخشند چه وجود بشریت را غفلت در کار است
حق سبحانه از کمال کرم خود هر یکے را از این طائفه باندازه استعداد با موریکه مستلزم غفلت
اند ظاهر ایشان را بآن امور مشغول ساخته است تا آن بار وجود فی الجمله از ایشان تخفیف

باید جمعی را بسماع و رقص الفت داده و طائفه را تصنیف کتب و تحریر علوم و معارف مشغول ساخته
آورده اند که عبدالرحیم اصطرخی همراه سگ با نان بصحرا میرفت شخصی از عزیزی سر
آن پرسید فرمود تا نفسی از بار وجود خلاص شود لهذا هر کسی اطلاع از احوال کابر داده اند

در نیابد حال پخته هیچ خام	پس سخن کوتاه باید والسلام

از مرقومات مبارک ایشان یکی فقرات عالیات رساله مبدء و المعاد است و رساله شرح تعرف
معارف لدنیه و رساله مکاشفات غیبیه و رساله جذبه و سلوک و رساله رد شیعه و رساله
تعلیقات عوارف المعارف و رساله شرح رباعیات حضرت خواجه باقی بالله
قدس سره و سه دفتر مکاتیب شریف دفتر اول متضمن هشت عریضه و دو صد و نود و سه
مکتوب است که مجموع سی صد و سیزده گرد و مطابق عدد انبیای مرسل سمی بدر المعرفت
جلد دفتر ثانی مشتمل بر نود و نه مکتوب موافق اسما حسنی جلد دفتر ثالث محتوی است بر
صد و چهارده مکتوب بر طبق سور قرآن و بعد از تمام این جلد ثالث مکاتیب دیگر
که از قلم فیض رقم ترقیم یافته شروع دفتر چهارم بود اما چون بعدد چهارده نرسیده
که آن ماه چهارده آسمان تجرید رو در نقاب مغرب تراب کشید قدس سره و نور
مضجعه المعطر بحرمت سید البشر علیه وعلی آله وصحبه الصلوة والسلام
الی الیوم المنتظر لاچار آن مکاتیب را در جلد ثالث داخل نمودند بر خوانندگان
آن معارف معالی حضرت ایشان مستور نیست که علوم ایشان را از علوم رفعت
و غموض و دقت پایه عالی و سرمایه دیگر است که مصداق ما لا عین رأت تواند بود من
هیچمدان را چه یارا که ستایش نمایم ع آنجا که عیان است چه حاجت به بیان است
اگر زیاده ازین اطلاع جوئی در کسی باشد باید که به کتب مقامات ایشان رجوع نماید تا
تشفی کلی یابد اما آنچه از علوم و معارف ایشان که در قید قلم رفت کافی است و حاجت
بنوشتن خوارقات نیست چرا که اعظم خوارق بنزد اکابر علوم و معارف اند که بر وفق

آرای علمای حق وکتاب و سنت واقع شوند خوارق کہ از قسم معلّق بعالم کون داشتہ باشد چندان اعتبار ندارد و چنانچہ اکثر مشایخ مکمّل در آخر عمر شریف از ظہور خوارق نادم بودہ اند و فرمودہ اند عقوبۃ الانبیاء حبس الوحی و عقوبۃ الاولیاء اظہار الکرامات و عقوبۃ المؤمنین التقصیر فی الطاعات۔ مع ذلک چون عادت نویسندگان احوال اکابر چنان جاری است لاچار بعضی از خوارق ایشان کہ در مقامات دیدہ شد ایراد میرود اگرچہ مصداق این مقام کلام حضرت شیخ الاسلام است کہ در حق ذوالنون قدس سرہما فرمودہ اندکہ وی را انبیار را تأیید بمعجزات و نشاید بمقامات کہ مقام و حال در دست او سخرہ بود انتہی کلامہ الشریف می آرند کہ روزی بتقریبی وقت مبارک ایشان گرم بود دران اثنا فرمودند کہ حضرت سبحانہ از کمال کرم این کمترین را آنقدر قوت عطا فرمودہ کہ اگر باین چوب خشک توجہ و ہمت گماریم عالمی از و منوّر شود اما دراین جزو آخر زمان رضی او سبحانہ تم بر ظہور این امور نیست و نہ مراد دل براین ظہور و نیز مے فرمودند و ہم برنگاشتہ اند کہ شیخ الشیوخ قدس سرہ در عوارف بعد از ذکر کرامات و خوارق اکابر فرمودہ اندکہ کل ھذا من مواھب اللہ سبحانہ وقد یکاشف بھا قوم و یعطی وقد یکون فوق ھؤلاء من لا یکون لہ شیئ من ھذا لان ھذہ کلھا تقویۃ للیقین و من منح صرف الیقین لا حاجۃ لہ بشیئ من ھذا و کل ھذہ الکرامات دون ما ذکرناہ من تجویز الذکر فی القلب و وجود ذکر الذات۔ **خوارق عادات** بر دو نوعست نوع اول علوم و معارف الہی ست جلّ سلطانہ کہ بذات و صفات و افعال واجبی جلّ و علا تعلق دارد و ورای نظر عقلست و خلاف متعارف و معتاد است کہ بندہ ہای خاص خود را بآن ممتاز ساختہ است و نوع دوم از قبیل اخبار بعالم کونی و ما ینا سب بہ ست نوع اول بخصوص باہل حق و ارباب معرفت است و نوع ثانی شامل محق و مبطل ست زیرا کہ اہل استدراج را نیز نوع ثانی حاصل است نوع اول نزد خدای عزوجلّ اعتبار دارد

که با ولیای خود مخصوص ساخته است و اعدا را بآن مشارکت نداده و نوع ثانی نزد عوام خلائق معتبر است و در انظار ایشان معزز و محترم این معنی اگرچه از اهل استدراج بظهور آید نزدیک است که از نادانی او را پرستش نمایند و بهر رطب و یابس که ایشان را تکلیف نمایند مطیع و منقاد او کردند بلکه این محجوبان نوع اول را از خوارق نمی دانند و از کرامات نمی شمرند و خوارق نزد اینها منحصر در نوع ثانی است و کرامات بزعم این محجوبان مخصوص بکشف صور مخلوقات و اخبار از مغیبات ایشان زهی بیخردان علمی که باحوال مخلوقات حاضر یا غائب تعلق دارد کدام شرافت و کرامت در وی حاصل است بلکه این علم شایان آنست که بجهل مبدل گردد تا نسیان از مخلوقات و احوال ایشان که معرفت واجب است تعالی و تقدس که بشرافت و کرامت و اعزاز و احترام شایان پرتو انداز و

فرد

پری نهفته رخ و دیو در کرشمه و ناز	بسوخت عقل ز حیرت که اینچه بوالعجبی است

دیده

وقریب ما ذکرنا قال شیخ الاسلام الهروی والامام الاخبادی فی کتاب منازل السائرین و شرحه رحمة الله علیهم اجمعین ایضاً میفرمودند که اکثر متقدمین در طول عمر زیاده از پنج شش خوارق نوع ثانی نقل نکرده اند جنید قدس سره که سید این طائفه است معلوم نیست که از وی ده خوارق نقل کرده باشند حضرت حق سبحانه و تعالی از حال کلیم خود علی نبینا و علیه الصلوٰة والسلام چنین خبر داده است وَلَقَدْ آتَیْنَا مُوسٰی تِسْعَ آیَاتٍ بَیِّنَاتٍ و مشایخ این وقت را از کجا معلوم شد که امثال این خوارق بظهور نمی آید بلکه اولیاء الله را چه مقدم و چه مؤخر در هر ساعت ظهور خوارق است مدعی آنرا دانند یا نه دانند ع

خورشید نه مجرم ار کسی بینا نیست

اکثر خوارق مشایخ را مریدان خاص و جلیسان مجلس اختصاص می بینند و بمرور ایام بتقریر السنه و تحریر اقلام بین الانام شهرت میگیرد و نیز میفرمودند که کرامتی که ارباب ارشاد را ضروری است آنست که مریدان

ارشاد

رشید را از خلقی بخلقی برند و از حالی بحالی گذرانند و مرید سعادت مند در هر روز از مرشد خود کرامات مطالعه نماید و در خود آثار تصرفات پیر بیند اولیاء الله را هیچ برای نمودن دیگران اظهار خوارق در کار نیست که معامله ولایت به استتار الیق است اولیائی تحت قبائی لا یعرفهم غیری برای مدعا گواه صادق است و تحریر نموده اند که خوارق نه از ارکان ولایت است و نه از شرائط آن بخلاف معجزه نبی را که از شرائط مقام دعوتست لیکن ظهور خوارق از اولیاء الله شائع است تخلف کم کند اما کثرت ظهور خوارق بر افضلیت دلالت ندارد و تفاضل در آنجا باعتبار درجات قرب الهی جل شانه تواند بود که از ولی اقرب ظهور خوارق اقل باشد و از ابعد اکثر خوارق که از بعضے اولیاء الله این امت بظهور آمده از اصحاب کرام رضی الله تعالی عنهم عشر عشیر آن نیامده با آنکه افضل اولیای بمرتبه ادنای صحابی نرسد نظر بر ظهور خوارق از کوته نظریست و دلیل است بر قصور استعداد و تقلیدی شایان قبول فیض نبوت و ولایت جماعة اند که استعداد تقلیدی در ایشان غالب باشد بر قوت نظر ایشان حضرت صدیق اکبر رضی الله تعالی عنه بواسطه آن قوت محتاج بلم نگشت لهذا اسبق سابقان این امت آمد ابو جهل لعین بواسطه قصور همین استعداد با وجود ظهور چندین آیات باهره و معجزات قاهره بدولت تصدیق نبوت مشرف نشد تفصیل این مدعا در مکاتیب شریف در جاها متعدد نموده اند از آنها مکتوب که بنام خواجه حسام الدین احمد نوشته اند مفصل بیان رفته کما لا یخفی علی الناظرین چون ایمای باین فوائد حاصل آمد اکنون شروع در بعضی خوارق قسم ثانی نموده می شود بگوش هوش استماع نمایند چندے درین تذکره بیان میشود و چندی در تذکره آینده در ذکر وفات مبارک ایشان مذکور مے گردد :-

مِنْ خَرْقِ عَادَاتِهٖ قُدِّسَ سِرُّهٗ نقل است که یکی از سادات کرام بخدمت ایشان ارادت طریقه داشت و بجناب محبوب سبحانی حضرت

یعرفهم

غوث اعظم سید شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نیز معتقد تام بود بیگاہ روزے ایشان ویرا خدمتی فرمودہ اند آن سید بدان خدمت قیام نمودہ بعد از ادای نماز شام در صحن مسجد ایستادہ بودند کہ آن سید نیز حاضر بود ویرا فرمودند کہ ترا بجناب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نیازمندی و اخلاص تام است میخواہی کہ ایشان را ببینی وی گفت کہ از مدتے دیر باز آرزوی این معنی دارم فرمودند کہ ستارہ قطب را می‌شناسی گفت نمی‌شناسم بانگشت مبارک خود ویرا شناسا بستارہ قطب کردند فرمودند کہ در ستارہ نظر کن وی در ہمان ستارہ میدید ناگاہ ستارہ قطب شق شد و از میان این ستارہ شخصی نورانی بہ لباس سیاہ برآمدہ پرواز نمود و در صحن مسجد پیش آن سید فرود آمدہ ایستادہ شد ایشان بآن سید فرمودند کہ ایشان جناب محبوب سبحانی حضرت سید عبد القادر جیلانی ہستند دریاب بعد از ان کہ آن سید ایشان را ملازمت نمود باز پرواز نمودہ در ہمان ستارہ قطب پنہان شدند **خرق عادت** نقلست کہ روزے شخصے یکی از مریدان ایشان گفت کہ مرا باشیخ تو نقار خاطر پیدا شدہ است بدانجہت کہ شنیدہ ام کہ ایشان گفتہ اند کہ اگر درین زمانہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند زندہ می بودند غاشیہ مرا برداشتندی آن مرید در اندیشہ شد کہ آیا ایشان گفتہ اند این سخن راست باشد یا دروغ درین اندیشہ اندوہ و غم می بود و تحقیق این را میخواست و جرأت آن نداشت کہ از خدمت ایشان استفسار کند و اطمینان خاطر حاصل آید و از این غم روز بروز می کاہید تا بوقتی کہ از این اندوہ بیمار شد و بیماری او بجائی کشید کہ بحالت نزع رسید قابض ارواح را دید کہ می خواہد قبض روح او کند دران وقت دید کہ از ہوا تختی پیدا شد بسیار مکلف آراستہ و بران تخت عزیز نورانے نشستہ و گرد بگرد او جماعہ کثیر بودند آن عزیز قابض ارواح را گفت کہ از قبض جان این مریض دست بدار کہ ما این را خلاص گردانیدیم قابض ارواح

گفت

دراز

گفت کہ چنان مقرر بود کہ جان این قبض شود موجب نجات و خلاص اینچہ شد آن عزیز
گفت کہ اگر این مردی مُردی سہ کس کافر میشدند این گفتہ و آن تخت بر ہوا شد مریض
از این مقدمہ متعجب شدہ باخود گفت کہ این عزیز کہ بود کہ درینوقت مرا از دست
مرگ رہائی داد و اگر این را میدانستم می شناختم نیکو بودے فی الحال آن تخت
باز از ہوا فرود آمد و آن عزیز بدان مریض فرمود کہ مرا خواجہ بہاؤ الدین نقشبند
میگویند و آنچہ شنیدی کہ شیخ تو گفتہ است کہ اگر خواجہ بہاؤ الدین نقشبند درین
زمانہ مے بود غاشیہ مرا برمی داشت این سخن در حق شیخ تو بہتان و افتر است او چنین
نگفتہ است اما محل آن دارد کہ من غاشیہ شیخ ترا بر دارم آن مریض بعد از ان صحت
کمال یافت و زیادہ از حد مخلص حضرت ایشان شدہ فاما آنکہ مراد از ہم کفر سہ نفر کہ
مذکور شد مریض باشد و کسیکہ با او گفتہ و آنکہ آواز وی شنیدہ بعد از دیدن این حالت
واستماع این مقدمہ ہر یک از مخلصان شدہ باشند و از انکار ہا ئی یافتہ ۔؛۔

مِنْ خرق عاداتہ

نقل است کہ بزرگ زادہ شنید کہ ایشان خود را بر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ فضل میدہند بدین اندیشہ خاطر عزم خدمت ایشان کردہ است کہ اول بگویند کہ آیا این سخن فضل را ایشان گفتہ اند یا نہ دویم آنکہ از آبا و اجداد من خبر بدہند و ہر یک را بنام علیحدہ علیحدہ یاد کنند و از بزرگی آنہا بگویند و سیوم بجہت خوردن شیر برنج بدہند چون بخدمت ایشان رسید در آن محل ایشان قصد حرم نمودہ بودند قدرے راہ رفتہ باز گشتند و در دھلیزہ ایستادند و بزرگ زادہ را مخاطب ساختہ فرمودند کہ مرا در مسلمانی کسی تردد است کہ خود را از کافر فرنگ بہتر داند تا بحضرت صدیق اکبر رض چہ رسد فرمودند کہ پدر شما و جد شما و پدر جد شما فلان و فلان بودہ اند و کمالات آنہا را از ہر یک بزبان راندند و بخادم فرمودند کہ آن شیر و برنج کہ نگاہ داشتہ بودیم برای ہمین جوان است و

نصیب این است بیا رسید بزرگزاده در قدم ایشان افتاده اظهار خواطر نمود و اکثر مردم از این باید آورد رسان
اشراف خاطر مرید و معتقد شدند و آن بزرگزاده از جملهٔ نیازمندان صمیمی گشت
من خوارق عاداته نقل است از ثقات اصحاب ایشان که وقتے
ایشان را ضعیفے روے نمود در آنوقت مویز طلب نمودند که تناول کنند خادم زده یا
دانه مویز حاضر ساخت مراقب شدند بعد سر برآوردند و فرمودند که امر عجیب بظهور رسید
چون مویز ها پیش من نهادند مرئی و محسوس گشت که همه به مناجات در آمدند و
حضرت حق سبحانه مسئول ایشان را اجابت فرمود و صحت آکل آنها را در اکل آن ها
ودیعت نهاد و خود چندے از آنها تناول فرمودند و صحت یافتند و بقیه را
نگهداشتند پس از زمانے مخدوم زاده خورد ایشان مریض شد و معامله بیاس کشید
از تناول آن بشفا رسید و کذلک دو سه تن دیگر فرمودند کاش همین مویز بیشتر بود
تا بسیار بیمار از ان موجب شفا و صحت شدی **من خوارق عاداته** منقول است
که مولانا محمد صدیق کشمی که از اکابر خلفای ایشان بود و بکمالات عالیه ممتاز
فرمود روزے ژنده پوش درویشے که آثار جذب وجد و آزادگی و تفرید از و
پیدا بود بمن ملاقی شد پرسید که ارادت تو به کیست نام حضرت مجدد الف ثانی
قدس سره بردم گفت از ایشان خوارقے دیده آنچه دیده بودم بیان کردم
گفت من از شیخ تو خارقے بس شگرف دیده ام بتو میگویم تا الحال بکسی نگفته ام
چون اوصاف ایشان شنوده بودم بقصد زیارت ایشان متوجه سرهند شدم از
شب پاسے گذشته بود که بشهر در آمدم گفتم در اینوقت چه متصدع خادمان ایشان
کردم بیکی از مساجد در آمدم همسایه مسجد از من اطلاع یافت مرا بخانه خود برد
مهمانی نمود در اثنای پرسش وجوی من احوال ایشان پرسیدم در طعن ایشان مهربانی
شروع کرد و از حد افزود دانستم که از منکر انست مکدر گشتم و بباطن ایشان متوجه شدم

ناگاه دیدم شیخ از در درآمد شمشیر برہنہ در دست و آن منکر را آن پارہ پارہ کرد و بیرون شد از
قفای ایشان شدم ایشان غائب شدند من بخانہ باز نتوانستم کہ شوم بجائے دیگر شدم
فردای آن تجسس مکان ایشان نمودہ بخدمت ایشان رسیدم و ہچنان در خوف بودم
ایشان مرا در آغوش گرفتند و تبسم نمودند و فرمودند ماضی بالمبیل لم یذکر فے النہار
معتقد ایشان بیشتر از انکہ بودم شدم **من خرق عادانہ منقول است**
کہ سیدی صاحب ولے سید رحمت اللہ لاہوری نام گفتہ در ایامیکہ ایشان
در لاہور تشریف آوردہ بودند بخدمت ایشان می رسیدم روزی بتقریبے از ایشان
شنیدم کہ ہر چہ از توہین اصنام و عبدہ آنہا از دست مسلمانی بیاید خود را معاف ندارد
و در گوشم بود تا بارادۃ اللہ وقتی در انصای ملک دکن با دو سہ درویشی سیر میکردم بصحرای
بتخانہ رسیدیم فقیر نصیحت ایشان بیاد آمد بہ یاران گفتم کہ درین صحرا کسی حامی این بتہا
نیست ہر مقدار کہ بتوانیم ازین بتخانہ ویران کنیم بت ہا را شکستیم و کمر بہدم دیوار ہا بستیم
درین میان یکی از مزارعان ہنود ازینحال وقوف یافتہ باہل قریہ کہ عابد بتخانہ بودند خبر کرد
ناگاہ دیدیم کہ قریب ہزار کس سنگ و چوب بر دست بخشم تمام متوجہ ما اند دہشت بر ما مستولی
شد و فرار را نیز یارا ندیدیم التجا بہ باطن حضرت مجدد الفثانی رض نمودیم کہ ای شیخ
بزرگوار بہ نصیحت شما مبادرت نمودہ باین بلیہ گرفتار شدیم اکنون رہای از استمداد باطنی شما می
خواہیم در التجا و تضرع آواز صریح از ایشان بگوشم رسید خاطر جمع دار اینک برائے حمایت
تو لشکر اسلام میفرستم بیاران گفتم چنین آواز ایشان بگوشم رسید اما بدر ہائی می نماید
ہمہ گفتند اینک کفار رسیدند تا لشکر ایشان برسد کار ما تباہ می شود و کفار قریب
یک تیر پرتاب بما رسیدہ بودند ناگاہ دیدم کہ از سر بلندی سواران اسلام کہ قریب بسی
و چہل باشند بسرعت تمام اسپان را تازیانہ زدہ بر کفار رسیدند برخے را ستم نمودہ ما را
حمایت کردہ از میان آنہا رہائی دادہ ہمراہ شدند تا بما منی رسیدیم ؀

من خرق عاداته منقول است که سید جمال نام مردی از اصحاب ذوق
و حال گفته که روزی در یکی از بوادی شیری مرا پیش آمد از وحشت او و تنهائی خود سخت هراسان
شدم التجا بباطن ایشان بردم بعجز و تضرع در نظر آمد که حضرت ایشان عصای مبارک بدست
شتابان رسیدند و عصای مبارک بر دهان شیر دلیر کوفتند شیر فرار نمود چون چشم باز کشادم
از شیر و ایشان نشانی ندیدم من خرق عاداته منقول است از شیخ بدیع الدین که
از خلفای کمل ایشان بود فرموده که روزی بالحاح یکی از دوستان بزیارت قبر شیخی که
حضرت ایشان بنابر حسد و بعضی سخنان خلاف شرع از و ناخوش بودند رفتم اما از این
رفتن ملاحظه داشتم لیکن در موافقت آن یار ناچار بودم چون بر سر تربت آن شیخ مراقب
شدم فی الفور در نظرم آمد که شیری خشم آلوده با آن خطیره درون شد و من بجانب آن شیر به
دهشت تمام می نگریستم دیدم که چشمهای آن شیر بصورت چشم حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه
شدن گرفت هم چنین تمام روی ایشان از روی آن شیر هویدا گشت و در کمال غضب از هیبت
ایشان سر از مراقبه کشیدم و برخاستم من خرق عاداته منقول است از
عدول اصحاب ایشان که وقتی در خدمت ایشان در راهی می رفتم هوا بغایت گرم و آفتاب
در کمال حدت و تشنگی و حرارت در مخدوم زاده و یاران پیاده اثر کرد اما از غایت ادب جرأت
عرض نداشتند در این اثنا حضرت ایشان بیکی از مصاحبان نظر کرده خطاب نموده فرمودند همانا
حرارت آفتاب تراکم غبار یاران را آزار رسیده هند آن یار معروض میداشت که چون بعلوم حضرت
ایشان است چه حاجت بعرض مخلصان ایشان تبسم نمودند گوشه چشم حق بین جانب آسمان کرده
زیر لب چیزی گفتند قدمی چند نه رفته بودند که قطعه ابر ظاهر شد محاذی ایشان و اصحاب
ایشان آمده سایه افگند بهمان مقدار که غبار فرونشیند و بوحل نه انجامد تقاطر شد
و شمالی بغایت اعتدال وزیدن گرفت و ایام باران بود یاران را از مشاهده آن موجب
ازدیاد عقیدت شد من خرق عاداته خدمت حضرت مولانا هاشم علیه الرحمة

ے

می نویسند که برنای از سادات کرام که از طلبهٔ علم بود و آشنای براقم داشت روزی بدیده گریان
آمده قصهٔ عجیب واقعهٔ خود درمیان نهاده که آن خارقی بود عظیم از حضرت مجدد الف ثانی رض
گفت شبی مطالعهٔ مکتوبات ایشان می نمودم آنجا دیدم که نوشته اند که امثال مالک شتم معاویه
شتم معاویه رض
را چون شتم ابوبکر و عمر رض گفته است و همان که حد بر شاتم آنها می فرمود بر شاتم او نیز می فرمود
و مرا با و نقار خاطر بود از این نقل برآشفتم و گفتم که این چه نقل بیهوده است که اینجا ایراد نموده
است مکتوبات را بر زمین افگندم و ببالین خواب سر نهادم در خواب دیدم که حضرت مجدد
الف ثانی رض بغضب تمام در رسید و هر دو گوش مرا بدو دست مبارک گرفته فرمود که ای طفل
ناوان تو هم بنوشته ما اعتراض میکنی و رقیمهٔ ما را بزمین می افگنی اگر از من سخن را که از و آشفته
باور نمیکنی بیا تا ترا بپیش کسی برم که خوش آمد او و دانسته برادران او را که صحابهٔ رسول
الله صلی الله علیه وسلم اند دشمن دانسته همچنان مرا کشان کشان بباغی بردند در کنار
آن باغ مرا باز داشته خود بجانب ایوانی که در آن باغ می نمود رفتند آنجا دیدم عزیزی بس
عظیم نورانی نشسته بود بتواضع تمام بآن عزیز ادب سلام بجا آوردند آن عزیز بر بشاشت
تمام با ایشان ملاقی شدند بعد از آن حضرت ایشان بدو زانوی ادب پیش آن عزیز
نشست و ایشان حرفی معروض داشتند و ایشان و آن عزیز از دور جانب من نگاه
و اشارتها می نمودند یقین دانستم که از جانب من حرفی می گذرد و بعد از ساعتی ایشان
برخاسته مرا نزدیک طلبیدند و فرمودند ایشان که نشسته اند حضرت امیر اند کرم الله
وجهه المقدس بشنو که چه می فرمایند من سلام کردم بزبان گوهر افشان بیان فرمودند
که زنهار با اصحاب پیغمبر صلی الله علیه وسلم نقاری در دل نداری و ملامت این بزرگواران
بر زبان نیاری که ما دانیم و برادران ما که بچه نیات خیر صورت منازعات درمیان
مایان آمده و نام حضرت مجدد الف ثانی را برده فرمودند که از گفتهٔ ایشان زنهار سر نپیچی
راوی گوید با وجود این نصیحت ایشان چون بدل خود رجوع نمودم دل خود را همچنان

بر نقار آن جماعة یافتم ایشان را معلوم شد در غضب رفتند بحضرت شیخ تو گفتند که هنوز دلش صاف نشده است اشارت بضرب سیلی کردند حضرت شیخ تو بقوت تمام سیلی در قفای من زدند بعد از خوردن سیلی با خود گفتم که عداوت آنها برای محبت و رضای ایشان اختیار کرده بودی چون تا باین حد ایشان از این نقار و عداوت تو ایشان ناخوشنود میشده اند و بر رفع آن راضی تو نیز نقار از دل خود بدر کن چون نظر کردم آن دم دل خود را صاف دیدم درین میان از خواب برآمدم تحیات از سینه خود اکنون از کینه صاف می یابم پاک
و ازین خواب خطاب همگی حضور رسیده ام و بخدمت شیخ بزرگوار تو اعتقادم یکی بر صد شده است **مِنْ تصرفاته**۔ **منقول است** که یکی از سلاطین زادها را سلطان وقت در زندان کرد و رای ملک بر قتل آن مقرر شد و آن بیچاره هر سو دست و پائے می زد و از فقرا همت می خواست درین اثنا حضرت مجدد الف ثانی از طالع او با گره تفسر آوردند آن محبوس مایوس یکی از مخلصان ایشان را که آشنائے او بود طلب داشته بزبان او در حق خود از ایشان توجه خاص جهة خلاص دریوزه نمود ایشان متوجه شده بشارت خلاصی دادند آن میانجی بشارت باو رسانیده که ایشان فرمودند که مژده باد بر که از قتل خلاص شدی وی از غلبه اضطرابی که داشت مطمئن نشده یکے از مجاذیب معتبر کس فرستاد و آن مجذوب گفت که وی یکے از اکابر نقشبندیه آمده کشتی او را از گرداب هلاکت کشید نقار ان آن سلطان زاده از حبس خلاص شد و به منصب رسید چنانچه بشارت بود واقع شد **مِنْ خرق عاداته**:-
منقول است که فاضلے بخدمت ایشان آمده طلب دعای جهة مرضے نمود و اظهار نمود که از بسیاری فقرای طلب دعا نمود ام ایشان متوجه شده دست بدعا بر داشتند بعد از لمحه فرمودند که بیائید که دعای مغفرت برای او بخوانیم آن فاضل

بحیرت بمنزل خود باز گشت و متوجه دیهه که مریض در آنجا بود شد چون در آنجا رسید
مردم از دفن آن فارغ شده بودند آن فاضل از مشاهده این خارق از جملهٔ اخلاص کیشان صمیمی
شد و مرید شد **من خوارق عاداته** خدمت مولانا محمد هاشم رح می نگارند که روزی
در تنهائی تلاوت کلام مجید در سورهٔ بنی اسرائیل چون بآیت وتهجد به نافلة
لک عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا رسیدم بخاطرم خطور کرد که مرا
نماز تهجد را در نصیب این برکات که مقام شفاعت است دخلی باشد آن حضرت مجدد
الف ثانی می باید پرسید باین نیت در ملازمت آمدم ایشان در کار وضو بودند چون
مرا دیدند فی الفور گفتند تهجد را لازم دار عرض نمودم اکثر ادا می یابد فرمودند هر که می خواهد
که از مقام محمود که مقام شفاعت است بهره تمام گیرد گو نماز تهجد را ملتزم باشد و
این آیه مبارک را تلاوت فرمودند بعرض رسانیدم که در خدمت جهة تفحص
همین مدعا آمده بودم لله الحمد بکرامت ایشان بے جرأت عرض بظهور آمد
من خوارق عاداته نقل است از ثقات اصحاب ایشان که در سفری
بر باطی فرود آمده بودند ناگاه به یاران فرمودند مرا گردیده که در این سرا امروز
بلیه عظیم رو خواهد داد و بعامهٔ اهل سرا این سرایت خواهد نمود یاران ما باید گر را خبر کنند
که هر یکے دعای ماثوره بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شیء فی الارض
ولا فی السماء وهو السمیع العلیم. واعوذ بکلمات الله التامات
کلها من شر ما خلق را تکرار کنند هر که این دعا را خواند بعنایة الله سبحانه
او و اسبابش محفوظ ماند آنرا این فرموده دو ساعت نه رفته بود که در ان سرا آتش
در افتاد و بشدت هر چه تمامتر مشتعل شده بود چنانکه مردم از اطفای آن عاجز گشتند
و لبسا امتعه بحرقت و سرقت رفت و بسا خانه ها بسوخت مولانا عبد المؤمن
لاهوری که فاضلی بود از یاران ایشان اسباب و نیز محروق گشت و او

خورد را بصد محنت بخدمت ایشان رسانید بمولینا فرمودند که مگر شما را کسی بخواندن دعای ماثوره مذکوره خبر نه کرد گفت نه حضرت ایشان یاران را از عدم اخبار مولینا عتاب فرمودند و کسی که دعای مذکور خوانده بود او و اسبابش بسلامت رهائی یافت :-

من خرق عاداته منقول است که شیخ محمد مسعود رض که برادر خورد ایشان بود بتقریبی بقندهار رفته بود دران ایام تسحری بخادمی که حاضر بود ایشان فرمودند که متوجه احوال **محمد مسعود** شدم هر چند بدیدۀ مکاشفه جست وجوی نمودم و برا هیچ جا بر روی زمین نیافتم بعد ازان چون نیک متوجه شدم صورت قبر او که بتازگی فوت شده در نظر آمد سامعان در حیرت رفتند بعد از فرمودۀ ایشان بچندی رفیقانش رسیده خبر وفات او رسانیدند رحمة الله تعالی علیه :-

من تصرفاته منقول است که در ایام که ایشان به اجمیر تشریف داشتند در ایام برشکال شهر رمضان واقع شد خدمت ایشان بعادت معهود در نماز تراویح مشغول ختمات شدند شب اول یاران از سبب تنگی و گرمی مسجد بسیار با آزار شدند بعد از ادای نماز بزبان مبارک راندند تا تمامی ختمات که قرار داده ایم اگر بکرم الهی باران فرصت میداد که بیرون مسجد تراویح گذارده میشد خوب بود خدمت مولانا هاشم می فرماید که یکی از یاران گفتم شنیدی که چه فرمودند انشاء الله تعالی دیگر تا آخر رمضان در شب باران نخواهیم دید چنان تا بیست هفتم باران نشد نماز را بفراغ بیرون در صحن مسجد ادا نمودیم بعد از ختمات در شب بیست هشتم باران ریختن نمود ایضاً همین مسجد که ذکر یافت دیوارے از سست بنیاد شده بود و بیک جانب میل تمام نموده بنوعی که اکثر آیندگان مسجد جمعی که در حواشی آن بودند از آنجا عبور نمی نمودند مترقب آن بودند که امروز یا فردا خواهد افتاد روزی حضرت ایشان بسبیل طیبت فرمودند تا زمانیکه این فقیر اینجا اندر رعایت کرده نخواهد افتاد بقول اکابر که فرموده اند ع هزل من هزل نیست تعلیم است :-

فرمودند

ابجد ۱۱

آن چنان شد که فرموده بودند روزیکه از آنجا کوچ شد تا قریب میلی نرفته بودند که بیکبار انتها

مِنْ تصرّفاته نقل است که در ایامی که در لاهور رفته بودند شبی نماز خفتن را ادا نموده نزدیک یکی از دیوارهای آن منزل ایستاده فرمودند که امشب زنهار کسی نزدیک این دالان نباید و نخسپد و حال آنکه باعث از یاران امثال آن بوده شخصے از یاران بدیگرے به طیبت گفت که خانهای دیگر از این فرسوده تر اند گناه اینخانه چیست که امشب او را با فتادن نسبت میدهند و حصه از شب نگذشته بود ناگاه آن خانه افتاد یک کنیزے در آنجا خفته بود و درنه آن شد حضرت فرمودند که ما گفته بودیم که نزدیک این دالان کسی نخوابد آنرا از آن برآرید چون این کنیزک را برآوردند اصلاً آسیبے برو نرسیده بود ؛

مِنْ تصرّفاته نقل است که سنگے در صحن مسجد ایشان در سرهند بود که ایشان غالباً بر و نشسته وضو می نمودند آن سنگ هرگز در ایام گرما با وجود حرارت هندوستان گرم نمی شد و بریک حال بود کان هذا من اثر برکات جلوسه علیه رضی الله تعالی عنه این فقیر که کاتب این اوراق است از بعضی اکابر مسموع دارم که در ایام قبل حاکمی از اهل رفضه در لکنو بود در یکے از بلدان توابع وی شخصی اقربائے حاکم مذکور سبّ خلفای الراشدین نموده بود دران بلده یکی از اعیان آن نواحی که از اهل سنت بود بے آنکه برخصت حاکم مذبور محتاج شود آن رافضی را بقتل رسانید چون این خبر به لکنو رسید حاکم بخود بپیچید و قسم یاد نمود که آن قاتل را بانواع عقوبات هلاک گرداند و محصلان شدید فرستاده او را طالب حضور شد پس محصلان رفته وے را از آن بلده بر داشته می آوردند در اثنای راه جماعة نشسته وردی می نمودند آن مرد مقبول از محصلان التماس نمود که نزد این جماعة رفته التماس دعا کند برخصت آنها نزد ایشان شده احوال خود وا نموده همت خواست آن جماعة او را طریق ختم لاحول که منسوب بجناب حضرت مجدد الف ثانی است رضی الله عنه نمودند آن مرد ختم مذکوره را در اثنای راه خوانده می آمد و آن راه واقع برکنار دریا بوده ناگاه

نبا شد

دالان
بگفتیم

مذبور

در نظر وی چنان ظاهر شد که در دریا زورقه می رود و یک شخص نورانی برآن زورقه سوار بے آنکه ملاحان آن زورقه را ببرند خود جاری همراه آنها می رود این مرد نزدیک شده از راکب زورقه سوال نمود که تو چه شخصی و این زورقه چون بے اعانت ملاحان جاری است آن راکب گفت من صاحب همین ختمه ام که تو ورد نموده برای نجات تو می روم خاطر جمع دار فی الجمله تسلی حاصل نموده می رفت تا به نزد آن حاکم رسید به مجرد دیدن نظر حاکم بروی افتاد از جا برجست و به بشاشت تمام باین مرد ملاقی شده و عذر نمود که ترا بے موجب تصدیع داده ام و مبلغ بسیاری با خلعت عالی بوی انعام داشته رخصت نمود این مرد چون از آن مهلکه نجات یافته و علاوه برآن چندین فتوح دید غائبانه بے آنکه خود را او را وسیله مرید ساز و مخلص معتقد شده و قصیده در کمال زیبای تصنیف نموده تخلص خود را اویسی قرار داد و دران قصیده مدح اکثری را از اولاد ایشان کرده اما چند فردی که در مدح ایشان است مناسب این تذکره اینجا ایراد می رود:—

نظم من قصیدته رض

آنکه نامش چو برآمد بزبان می گردد / قوت ناطقه را علم لدنی از بر

شیخ احمد که مجدد لقبش کرد خدای / الف ثانی شده زو تازه بدین مستظهر

الفش از احدیت ز حقیقة حاکیش / میم از معرفت و دال بدانش رهبر

در ولایت به کمالات نبوت مخصوص / بهر ایصال خلائق به معانی ز صور

هر که در حلقهٔ خاصش نفسی رو آورد / حلقه زد بر در لاهوت ز مفتاح اثر

آسمان جاه شهنشاه سریر تکمیل / صاحبش / که شود قطب زمان حاجبش از فیض نظر

بست بر صفحهٔ هر ساده دل نقش کمال / نقشبندی عجبی هست بدین تازه هنر

هر کس احرام حرم میکند از بهر طواف / کعبه در مسجدش آمد به صفای منظر

بحقائق / گفتگویش بخلائق ز ره صدق و صفا / نطق حق دان که بود زبدهٔ اولاد عمر رض

جوشش علمش همه هر جا که بود آل علی / کان پی وار علوم نبوی آمد در

نسبت

نسبت تفصیل طریقش طرق هست چنان — که بصدیق بود رتبه اصحاب دگر
رفت از دایرهٔ ظل سوی مرکز اصل — یعنی از ذات احد گشت بجان مستبشر
مشرب احمدی و خلت ابراهیمی — کرد این مجمع بحرین دلش را اظهر
نقشبندی بدن و قادری و چشتی بال — طائر معرفتش را که بود عالی پر
نسبت فیض طریقش بهٔ احیاست فقط — می شود فائض از و مجمع اهل مقبر
اوست قیوم که عالم بفیوضش قائم — تا قیامت بود از مهلکه خوف خطر
هر که ارشاد بسوی مبدء فیاض عروج — همتش هست عموما نه بسط مضمر
یک نگاهش ز شش گانه لطائف و اکرم — سالکی را که در افتاد بفکر ششدر
گشت در هر دو جهان از سه حقائق آگاه — از — که بهر چار طرق داد به تفصیل خبر
صورتش و رسول سالک رخ شاهد غیب — پرده بر داشت با نوار شهادت خوشتر
انقطاعش ز جهان سر حروف مقطوع — منکشف کرد بعنوان صوصد دفتر
شبهه اش در متشابه نبود از آیات — که بهد لولا لقیتش بود و دانش در
در کلامش چو کسی خرده گرفت از خبثے — بیخرد باشد و در هر دو جهان خوار چو خر
در معادات وی آنکس که نصب کرد علم — کسر شانش بود آخر سوی ایمان منجر
جمله آرای کرامت شود از پردهٔ غیب — هر که را طبع عروسی شد و حبش زیور
خاطرش گر پی تغییر حقائق برود — زهر تریاق شود در دهن مار و دگر
آب حیوان اثر زهر هلاهل بخشد — سم — که کند قطرهٔ او قطع گلو تا به جگر
زیر کوه آمده گر ساز داد و استمداد — باشدش با همه اثقال چو برگ گل تر
کور رمعنی نادیده زفیضش مرئی — حرف نابرده بلب جا کند اندر دل کر
هر که در کام نهنگ افتد نامش گیرد — از زبانش شود دش ذور ته سوی معبر
آنکه ره داد بمذهب ز اباطیل جهان — در حضورش چو در آئینه بقول منکر

فلسفی در ره بیونی نزند وز صورت	جوهر اصل شود در نظرش مستظهر
فی الحقیقة به یقین بیده بی وی خطا	ثابت الاصل ببیند همه را در پیکر
مقرحی گر بسر گوشه چشمش برسد	رویة الله شود حاصل و نقش بصر
رافضی خارجی چون بر سر کویش گذرد	این ز تسخیر شود بنده و آن از حیدر

تذکرهٔ اثنا عشر از منتخب ثانی در ذکر رحلت حضرت مجدد الف ثانی ازین دار فانی بفردوس جاودانی و وصل عریانی به محبوب معانی رضی الله تعالی عنه

می نویسند که ایشان قبل از ایام رحلت مبارک خود در سنه هزار و بیست چهار هجری که در آن ایام عمر گرامی ایشان بر طبق شمار احمد در سنه پنجاه و سه سالگی بود با صحا واقف الاسرار خود فرمودند که ملهم شده ام که قضای مبرم در عمر زندگانی ما بشصت و سه سالگی است و از این معنی بسیار خوشنود می بودند که در این عمر متابعت حضرت سَیِّدِ المُرسَلِین عَلَیهِ وَعَلیٰ آلِهِ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَام حاصل میشود و هم موافقتے با عمار صدیق اکبر و فاروق اعظم و علی مرتضی رضی الله تع عنهم اجمعین میسر میگردد در سنه هزار و سی و دویم در بلده اجمیر تشریف داشتند فرمودند که آثار قرب ارتحال ظاهر میشود بفرزندان گرامی خود که در سرهند بودند نوشته فرستادند که ایام انقراض عمر نزدیک و فرزندان دور بعد از رسیدن این مکتوب آن هر دو محبوب خود را بملازمت آن مرغوب رسانیدند بعد از دریافت شرف ملازمت عالی آن هر دو مخدوم زادگان متعالی را در خلوت خواسته فرمودند که مرا اکنون هیچ گونه نظری و هیچ وجه بستگی باین جهان نمانده می باید بآن

جهان

جهان شدن آما چون کثرت اندوه حضرات مخدوم زادگان را مشاهده نمودند و نیز معلوم شد که ایام وصال بجانب وسال روی خواهد داد و باز فرزندان را در خلوت طلب داشته فرمودند که چندگاه دیگر برای اتمام کار دیگر ما را نگهداشته‌اند از نوید این مژده باز موجب تسلی خاطر آن هر دو نور دیده گردید و ازان امید سالهای بسیار حاصل روزگار آن دو برگزیده جبار رشد آورده اندکه دران ایام روزی بزیارت حضرت خواجه معین الدین چشتی تشریف فرماشدند و مجاوران روضه ایشان پوشش قبر مبارک را تبرک گویان آوردند خادمت ایشان آن پوشش قبر مبارک را با دب تمام قبول نمودند و آه از دل کشیده فرمودند که لباسے ازاین نزدیکتر بحضرت خواجه نبود لاچار آنرا بالطف نمودند برای تکفین ما نگهدارید چون ازاین سفر سعادت اثر بسرهند مراجعت حاصل شد متصل بمنزل مبارکه زاویه اختیار نمودند و انزوا گزیدند چنانکه چندگاه جز به نماز جمعه به مسجد بیرون نمی آمدند الا مخدوم زادگان ایشان و از خلص درویشان یکی یکے را بدان خلوت گاه بار بود دیگری را راه نبود آورده اندکه در بدایت خلوت این کلام شیخ الاسلام را بزبان مبارک آوردند که چون بوعلی دقاق را مشرب عالی شد مجلس و از خلق خالی شد می نویسند که در اواخر عمر شریف ایشان آنقدر مشرب ایشان عالی شده بود که کاملان اصحاب ایشان با وجود کثرت قوت علمیه و آشنائی مذاق ایشان از دقت معانی کلام مبارک بطفلان نو درآمد دبیرستان ملحق شده بودند و هر که از محبان کتابتے می نوشتند تصریح مے نمودند که اواخر نزدیک آمده تا چه پیش آید و سخن از استغفار کلی مے نمودند خدمت حضرت مولنا هاشم قدس سره که از اکابر منتسبان ایشان است مے نویسد که این مسکین جهة حرج و مرج سلاطین که در صوبه دکن بهم رسیده بود و فرزندان بدان صوب بودند از خدمت رخصت طلب داشتم بعد از رخصت عرض نمودم که دعا فرمایند که بزودی باین آستان ملجای خداپرستان مشرف شوم آن حضرت آهے کشیده فرمودند

دعا کنیم که در آخرت یک جا باهم جمع شویم می نویسند که در شب برات ایشان از خلوت خود بحرم سرا تشریف فرما شده بودند جهت تفحص حال فرزندان خدمت ام المریدین که والده حضرات مخدوم زادگان باشند بزبان راندند که امشب شب تقدیر آجال است تا نام کرا از دفتر هستی محو نموده باشند ایشان فرمودند که شما این سخن را بشک و تردد می گوئید چه باشد حال آن کس که معاینه می بیند که نام او را از صفحه زندگانی این جهانی محو ساخته باشند روزی یکے از محبان عرض نمود که درین ایام اختیار انزوا و انقطاع از اهل وعیال و سائر خلق الله چیست فرمودند که سرش آن است که ایام ارتحال خود را ازین جهان بسیار قریب می بینم چون چنین باشد جملگی خود به تنهائی و انزوا و بهمگی انس به استغفار و استغفا ضرور است و تمامی اوقات و انفاس را درین وقت مستغرق عبادات ظاهریه و باطنیه داشتن لازم و این معنی بی انقطاع و تبتل تام صورت پذیر نه پس شما از من دست بدارید و مرا باو سبحانه واگذارید ازین انواع کلام که مشعر این معنی است درین ایام بسیار نموده اند می نویسند که در اواخر ذوالحجة الحرام که در اوائل میزان بود عارضه ضیق النفس بر ایشان استیلا نمود دران ایام آن قدر شوق لقاء الله بر ایشان غلبه کرده بود که می فرمودند که اگر طبیب بگوید که مرض تو لاعلاج است شکرانه آن بفقرا ببلغها بدهم و دران ضعف از غایت اشتیاق بدعای ماثوره الرفیق الاعلیٰ رطب اللسان می بودند و درین ایام جناب حضرت شیخ الجن والانس را در معامله دیده اند و خدمت ایشان زبان مبارک خود را در دهان مقدس ایشان گذاشته خدمتی فرموده اند و بشارة شفا داده اند چنانکه تفصیل آن در زبدة المقامات مذکور است فارجع الیه و درین میان چند روزے صحت و مدادو و دل خستگان را ولو فی الجملة رائحه مرهمی رسید و درین چند یوم صحت از شدائد آلام ایام ضعف و سقام بشوق تمام یاد فرموده تاسف می نمودند که در هجوم حرارت و ضعف حلاوتے و نعمتے مے یافتم که درین چند یوم صحت معلوم نمیگردد تا آنکه در دوازدهم شهر محرم الحرام

فرمودند

فرمودند که الحال مرا نمودند که درمیان چهل و پنجاه روز ازین جهان بآن جهان باید شد و
قبر مرا این نشان دادند حضرت مخدوم زاده بزرگ خواجه محمد سعید قدس سره
روزی ایشان را در گریه دیدند سبب آن را پرسیدند فرمودند شوق وصال
ذوالجلال است ازین معنی خدمت مخدوم زاده بسیار مغموم شدند یعنی بندگان
خاص را حضرت حق سبحانه باختیار خود میدارد و می برد چون شوق
ایشان بدین مرتبه برفتن غالب است البته ایشان را می برند چون در مخدوم کردند
زاده تغیرے معلوم نمودند فرمودند که محمد سعید از حضرت حق تعالی
غیرت می کنی معروض داشتند که حسرت احوال خود می کنم فرمودند که شفقت و اعانت ما
بشما بعد از ارتحال ما زیاده از ایام حیات اینجهانی خواهد شد که اینجا علائق بشری
در بعضی اوقات ناچار مانع اعانت و توجه است و بعد الموت فراغ و تجرد است
در یوم بیست و دوم صفر در حضور اصحاب بی پا و سر فرمودند که امروز از ان میعاد چهل روز میشود
تا درین هفت هشت روز دیگر چه پیش آید و بحضرات مخدوم زادگان خطاب نموده فرمودند
که درین چند روز صحت هر کمالی که حصول آن در نوع بشر ممکن و متصور بود حضرت حق سبحانه
بطفیل حبیب خود علیه و علی آله و اصحابه من الصلوة افضلها و من التحیات اکملها
مرا عطا فرمودند خدمت مخدوم زادگان ازین کلام عالی شان پریشان شدند چه ازان
بمعنی آیة الیوم اکملت لکم دینکم که حضرت صدیق رضی الله تعالی عنه پی برده بود فهم نمودند

ازین کلام تو بوی فراق می آید	بیت	وزان بجان و دلم احتراق می آید

آورده اند که روز پنجشنبه روز بیست سیوم صفر بدر ولیشان خسته جگر بدست مبارک
اثر تقسیم جامها نمودند و دران روز بر بدن مبارک جامه پنبه دار نبود و سردی هوا بر ایشان
سرایت نموده تپ معاودت کرد و باز صاحب فراش شدند ازین نیز متابعت نبوی حاصل
روزگار ایشان شد چه او صلی الله علیه وسلم از مرض صحت یافته بمفاصله قلیله باز مریض شده انتقال

فرمودند علیه وعلی آله وصحبه الصلوة والسلام کما یستفاد من الاخبار در این ایام مرض افاضه علوم خاصه خود بفرزندان عالی مقام خویش بیش از بیش مینمودند آورده اند که روزی گرم بیان دقائق حقائق بودند خدمت حضرت مخدوم زاده محمد سعید فرمودند که ضعف حضرت ایشان آن همه تکلم را نمی توانند برداشت بیان معارف را بوقت دیگر موقوف دارند فرمودند ای فرزند وقت کجا و فرصت کرا بوقت دیگر زبان مرا دانم که یارای این قدر بیان هم نخواهد بود در این غلبات ضعف نماز را بدون جماعت ادا نه فرمودند مگر روز اخیر تنها گزاردند اناً دعیه و اذکار و مراقبه معموله و هیچ دقیقه از دقائق شریعت و طریقت فروگذاشت نه کردند و تهجد را مهما امکن بجا آوردند می آرند که روز اخیر ایشان از فرورفتگی رو می داد مخدوم زاده بزرگ حین افاقت بعرض اقدس رسانیدند که این کثرت فرورفتگی از لوازم ضعف است یا استغراق فرمودند از استغراق است که بعضی معاملات عظیمه در میان است توجه دارم کما هو مکشوف و مشهود گردند و باتمام و کمال رسند و اسرار آنرا بهر دو نور دیده فرمودند وصایا به متابعت سرور دین و دنیا نمودند و بالتزام ذکر و مراقبه و اجتناب از بدعت و عمل بعزیمت وصیت فرمودند که سنت را بدندان خواهند گرفت و در این وصایا فرمودند که صاحب شریعت علیه الصلوة والتحیة دقیقه از دقائق نصح بحکم الدین هی النصیحة فرونگذاشت از کتب معتبره دینی طریق متابعت کامله بگیرید و بر آن کار کنید و تاکید نمودند که در تکفین و تجهیز من مراعات اتباع سنت نبوی علی مصدرها الصلوة والتحیة نماید و بوالده اطفال خود فرموده بودند که چون ارتحال من از این دار پر ملال پیش از تو معلوم میشود باید که از مبلغ مهر خود کفن من سازی و نیز یکی از وصایا این بود که قبر مرا در جای گم نام سازید مخدوم زادگان عرض نمودند که قبل بر این شرافت و برکت موضعه که برادر بزرگ ما علیه الرحمة باشارت حضرت آن جا مدفون اند بیان فرمودند که مرقد من در آن زمین خواهد شد و تعیین موضع دفن آنجا

الدنیا والتی

کرده اکنون لعل چنین می فرمایند بعد از بیست و لعل چون مرضی فرزندان وران دیدند مفوض بر آنها نهادند که قبر مرا خام گذارید تا باندک زمان ازان نشانی نماند و شب سه شنبه بیست و نهم صفر که روز دوشنبه روز وصال خواهد بود بخادمان حضور خود فرمودند که بسیار محنت کشیدید همین محنت امشب است آورده اند که قریب احتضار طشت برای بول داشتند چون حاضر آوردند ریگ در طشت نبود فرمودند که ریگ در طشت نیست هم چنین قطرات است ترک بول نمودند و نقض وضو نفرمودند با وضو فرمودند که مرا بر فراش بخوابانید چون ایشان را بر بستر تکیه دادند بطریق مسنونه دست راست زیر خد راست نهادند و بذکر پرداختند خدمت مخدوم زاده بزرگ چون سرعت نفس ایشان مشاهده نمودند معروض داشتند که حال شریف چونست فرمودند خوبیم و نیز فرمودند که آن دو رکعت نماز که کرده ایم کافی است و بعد ازین سخن نفرمودند جز ذکر ذات و جان مبارک را بجانان تسلیم نمودند اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ رحمة الله علیه سبحانه رحمة واسعة ابدیة ولا تحرمنا اجره آمین ثابت شده که آخرین کلام اکثر انبیا علیهم الصلوة حرف نماز بود و ایشان نیز بر متابعت آن اکابر مشرف شدند و ورود این واقعه جانکاه در وقت چاشت روز سه شنبه قریب یک پاس روز بیست و نهم صفر بحساب شمس منتصف جدی و قیل بیست و هشتم شهر مذکور سنه هزار و سی و چهار از هجرت جناب سید الابرار صلی الله علیه و آله وسلم گویند که آن ماه بیست و نه آمده شب اول شهر ربیع الاول که ماه وصال نبوی است بخدمت حضرت صلی الله علیه وسلم شتافتند ایام ضعف و تپ ایشان مطابق عمر مبارک ایشان شصت و سه روز شد این معنی موافق مضمون حدیث صحیح حمی یوم کفارة سنة به ظهور آمد چون غسال بدن مبارک انگیخته غسل آورد و جامه از تن مبارک بر آوردند همه حاضران مشاهده نمودند که آن حضرت بر شیوه نماز دست بسته ابهام و خنصر را

برگرد رسغ دست چپ حلقه داده و حال آنکه حضرت مخدوم زاده گان بعد از ارتحال دست های حق پرست ایشان را دراز کرده بودند در زمان خوابانیدن بر تخته تبسم فرمودند (خوابیدن) چنانچه از مشاهده آن فریاد از حاضران برخواست مصداق این قطعه شد **قطعه**

یادداری که وقت آمدنت (زادن تو)	همه خندان بدند تو گریان:
همچنان زی که وقت رفتن تو	همه گریان شوند تو خندان۔

غسال دست های مبارک گشاده راست نموده بر یسار مضطجع گردانید و غسل جانب یمین داد و چون بجانب یمین خوابانید تا یسار را نیز غسل دهد بازمرئی حاضران گردید که دستهای شریف بحرکت ضعیف که از قوت کامله ولایت نشان قوی بود متحرک شد تا بهم آمدند و بطریق سابق ابهام و خنصر یمین بر رسغ یسار حلقه گشت و حال آنکه چون اضطجاع بر یمین بوده بایستی دست راست بر چپ نه استاد و با وجودیکه دست های لطیف از غایت نرمی از برگ گل ملائم تر بود ولیکن بقوتے مقبوض شده بود که انفتاد و جدا شدن امکان نداشت و چون کفن مے پوشانیدند آنوقت نیز قبض بظهور می رسید چون حاضران کشادند مشاهده کردند که دستهای مبارک هم برسنن مذکور باهم جمع شدند چون بدین منوال دو سه کرت واقع شد معلوم نمودند که اینجا ستریست مخفی باز به کشادن آن متعرض نشدند و این مشعر از کمال آداب و نیز مشعر از حضور است که درک هر کس بر آن نرسد صدق رسول الله صلی الله علیه و آله وصحبه وسلم کما تعیشون تموتون ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم مشاهده این خوارق عظیمه مخلصان را موجب مزید عقیدت و دیگران را باعث حیرت و حصول اعتقاد و ارادت شد و عدد ثیاب کفن ایشان بطریق مسنون بموجب وصیت ایشان سه جامه سفید لفافه و قمیص و ازار و چاک قمیص از دو جانب منکبین بروایت مفتی به و عمامه ندادند از جهت آنکه مسنون نبود و علمای منع آن نموده اند و در نماز جنازه ایشان مخدوم زاده بزرگ

رح

فائدہ در بعد از نماز جنازہ برای دعا توقف نفرمودند

شیخ محمد سعید مقدم شدند بعد از نماز برای دعا توقف نفرمودند که مقتضے سنت نبوه یعنی در ہمہ امور رعایۃ عزایم ومقتی بہ نمودند وقبر مبارک ایشان از رقبہ کہ فرزند اکبر ایشان شیخ محمد صادق قدس سرہ ہمانجا مدفون بودند کہ واقعہ در جوار مسجد مبارک بود نمودند و نورانیت وبرکات آن موضع مبارک ابا ایشان نمودہ بودند چنانچہ در مکتوبے کیفیت آن موضع را چنین بیان نمودہ اند بعنایت اللہ سبحانہ بصدقہ حبیبہ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والبرکۃ کہ بلدہ سرہند گویا زمینی است کہ برای من چاہ عمیق را پر کردہ صفہ بلند ساختہ اند وبر اکثر بلاد وبقاع آنرا ارتفاع دادہ ونوری دران زمین ودیعت گشتہ است کہ مقتبس از انوار صبغتی وبی کیفیتی است در رنگ نوری کہ از زمین مقدسہ بیت اللہ ساطع ولامع است پیش از ارتحال فرزندی اعظمی مرحومی بچند ماہ این نور را برین درویش ظاہر ساختہ بودند در زاویہ زمین سنگ ناکی بفقیر آنرا نشان دادہ اند نوری نمود ساطع کہ گرد ی از صفۂ دشان بوی راہ نیافتہ بود از کیفیات منزہ ومبرا آرزوی آن شد کہ آن زمین مدفن من شود وآن نور بر سر قبر من لامع بود این معنی را بفرزندی اعظمی کہ صاحب سر بود ظاہر ساختم وآن نور وآرزو مطلع گردانیدم اتفاقاً فرزند مرحومی باین دولت سبقت کرد ودر پردہ خاک در دریای نور آن مستغرق گشت ع هنیئاً لارباب النعیم نعیمہا ٭ از شرافت این بلدہ معظمہ است کہ مثل فرزندی اعظمی کہ از اکابر اولیاء اللہ است در آنجا آسودہ است وبعد از مدتے ظاہر گشت کہ آن نور مودع لمعہ است از انوار قلبیہ این فقیر کہ از آنجا اقتباس نمودہ در آن زمین افروختہ اند در رنگ آنکہ چراغی را از شعلے برافروزند قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ انتہی مرقومہ الشریف ودیگر جاہا بسیار شرافت آن موضع وآن بلدہ را بیان نمودہ اند کما لا یخفی علی واقف مکاتیبہ الکرام ونیز بزبان مبارک آوردہ بودند کہ مرا محاذی فرزندی

أظمی مدفون خواهند ساخت که آن زمین را با حوالی آن که دران داخل محاطه بود روضه
از ریاض جنت می بینیم خدمت حضرت عروة الوثقی خواجه محمد معصوم قدس سره
از مکتوب هفتادم از جلد اول که بملا محمد افضل ولد شیخ بدر الدین سرهندی
که جامع حضرات القدس بود در معنی حدیث القبر روضة من ریاض الجنة
می نویسند که دران مکتوب بعد از بیان معنی آن حدیث مذبور می نگارند مخفی نماند که
حضرت مجدد الف ثانی حضرت ایشان ما از غایت اتباع سید دین و دنیا
علیه افضل الصلوة و اکمل التحیات نیز مبشر شده بودند که روضه متبرکه قبر
آنحضرت دران است و صحن قدیم آن روضه مقدسه روضه است از ریاض
جنت می فرمودند که اگر مشتی از خاک آن روضه مبشره در قبر شخصی باندازند امیدواری
های عظیم است فکیف من دُفن فیها تم کلامه العالی و بعد از ارتحال
ایشان خوارق بسیار مخلصان دیدند و در کتب نوشته اند ایراد آن همه درین
اوراق گنجائش ندارد و منها چیزے نوشته می شود خدمت حضرت خازن الرحمة
شیخ محمد سعید قدس سره فرموده اند که در واقعه ایشان را دیدم از انعامات
عظیمه او تعالی که بعد از ارتحال در باب ایشان بظهور آمده به بشاشت و فرحت
تمام بیان می فرمایند و مباهات می کنند عرض کردم که قبله گاها از مقام شکر هیچکس
را نصیبی عطا کرده اند فرمودند بلی مرا نیز از جمله شاکران گردانید معروض داشتم که در قرآن
مجید وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ آمده ازاین کریمه چنان مستفاد می گردد که آنجماعة
پیغمبران باشند یا کمل صحابه چون ابو بکر صدیق رضی الله تعالی عنه فرمودند
آری چنین است اما مرا بفضل خاص و عنایت مخصوصه نیز داخل آن جماعت
ساختند خدمت حضرت عروة الوثقی خواجه محمد معصوم قدس سره
می فرمایند که ایشان را بواقعه دیدم پرسیدم از سوال منکر و نکیر چون گذشت فرمودند

حق سبحانہ بکمال رحمت بخشت بمن الہام فرمود کہ اگر از اذن دہی این دو فرشتہ در قبر تو بیایند عرض کردم کہ الٰہی و مولائی این دو فرشتہ ہم در حضرت تو باشند پیش این بندہ مسکین نیایند ایزد متعال نہایت رحمت و رأفت خود شامل حال من داشتہ ایشان را پیش من نہ فرستاد پرسیدم ضغطہ قبر چون گذشت فرمودند کہ شد امّا اقل قلیل و نیز حضرت خازن الرحمۃ فرمودہ اند کہ در حجرہ جماعۃ خانہ بودم و آن وقت سحر بود معائنہ دیدم کہ حضرت ایشان از در درآمدند و بر عریش من نشستہ مرا در بر گرفتند ہیبتی بر من مستولی شد و لرزہ در اعضای من افتاد فی الحال از نظر من غائب شدند شیخ پیر محمد نام فاضلے کہ در آن وقت بود می گوید کہ در نماز ظہر مخدوم زادہ کلان امام بودند بچشم سر (بفتح سین) دیدم کہ حضرت مجدد الف ثانی برابر من ایستادہ اند و چون میان من و ایشان در صف جماعۃ فرجہ بود دست مرا گرفت بخود متصل ساختند کہ فاصلہ نماند تا آخر نماز ایشان را میدیدم شال ستقی پوشیدہ بودند و گوش پیچ بر سر و دستار پیچیدہ و مسحی در پای مبارک ایشان بود و من زمان زمان متحیر مے شدم و تعمق می کردم کہ مبادا از وہم باشد امّا بے ریب و شک چنانچہ در ایام حیات میدیدم مشہود می شد چون نماز را سلام دادند ایشان را ندیدم فرد

رفتی و بر آتشم دامان زدی	آمدی و آتشم بر جان زدی

ازین قبیل در کتب مقامات ایشان دفاتر کثیرہ مرقوم است اینجا اختصار رفت خدمت حضرت مولانا ہاشم کشمی قدس سرہ و دیگر مخلصان کہ طبع موزون داشتند بزبان فارسی و تازی مرثیہ ہای زیبا بیان نمودہ اما اینجا بایراد چند قطعہ تواریخ ایشان اکتفا رفت اول قطعہ کہ مخدوم صاحب بتازگی نظم نمودہ اند چون در جاہای دیگر ثبت نشدہ بود اول آن را نوشتہ می شود قطعہ این است قطعہ

ظل ایجد بشت رہ رو باصل الاصل کرد	زینجہا پر بلا چون شاہ عرفان نقل کرد

جستم از تاریخ نقل او ز دار الابتلاء	گفت ہاتف احمد الثانی باول وصل کرد

خدمت مولٰنا ہاشم کشمی در زبدة المقامات فرمودہ است کہ بعد عمر شریف ایشان شصت و سہ قطعہ در مادہ تاریخ نظم کردہ ام از انہا این قطعہ ہم ایراد مے شود **قطعہ**

یا ایہا الانام لقد سافر الامام
من کان ذیل رأفته عروة القبول
قطب الذی تفوض رب السماء له
حال التی تحیرنی شانه العقول
ما الموت کان بدر کمال قد انطلق
من مشرق الظهور الی مغرب الافول
لما اصاب ارث رسول بحقه
اکتب بعام رحلته وارث الرسول

صن

ونیز حدیث الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب بازو یاد لفظ لے۔
۱۰۳۴
ای الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یافته اند رضی الله تعالی عنه
وارحمنا له بفضلك. امین :۔

لے مادہ تاریخ از اخوند امیر سید رحمة الله تعالی علیه - قطعہ

شہنشاہ ولایت بزم عرفان اسر ساقی
درایں ظلمت سرا ارشاد آبادی بنا دارد
بسال ہجری آن احمد ثانی ندا آمد :۔

چو او بعد از نبی کو قبلۂ الناس و آفاقے
کہ ورش تا قیامت تابد از اغراب و اشراقے
نبیے شاہ از مجدد دین احمد تازہ و باقے

سنہ ۱۰۳۴ ہجری مقدس

صلی الله علیه وعلى آله وصحبه اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین آمین ثم آمین

تذکرهٔ ثالث عشر از منتخب ثانی در ذکر ایراد اسامی خلفای حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

مخفی نماند که خلفای ایشان را سه طبقه قرار داده اند طبقه اولی و طبقه اوسط و طبقه ادنی در طبقه اولی هر سه فرزند دلبند ایشان را که قدوة الاولیاء حضرت شیخ محمد صادق و خازن الرحمة حضرت شیخ محمد سعید و عروة الوثقی حضرت امام محمد معصوم رضی اللہ تعالی عنهم و از اصحاب میر محمد نعمان را خاص نموده اند قدس سره این طبقه را باین چهار کس که ارکان اربعه کمالات مجددی اند ختم نموده اند و طبقه ثانی و ثالث که اوسط و ادنی قرار داده اند در آنها مثل حضرت شیخ عبد الحمید بنگالی و خدمت شیخ عبد الحی پانی پتی و حضرت مولنا خواجه محمد هاشم کشمی و بدخشی قدس سرهم و شیخ نور محمد تبنی و شیخ مزمّل صوفی و شیخ سیّد باقر سهنکوری و خدمت شیخ عبد الهادی بغدادی شیخ طاهر جونپوری شیخ مولانا حمید الدین احمد آبادی شیخ داود سامانه کی شیخ مولنا غازی گجراتی شیخ خواجه محمد صدیق کشمی بدخشی شیخ بدیع الدین سهارنپوری شیخ سید شاه محمد سهارنپوری شیخ عبد القادر شباله کی شیخ محمد مسری و شیخ سید آدم بنوری و مولانا بدر الدین سرهندی و شیخ خضر بهلول سورتی و شیخ نور محمد کل بهاری و مولنا فرخ حسین لاهوری و شیخ عبد الرحیم بیرکی و شیخ کریم الدین حسن ابدالی و شیخ مولانا احمد و شیخ مولانا یوسف و شیخ مولانا صادق کشمیری و شیخ خواجه محمد اشرف کابلی و شیخ مولنا عبد الحکیم سیالکوٹی و شیخ خواجه محمد صادق و شیخ خواجه محمد صالح نیشاپوری و شیخ مولنا محمد یوسف و شیخ مولانا عبد الغفور سمرقندی و شیخ حاجی دکنی و شیخ مولنا یار محمد جدید طالقانی و شیخ مولنا یار محمد قدیم طالقانی و شیخ زین العابدین تبریزی شافعی ثم مکی و شیخ علی تبریزی ثم مکی شافعی و شیخ صوفی قربان ارکنجی

نقی

وشیخ مولانا صفر احمد رومی السموالتی حنفی وشیخ عثمان یمنی شافعی وشیخ محمد ابن حجر
ہیثمی مکی و مولانا شیخ احمد برکی وشیخ حسن برکی وشیخ حاجی خضر افغان و مولانا
قاسم علی وشیخ یوسف برکی وشیخ عبدالہادی وشیخ محب اللہ مانکپوری وشیخ
احمد وپنی و مولانا عبدالواحد لاہوری و مولانا امان اللہ لاہوری وشیخ عبدالہادی
بدوانی وشیخ عبدالعزیز نجومی مغربی مالکی وشیخ احمد استمبولی حنفی وسوای این ہنجاہ
وپنج نفر عزیزان دیگر مجازان حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ بسیار اند قدس سرہ و اسرارہم
کہ اینجا در قید کتابت نیامدہ وتفصیل احوال بعضی ازاین اکابر مذکور در زبدۃ المقامات
وغیرہ کتب ثبت یافتہ اما این مختصر برداشت تفصیل نداشت بذکر اسمای مبارک
ایشانان اکتفا رفت وتفصیل احوال حضرات مخدوم زادہ گان عالی شان
قدس اللہ اسرارہم پرداخت منتخب ثالث ورابع در ذکر ایشانان قرار دادہ
وخامس وسادس وسابع را نیز مفصل از احوال اولاد ایشانان پشت بہ پشت
الی یومنا ہذا ذکر نمود وباللہ التوفیق :-

منتخب ثالث از منتخبات سبعہ در ذکر حضرات عالی درجات فرزندان حضرت مجدد الف ثانی و اولاد آنہا رضی اللہ عنہم منطبق بر شش تذکرہ تذکرہ اولی از منتخب ثالث در ذکر زبدۃ الاولیائی نتیجۃ الاتقیائی خلاصۃ العلمائی ملاذ الصلحائی شیخ محمد صادق رضی اللہ عنہم

خدمت ایشان فرزند نخستین حضرت مجدد الف ثانی اند رضی اللہ تعالیٰ عنہما در علوم
ظاہری پایہ مولویت داشتند ودر کمالات باطنی ہمدوش والد بزرگوار خود شدہ بودند

دالات

ولادت لازم السعادت ایشان در سنه هزار بود آز بدایت صبی آغاز نشو و نمای در سیمای سعادت انتما آثار ذکای از ایشان پیدا بود و در ایام طفولیت جد امجد ایشان حضرت مجدد قدس سره ایشان را در کنف تعلیم و تربیت خود گرفته بودند می فرمودند که این طفل عجائب چیز ها از کیفیت و حقیقت اشیا از ما می پرسد که جواب آن بدشواری توان گفت چون حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه بخدمت حضرت خواجه باقی قدس سره مشرف شدند ایشان نیز تعلیم و تلقین ذکر از خدمت عالی اخذ نمودند توجهات عالیات یافتند به کمالات خاصه ایشان فائض شدند و به بشارات عالیه ممتاز شدند با وجود مغلوبی احوال و جذبات قوی از تعلم علوم ظاهری خود را معاف نه داشتند حفظ کلام الله را نموده باقی علوم را از منقول و معقول بنهایت رسانیده بودند و قوت مدرکه ایشان بر نهجے بود که روزے در صحبت علمای وقت که یکی از علمائے شیراز آمده بود و در علوم عقلیه کسی را مجال مقاومت او نبود ایشان سوال چند از زادهٔ طبع خویش در میان نهادند بعد از تمام سخن آن فاضل شیرازی گفت تا این جوان را ندیدم یقین نداشتم که از طلبهٔ هندوستان کسے قوت ادراک مسائل دقیقه علوم عقلیه داشته باشد چنانکه باید و شاید تحسین ها نمود و حظها بر داشت و از علو نسبت باطن در ایام صغر سن که با ایشان عنایت شده بود از کم کسے شنیده شده می آرند که روزے یکی از مشائخ آنوقت که در خدمت عزیزی سلوک تمام کرده خلافت یافته بود بخدمت خواجه رض آمده احوالات بلند خود را بعرض اقدس رسانید مرادش آن بود که کمالیت خود و کمالیت مرشد خود را بیان و ظاهر سازد و اگر همین را نهایت دانند مقتنع بباشیم و اگر فوق آن بود استفاضه نمایم حضرت خواجه مخدوم زاده را طلب نموده فرمودند که با احوال خود را بگوی که درویشان همان بشنوند خدمت مخدوم زاده احوال خود را بعرض رسانید بخصوص احوالات آن درویش بود یا زیاده از آن چون شیخ دید که طفل هفت هشت ساله که دو سه ماه بود که در این راه قدم نهاده از حال ما حصل پنجاه ساله او

دم میزدند پندار و دید احوال از سر نہاد و استیلائی و غیبت و غلبات نسبت مخدوم زادہ بجائے رسیدہ بود
کہ جہت تخفیف مغلوبی خدمت حضرت خواجہ معالجہ او بنان بازار میفرمودند چنانچہ حضرت
مجدد الف ثانی قدس سرہ در مکتوبے بیان نمودہ اند حضرت خواجہ قدس سرہ در مکتوبے
باین مخدوم زادہ می نویسند قرۃ العین محمد صادق برخوردار ظاہر و باطن گردد
احوال و چنانچہ ظاہر است مستوجب حمد است بر ہمان حضور خود باشد از غیبت و
استغراق اندیشہ نیست انشاء اللہ العزیز از سکر بصحو آید و فنا در شعور اندراج
یابد تم کلامہ الشریف در کشف کون و کشف قبور نظر صائب داشتند چنانچہ حضرت خواجہ
را بر کشف ایشان اعتماد تام بودہ ہموارہ ایشان را طلب داشتہ از امور غیبیہ می پرسیدند
ایشان فی الفور بموجب کشف خود بیان می نمودند و نیز بر مقابر بردہ از احوال موتے
استفسار میکردند چون حضرت خواجہ در زمان حیات خود طالبان را بحضرت مجدد الف ثانی
حوالہ نمودند ایشان نیز از ان جماعت بودند تربیت سلوک بتفصیل بخدمت حضرت
مجدد الف ثانی نمودند و از نسبت ہائی خاصہ ایشان بہرہ کامل و حظ وافر یافتہ
بمعارف بلند و مقامات ارجمند رسیدہ نظر ایشان اکسیر اثر مس وجود محبان را طلائی
احمر مے نمود و کلام ایشان مسیح آسا حیات جان ہائی مخلصان میفرمودند از فقرات
مبارک حضرت مجدد الف ثانی کہ در مدح ایشان در مکاتیب وارد شدہ
نہ آنقدر است کہ در حیز این منتخب گنجد فقرہ چند ایراد میشود در مکتوب دو صد ہفتاد ہفتم از
دفتر اول مکتوبات قدسی آیات نگارش نمودہ اند کہ فرزندے اعزی مجموعہ معارف فقیر است
و نسخہ مقامات جذبہ و سلوک و ہمدرین مکتوب است کہ فرزندے از محرمان اسرار ہست و از خطا
و غلط مصئون و در مکتوب دو صد چہل و چہارم از ہمین دفتر عالی می نویسند کہ این مقام را
بفرزندی ارشدی عنایت فرمودہ اند و داخل ولایت ایشان ساختہ اند فقیر اینجا
در رنگ مسافران در ولایت ایشان نشستہ است و نیز در مکتوب سیصد پانزدہم مرقوم است ۶

کہ استفادہ این فقیر کہ از ولایت موسوی نمودہ از راہ اجمال آن ولایت است استفادہ فرزندی اعظمی علیہ الرحمۃ از راہ تفصیل آن ولایت است عرائض کہ ایشان بخدمت والد خود از کیفیت احوال خویش نوشتہ اند تبرکا سہ عریضہ ازان ہا ایراد می رود عریضہ اول۔

عرضداشت کمترین بندگان محمد صادق بعرض اشرف می رساند کہ احوال و اوضاع این حدود بیمن توجہات علیہ بجمعیت صوری و معنوی گذرانست مدتیست کہ از طرف خادمان حضرت خاطر نگران و پریشان می بود روز نحر بر عریضہ میان بدرالدین رسیدہ خبر عافیت کامل رسانید فرحت بیحد و مسرت بے اندازہ روی نمود الحمد للہ سبحانہ علی ذلک حمدا کثیرا کثیرا قبلہ گاہا حافظ بہاءالدین شب سیزدہم ختم قرآن مجید کرد از شب چہاردہم حافظ موسی شروع کردہ است پنج پنج سیپارہ می خواند شب آیندہ کہ شب نوزدہم است ختم می کند در عشرہ اخیر حافظ بہاءالدین قرار دادہ است کہ ختم خواہد کرد حضرت سلامت شبی نماز تراویح حافظ قرآن میخواند کہ مقام وسیع بس نورانی ظاہر شد گویا مقام حقیقت قرآنی بود ہر چند باین جرأت نمی تواند کرد چنان معلوم شد کہ حقیقت محمدی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام اجمال این مقام است گویا دریای عظیم را در کوزہ در آوردہ باشند و آن مقام تفصیل حقیقت محمدی است و اکثر انبیای و اولیای کمل بقدر خود از بعض آن مقام بہرہ دارند و از تمام آن مقام بغیر از پیغمبر ما علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام نصیبے مفہوم نشد و این حقیر نیز بہرہ یافت حق سبحانہ وتعالی بتوجہات علیہ نصیب کامل روزی گرداناد و تاہنوز آن مقام خوب واضح نشدہ است باقی احوال بجمعیت گذرانست درین ماہ معظم خیلی برکت مفہوم میشود اخی محمد سعید اوضاع ہموار دارد و اوقات بجمعیت و بذکر میگذراند یاران شہر نیز بوقت تمام حاضر میشوند فقیر تا الحال چہار سیپارہ چیزے بالا حفظ کردہ است تا روز عید ظاہرا پنج سیپارہ یاد کند والعبودیۃ: عریضہ دویم۔ عرضداشت کمترین بندگان محمد صادق بذرہ عرض میرساند کہ احوال اوضاع این حدود مستوجب شکر است خیریت آن ذات کعبہ مرادات مع جمیع خادمان مخلصان مطلوب و مسئول است

سرافراز نامہ نامی وصحیفہ گرامی کہ بمصحوب اسمعیل مرسل بود و بمطالعہ آن مشرف ومبتہج گردید حق تعالی سایہ عاطفت آن قبلہ عالمیان را بر کافہ اہل اسلام باقی و پائندہ دارد بحرمة النبی الامی وآلہ الامجاد علیہ من الصلوة اتمہا ومن السلام اکملہا قبلہ گاہا از خرابی احوال خود چہ نویسد کہ غیر از حسرت وندامت بر قصور صور اعمال وتتبع احوال ماضیہ وحال سرمایہ بدست ندارد وآرزوی آنست کہ ہیچ لحظہ وساعتی بخلاف رضائے او تعالی وتقدس نگذرد وآن میسر نہ مگر آنکہ توجہ خادمان آن درگاہ مدد فرماید ودستگیری نماید ع
بر کریمان کارہا دشوار نیست الحمد للہ والمنة کہ تا حال ہمین توجہ شریف بطریقیکہ امر فرمودہ بودند استقامت دارد ودوران کم فتور راہ می یابد بلکہ روز بروز امید وار ترقی وتزاید است بعد از فجر وظہر وعصر حلقہ می نشیند وحافظ بہاء الدین چون از زوائد فرصت می یابد قرآن نیز می خواند واین فقیر بعضی اوقات مقبوض است ودیگر مبسوط قبض وبسط وتوجہ وذوق وآرام وجز آن تعلق ببدن دارد وازآن تجاوز نمی نماید وبہ لطائف ستہ نہ متوجہ اند ونہ غافل اگر توجہ آنہا مثل علم حضوریست بلکہ عین آن توجہ وذوق مثل آن ہمہ را داخل ظلال میدانند واز ظل متجاوز نمی یابد ولطائف اولا ببدن مختلط بودند ودر نظر بصیرت جزء بدن امر دیگر مفہوم نمی شد چنانچہ درحضور موفور السرور عرض کردہ بود الحال از بدن ممتاز در نظر می درآیند واین مقام را مقام بقا می دانند وبعد از بقا بار دیگر نوعی از فنا روی بر لطائف نمود چنان معلوم شد کہ بی این فنا کہ بعد از بقا شود تمامی کار میسر نیست الحال چند روز است کہ مقبوض است ومعاملہ سر در کم تا چہ ظاہر شود قبلہ گاہا حال توجہ بعالم نماندہ است چون عرض احوال ضروری بود بچند کلمہ جرأت نمود قبلہ گاہا فقیر ہر شب حضرت را بخواب می بیند الا ماشاء اللہ تعالی زیادہ چہ نویسد کہ داخل تکلیفات است والعبودیة :۔ عریضہ ثالث آنکہ عرضداشت کمترین بندگان محمد صادق بوقف

بر
عین
تکلفات بیجا است

عرض میرساند کہ این فقیر مدتیست کہ مقبوض و مغموم می بود آخر الامر محض توجہ اقدس عنایات خداوندی جل سلطانہ در رسیدہ بسط عظیم روی نمود و دران بسط چنان معلوم شد کہ چنانچہ سابقا یاد و توجہ مثلاً از جانب این کس می بود الحال ہر چہ ہست از جانب وحق تعالی وتقدس ودر خود پیش از قابلیت قبول نمی یافت کالمرأۃ التی تطلع علیہ الشمس فاحترق بذلک الطلوع کل ظلمۃ وکدورۃ من البدن واللطائف وحصل فیہا کل نور وبرکۃ ینبغی فانشرح الصدر واتسع القلب وصار البدن کلہ نوراً مضیئاً الطف من الروح والسر الذین کانا قبل ذلک ووجدت التجلی الاکمل من بین اللطائف علی القلب فلما نظرت الی القلب ظہر ان فی القلب قلباً آخر والتجلی علیہ ہکذا الی غیر النہایۃ فلم یظہر قلبا بسیطا الا وقلبا آخر فیہ ولکن یتوہم الآن انہ ینتہی الی القلب البسیط ولیس بمتیقن وعلم ان الحالات السابقۃ من ہذہ الحالۃ بالنسبۃ الیہا کانت کلہا تکلفات صرفۃ وکان یخطر اسم ہذا المقام فما کتبتہا لسوء الادب
قبلہ گاہا این ہمہ اثریست از آثار توجہ حضرت بیت

اگر بر تن من زبان شود ہر موی	یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

حضرت سلامت آرزومندی دریافت ملازمت خادمان درگاہ را چہ شرح دہد وچہ نویسد شب و روز بلکہ ہر ساعت تصور آنست کہ کدام وقت نیک و ساعتی خوش خواہد بود کہ این مطلب اعلی ومقصد اعز بحصول خواہد پیوست وغیر از تمنای آرزومندی در تصور نمی آید حق سبحانہ وتعالی باحسن وجوہ واوثق طرق این دولت عظمی میسر گرداناد بحرمۃ النبی والہ الامجاد علیہ وعلی الہ من الصلوۃ افضلہا ومن التحیات اتمہا ۔ تم عرائضہ شریفہ

و از کلام والای ایشان پی بکمالات باطنی باید جست ع هر حال تو هم حال تو برهان و دلیل مکاتیب قدسی آیات درباره ایشان از حضرت مجدد الف ثانی بسیار ورود یافته تبیین طریق و دیگر از علوم و اسرار بیان شده که از تتبعان مکاتیب پوشیده نیست واقعه وصال ایشان در سن بیست و چهار سالگی در کمال علو نسبت و علو جذب انجذاب بحادثه وبا چنانچه می آرند که وبای عظیم در بلاد هندوستان واقعه شده بود و هیچ نطفه نه یافت خدمت ایشان فرمودند که این طاعون لقمه چرب می خواهد تا ما نرویم تسکین نیابد ایشان را تپ گرفت و رحلت نمودند باد و برادر خورد خویش و آتش وبا منطفی شد بعد از انتقال ایشان کسی را که تپ طاعون گرفته بود صحت یافت یکی در غلبات آن تپ دیده بود که ایشان آمده آنها را از دست جماعت که بر آن بلیه موکل بودند خلاص می نمایند و می فرمایند اکنون ما این بلا را بر داشتیم شما را بر مردمان پیچیدن روا نباشد یکی در واقعه دیده هر که نام ایشان را نوشته با خود دارد ازین بلیه برهد لعده هر که نام مبارک ایشان را نوشته با خود می داشت او را آسیبی ازان بلیه نمی رسید الی الیوم از برای طاعون صاحب زادگان نام مبارک ایشان را نوشته میدهند و مردم های اثر می بینند حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه بعد از رحلت ایشان به مجتبی می نویسند که فرزندی اعظمی رضی الله تعالی عنه باد و برادر خود محمد فرخ و محمد عیسی سفر آخرت اختیار نمودند انا لله و انا الیه راجعون حمد الله سبحانه که اولا باقیماندگان را قوت صبر عطا فرماید ثانیا بلیه را سر داوند خوش گفت بیت

من از تو روی نه پیچم گرم بیازاری	که خوش بود ز عزیزان تحمل و خواری

فرزندی مرحومی آیتی بود از آیات حق جل و علا و رحمتی بود از رحمت های رب العلمین در سن بیست و چهار سالگی آن یافت که کم کسی یافت پایه مولویت و تدریس علوم نقلیه و عقلیه را بحد کمال رسانیده بود حتی که تلامذه ایشان بیضاوی و شرح مواقف و امثال آنها را

بقدرت تمام درس دارند و حکایات معرفت و عرفان و قصص شہود و کشوف ایشان مستغنی
است از آنکہ در بیان آرد معلوم شما است کہ در ہشت سالگی بر نہجے مغلوب حال
شدہ بودند کہ حضرت خواجہ ما قدس سرہ معالجہ تسکین حال ایشان را
بہ طعام ہای بازار کہ مشکوک و مشتبہ است می نمودند و می فرمودند کہ محبتی کہ مرا
بہ محمد صادق است بہ ہیچکس نیست و ہمچنین محبتی کہ او را با ما است بہیچ
کس نیست از این سخن بزرگی ایشان را باید دریافت ولایت موسوی را بنقطہ
آخر رسانیدہ بود عجائب و غرائب آن ولایت را بیان می فرمودند ہموارہ
خاضع و خاشع و ملتجی و متضرع و متذلل و منکسر بود و می فرمودند کہ ہر یکی از اولیائے
از حضرت حق سبحانہ و تعالی چیزے خواستہ است و من التجا و تضرع خواستہ ام
و از محمد فرخ چہ نویسد کہ در یازدہ سالگی طالب علم شدہ بود و کافیہ خوان
بشعور سبق میخواند و ہموارہ از عذاب آخرت ترسان و لرزان بود و دو عامی کرد کہ
درسن طفولیت دنیائے دنیہ را وداع نماید تا از عذاب آخرت خلاص شود
و در مرض موت یارانے کہ تیمار داری او میکردند عجائب و غرائب از و
مشاہدہ نمودہ اند و کرامات و خوارق کہ از محمد عیسے بہشت سالگی
مرحوم معاینہ کردہ اند چہ نویسد بالجملہ جواہر نفیسہ بودہ اند کہ بودیعت سپردہ
بودند للہ سبحانہ الحمد و المنۃ کہ امانات را باہل آن بے گرہ و بے اکراہ
حوالہ نمودیم اللہم لا تحرمنا اجرہم و لا تفتنا بعدہم بحرمۃ
سید المرسلین علیہ و علیہم الصلوت و التسلیمات از خدمت
قدوۃ الاولیائی شیخ محمد صادق یک پسر ماند شیخ محمد نام
صاحب حالات عجیب بود از وے سہ پسر خلف شدند یکی شیخ ابراہیم کہ از وے
بجز صبیہ پسر نماند دویم شیخ زاہد کہ ایشان اولاد نداشتند سیوم شیخ عابد کہ

یک پسر داشتند شیخ بهاء الدین نام و اولاد ایشان شیخ محمد شجاع و شیخ ابوبکر و شیخ اظهر الدین و این حضرات همه صاحب فضائل و کمالات بودند رحمة الله تعالی علیهم اجمعین

تذکرهٔ ثانی از منتخب ثالث در ذکر فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ العرفای الکاملین زبدة العلمای الراسخین مظهر کمالات خلت خازن الرحمة قطب وحید حضرت شیخ محمد سعید رضی الله تعالی عنه

ولادت کثیر السعادت ایشان در سنه هزار و پنج هجری شهر شعبان المبارک بود و حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه فرموده اند که محمد سعید چهار و پنج ساله بود که وی را رنجوری پیش آمد در غلبات آن ضعف از وی پرسیدند که چه می خواهی بی اختیار گفت حضرت خواجه را خواهم من این حرف را بحضرت خواجه خود قدس سره عرض کردم فرمودند که محمد سعید شما را ندیده و حریفی نمود غائبانه از ما نسبت در ربود و حضرت خواجه قدس سره در مکتوبی نوشته اند که فرزندان ایشان که اطفال اند اسرار الهی اند و استعدادهای عجیب دارند بالجمله شجره طیبه اند انبتهم الله نباتا حسنا اشاره بعلو استعداد و بشارة بسمو فطرت ایشان دارد و حضرت ایشان بعد از رسیدن بسن تمیز بتحصیل علوم پرداخته قدری به خدمت والد ماجد خویش قدس سره و برخی را در ملازمت برادر بزرگ خود شیخ محمد صادق رح و بعضی را به صحبت شیخ طاهر لاهوری رحمة الله بآخر رسانیدند تا در انواع علوم عقلی و نقلی مهارت تام حاصل نمودند از حسن تصرف و یمن توجه والد ماجد خویش در ضمن تحصیل علوم ظاهریه معقوله و منقوله نسبت شریفه باطنیه این طائفه عالیه را

از احوالات عالی و معارف متعالی بدست آوروند و آنہمہ کمالات و فضائل ظاہری و معاملات فیوضات باطنی در سن ہفدہ سالگی باتمام و انصرام رسانیدند۔ و لاشک در مادہ ایشان بلوغ طبعی با بلاغت معنوی موہبت مادرزاد بودہ تمام عمر شریف را و تدریس بسر بردند و ہمہ کتب دقیقہ از معقولہ و منقولہ بمہارت تام و تحقیق و تدقیق انیق درس مے فرمودند و بر بعضے کتب معتبرہ تعلیقات و حواشی متین و زیبا املا فرمودند منہا تعلیقات مشکوۃ المصابیح کہ دران تقویت و ترجیح احادیثی کہ آنہا ماخذ حنفیہ است بدلائل واضحہ و شواہد صادقہ منتسب بکتب معتبرہ نمودہ اند و علمای وقت از مطالعہ آن محظوظ و ممنون شدند و بغایت پسند نمودند خدمت حضرت مولٰنا ھاشم قدس سرہ می نگارند روزے در محفلی از علمائی در ملازمت ایشان بودم بتقریبی مسئلہ مشکلہ از اصول فقہ درمیان آمد ایشان حل آن را بہ تنقیح بیان فرمودند سائل سرگذشت من آوردہ فرمود کہ ایشان در تبیان و قوت علمیہ امروز نظیر ندارند و نیز برنگاشتہ اند کہ شبے در بلدہ لاہور در مجلسی اکابر داعزہ عصر مدعو بودند و خدمت ایشان با برادر خویش حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم قدس سرہما نیز تشریف داشتند بتقریب سجدہ تحیہ و سجدہ تلاوت دقائق علوم درمیان افتاد حضرتین مخدومین یک جانب بودند و جماعہ کثیرہ از فحول علمائی بیک طرف و سخن از ہر علم در تبیان آمد و بیان دقائق درمیان افتاد بنوعی این دو بزرگوار حل عقد نمودند کہ جماعہ تحیر علمیت ایشان شدند و ہمہ بفضائل ایشان معترف شدہ بعضے کہ خصوص خدمت ایشانان را تشخص نداشتند از ہمدیگر تحقیق نمودہ فرمودند کہ بلی چنان پدر را چنین فرزند باید داری از ان صدف و لایت این قسم دُر ہدایت چرا بظہور نیاید و نیز بتقریب عدم رفع سبابہ در تشہد بمذہب مختار حنفیہ رسالہ نگاشتہ اند و فرمودہ اند

کہ مقصود آن است کہ اولویت عدم رفع بثبوت رسیدہ و علمائیکہ مثبت رفع بودند در اقامت جواب متحیر ماندند و حضرت ایشان کسب و سلوک طریقہ را تمام و کمال از خدمت والد ماجد خود حضرت مجدد الف ثانی نمودہ اند و باعلی درجات کمال و اکمال پیوستہ چنانکہ از مکاتیب جناب مجددی کیفیت آن ظاہر است کہ چہ اشارات نازک و بشارات باریک اندراجات یافتہ کہ عقل عقیل در ادراک آن عاجز و قاصر است بیان خصوصیات و کمالات و معارف و عروجات و افادات و خرق عادات و قوت نسبت و فوقیت درجات تہذیب اوقات و تلطیف معاملات و علو واردات و بیان مناصب و کمالات کہ ایشان بآن ممتاز بودند در حیطہ تقریر نمی گنجد و در قید تحریر نمی آید فرد

بحر را گر آوری در کوزۂ	چند گنجد قسمت یک روزۂ

اما مالا یدرک کلہ لایترک کلہ شمۂ از آنہا ایراد میرود حضرت مجدد الفثانی رض فرمودہ اند کہ وی در ہیچ مقامی از عروج و نزول تا امروز از من تخلف نکردہ و شریک و ردیف من بودہ و نیز بایشان فرمودہ اند کہ تو در ضمن مائی از اینکہ نسبت تو ضمنی است دلتنگ مباش کہ حضرت صدیق اکبر رض ضمنی حضرت سرور دین و دنیا صلوات اللہ علیہ و علی آلہ بودند و نیز خطاب بایشان نمودہ فرمودہ اند کہ تو دائرہ نفی حضرت ابراہیم را تمام کردہ والحال در اثبات شریک منی و حضرت ایشان بعضی محرمان خود ظاہر نمودہ اند کہ معاملہ خلت باتمام رسید والحال ہا من معاملہ حضرت مجدد الفثانی عنہ است یعنی در کمالات محبوبیت مستغرق شدہ ام شعر

هنیئاً لارباب النعیم نعیمها	وللعاشق المسکین ما یتجرع

و حضرت ایشان در بعضی مرقومات خود نگارش فرمودہ اند کہ حضرت ایشان ما رضی اللہ عنہ قطب بودند و ہر قطب را دو امام می باید و دو شخص در ملازمت عالی بودند فرمودند کہ شما ہر دو امامید و یکی فرمودند کہ این از روئے تواضع یسار را بدیگری گذاشت و صاحب یمین شد خدمت حضرت عروۃ الوثقی رض در

۹ — اولویت عدم رفع مسئلہ بر ثبوتش مقدم — تہذیب

بعضی

بعضے مکاتیب خود نوشتہ اند کہ حضرت ایشان ما رضی اللہ تعالی عنہ دو شخص را از اصحاب خود
بہ ولایت احمدی مبشر ساختند و خدمت حضرت خازن الرحمۃ کہ این تذکرہ بذکر ایشان
است رضی اللہ تعالی عنہ کہ حضرت ایشان ما رضی اللہ تعالی عنہ دو شخص را از ارباب خود فرمودند
کہ شما را از دائرہ غضب بیرون کردند مترصد فوق باشید و مراد ازین دو شخص کہ ذکر
یاب شدہ حضرت خازن الرحمۃ و حضرت عروۃ الوثقی اند رضی اللہ تعالی عنہما
و جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ دقایق معارف خود را بجز این دو فرزند
برومند خویش بدیگرے قابلیت اظہار و استماع آن ندیدہ محرم نمے فرمودند و چون این ہر دو
بزرگوار در حضور عالی در بعضے اسفار نمی بودند چون وارد عظیم معرفت شگرف روئے می نمود
آن را بزبان قلم آنچہ لایق اظہار بودہ بایشان مے نوشتند چنانچہ در مکتوب این مدعا
را ایما رفتہ و آن این است الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ فرزندان گرامی ہر چند
مشتاق و خواہان صحبت ما اند و ما ہم آرزومند حضور و ملاقات ایشانان اما چہ توان کرد
کہ جمیع آرزو ولا میسر نیست شعر مصرعہ تجری الریاح بما لا تشتہی السفن
بسیار مغتنم میدانند و یک ساعت این عرصہ بہ از ساعات کثیرہ امکنہ تصور می نماید
اینجا آن میسر است کہ در جاہائے دیگر معلوم نیست کہ تمثال آن میسر شود و علوم
و معارف این مواطن جدا است و احوال و مقامات این مجمعہ علیحدہ منعی کہ از جانب
سلطان است آمرا در یچہ کمال رافت و رضامندی مولای خود مے داند جل شانہ
و سعادت خود را در این حبس می انگارد و علی الخصوص در این ایام مشاجرات
کاروبار است و در این اوقات تفرقہ غرائب غنج و دلال لیکن ہر نعمت تازہ و بو العجب
کہ روز بروز میرسد فرزندان در دل می خلند و از دوری و نایافت ایشان جگر
در اضطراب باشد انگارم کہ شوق من بر شوق شما چرب است و غالب است و مقرر است
کہ آنقدر پدر خواہان پسر است پسر خواہان پدر نیست ہر چند قصہ اصالت

و فرعیت مقتضی عکس این معنی است چہ اصل را احتیاجی نیست فرع سراسر محتاج اصل اما از
پیشگاہ چنین آمدہ و اشد شوق اصل را تا ثابت گشتہ آری ع درخانہ کدخدائی ماند ہمہ چیز
والسلام در مکاتیب شریف معارف خاصہ اکثر نامز د ایشانان شدہ کما لایخفی علی ناظرہیا
از اسولہ و اجوبہ و بشارات عالیہ وغیرہ معاملات شگرف کہ اثبات یافتہ ثبوت آن فرا خور
این منتخب نیست لہذا از کلام خود حضرت خازن الرحمۃ عرائض ایشان ایراد میرود۔
ھذا ھُوَ عرض داشت احقر العبید محمد سعید بموقف عرض اشرف میرساند
کہ از اندوہ مفارقت صوری چہ عرض نماید گاہ وحشت آنقدر مستولی می شود کہ
متر صّد ہلاکت و مرض شدید می گردد و آز خرابی احوال چہ معروض دارد و با وجود
تعلقات شتّی کہ دامنگیر شدہ تمنای آن دارد کہ دیوانہ وار از جمیع علائق گسستہ
و ہمہ را سوختہ عزلتی اختیار نماید کہ جز لب گور کس را نہ بیند در حلقہ پیشین نشستہ
بودم و حافظ قرآن می خواند ظاہر شد کہ چنانچہ ظرفی را خالی ساختہ باشند باز پر
سازند بندہ را پر ساختن گرفتند بنوعی کہ کیفیت آنرا نمے داند کہ چگونہ بعرض
رساند دریافت کہ تخلیہ اول تخلیہ پر از توہم وجود است کہ عدم بصرافت خود
عدم بود باز پر ساختن آن این است کہ بجای عدم کہ حقیقت این شخص بود ثبوت
را داشتند اما در نظر خوب حقیقت بودن ثبوت نمی ایستد بلکہ عدم مطلق و شر
محض حقیقۃ خود در نظر است و ثبوت مجرد ہم منظور گویا شئ خالی را پر کردہ و گران
باری آن واضح است فردای آن روز دیدم کہ آئینہ بدست دارم می نماید کہ
روی من داغہای مختفی دارد کہ در نظر مردم نمی در آید و دیدم کہ آئینہ در کمال صفا نیست
دانستم کہ زنگ گرفتہ صورت داغدار ظاہر شد از ان دل تنگ شدم آئینہ دیگر گرفتم
در کمال آراستگی و صفا اول پارہ دل ان صفا ظاہر شد ثانی الحال تمام داغدار
دیدم در آنوقت تعبیر نمودند کہ مرآت شئ متغایر فئی است پس اول چون معاملہ

درمیان عدم و وجود بود و آئینه نیز مشابه آن بود وقتیکه معامله بعدم صرف کشید آئینه
خالی از احکام عدم پیدا شد و نیز روز دیگر آن عقده حل شد که نوشته بود که خوب
در نظر حقیقت بودن ثبوت بدل عدم نمی پسند ظاهر شد که نهایت اطلاق آن
تا بقائے عدم است که تلبس با باطل است چون عدم با اصل خود پیوند دا نامنقطع
می شود اینجا حقیقت بی اطلاق اما ثبوت مبدل می گردد و اینجا انقطاع علم حصولی
واضح می شود چه وجود خود همیشه حاضر است بصدقه آن حضرت امیدوار است
که تفصیل این حقایق بهره ور گردد انتهی بمکتوب شریف و نیز حضرت خازن الرحمة
قدس سره بزنگاشته اند قال الله تعالی لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ الا
الموتة الاولی بخاطر فاتر می رسد و حکم آن دار از احکام این نشاء جدا است
در این تماشاگاه هیچ ترقی از حضیض مباعدة باوج قرب ممکن نیست تا فنا و هستی
سالک وی رشنود و بموت متلبس نه گردد بخلاف آن نزهتگاه عالی جاه که هیچ کمالے
منافی کمالی دیگر نیست و معه با معه جمع موت را در ان دار البقا چه گنجایش و فنا را
چه یارا تحقیقش آنست که چون در این عالم ظهور ظلال است و معاملات آن شک
نیست که ظل را بعد از طلوع اصل آنکه ترقی عبارت از ان است جز فنا و انهدام
چاره نیست و چون آن اصل نسبت بما فوق خود حکم ظل دارد و بعد از سطوع اصل
مستتر مے شود هکذا الی ان یاتیك الیقین و آخرت چون مقام ظهور حقائق
اصل است و اصل را با اصل دیگر هیچ تدافع نیست فنای کمال اول چه در کار و عظم
اضمحلال اول نزد ورود ثانی به نَنْسِهَا نَاْتِ چه گنجایش کریمه ولدینا مزید
مؤید این کار است که مشعر بقای اول است و کریمه مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ
اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا مناسب معاملات دنیوی جمعی که عنایت
الهی جل علاه شامل حال شان شده است و دنیای اینها را حکم آخرت ساخته و به

خطاب ولقد اتینا اجرہ فی الدنیا نواختہ امیدوار مخلص از مضائق غرور اندو
بخلعت سعادت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ
رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ممتاز حضرت قطب الاولیاء قدس سرہ
در باب دو شخص از اصحاب خود این بشارت فرمودند و این لفظ را مذکور ساختند
کہ دنیای شما را آخرت کردند ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ تم کلامہ الشریف ومراد ازین دو شخص در این عبارت
وامثال این حضرت خازن الرحمۃ وحضرت عروۃ الوثقی اند رضی اللہ عنہما
کما ذکرنا و خدمت ایشان بمنصب خلافت سرافراز بودند چنانچہ در مکاتیب
قدسی آیات بدان بشارات یافتہ اند و نیز از مرقومات ایشان است المرتبۃ
یا محمد مظہر الالوہیۃ والاسم الجامع لمراتب الوجوب والامکان
الی ربک وھو اللہ الھادی للشیون الذاتیۃ والاضافیۃ کیف
مد الظل مد ظلال شیونہ علی الحقائق الکونیۃ التی ھی لعدمات
المتقابلۃ لھا وصورھا فی صورۃ الوجود فتعجب من کمال اقتدارہ
العباد فی ارادتہ ما ھو عدم محض وجود بحتا اعطائہ احکامہ ذاتیا
صادقۃ فسبحان اللہ من جمع بین الثلج والنار ولو شاء لجعلہ
فیبقی ای الظل ساکنا غیر ممدود وفیہ نفی قول من قال اقتضاء الشیون
الظہور کذٰلک ثم بعد مد الظل جعلنا الشمس لذات المتعالیۃ
علیہ ای علی الرب او علی الظل دلیلا لکونہ الظاہر دونہ وما سواہ
مکتنف بدجی لعدم شعر

آفتاب آمد دلیل آفتاب	گر دلیلے بایدازوی رومتاب

فسبحان من اختفی لکثرۃ الظہور واستتر فی سرادقات النور لعل اختیار

لفظ

لفظ الشمس لتصوّر کبریائه واحتجابه بحجاب العزۃ وکونه دلیلا علیه باحتجاب الشمس بضوءها وشعشعانها وکونها دلیلا وسبیلا الیها والی کشف الاشیاء ثم بعد المد وجعل الشمس علیه دلیلا ایضاح السبیل بانه لاسبیل الیه الاهو قبضناه ای الظل الینا قبضا یسیرا تنعریجه تسلیکه فی معارج الاصول اصلا فاصلا وهو سبحانه اعلم وعبارات متین زیبا بامعانی والاخذ من حضرت مولٰنا هاشم علیه الرحمۃ از ایشان در زبدۃ المقامات بسیار ایراد نموده که پایۂ معرفت وعلمیت ایشان را مشعر است اما اینجا اختصار رفت وایشان برنگاشته اند که برادر بزرگ ما قدوۃ الاولیاء خواجہ محمد صادق قدس سرہ می فرمودند که حضرت مجدد الفثانی رضی اللہ تعالی عنہ در باب راسخین فرموده اند که محمد سعید از علمای راسخین است الحمد للہ علی ذلک حمدا کثیرا ونیز بعد از منصب خلت بدیگر مناصب عالی ممتاز شدند منها فردیۃ منها قطبیت منها غوثیت منها ندییت منها قربت وقس علی ہذا قرانه وتفصیل احوالات ایشان را کتاب علیحده می باید من کلیل زبان قلیل بیان را چه یارا که شمه از انها در معرض تبیان آرد بیت

وصف حالاتش نیاید در شمار	عاجزم گر یک بگویم از هزار

لاچار عنان قلم را بمدح ایشان که در غزلے حضرت مرشدی قیوم جهان نظم فرموده اند گردانیده شد غزل

پری خوابے که من دیدم نمی گنجد به تعبیرے	شود مجنون مصور گر کشد رنگش بتصویرے
علاجی نیست جز می کهنه درد اغفلت ما را	شکست توبه لازم شد نخواهم کرد تقصیرے
ندارم قاصدے تا نامه سوئی دوست بنویسم	همین بس اضطراب دل بود ایمای تحریری
ببزم عیش بے لعل نوستان نگاهت را	نباشد موج می در ساغر جان کم ز زنجیری

غبارم توتیای چشم طور و دیدهٔ بیضا ست　　منم خاکستر برق نگاه و جلوهٔ تاثیر ے
بگلشن بےگل روی تو چون سیر ہوس گیرم　　ہر چشم غنچہ پیکان ست ہر شاخ گلش تیر ے
بہار گریۂ غم کو کہ ویران خانۂ دل را　　بجز سیل سرشک دیدہ دشوار ست تعمیر ے
بکام تلخ جان خشک افیون خوار ہجرانت　　خیال بوسۂ گنج لبت شہد است ہم شیر ے
چمن سرسبز و گل خندان ہوا شاداب بلبل مست　　بہا آمد مبارک باد با دیوانہ زنجیر ے
زتر جرمے و زہد خشک گر آگہ شوی زاہد　　عبادت لعن میگوید ترا طاعات تکفیر ے
زموج خط خشک بوریا خواندم کہ ای زراق　　ترا تعظیم تعزیر است و استشہار تشہیر ے
بہ بیمار نگاہش قاصدے دیگر نمے باید　　بجز درد درون و نالۂ دل آہ شبگیر ے
شہنشاہ ولایت مظہر حق خازن الرحمۃ　　در اقلیم صباحت سرور ملک یمین میر ے
خلیل آسا امام و رہنما بر جادۂ خلت　　ندیدہ بعد احمد دیدۂ انجم چنین پیر ے
سعیدی سعدی مسعود بختی آیتے فضلے　　مس نحس شقاوت را سعادت بخش اکسیر ے
درین بستان نوای بلبل بیدل خوشم آمد　　برنگ غنچہ خوابی دیدہ ام ای صبح تعبیر ے
در آغوش خیالم آن پری پیکر نمے گنجد　　صفی تا شیشۂ ہستی ست نتوان کرد تسخیر ے

وصال مبارک ایشان در سنہ ہزار و ہفتاد و یک بعد از مراجعت از سفر سعادت اثر حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما و مراجعت از سفر اعظم البلاد حضرت دہلی در سن شصت و ہفت روی داد و در بلدۂ دار الارشاد سرہند در قبہ کہ والد ماجد عالیشان با برادر عالیشان دران مدفون بودند در جنب والد و برادر خود رضی اللہ تعالی عنہما مدفون شدند و قبل ازین در ذکر جناب حضرت مجدد الفثانی و حضرت شیخ محمد صادق قدس سرہما شرافت این زمین مذکور شدہ کما لایخفی تاریخ وصال و میلاد ایشان را خلف ارشد و اسعد شیخ عبد الاحد قدس سرہ چنین نظم فرمودہ اند: نظم　　شمائل

ازپی یکہزار پنجم سال — بود از ہجرت نبی ملل
کامد از کان کائنات برون — گوہر برتر از مثال و مثل
یعنی از لطف خاص ربانی — وز عنایات لم یزال یزل
پسرے شد عطا بہ قطب زمان — مجتبای خدای عزّ وجلّ
شیخ احمد مجدد ملت — حافظ شرع از زوال و زلل
آن شہ دین کہ ملک عرفانش — نپذیرد ز دست دیو خلل
نی سپہر آفتاب کرد طلوع — با ہزاران شرف ز برج حمل
کردہ پرواز تا از این زندان — مرغ روحش بمرغزار اجل
نہ مثالش کسی بوادی علم — نہ نظیرش کسی بکوی عمل
نہ در اقطاب ارجش مانند — نہ در ابدال اربعینش بدل
خازن رحمت خدای کریم — وارث دولت رسول اجل
نام او کز ازل سعید آمد — بر سعادت بود دلیل اول
خاک راہش چہ ماہ چہ خورشید — جبہ سایش چہ مشتری چہ زحل
گر بموشش رسد صبا گردد — عارف آید زکوی مرد و غل گوش
آن امام زمان ز طاعت حق — نشدہ یک زمان ز راہ محل
تا شبی ساقیان عالم قدس — بر کشیدند بادہ ہای اجل
ہمہ در کار آن ولی گردند — جمع کردند با شراب وعسل
جام وحدت کشیدہ و کوتہ ساخت — قصہ پر دراز طول امل
شیوہ نش کردہ ملک با ملکوت — مانش داشت ماہ تا بزحل

مادۂ تاریخ میلاد	سال میلاد او فیوض حق است گر نباشد شہور وخل عمل	فیوض حق ۱۰۳۲ سنہ ہجری

	سال عمرش نمایت لله	۶۴	گر عدد خواهی از حساب جمل	
مادهٔ تاریخ وفات بنظم	سال رحلت بیابی ار خوانی: رفت قطب زمان سعید ازل		رفت قطب زمان سعید ازل سنه ۱۰۷۰ھ	

فقیر از زبان الهام ترجمان والد والده خویش شنیده ام که در ایامی از بر شکال باران غلبه نموده و آب در روضه مبارکه اندرون شده و قبر متبرکه ایشان نشست نموده بود چون بتعمیر آن پرداختند و سر قبر مبارک را کشودند جسد مبارک ایشان را ملفوف در کفن شریف بنوعیکه جدید گذاشته باشند دیدند که اثرے از آثار گرد و غبار بر کفن نیافتند و روی مبارک همچون کل معمولست کشوده بنوعیکه الحال خوابیده باشند می نمود و حال آنکه از وفات مبارک ایشان قریب بصد و سی سال گذشته بود رضی الله تعالی عنه اللهم اغفرلنا وارحمنا وادخلنا فی عبادك الصالحین برحمتك یا ارحم الراحمین -

صاحب برکات معصومی مے نویسند که ایشان قریب ایام وصال خود باعظم البلاد دهلی تشریف فرما شده بودند و مدت در آنجا اقامت ورزیده از انجا مکتوبے بدار الارشاد سرهند بطلب برادر خود خدمت حضرت عروة الوثقی نوشتند که مشعر از شوق ملاقات بود حضرت عروة الوثقی بعد از مطالعه مکتوب مقصد را معلوم نموده بطرف برادر گرامی خود مکتوبے شوق انگیز نوشتند که عنقریب آن مکتوب ایراد مے شود و تیاری و تهیه سفر نموده تا سرای علو که هفت میل است از دار الارشاد حضرت سرهند شریف بیرون شدند دران منزل ملهم گردیدند که برادر بزرگ شما بعد از بر آمدن دهلی در سرے سنبالکه رحلت نمود ایشان بعد از کشف این معامله بسرهند مبارک مراجعت کردند بعد چند یوم قاصد خبر وحشت اثر رسانید مکتوب جناب عروة الوثقی در جواب مکتوب برادر بزرگ خود خازن الرحمة این است بیت

که خواجه محمد سعید است ۱۲

آمد از آن جناب صحیفہ بسوئے من	الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن

بعد از تقدیم مراسم عقیدہ و نیاز معروض میدارد عنایت نامہ نامی و ملاطفہ گرامی کہ از کمال کرم و مہربانی مصحوب ملا طاہر نامزد این مسکین بے تسکین فرمودہ بودند بورود آن مستسعد گردیدہ از راہ تلطف و مخلص پروری مقدمات شوق آمیز و فقرہائے عشق انگیز اندراج یافتہ بود مطالعہ آن آتش مشتاقان را مضاعف ساخت و شعلہ شوق آگینان را سربلند گردانید مصرعہ آب آتش را مدد شد ہمچو نفط ؛ بلی لطف معشوق دررنگ استغنائے او عشق افزا و آتش انگیز است حالت سوختہ مشتاقان را این مصرعہ ہندی بیان نماید ے چونی کیسی کام کرے جب جرکون تب آگ ؛ عاشق مسکین نہ تاب عتاب دارد و نہ طاقت عنایت نہ برداشت قہر دارد و نہ یارائی مہر مصرعہ کہ وصل از ہجر باشد جان ستان تر ؛ حدیث نفیس لو کشفت لاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ شاہد این معنی است فرد

گیرم کہ بغم خانہ ما یار خرامد	کو حوصلہ و طاقت دیدار کہ دارد

بلی لا یحمل عطایا الملک الا مطایاہ ہستی عاشق تا درمیان است مورد صد بلا است صلاح او در نیستی است و فلاح او در ترک ہستی نامراد تر از حمکن معلوم نیست کہ کسے باشد کمال درحق او نفی کمال است و خیریت در سلب خیریت شخصے کہ کمال او نفی کمال بود و صلاح او در نیستی از کمال مولائی خود چہ خبر داشتہ باشد و بجمال ہستی او چگونہ پے برد مگر آنکہ بدام نیستی صید ہستی نماید و بوجود موہوب موجود گردد فح یکون العارف ہو المعروف والواجد ہو الموجود در از نفسی رفت ع بندہ باید کہ حد خود داند ؛ اظہار انتظار آمدن این مسکین فرمودہ بودند مصرعہ

	از دوست یک اشارہ از ما بسر دویدن

سعادت فقیر است کہ در خدمت برسد و از برکات صحبت کثیر البہجت مستفید و

مستعد گردو نه مکتوبه الشریف رضی الله تعالیٰ علیه

تذکرهٔ ثالث از منتخب ثالث در ذکر فرزندان جناب حضرت خازن الرحمة رضی الله تعالیٰ عنه

خدمت حضرت خازن الرحمة را سوای صبیه ثلاث هشت پسر بود همه این مخدوم زادگان به کمالات ظاهری و باطنی ممتاز بودند و به اعلیٰ درجات فیوض و برکات فائض **فرزند اوّل** ایشان حضرت شاه عبدالله قدس سره صاحب حالات بلند و مقامات ارجمند از خدمت والد شریف خود اخذ فیوض و برکات نموده بفیاضی خلق مشغول بودند از ایشان یک پسر ماند میان عبدالحق نام و از وی نیز یک فرزند خلف شده مسمی میان احمد قدس سرهما **ذکر فرزند دوم** حضرت خازن الرحمة رض حضرت شاه لطف الله رض ایشان نیز از خدمت والد خود اخذ فیوضات نموده اند و به فیاضی بریه مشغول شده لاولد رفته اند رحمة الله علیه **ذکر فرزند سوم** حضرت خازن الرحمة قدس سره جناب علامة الوری نور الهدی میان فرخ شاه قدس سره در علم و عمل در برادران ممتاز بودند و بسیار عزیز الوجود عمر مبارک ایشان زیاده از نود شد و بسا کس از فیوض ایشان بهره مند شدند بیستم شوال سنه یک هزار و یک صد و هشت رحلت فرمودند رحمة الله علیه و از ایشان سه پسر خلف شد اوّل قطب الاولیا شیخ علی رضا که بفضائل صوری و معنوی ممتاز بودند تفصیل احوال ایشان در اشجار الخلد و اثمار الاشجار خواجه اعظم کشمیری نموده برادر دویم ایشان میان محمد ارشد قدس سره و برادر سویم میان ضیاء الله قدس سره **ذکر فرزند چهارم** حضرت

خازن الرحمۃ رضی اللہ عنہ شیخ سعد الدین قدس سرہ کہ او نیز از خدمت
والد ماجد خویش اخذ کمالات طریقہ علیہ نمودہ از وے یک پسر ماندہ میان محمد
قطب قدس سرہ و از ایشان یک فرزند خلف شدہ میان محمد غوث قدس سرہ
ذکر فرزند پنجم حضرت خازن الرحمۃ رض جناب مقبول الصمد
شیخ عبد الاحد قدسنا اللہ بسرہ الاقدس ایشان اول فیوضات
از والد شریف خود یافتہ در ثانی جہت از دیاد فوائد از خدمت عم بزرگوار
خود حضرت عروۃ الوثقی رض مشرف شدہ اند و از انجا معاملہ را از سائر
اخوان بالا بردہ بمقامات عالی و درجات متعالی رسیدہ ذکر ایشان تفصیل
میطلبد لہذا در تذکرہ علیحدہ منتخب باذکر فرزندان گرامی او مذکور خواہد شد انشاء اللہ
کہ ختم این منتخب بذکر احوال مبارک ایشان قرار یافتہ ذکر فرزند ششم
حضرت خازن الرحمۃ رض قدوۃ اھل اللہ شیخ خلیل اللہ قدس سرہ
ایشان نیز از خدمت والد خویش اخذ فیوض و برکات عالیات نمودہ اند و بعالی
درجات کمال و اکمال رسیدہ از خدمت ایشان دو پسر ماندہ یکی حضرت
میان نور القدس قدس سرہ و ثانی میان مراد اللہ رحمۃ اللہ علیہ
ذکر فرزند ھفتم حضرت خازن الرحمۃ شیخ محمد نقی
قدس سرہ کہ خدمت ایشان نیز از والد بزرگوار خود بدرجہ کمال و اکمال رسیدہ
فائض شدہ اند یک پسر از ایشان خلف شدہ شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ
ذکر فرزند ھشتم حضرت خازن الرحمۃ رض حضرت
شیخ محمد یعقوب قدس سرہ کہ بسیار محبوب و مرغوب والد شریف خود بودند
و از نسبتہائے خاصہ ایشان حظ فراوان یافتہ اند و بدرجات کمالات رسیدہ
اند از ایشان یک پسر ماندہ شیخ میان عصمت اللہ نام رحمۃ اللہ علیہ

نجیب

تذکرہ رابع از منتخب ثالث در ذکر فرزند سیوم حضرت مجدد الف ثانی حضرت عروة الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہما بطریق ایجاز

مخفی نماند کہ ذکر مبارک ایشان تفصیل تام می طلبد و در یک تذکرہ گنجائی ندارد و لہذا منتخب رابع در ذکر احوال ایشان تعین شدہ و این منتخب چون متضمن اذکار اخوان ایشان بودہ بطریق ترتیب احتراز از فوت ترتیب نمودہ تذکرہ ایشان را مجلی کہ مناسب ذکر ایشان بود بطریق ایجاز بمدحی کہ جناب مرشدے حضرت قیوم جہان در توصیف مبارک ایشان نظم فرمودہ اند اکتفا رفت و تفصیل ذکر ایشان با ذکر فرزندان گرامی ایشان حوالہ منتخب رابع شد انشاء اللہ تعالیٰ آنجا بطریق تفصیل نگور کلک بیان خواہد شد وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللہ قصیدہ۔

قطب دوران امام معصوم است	فرد یزدان امام معصوم است
قبلۂ انس سجدہ گاہ ملک	کعبۂ جان امام معصوم است
پائی تا سر چو آیتے رحمت	فضل و احسان امام معصوم است
خواجۂ خواجگان شیخ شیوخ	پیر پیران امام معصوم است
در لبش نور قدس حق روپوش	سر سبحان امام معصوم است
قطب ارشاد قبلۂ عالم	شاہ شاہان امام معصوم است
در قنادیل جان حق جویان	شمع ایمان امام معصوم است
بجگر تشنۂ زلال وصال	آب حیوان امام معصوم است
بعد اصحاب و تابعین کبار	شرف انسان امام معصوم است

زان

زان امانت که عاجز آمد چرخ — حامل آن امام معصوم است
بالوهیت و رسالت و بعث — نص برهان امام معصوم است
ای صفی در وصف جان ترا — چیست در شان امام معصوم است

ایضاً له فی مدحه الشریف قدس سره

حجة الله امام معصوم است — آیة الله امام معصوم است
قطب و قیوم غوث هر دو ثقل — ولی الله امام معصوم است
در جهان قایم مقام رسل — کیست بالله امام معصوم است
جالس حضرتش جلیس خداست — رؤیة الله امام معصوم است
دست بر دست بعد دست نبی — بید الله امام معصوم است
نایب کامل رسول خدا — شهد الله امام معصوم است
خضر راه صفی بکعبه ذات — شکر لله امام معصوم است

مخفی نماند که در این منتخبات سبعه چنان قاعده قرار یافته که در هر منتخبی ذکر یکی از داده
سرحلقهای اکابر با ذکر اصحاب و اولاد او نموده می آید الا منتخب اول که آنجا کما اختصار رفته
و هر یکی از اعاظم اولاد و با اصحاب که او مسند آرا و سرحلقه شده و از بواقی ابنای جنس
خود ممتاز بود ذکر شریف و با احوال اولاد و اصحاب و در منتخب دیگر می شود برین
دستور این منتخبات سته ترتیب یافته تا مسند نشین و سرحلقه از دیگران ممتاز
باشد و ترتیب قاعده مقرره معلوم بود:-

تذکره پنجم از منتخب سیوم در ذکر باقی فرزندان حضرت مجدد الف ثانی رضی الله سبحانه و تعالی عنه

فرزند چہارم ایشان حضرت محمد اشرف نام داشتند و آن مخدوم زادہ در حالت رضاع
رحلت نمودند و فرزند پنجم و فرزند ششم ایشان شیخ محمد فرخ و شیخ محمد عیسی قدس سرہما
این ہر دو مخدوم زادہ در صغر سن با برادر اکبر خود حضرت شیخ محمد صادق در
در مقدمہ طاعون کہ ذکر یافتہ یکبار رحلت فرما شدہ اند چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی
رضی اللہ عنہ در مکتوبے اینمعنے را نوشتہ اند المکتوب در ذکر حضرت مخدوم زادہ
اکبر ایراد یافتہ کما لا یخفی عن ناظریہا **فرزند ہفتم** جناب حضرت
مجدد الفثانی شیخ محمد یحیی نام داشتند المعروف بشاہ جیو ایشان ہنگام فوت
والد بزرگوار خویش در سن ہفت ہشت سالگی بودند بحسن تربیت برادران
گرامی چون از تحصیل علوم ظاہری فارغ شدند کسب سلوک طریقہ علیہ از ایشانان نمودند
و باعلی درجات کمال و اکمال فائض شدند مکاشفات بلند و معارف ارجمند دارند کہ
بعضے از آنہا را بزبان قلم معروض حضرت عروۃ الوثقی نمودہ اند و بجواب صحت
وسقم از ایشان سرافرازی شدند چنانچہ در مکاتیب معصومی مندرجست و در
سفر حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما ہمرکاب برادران بزرگوار خود
بودند و از امکنہ متبرکہ مستفیض و مستنیر شدہ اند صبیہ حضرت خواجہ خورد ولد خواجہ
بیرنگ رض در عقد ایشان بود در سنہ ہزار و نود و ہشت بوصال ایزد متعال مشرف
شدند رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ خدمت حضرت وحدت قدس سرہ تاریخ
وصال ایشان را در قطعہ بنظم کشیدہ اند **قطعہ**

آن عارف باللہ تبارک و تعالی	جبرئیل صفت رفت سوی عالم بالا
تاریخ وصالش چو بپرسند عزیزان	گو بود ولی شیخ محمد یحیی

و از خدمت ایشان دو پسر خلف شدند یکی حضرت شیخ ضیاء الدین قدس سرہ
و یکے حضرت شیخ فقیر اللہ رحمۃ اللہ و این ہر دو مخدوم زادہ فائض بکمالات

ظاہر

ظاہری و باطنی بودند و خدمت حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ الاقدس یک صبیہ داشتند آنرا بہ پسر برادر خویش قاضی عبد القادر کہ ولد شیخ عبد الرزاق اند کہ برادر حضرت مجدد الف ثانی رض بودہ اند نسبت نمودند و خدمت قاضی عبد القادر را از صبیہ حضرت مجدد الف ثانی رض یک پسر ماند شیخ محمد فضل اللہ نام و می آرند کہ حضرت مجدد الفثانی رض بفرزندان خود وصیت فرمودہ اند کہ ہمہ مراتب متابعت سنت بجا آمدہ لہذا چون از صبیہ ما فرزندی متولد شود آن را برقبر من محاذی دوش من بدارید تا این سنت مبارک نیز ادا شود کہ جناب حضرت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرزندان حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا را بدوش مبارک خود سوار نمودہ اند از خدمت حضرت شیخ محمد فضل اللہ قدس سرہ دو پسر خلف شدند شیخ حسام الدین و شیخ سفر احمد و شیخ عبد اللطیف و شیخ عبد الحی و شیخ زین الدین قدس اللہ سرارہم اولاد ایشان اند و میان فضل احمد جیو کہ ارشاد ایشان الیوم بسیار است از اولاد ایشان اند چنانکہ خدمت میان فضل احمد قدس سرہ ولد میان نیاز احمد اند و وی پسر میان سفر احمد مذکور فوق است و وی فرزند شیخ محمد فضل اللہ قدس سرہ اند رحمہم اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ

تذکرہ ششم از منتخب سیوم در ذکر شیخ عبد الاحد ولد حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

مشہور است بحضرت وحدت قدس سرہ مخفی نماند کہ ایشان در سائر اخوان بہ فضائل صوری و معنوی ممتاز بودند از آنکہ ایشان با وجود حصول نسبت والد بزرگوار خویش از خدمت عم عالی مقدار خود نیز فائض شدہ اند و سالہا کسب سلوک باطنی فرمودہ اند در بادہ خلت افیون قیومیت خلط نمودہ اند و برکات بین را با فیوضات بسیار جمع ساختہ لہذا کاخانہ

ارشاد ایشان استوار آمد و پیش طاق شان مرتفع شدہ و خدمت خانقاہ معلی والد بزرگوار

فی سائر اخوان تعلق بایشان داشت در میان اخوان مشہور بحضرت میان گل

بودند و چون طبع موزون داشتند اشعار رنگین فرمودہ اند تخلص خود را وحدت

قرار دادہ و باین تخلص چندان شہرت یافتہ اند کہ گویا لقب مبارک ایشان شدہ

و خدمت ایشان دو مرتبہ بشرف زیارت روضہ جناب رسول اللہ صلے اللہ

علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و طواف بیت اللہ الحرام زادھما اللہ تعالی شرفا و تعظیما

مشرف و کامیاب شدہ اند مرتبہ اول ہم رکاب والد بزرگوار و عم عالی مقدار خویش

رضوان اللہ عنہما بودہ اند و مرتبہ ثانی ہمراہ حضرت جنت اللہ قدس سرہ بودند در

مرتبہ اول عمر مبارک ایشان قریب ہزدہ سالگی بود کتاب لطائف مدینہ بعبارت

تازی در غایت فصاحت و بلاغت در احوال وارد و والد بزرگوار خود املا نمودہ اند

و تصانیف ایشان بسیار اند و از آن جملہ حاشیہ بر بعضی اقوال تفسیر بیضاوی و سلسلۃ

الجواہر و شرح چہل حدیث و خزائن المودۃ و منشور الدرر فی فضائل السور و صحائف

تسعہ و برہان جلی و بدائع الشرائع و جنات ثمانیہ و سبیل الرشاد و اسرار الجمعۃ و رسالہ

منع سبابہ و شرح رباعیات حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہ و شواہد التجدید و خیر الکلام

و مناجات کبیر و مناجات صغیر و قصص برحق و نشر العطر و رسالہ و شرح بیت

مشہور مثنوی معنوی ؎ علم حق در علم صوفی گم شود ؛ این سخن کے باور مردم شود ؛

و فیض عام و شرح کلمہ تسبیح و شرح کلمہ تہلیل و شرح کلمات قدسی آیات مکاتیب

مجددی و اسرار الفقر و چہار چمن وغیرہ اما این چند فرد از ابتدای چہار چمن کہ در نعت

سید کونین علیہ و آلہ الصلوۃ والسلام فرمودہ اند اینجا ایراد شد و زینت این اوراق گردید نعت

دبیر قدس چون اول قلم زد لسان غیب چون شد در ترنم	محمد سرور عالم رقم زد نمود اول بتعظیمش تکلم

در این

درین کاشانۂ تصویر تقدیر | نخستین گل محمد کرد تحریر
زسروش قد بالاشد جهان را | چو قمری طوق مهرش قدسیان را
جمالِ پاکش از نورِ جلال است | وجودِ نور را سایه محال است
زلعل وکنم یک نکته سر | زبان صد بار شویم زاب کوثر
زمویش گر سخن در نامه آرم | نخست از سنبلِ تر خامه آرم
کند تا وصف آن زلفِ دلا را | به مشکِ تر قلم پیچیده خود را
هلالِ ابرویش تیغ یدالله | بود برهانِ قاطع بهر گمراه
بزلفش بال کثرت بسته تقدیر | بفرقش نقش وحدت کرد تحریر
ازان ابرو که آمد جانِ کونین | توان جستن نشانِ قاب قوسین
دو گیسو هر دو بر اسرای گواهی | بمعراجِ حقیقت شاهراهی
دو چشمش نشئہ بخش نشاتین است | دو ابرو قبله گاه قبلتین است
حیای چشم او را چون دهد یاد | که سرمه در گلوی خامه افتاد
بیانِ قدِّ او کار عظیم است | نشانِ او صراطِ مستقیم است
کجا خطِّ لبش کو سبزۂ تر | که آن از آب ستاین از گوهر
بلند از بینیش مقدار کونین | ازان یک کوچہ تا قابِ قوسین
کشاده از میانِ ابروان ماه | برنگِ سکه در دو اسم الله
زده گاهے برابر وجبین تهدید | چو بر بالای بسم الله تشدید
به تیشش مهر ایزد از غلط دور | چو در مصحف نمایان آیۂ نور
بیاد رنگِ بویش باغ با غم | چو غنچه عطر پرور شد دماغم

آن آیۂ نور

خدمت ایشان بعد وصال والد صاحب کمال پنجاه و شش سال بر مسند ارشاد و اکمال اتکا داشتند و ازان جمله شش سال بحسب مراد فواید چنانچه ایما بران رفته بخدمت حضرت

عروة الوثقی رض سلوک نمودند و از نسبت های مخصوص ایشان بهره ور شده فقیر از زبان
مبارک حضرت شاه عطاء الله قدس سره که والد والده فقیراند شنیده ام و خدمت ایشان
از اکابر مسموع داشتند که روزی جناب حضرت عروة الوثقی رض بحضرت وحدت
قدس الله تعالی سره فرمودند که وعده بتو می نمایم که چهل توجه بتو عنایت نمایم و بهر توجه آنقدر
ترقی در حال تو خواهد شد که در مدت مدید حصول آن بدشواری باشد از آن جمله سی و چهار
توجه عنایت شده بود که مقدمه انتقال حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه
بعالم رخ نمود پس از این واقعه جانکاه روزی حضرت وحدت قدس الله تعالی
سره بر قبر متبرکه ایشان رفته معروض داشتند که از جمله توجه هائے موعود شش عدد توجه
باقی است امید از الطاف حضرت آنکه بوفا انجامد ایشان چنان ایما شد که بر قبر فقیر متوجه شده
بنشینند تا آنچه معدود موعود است ایفا رود خدمت حضرت وحدت عرض نمودند که وعده
در حالت حیات بود الحال نیز بهیئت حیات شده توجه عنایت شود معلوم ایشان شد
که در خلوت آمده باش یعنی وقتیکه دیگرے بر قبر حاضر نباشد ایشان وقت را مراعات نموده
بر قبر مبارک می رفتند و حضرت عروة الوثقی بهیئت حیات شده از قبر مبارک خروج
میفرمودند و توجه می دادند روز ششم که اتمام موعود بود حضرت وحدت قدس سره
سیاهی و قلم همراه داشتند بعد از فراغ توجه عرض نمودند که بدستخط مبارک نوشته عنایت
شود که آنچه بعبد الاحد وعده رفته بود که چهل توجه خواهم داد از آنها سی و چهار توجه در
حالت حیات داده شده بود و شش توجه باقی را بهیئت حیات شده ایفای موعود ادا شد
خدمت حضرت عروة الوثقی قدس سره العزیز بدستخط مبارک خود عبارتے که قرین این
بوده باشد نوشته دادند حضرت وحدت قدس سره آن نوشته را بسائر بنی اعمام خود
نمودند همه مخدومزادگان دستخط والد شریف خود را شناخته و حضرت حجت الله رض بر
پشت آن کاغذ نوشتند هذا هو الحق الیقین بلی ان اولیاء الله لا یموتون بل ینقلون

مرزا محمد الیٰ داد خدمت ایشان در سن ہفتاد و ہفت سالگی بجوار رحمت حق پیوستند خواجہ اعظم کشمیری کہ از فدویان صمیمی ایشان بود در کتاب اشجار الخلد و اثمار الاشجار تاریخ ایشان بنظم کشیدہ قصیدہ ہاے طولانی ترتیب دادہ است اینجا بذکر چند فردے کہ مادہ تاریخ ازان استنباط شود اکتفا رفت هذا هو النظم

از عمر مبارکش بارشاد ‌ بگذشت چون سال ہفت و ہفتاد

از وحشت این سرای ادنے ‌ رو کرد سوے رفیق اعلی

شہباز ہوائی لامکان شد ‌ ارشاد فزاے قدسیان شد

این حال کہ جان و دل بفرسود ‌ در بیست و ششم زماہ حج بود

در جمع کہ عید مؤمنین است ‌ تشریف وصال شاہ دین است

حوران بہشت خاک راہش ‌ غلمان بصفاے دل فدایش

رضوان ز بہشت کشت پیدا ‌ امروز بکام دل رسیدہ

می گفت بسے ازین تو صیف ‌ این بیت براے سال تالیف

عبد الاحد آن امام قیوم ‌ احمد سیر و سعید معصوم

آراستہ تخت معرفت را ‌ اظہار نمود مرحمت را

واین نیز منظومہ اواست هذا هو

کرد رحلت قطب ارشادے کہ بود ‌ در رہ حق عارفان را مستند

از نسیم فیض شگفتہ گلے ‌ ہمچو او در باغ وحدت سرسبد

منبع اسرار ذات لم یلد ‌ مطلع انوار اللہ الصمد

از عنایات ازل فرانش سعید ‌ باکمال فضل معصوم ابد

ز ورقم اعظم بسال وصل او

ہادیِ دین بود شیخ عبد الاحد

ہادی دین بود شیخ عبد الاحد ۱۱۲۶ھ

وله ایضاً

چو شیخ عبد الاحد آن قطب آفاق
سفر کرد اختیار از دار دنیا

چراغ افروز بزم قدسیان شد
براوج چرخ مانند مسیحا

ولے از ہجر آن سرخیل اقطاب
براہل دل قیامت گشت برپا

چو پرسیدم ز اعظم سال وصلش
بگفتا رفت شاہ دین و دنیا

الٰہی خاک پاک مرقدش باد
ضیا بخش سواد دیدۂ ما

فرزندان گرامی ایشان کہ بدرجۂ کمال رسیدہ اند چہار اند منہم حضرت شیخ ابو حنیفہ قدس سرہ بعد از رحلت والد ماجد خود پنج یا شش سال زینت دہ خانقاہ عالم پناہ بودہ اند غرہ شہر صفر اوائل سال ہزار و یک صد و دو بہ مرض اسہال رحلت فرما شدند رحمۃ دو فرزند ارجمند گذاشتند یکی ازان دو عارف الولی شیخ محمد ذکی قدس سرہ خدمت ایشان دو مراتب بطواف بیت اللہ و زیارت روضہ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مشرف شدہ اند و صاحب جذب قوی بودہ اند و دران اسفار بہر بلاد و بقاع کہ تشریف بردہ اند جماعہ اکابر صلحای و فضلای قدوم میمنت لزوم ایشان را مغتنم شمردہ از برکات ایشان حظ وافر و بہرہ کامل حاصل نمودہ اند فرزند دوم حضرت وحدت عارف متقی شیخ حضرت محمد نقی اند کہ بفضائل صوری و معارف معنوی متصف بودہ اند

و مدت مدید مروّج خانقاہ والد بزرگوار خویش شدند و عالمی از ایشان منوّر شد طبع موزون نیز داشتند در رنگ والد خود بسیار اشعار رنگین فرمودہ اند و تخلص مبارک نقی تجویز فرمودہ بودند و این فرد از اشعار ایشان است فرد۔

عمر گذشتہ را بتاسف نقی چہ سود	کے آید آن خدنگ کہ از شصت بگذرد

و این فرد نیز از ایشان است فرد

پیر گشتی بر سر راہ است مشتے استخوان	ندلائی نقی اثبلاتے عصا باید ترا

فرزند سیوم جناب حضرت وحدت قدس سرہ زبدہ اہل ارشاد شیخ محمد مراد قدس سرہ کہ در سفر حرمین الشریفین در رکاب والد خویش رحلت نمودند از خدمت ایشان یک پسر ماندہ شیخ انوار اللہ فرزند چہارم خدمت حضرت وحدت قدس اللہ سرہ العزیز حضرت شیخ نور الحق کہ بجمیع علوم ظاہری و فیوض باطنی مشرف شدہ اند و اکثر مناصب شرعیہ بایشان مفوض بود مخفی نماند کہ حضرت شاہ عطاء اللہ قدس سرہ کہ جدّ مادری فقیر اند ایشان و والد جدّ ایشان پشت بہ پشت بطنا بعد بطن از احفاد حضرت خازن الرحمۃ و حضرت وحدت شدہ آمدہ اند و جدّ امجد اعظم ایشان نواسہ حضرت خازن الرحمۃ بودہ می آرند کہ والد ایشان از اولاد حضرت حاجی عبد الوہاب بخاری بودہ اند بزیارت بیت اللہ رفتہ بودند از آن جا ملہم شدند کہ در سرہند رفتہ صبیہ حضرت خازن را در عقد خود آرند چون ایشان بدار الارشاد سرہند رسیدند از خدمت حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ عنہ طلب خویشی نمودند و اظہار کردند کہ مامور بر آنم خدمت حضرت خازن الرحمۃ فرمودند کہ ما نیز اگر مامور شویم قبول خواہیم کرد ہمان شب در واقعہ بزیارت جناب بضعۃ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا مشرف شدند و حضرت زہرا رضی اللہ تعالیٰ

فرمودند کہ صبیہ خود بجا در ما انداز و تبفر زند ما بدہ خدمت حضرت خازن الرحمۃ بجان
منت داشتہ قبول نمودند فردای آن شب صبیہ خود را بے آنکہ برسم اہل زمانہ بطوع عروسی
طوی نمایند بہ طریق نذر بحبالہ عقد ایشان در آوردند از ان روز اولاد ایشان از احفاد
حضرات مجددی شدہ آمدہ اند و خدمت شاہ عطاء اللہ مذکور صبیہ حضرت قطب الاقطاب
حاجی غلام محمد معصوم قدس اللہ سرہ الاقدس نکاح فرمودہ اند کہ ہمشیرہ حضرت
مرشدی قیوم جہان بودند و والدہ فقیر از ان عفیفہ تولد شدہ اند پس باین تقریب والدہ
فقیر ہم نواسہ حضرت خازن الرحمۃ شدند و ہم نواسہ حضرت عروۃ الوثقی
گردیدند و حضرت حاجی عبد الوہاب قدس سرہ کہ جد اعظم حضرت شاہ
عطاء اللہ اند ایشان از سادات بخاری دہلوی اند از اولاد حضرت سید جلال الدین بخاری
رضی اللہ عنہ خدمت حضرت حاجی عبد الوہاب قدس سرہ ہم عصر جناب حضرت مجدد
الف ثانی رضی اللہ عنہ بودہ و مکاتیب قدسی آیات بطرف ایشان مرسل شدہ و
در آن مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اظہار مودت با ایشان مینمائید
و می نویسند کہ ازین رابطہ مودت کہ نسبت اہل بیت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام
حاصل وقت من شدہ امیدواری عظیم بہم رسیدہ و دیگر ازین مقولہ مشعر تعظیم ایشان
باشد در آن مکتوب بسیار مندرجست انشاء اللہ تعالیٰ در منتخب سابع در تذکرہ حضرت
والدہ آن مکتوب را با شجرہ نسب مبارک ایشان تحریر خواہد شد و باللہ التوفیق

منتخب رابع از منتخبات سبعہ در ذکر احوال حضرت عروۃ الوثقی محبوب سبحان قیوم عالمیان کاشف سر مکتوم حضرت امام محمد معصوم رضی اللہ عنہ

دفتر کرد

وتذکرہ اولیٰ از منتخب رابع در ذکر تولد جناب حضرت عروۃ الوثقیٰ تا رسیدن ایشان بعلوم ظاہری و فیوضات باطنی از خدمت والد بزرگوار خود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مخفی نماند کہ خدمت حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم فرزند ثالث حضرت مجدد الف ثانی رض و قایم مقام ایشان چنانکہ حضرت مجدد الف ثانی رض ایشان را بر سائر فرزندان خود فضل میدادند و برادر بزرگ ایشان حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ عنہ باوجود کلان سالی خود ایشان را از خود متانت دانستہ مسند ارشاد را بایشان مسلّم داشتند و نیز منصب قیومی کہ از جمیع مناصب کمال فائق است بایشان رسیدہ چنانچہ حضرت مجدد الفثانی رض بایشان می فرمایند کہ اشیا از قیومت من بتو راضی ترند چنانچہ در مجلس مذکور گردد انشاء اللہ تعالیٰ و بشارت اصالت نیز بایشان دادہ اند چنانکے کہ فرمودہ اند کہ بقیہ از خلقت سرور دین و دنیا علیہ و آلہ وصحبہ والبرکات العلی ماندہ بود آن را وسنش گویان بیک فردے از دولتمندان امت اعطا فرمودند تخمیر طینت وازآن نمودند و آزین راہ آن فرد را از اصالت بہرہ ور ساختہ اند ازان بقیہ بعد تخمیر طینت آن فرد نیز بقیہ قلیلی ماندہ بود آن بقیہ نصیب یکی از منتسبان آن فرد آمدہ است تخمیر طینت وازان فرمودہ اند وباندازہ آن حظی از اصالت نیز یافتہ اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ المَغفِرَۃِ انگارم کہ نصیبے کہ حضرت مہدی موعود را علیہ الرضوان از اصالت است از راہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام و نیز خطاب فرمودہ بحضرت عروۃ الوثقیٰ فرمودہ اند کہ ہر قدر کہ نصیبے از اصالت داری بواثق آن نشا رمحبوبیت در نہاد

برای

صفائی مستفیدان

تو مورع است یعنی محبوبیّت ذاتی وکمال انفعالی درحق ایشان نشان داده اند کہ فضل ایشان علی العموم فرزندان وچہ اصحاب یعنی برسائر مستفیضان والد ایشان در رنگ قطعی است چنانکہ حضرت مجدد الف ثانی رض بہ کرات ومرات بایشان خطاب میفرمودند

ہمچو من می خوارہ وشل تو سرشاری دگر	بعد ازین ہرگز نہ بیند ہیچ خماری دگر

ونیز فرموده اند کہ محمد معصوم محمدی المشرب است ونیز در مکتوبی برنگاشتہ اند کہ از فرزندی محمد معصوم چہ نویسد کہ وی بالذات قابل این دولت است یعنی ولایت خاصہ محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ چون ایمای از فضائل ایشان نمودہ شد الحال از ابتدای تولد مبارک ایشان تا انقضای مدت عمر شریف ایشان بطریق ایجاز واختصار چیزے نوشتہ میشود وگوش ہوش استماع نما ولادت کثیر السعادت ایشان در موضع بستی ملک حیدر کہ قریب بدو میل خام کہ از دار الارشاد سرہند است واقع شد یازدہم شہر شوال المکرم در حدود سنہ یکہزار و ہفت ہجری بود کہ ابواب فتوح وبرکات بر کافہ اہل عالم ازان روداد فرد

سرشتند از نور حق خاک او	بود چون نبی طینت پاک او
نبی نیست لیکن برنگ نبی	بجو شد زکویش ہزاران ولی-

حضرت مجدد الفثانی رض می فرمودند کہ قدوم میمنت لزوم محمد معصوم یعنی ولادت او مارا بس مبارک وہمایون آمد کہ بعد از تولد او بچند ماہ بہ ملازمت حضرت خواجہ خود مشرف شدیم ودیدیم آنچہ دیدیم فرد

کافتاد ترا گذر بسویم :—:	اقبال کشود در برویم :—:

ونیز فرموده اند کہ از اقتضای علو استعداد وی بود کہ در ایام سہ سالگی بجامعیت استعداد وحقیقت تجلی ذات وحرف توحید لب کشود ومی گفت من آسمانم من زمینم من فلانم ومن فلان یعنی از ارض وسما وسقف وجدران ووحوش وطیور وحجر ونباتات

ہر چہ در نظر او می آمدے گفت آن منم آن منم **فرد**

چون زلیخا از سپندان تا بعود	نام جملہ چیز یوسف کردہ بود

آنچہ اکابر سلف عمرہا در سلوک و جذبات گذرانیدہ حاصل نمودہ و کمال دانستہ وی از اول فطرت بسبیر مرادی قطع نمودہ متوجہ فوق الفوق گشتہ خواہان مطلبی شدہ کہ دست ادراک اکثرے از اہل اللہ از دامان آن کوتاہ **مصرعہ** سالے کہ نکوست از بہارش پیدا است نقل مے آرند کہ زبان زد ایشان در ایام طفولیت کلمہ از سلوک بود ہر کرا میدیدند مے فرمودند از سلوک یعنی الزام السلوک و این کلمہ جامعہ مشعر است بر کمال التزام سلوک در حق خود و در حق غیر خود کہ بمقام دعوت و ارشاد مناسبت کمال دارد و از شفقت عام کہ خاصہ مقام دعوت است خبر میدہند بدلالت بہدایۃ کلی مے نماید ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ **مصرعہ** قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔ و اسم مبارک ایشان کہ چون ذات شریف شان معصوم است نیز مدل است بعصمت ذاتی و محافظت جبلی اما لقب ایشان مجد الدین است و شیوہ ایشان ثبات و تمکین و مشہور بہ عروۃ الوثقی یعنے دست آویز محکم چون فقیر بجز ایشان در وسائل دست آویز ندارم لہٰذا در این کتاب ہر جا اسم ایشان را عروۃ الوثقی مے آرم و از ادب بانحود را لائق تکرار اسم ایشان نمی دانم اما سعادت زبان را نیز در ذکر اسم ایشان میشمارم لِلّٰہ در القائل **قطعہ**

آنکہ نامش بزبان بردم از بی ادبیست	گرچہ ذرات تنم جملہ بنامش گویاست
لیک را بنجا کہ زبان نیز سعادت طلبست	گر این نام شریفش نرسانم جفاست
قطب حق ہادی دین خواجہ محمد معصوم	آنکہ پیشش بتواضع فدا افلاک دوتاست
ظاہرش جملہ بانوار شریعت روشن	باطنش جملہ باسرار حقیقت دانا ست

قطع شد پرده او خلعت تیره بیت	آری این خلعت فاخر چنین قدر زیبا ست

قدس سنا الله تعالی بسره دافاض علینا وعلی العالمین فیوضه وفتوحه فرد

رشتهٔ عز علم بسیار بلند و دراز	تا نوشتی شرح آن بیچیده کامل اند کے

خدمت حضرت مجدد الفثانی رض فرموده اند که اقتباس محمد معصوم نسبتهاے مارا گویا
فیوما انا فانا بصاحب شرح وقایه می ماند که در خطبه کتاب خود آورده الفها
جدی الوقایة سبقا سبقا وکنت لجریه فی میدان حفظها طلقا طلقا حتی
اتفق اتمام تالیفها مع اتمام حفظی حضرت وحدات قدس سره فرموده اند مثنوی

مجدد بر توصیف او لب کشاد	بفرمود کای طفل عرفان نژاد
ز عرفان نوشتم ورق در ورق	همه خواندی از من سبق و سبق
تو یک نقطه زین لوح نگذاشتی	هر آنچه نهادم تو برداشتی
تو آخر چو من قطب دوران شوی	ز من این بشارت بیاوری

چون در نهاد ایشان آثار رشد و رشاد و علو استعداد از زمان صغر سن مشاهده
می فرمودند و نظر عنایات شامل حال ایشان مرعی داشتند و منتظر ظهور کمالات خفیه
که در مکمن استعداد ایشان مودع بود می بودند و می فرمودند که چون علم مبدع حال
است از تحصیل آن چاره نبود از آن جهت به تحصیل علوم از معقول و
منقول دلالت می نمودند و از کتب دقیقه بقراءة صفحه صفحه ورق ورق امر کرده
می فرمودند که با بازو دار تحصیل علوم فارغ شوید که ما را بشما کارهای عظیم است و اکثر
علوم از خدمت والد خود اخذ فرموده اند چنانچه حضرت مجدد الفثانی رض نوشته
اند که درین ایام فرزندی محمد معصوم جواهر شرح مواقف را تمام کرده
اثنای سبق او قباحت هاے این بیچردان بوضوح آمده و فائده ها بر آن مرتب شد
الحمد لله الذی هدنا لهذا وما کنا لنهتدی لو لا ان هدنا الله لقد جاءت

رسل دبنا بالحق بالجمله بعضے از علوم را از خدمت برادر اکبر خود قدوة الاولیای حضرت شیخ محمد صادق رض و برخے را از شیخ محمد طاهر لاهوری که از فحول علماے و اعاظم خلفای والد ایشان بوده اند حاصل نموده اند و آزاماکن دیگر نیز مستفیض شده اند و اذن کتب حدیث را نیز از والد خود باحدیث مسلسل یافته اند بتوجه شریف مجدد و موهبت ایزدی به سنت والد بزرگوار خود و اخوین عالی مقدار خود در سن شانزده سالگی از تحصیل علوم فراغ کلی یافتند و در ضمن این علوم ظاهری اکثر کمالات باطنی را نیز حاصل نموده اند اما بعد از فراغ بهمگی همت و تمامی قوت باقتباس انوار والد عالی مقدار خویش مقدار مشغول شدند و آناً فآناً با سرار خاصه و معاملات مختصه و مقامات فخیمه و درجات عظیمه و کمالات بلند و حالات ارجمند ایشان محقق شدند و در رنگ حضرت مجدد الف ثانی رض بجمیع فضائل ایشان منصبغ گردیدند **نظم**

هست این حضرت ایشان امام معصوم — که چنان است مبرا ز تلوث یکسر
صورت شرع مجسم بکمال تقوی — خلعت فاخره سنتش آمد در بر
در کمالات مجدد که تقرب بگذشت — کام بر کام بهر مرتبه اش کرد گذر

و نسبت محبوبیت آن قدر با ایشان غلبه داشت که تقریر و تحریر را برسمے تا بد فرد

تو از خوبی نمی گنجی بعالم — مرا هرگز کجا گنجی در آغوشش

بیکن ایمای ازان در این معنی یافته می شود که خدمت حضرت والد ایشان هر چند برای نکاح آن مخدوم زاده متوجه میشدند که ماذون گردند بدان مامور نمی شدند مدتهای در این اندیشه بودند تا آنکه روزی برای بول بالای بامے برآمدند بعد از نشستن دیدند که چند دانه گندم آنجا افتاده است از غایت رعایت ادب آن جای بول نمودند باوجود غلبه آن در این اثنا ملهم شدند که در نکاح فرزند تو اذن دادیم و منکشف ساختند که منع از این امر از کمال غیرت الهی جل شانه که در حق این نخل باده بوستان محبوبیت است بود **بیت**

بوی گل رانسیم مے آرد	زان بغیرت زاشتمام توام

بعدہ بدلالت مولانا طاہر لاہوری قدس سرہ کہ از خلفائی والد ایشان بودند صبیہ حضرت سید سند میر سفر احمد کہ خدمت ایشان از روم تشریف آوردہ بودند از جملہ سادات کرام و خلیفہ عالی مقام حضرت مجدد الف ثانی بودند برائی حضرت عُروۃ الوثقیٰ خواستند خدمت میر مذکور بجان منت نہادہ قبول فرمودند آن بدر فلک سیادت را بآفتاب برج ولائیت اقتران دادند وآزین اقتران تا مادام قیامت کواکب ہدائیت در شبستان عالم ماندانہ قریب عجیب و جناب والد بزرگوار ایشان باوجود حقوق شتی کہ در ذمہ ایشان داشتند آن قدر در تعظیم ایشان می کوشیدند کہ مافوق آن متصور نباشد می آرند کہ در ایام صغر ایشان خدمت حضرت مجدد الفثانی رم در دہلی تشریف داشتند و حضرت عُروۃ الوثقیٰ ہم رکاب ایشان بودند روزی در محل اضطجاع قیلولہ والد خود خفتہ بودند خدمت والد ایشان جہت قیلولہ تشریف فرماشدند بدر حجرہ چون رسیدند دیدند کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ رم در مقام ایشان آرام دارند خادم خواست کہ خدمت ایشان را بیدار سازد آنرا منع فرمودند و گفتند کہ دوستے از دوستان خدا جل شانہ در استراحت است مبادا موجب ملال او شود در بیرون آن حجرہ نشستند باوجودے کہ ایام گرما بود و فرش صحن از سنگ چون تابہ آہنے حرارت داشت باینہمہ مدتے آنجا ماندند تا حضرت عُروۃ الوثقیٰ رم بطور خود بیدار شدند و مطلع شدہ آداب بجا آوردند آن زمان حضرت مجدد الفثانی رضی اللہ تعالی عنہ اندرون حجرہ تشریف بردہ قیلولہ نمودند می آرند کہ خدمت ایشان در سن چہاردہ سالگی بودند کہ بعرض والد خود رسانیدہ بودند کہ من از خود نورے مے یابم کہ تمام عالم از آن نور منور است چون آفتاب اگر آن نور فرو رود عالم ظلمانی است حضرت مجدد الف ثانی رم بشارت قطبیت بایشان دادند و فرمودند کہ

که تو تطلب وقت مثنوی و این سخن را از من باز آرد خدمت حضرت عروة الوثقیٰ رض
در بعضی مکاتیب خود بعد از نقل بشارت مسطوره نوشته اند للّٰهِ سُبْحَانَهُ الحمد که
موعود منجز گشت و اثر بشارت بحصول پیوست کذلک نور ارشاد ایشان در اطراف
واکناف عالم منتشر شد چنانچه این نوشته ایشان براین مدعا شاهد عدل است ع
بر حال تو هم حال تو برهان و دلیل ؛ بحرم خداوند جلّ شانه بطفیل رسول اللہ صلّی
اللہ علیه وآله وصحبه وسلّم و بیمن توجه حضرت پیر دستگیر قدسنا اللہ تعالیٰ بسرّہ
معامله تسلیک و تکمیل بغایت سهولت پذیرفته و راه وصل اقرب گشته و کار دهور
بایام وشهور منفر شده هرچند بحسب کمیت مسترشدان این معامله قلت دارد چه
این وقت کثرت آزا برنتابد لیکن از روی کیفیت افزون و بیش از بیش است یکی از
مسترشدان بواسطه در هفت روز از ابتدای تعلیم طریقه فنائے قلبی در خود نشان
میداد و چیزها بیان مینمود که گویا بحوالی فنای نفس رسیده وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ
واکثر مجازان فقیر که از احوال مسترشدان خود بیان میکنند و قصص سرعت وصول
که میگویند عقل عقیل در تحیر می ماند فرد

اگر پادشاه بر در پیرزن	بیاید تو اے خواجه سبلت مکن

تم کلامه الشریف بعضی از خصوصیات ایشان در احوال حضرت خازن الرحمة
ذکر یافته چنانچه از خوانندگان مخفی نخواهد بود حضرت عروة الوثقیٰ رض در بعضی مکتوبات خود
نوشته اند که در زمان عصر بودم بسط عظیم روی داد و منزلت عالی و کیفیت بس
شگرف که هرگز مثل آن رو نداده بود بلکه بخطره و تصور هم نگذشته شرف ورود یافت
و آمورے در میان آمد که مصداق لا عین رأت ولا اذن سمعت تواند بود
نه زبان را یارائے گفتن و نه قلم را تاب نوشتن فرد

فریاد حافظ این همه آخر بهرزه نیست	هم قصهٔ غریب و حدیث عجیب هست

انگارم کہ وصول آن وابستہ بنشار اصالت و محبوبیت ذاتی است مانا کہ آن مقام را خصوصیتی بہ کاتب بود کہ درآن بارگاہ خود را منفرد دید نتائج کلمہ طیبہ و سائر الفاظ ذکر مثل تسبیح و تحمید و تکبیر را دران حریم قدس گنجائش نیافت اگر گنجائش است قرآن را و نماز را ہم بعلاقہ آن سوای تلاوت قرآن مجید و ادای نماز نسبت بآن مقام تعطیل می نماید و می فہمد کہ ہیچ کسب و عمل را در حصول این نسبت علیہ مدخل نیست موہبت صرف است سابقہ عنایت می باید و بجز ہیچ مانا کہ ریاضات مجاہدات در مبادی قرب ولایت دخل دارد تا زمانیکہ سیر در اصول است اعمال سود مند و نتائج بخش است کہ بوسیلہ آن سالک مستعد ترقیات می فرماید و از تکرار کلمہ نفی و اثبات از ظل باصل راہ مے کشاید و از اصل باصل عروج مے نماید و آنچہ مذکور شد آنجا اصل اصل را در رنگ ظل در راہ باید گذاشت بریاضات شاقہ در حوالی آن بارگاہ معلی راہے نمی کشاید وصول بآن منوط بموہبت محض است یا محبت صرف خصوصیت و عدم شرکت احدی کہ بالا مذکور شدہ چون نیک تامل دیدا ازین راہ گذرست کہ ہر کس کہ باین منزلت رسیدہ است مقامے از خود دارد کہ دیگرے را باصالت بآن شرکت نیست ہر چند واصلان آن مقام اقل قلیل اند از آنجملہ حضرت ایشان را در آنجا ملاحظہ نمود بغایت عظمت و نہایت اہبت و علوشان در نظر در آمدند چنانکہ عقل در وہم وادراک آن حیران و سراسیمہ است و زبان قلم و قلم زبان در بیان آن عاجز و قاصر باید دانست کہ عالم را ظل حضرت حق جل سلطانہ دانستن یا مرآت او تعالیٰ تصور نمودن و موہوم دیدن و کمالات منعکسہ ظل را باصل سپردن و ظل را خالی بلکہ معدوم فہمیدن بعد ازان آنرا بکمالات اصل متحقق بودن ہمہ در قرب ولایات است کہ از ظل باصل پیوستن است می فہمید بعد ازان کہ اصل را در رنگ ظل در راہ گذارد و بحوالی آن حریم اقدس برسد ازین امور ہیچ در کار نیست بلکہ

حصول

مے فہمد

مقصود

متصور نبود آنجا ظل ونستن نیست اوصاف را باصل داده خود را فانی ومستهلک دیدن
وبقای تحقیق باصل پیدا کردن مشهود نمی گردد ووصول آن موطن را راه جدا است
ازاین به آن مقام رسیدن دشوار است تم کلامه الشریف ونیز خدمت
حضرت عروة الوثقی رض بعضے مخلصان در مکاتیب شریف خود نگارش فرموده
اند که از شمول عنایات که درباره این عاصی واقع است چه نویسد مصرعه
داد او را قابلیت شرط نیست قبل من قبل بلا علة اگر بتفصیل آن پردازد
یحتمل که قلم تاب آن نیارد وکاغذ بسوزد ومتکلم ومستمع از هوش روند بعد ازان
که گوید وکه شنود خوش گفت بیت

سراپا آتشے امشب قدح کو دیگری پر کن	که خواهد سوخت مجلس تا تو می در جام خواهی کرد

ایضاً لطافت وعلو زبان راهی گیرد یضیق صدری ولا ینطلق لسانی
مصرعه سخن از لب تو گفتم به لبم سخن گره شد که مستمعان متکلم را معذور دارید وارند
الی آخر کلامه الشریف مذکور فے زبدة المقامات ونیز از مرقومات
ایشان است نقل از جناب حضرت مجدد الف ثانی رض که روزی حضرت
ایشان قدسنا الله تعالی بسره الاقدس پیش از آنکه بسفر اجمیر روآرند
نواحی آب چناب در صوبه پنجاب همراه خلیفه عصر دیره بودند وموسم اعتدال
خریفی در ایام تشریق دقایق اسرار فنا وبقا وزوال عین واثر بطرز خاص خود
بیان می فرمودند وسخن از وصول بکعبه مقصود ونشان آن بر زبان مبارک
داشتند وزیاده از یکماه شده بود که همین قسم معارف درمیان بود وروز بروز
غرائب ودقائق آن می کشود واین فقیر غواصی بحار آن اسرار می نمود وآنحضرت
همواره در تبیین وتفتیش حال این بی پروبال می بودند وترقب ترقے وے داشته توجه بر آن
می گماشتند تا آنکه در آن وقت که بیان دقائق مسطوره می نمودند غیر ازاین فقیر دیگر

در خدمت شریف نمود بعد از استفسار حاصل روزگار دور از این کار نوازشہا در حق وی فرمودند و بشارت حصول معاملات مذبورہ فرمودند حمد اللہ سبحانہ عَلیٰ ذٰلِكَ وَعَلیٰ جمیع نعمائہ خدمت حضرت مجدد الف ثانی رض کلمہ چند در مکتوبے در حق ایشان و برادر بزرگ ایشان رقم نمودہ اند کہ وی روز بعد از نماز بامداد در مجلس سکوت داشتم ظاہر شد خلعتی کہ داشتم از من جدا شد و خلعت دیگر بمن متوجہ کہ بجای آن خلعت نشیند بخاطر آمد کہ این خلعت زائلہ را بکسے خواہند داد و یا نہ آرزو ورے آن شد کہ آن را بفرزندار جمند محمد معصوم بدہند بعد از لمحہ دید کہ بفرزندے مرحمت فرمودند و آن خلعت را و را باہتمام پوشانیدند آن خلعت زائلہ کنایۃ از معاملہ قیومیت بودہ است کہ بتربیت و تکمیل تعلق داشتہ و باعث ارتباط باین عرصہ مجتمعہ او بودہ است و این خلعت جدیدہ را چون معاملہ بانجام رسد و مستحق خلع گردد امید ہست کہ از کمال کرم آن را بفرزندے اعزی محمد سعید عطا فرمایند این فقیر بتضرع مسئلت این معنی می نماید و آثار اجابت می فہمد و فرزندی را مستحق این دولت می یابد ع
باکریما کارہا دشوار نیست۔ اگر استعداد است ہم داد اوست تعالیٰ فرد

بیا ور دوم از خانہ چیزے نخست	تو دادی ہمہ چیز من چیز تست

و باین تقریب حضرت خازن الرحمۃ و حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہما ہر دو را بشکر دلالت نمودند و نوشتہ اند قال اللہ تعالیٰ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ میدانید کہ شکر عبارت از صرف عبد است جمیع ما انعم اللہ علیہ من الجوارح والقوی الظاہرۃ والباطنۃ الی ما خلق اللہ واعطاہ لاجلہ لولاہ لما حصل الشکر واللہ سبحانہ الموفق و خدمت ہر دو مخدوم زادہ گان بحصول انعامات شگرف در مادہ خود ما تصریح نمودہ اند چنانچہ در محلش مذکور شود انشاء اللہ تعالیٰ

تذکرہ ثانی از منتخب رابع در ذکر ایراد بعضی عرائض و مکاتیب نفائس حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ عنہ

عریضہ اول

عرض داشت بندہ کمترین محمد معصوم بذروہ عرض خاک نشینان آستانہ علیا میرساند احوال و اوضاع خدمہ اینجد و دمستوجب حمد است سرافراز نامہ عالی کہ بمصحوب قمر یزخان مرسل بود و در آن این عاصی مہجور نا قابل و دراز کار را بانواع عنایات سربلند ساختہ بودند شرف از ورود آن یافت فرد

منکہ باشم کہ بر آن خاطر عاطر گذرم	لطفہا می کنی ای خاک درت تاج سرم

قبلہ گاہا از احسان ہای او تعالیٰ چہ نویسم و بکدام جوارح مکافات شکر او سبحانہ تو ان بجا آورد مگر آنکہ خود را خاک سازد بلکہ از خود نامی و نشانی نگذارد ہنوز حق آن بجا نیاوردہ باشد چہ عبارتے کہ باین طرف منسوب بود البتہ قاصر بود و بعیب و نقصان متسم اللّٰھم لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک مکتوبات و معاملات شریفہ جدیدہ را اخوی خواجہ محمد ہاشم از آگرہ فرستادند علو درجہ آن نہ بآن مشابہ است کہ فراخور فہم ہر بے سرانجام باشد و آنچہ اندراج یافتہ بود کہ افراد عالم ہمگی ظلال اسماء و صفات واجبی است عز شانہ پس ہمہ اعراض بودند کہ جوہری در میان آنہا کائن نباشد تا قیام آنہا بآن جوہر بود و پس از ذات اقدس ایشان را جز حرمان نصیب نبود و نصیب شان غیر از صفات نباشد مگر بکذات عارف الخ شبے در نماز تراویح در مراقبہ مطالعہ این معنی افتاد دید کہ اعراضی کہ ذات این کس بودند باصل خود عود کردند و ہیچ نامے و نشانے ازان نماند و تمام مضمحل و محو و متلاشی در اصل خود گشت و ہر چند می رود ہمہ در اصل خود می ود

و دراصول اصول الی ماشاء اللہ تعالی و مشہود گشت کہ تا ہر جا کہ میروی ہمہ در وجوہ واعتبارات می روی کہ اصل اصول اند و از اصول و اصول اصول بذات مجرد رسیدن محال است اصول ہمہ انقطاع مے پذیرد و ذات عز شانہ ما وراء الوراء است چہ اطلاق اصل دران حضرت جل سلطانہ ساقط است آخر الامر بیاس کشید بیقین معلوم شد کہ ہرگاہ اصل توصیفات و اعتبارات باشد نہایت سعی آن خواہد شد کہ خود را در اصول خود مضمحل و متلاشی سازی و بعد از اضمحلال در اصل از اصل گذشتن معنی ندارد امری دیگر باید کہ نصیبے از ذات فراگیرد و جل سلطانہ دران وقت بخاطر رسید کہ شیخ محی الدین ابن العربی قدس سرہ خوش مے فرماید وَمَا بعد ھٰذا الا العدم المحض یعنی نیست بعد از فنا و اضمحلال در اصول مگر عدم محض چہ احوال را دران حضرت راہے نیست بغیر از انقطاع و ذات مجرد ما وراء الوراء است تا این را ذات عطا نفرمایند بذات تعالی رسیدن محال است و آنچہ آن حضرت ایشان نوشتہ اند کہ این قسم بزرگ در یک عصر متعدد نمی شود علاوہ یاس مذکور شد آن قدر غم و غصہ روئداد کہ چہ نویسد دران یاس گاہے بخاطر مے رسید کہ تابع کامل را از جمیع کمالات متبوع نصیب است پس عدم تعدد و یگر بکدام اعتبار خواہد بود آیا فرق اصالت و تبعیت باشد اما این قسم خواطر مسکن آن اضطراب نمی شد محرمے نبود کہ با وے درد دل توان درمیان آورد آخر الامر بتوفیق آیہ کریمہ حَتّٰی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّھُمْ قَدْ کُذِبُوْا جَآءَھُمْ نَصْرُنَا الی آخر بمکتوب ہشتاد و یکم از مکاتیب جلد ثالث کہ نام زد این فقیر گشتہ اطلاع داوند ہرچند مکرر بران مکتوب گذشتہ بود اما گویا از این اطلاع دادن مصلحت نبود کہ چشم پوشیدہ ازاین حرف می گذشتم الحال بتوجہ شریف امید وار است کہ ازاین معما دری بکشاید چون در عین نوشتن بر این امر اطلاع یافت بتفصیل در خود مطالعہ نتوانست نمود انشاء اللہ تعالی بتوجہ

آن

آن حضرت بہرہ ور گردد مخفی نماند کہ امر یکہ آن حضرت طلب آن می نمودند و آن وصول بذات بحت بودہ بلکہ حصول نصیبہ ازان مرتبہ علیا بعد از چندگاہ از نوشتن آن مکتوبات بآن بشر و محقق گشت چنانچہ در مکتوب ہشتاد و ششم کہ بنام خواجہ محمد حنیف در این جلد مرقوم است تصریح بآن معنی رفتہ والعبودیۃ:-

عریضہ ثانی در بیان بعضی از ذواق مخصوصہ با بیان شمول عنایات او سبحانہ وتعالی نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند عرضداشت کمترین بندہا محمد معصوم فرہ وار بموقف عرض باریافتگان عتبہ علیہ میرساند احوال دعاگویان این حدود بیمن توجہات علیہ مستوجب حمد است غیر از آلام فرقت و مہاجرت اندوہے واقع نیست **فرد**

خیال وصل تو تا حال زندہ میدارم ‖ وگرنہ با غم ہجران حیات یعنے چہ

سرفراز نامہای گرانمایہ گرامیہ با معارف و اسرار سامیہ پی در پے میرسند و معاملہ را از حضیض باوج مے برند مکتوبے کہ متضمن تجلیات ثلثہ است دراین آوان رسید بقدر استعداد خود ازان بہرہ ور گردید و خطے فرا گرفت بعد ازان مکتوبے کہ مشتمل بر معارف نور صرف ذاتی است شرف ایراد یافت در حین مطالعہ آن شعورے از نور صرف یافتہ بود بلکہ فنای و بقای بآن نیز فہمیدہ و تا مدتے دران استغراق داشتہ ہر چند در وقت کتابت آن نسبت مستور است تا وجہش چہ باشد حضرت سلامت از عنایات وتعالی چہ نویسد و از احسان ہای او سبحانہ چہ سان بیان نماید کشان کشان می برند ہر چند نمے داند کجا مے برند و کجا میرسانند اما النذاذات و کیفیات کہ دراین میان روی میدہند بیان آن نمی تواند کرد و قیمت بیانی نیست

من نہ باختیار خود میروم از قفائے تو ‖ آن دو کمند عنبرین مے برم کشان کشان

حضرت حق سبحانہ وتعالی علم و تمیز کامل توجہ عالی عطا فرماید رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا قبل ازاین بمصحوب قاصدے واقعہ نوشتہ فرستادہ است اگر بصحت و سقم آن

ممتاز شود و کمال بنده پروری ست والعبودیة

عریضهٔ ثالث

در انکشاف نسبت عزیزی نیز به پدر و پیر بزرگوار خود رضی الله عنه نوشته اند عرضداشت احقر الخدمة محمد معصوم بذروه عرض آستان بوستان می رساند از آن روزی که از شرف سعادت حضور مهجور گشته است خبری از خادمان آن درگاه باین شکسته بال نرسیده بی نگرانست احوال خادمان این جای مستوجب حمد است و اوقات بجمعیت بسر می برند حضرت سلامت امشب که شب شنبه بیست و ششم ربیع الثانی است که میان شیخ مزمل ازین دار رحلت نمودند خوب رفتند در وقت دفن کلاه تبرکی آن حضرت را که پیش بنده بود ورای کلاهی که آن حضرت بنده را بتخصیص عنایت فرموده بودند بر سر ایشان پوشانیدم به مجرد پوشانیدن یا بعد از لمحه دید که نسبت خاصیه علیه آن حضرت در ایشان جلوه گر گشت تمامی این عزیز را در بر گرفت بعد ازان تمام مقبره را نسبتش فرو گرفت بلکه تمامی آن گرد و نواحی را از نور مالامال ساخت من قبل قبل بلاعلة

عریضهٔ رابع

در حصول مقام عالی که باصل الاصل متعلق است نیز به پیر بزرگوار خود رض نوشته اند عرضداشت نیازمند درگاه والا محمد معصوم بعرض اقدس میرساند احوال این شکسته بال بیمن توجه آن کعبه امانی و آمال بر وجه استقامت است و هیچ گونه در عزیمت امور فتور راه نه یافته امید میدارد که بطفیل نظر عنایت آن حضرت در چند نفس عاریتی که مانده نیز فتور راه نه یابد و ثانیاً معروض میدارد که فقیر تا مدتها مقبوض و مغموم می بود آخر الامر بتوجه عالی بسطی عظیم رو نمداد و دران بسط مقام عالی بس شگرف نمودار شد دران وقت چنان معلوم شد که این مقام فوق جمیع مقامات ظلال است و مقام اصل الاصل است که شائبه ظلیت بدان راه نیافته خود را بتمام داخل آن مقام یافت سر خود را داخل مرکز آن مقام دید و باقی خود را ته آن مرکز محاذی با آن و بعضی چیزهای دیگر دران وقت مشهود بود

اگر درحضور می بودیحتمل کہ بعرض مے رساند **عریضہ خامس** در
اشارۃ بہ حصول نسبت سابقین با معارف متعلقہ آن نیز بوالد عالی مقدار
خویش رضی اللہ عنہ نوشتہ اند عرضداشت بندہ کمترین محمد معصوم بذروہ
عرض خاک نشینان درگاہ عرش اشتباہ می رساند کہ سرفراز نامہ گرامی کہ از سرای
ہودل مرسل بود رسید جان ہای افسردہ را سرور کامل بخشید و دلہای مردہ
راحیات جاودانی از سر نوار زانی فرمود حمداً للہ سبحانہ کہ متعلقان این جا
ازان مہلکہ بعافیت ماندند سفرے کہ مولانا محمد صدیق اختیار کردہ بودند اوائل
ہم درنظر فقیر چندان زیبا نمود **فرد**

باپری روی اگر درخانہ باشد کسی	ذوق بیرون چون کند دیوانہ باشد کسے

ازستعداد بلند ہمتی مولانا این عزم عجب نمود بائستے کہ امریکہ پیش گرفتہ
بودند بانصرام رسانیدہ متوجہ امر دیگر مے گشتند ثانیاً احوال شکست خود را
بعرض میرساند حضرت سلامت این فقیر را ازان بازکہ بعالم فرود آوردہ اند
نشان آن نسبتہ راکہ دروقت عروج بآن مشرف ساختہ بودند میانہ مے یابد کہ
از یمین و یسار بیگانہ است یمین ویسار ازاین نسبت قلیل النصیب اند بلکہ ہیچ
مناسبتے ندارند این نسبت مخصوص بسابقان است اصحاب یمین در رنگ
اصحاب یسار ازاین کمال چہ دریابند وارباب ظلال در رنگ عوام مؤمنان ازاین
سعاچہ فراگیرند محبت ذاتیہ کہ درآنجا ایلام محبوب زیادہ محبت بخش است نسبت
بانعام اوانجا محقق مے گردد وچون بذوق و وجدان خود رجوع مے کند بے تکلف
می یابد کہ حظے و حلاوتے بلکہ از دیاد محبتے کہ در وقت ایلام محبوب است فرحتے و
سرورے مے بخشد کہ درہنگام انعام او نیست توان گفت تصور ایلام محبوب
فرحی وسروری می بخشد کہ در نفس انعام آن فرح وسرور ثابت نیست چہ در محبت

ذاتیہ ہر چند فرح و سرور از شائبہ نفسانیہ منزہ و مبرا باشد اتمیت و کملیت پیدا
می کند و عالم را تمام اعراض می یابد که بوئی از جوہریت نیافته است و قیام بذات
در حق آں ثابت نیست قیوم جمیع اشیائی اوست سبحانه مشار الیه بلفظ انا بلکه مشار الیه
بجمیع اشارت ہم اوست تعالی چه ممکن را ذات نیست و اشارت بعرض عین اشارت
بقیوم اواست ممکنات را اشباحے پیش نمیداند و زیاده از ارادت خارجی در آنہا
تصور نمی نماید قدرت کامله او تعالے را باید ملاحظه نمودن که این ارادت را محض
در مرتبه حس و وہم است بر نہجی ثبات و استقرار داده است که از زوال مصون
و محفوظ است و معامله ابدی باین مربوط و قیام اعراض را بر نہجی می باید که از
شائبه حالیت و محلیت پاک و مبرا است پیش ازین نیست که ثبوت تقرر اشیا باو
تعالے چون قلم در بیان احوال می گیرد آن قدر ریزش می شود که مدرکه از ضبط
برداشت آن عاجز مے شود لاجرم اقتصار بر قلیل مے نماید و باقی را موقوف بر
وقتی دیگر میدارد والعبودیة عریضہ سادس مشعر از فنائی اتم و بقائی اکمل
نیز به پیر بزرگوار خود رضی اللہ عنہ عرضداشت مہجور ملازمت عالی محمد معصوم بدریافت
عرض عاکفان آستانه عالیشان می رساند حسن و جمال که متوہم می شد چون عاریتی
و امانتی بود باہل امانت منصرف گشت غیر از شر و نقص ہیچ چیز باقی نماند حضرت
سلامت در اثنائی این تحریر حالتی روداد دید که آن عدم که غیر وی ہیچ چیز ظاہر
نبود در و باستتار آورد و آن کمالات که باصل خود رجوع کرده بود جلوه گر شدن گرفت
درین اثنا غیبتی روداد می بیند از بسکه طعام پر خورده است و طبیعت برہم زدگی
پیدا شده وی بشدت روداده می باید که از ہر رگ و پوست حتّاکه از رگ ناخن باہم
باد و مے کشند و می برآرند چون بافاقت آمد دید عدم را بتمامه برآورده اند و غیر از
کمالات که باصل خود رجوع کرده بود چیزے دیگر ظاہر نیست خود را بغایت نورانی

ہمین

بقیوم

اشباحے

ولطیف یافت بعدازان دید کہ آن کمالات کہ بآن بقا بخشیدہ اند باصل خود رجوع کردن گرفتند و باصل الاصل ملحق گشتند وظہور درآن حضرت بطریق اصالت وحقیقت پیدا کردہ اتصال حقیقی بےتکیف حاصل نمودند این زمان کہ از عدم تمام کشیدہ بآن کمالات ملحق شدہ بود آنجا اطلاق یافت ونسبت ظاہر بامظہر چون نسبت عالم خلق با عالم امر یافت حقیقت کمالات انفعالی آنجا ظاہر مے شود وبعضے امور دیگر نیز اینجا معلوم بود نتوانست نوشت انشاء اللہ تعالیٰ چون بدولت حضور مشرف گردد بعرض رساند **عریضہ سابع** در عظمت مطلوب وعجز ادراک آن نیز بپیر وپدر بزرگوار خود رضہ نوشتہ اند عرضداشت کمترین بندہا **محمد معصوم** بذروہ عرض باریافتگان استانہ علیا میرساند کہ اوضاع خدمۃ اینجد و مستوجب حمد ست ہموارہ نرصد استماع اخبار فرخندہ آثار سلامتی خدمۃ عتبہ علیہ دامن گیر است اشتیاق دریافت دولت حضور راچہ شرح دہد وسوز وگداز جدائی راچہ سان وانماید بیت

درونم خون شد آخر چند چشم	می اندر آب کینہ چند نوشم

قبلہ گاہا عجب کار وبار است وطرفہ غنج ودلال در عین آرام حرمان است ودر نفس وصل ہجران می یابد ونی یابد ونمی داند کہ چہ می یابد دنقضا ودرنقضا واست وتناقض در تناقض آرامی میدہند ولذتے مے بخشند کہ ہزاران لذات وآراہا درجنب آن ہجوی نمی خرند وودرعوض آن بہ پشیزی نمی گیرند مصرعہ آنجا کہ باشد نقل ومی بے کاریست این کارہا اگر عمرہا درشکرانہ آن صرف نماید ہیچ نہ کردہ باشد واگر عمرہا درطلب آن بگذراند بے سابقہ فضل الٰہی ہیچ حاصل ننمودہ مع ذلک حرمان ہمہ وقت دامنگیر است و دوری ومہجوری ہموارہ دستگیر **بیت**

نہ حسنش غایتی دارد نہ سعدی را سخن پایان	بمیرد تشنہ مستسقی ودریا ہمچنان باقی

چه مطلوب در غایت تنزه و رفعت و طالب در نهایت پستی و منقصت نه این را با او شرکتی و نه آنرا با و نسبتی این از ادراک آن عاجز و آنچه از و مدرک شود قاصر فلما لم یوجد بینهما نسبة ولو بالوحدة والشرکة ولا بالاسم فلا جرم یکون العجز عن درک ادراکه ادراکا والجهل عن کنه معرفته معرفته و چون این معنی را بذوق و وجدان خود دریافته و بتعمق نظر فهمیده و نه از روئے تکلف و تصنع بنا بران جرأت و گستاخی نمود چه توان کرد که علو همت مطلبے را می خواهد که دست ادراک از دامن آن کوتاه است زیرا که هر چه حاصل شود نه او است بلکه شبه و مثال او را است و گرفتاری ظل گرفتاری بغیر است اگر هر چند نمود از اصل است اما بی شائبه ظلیت نخواهد بود و گرفتاران اصل را نقطه ظلیت کوه عظیم است لهذا از مشاهدات رو تافته متوجه احدیت صرف است اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ه تم عرائض العالی هر چند معارف کمالات درین عرائض مثبت است از ابتدائے احوال ایشان مخبر است و انتهائے کمال ایشان از حیطه بیان خارج است اما بر هوشمندان اولوا الابصار مخفی نخواهد ماند و از نور هلال شعاع قمر را خواهند دریافت

فرد

از لبت شیر روان بود که من مے گفتم	این شکر گرد نمکدان تو چیزی نیست :-

بالجمله خدمت حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالیٰ عنه را در رنگ والد ماجد خود سه دفتر مکاتیب والا اثر که هر مکتوبے از آن دریای مواج عرفان است که اگر قطره از برکات آن به کام تشنه لبان بوادی حرمان افتد هر یک نهنگ عمان العرفان گردد

ز دریای تو گر یک قطره یابم :-	چه مروارید ریزد از سرابم :-

و دو رساله زیبا در فن حدیث در کیفیت ادعیه ماثوره موقته و غیر موقته و فضائل و اذکار موقته و غیر موقته و فضائل ذکر خفی بر ذکر جلی وغیره فوائد زوائد جمع نموده اند مستند به کتب معتبره حدیث که پایه فوائد و فیوض آن از خوانندگان رسائل مخفی نخواهد

بالوجه
وتو
نسخه

بود و از جملہ مکاتیب ایشان ہفت عدد عریضہ در این تذکرہ ثبت یافتہ و ختم بآن عرایض
شدہ و چند مکتوب مبارک اسلوب در تذکرہ ثالث مذکور میشود و قدرے مکانیت علیا
اسالیب در احوال حضرات مخدوم زادہ گان یعنی فرزندان ایشان ایراد خواہد شد قدس اللہ اسرارہم

تذکرہ ثالث از منتخب رابع در ذکر بعضی معارف علیا از مکاتیب شریف حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مخفی نماند کہ افتتاح و ابتدای ایراد مکتوبی نمودہ شد کہ دران بعضے خصوصیات حضرت
مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مندرج ہست ہذا ہو مکتوب صد و ہشتادم از
جلد اول کہ بحضرت شیخ محمد یحیٰ قدس سرہ در ذکر خصائص حضرت
مجدد الف ثانی رض بطریق اجمال و تعریض بر احوال در و بیشی الحمد للہ و
السلام علی عبادہ الذین اصطفی محمد و ما در کتابہ اخیر مندرج بود کہ در مشافہ
ہم ذکر بعضی معارف آن حضرت نمودہ می شود و مثل گذشتن از معارف توحیدی و بالا
رفتن از مقام جذبہ و سلوک بی تکلف تسلیم و تصدیق نمایدای عزیز این مزایا
و مابہ التفاضل آن حضرت کہ فقیر نوشتہ بود امور دیگر است کہ دیدہ عقل و وہم
در ادراک آن خیرہ و زبان خیال در تبیان آن لال است و این کمال کہ شما در معرض
بیان آوردہ اید رتبہ ایست پائین از زینہ ہای صعود آن کمالات و مزایا بلکہ این
کمال را کہ از کمالات ولایت است نسبت بآن امور کہ متفرع بر کمالات نبوت
است ہیچ اعتباری و اعتدادی نیست کاش حکم قطرہ داشتہ باشد نسبت بدریای
محیط این کمال از قبیل علوم لائق الاظہار است و آن امور از اسرار لازم الاستتار
معلوم است کہ علوم را باسرار چہ نسبت است و معاملہ کہ با خلفت آن حضرت قدس سرہ

والبته است جداست واسرار ودقائق ونازکی ها که در ذات و صفات نوشته اند تحقیقات
ومقالات مفرده که بیان فرموده اند علیحده ومعاملات اصالت وتخمیر طینت آن بقیه
خلقت خاتم الرسل علیه وعلیهم وعلی آل الکل الصلوات والتسلیمات
را خود چه بیان نماید وآنرا ولایت آن حضرت که ناشی از مقام محبت ومحبوبیت ذاتی
است چه نشان دهد از حقیقت های هویت که خصوصیت بایشان دارد وآن
حقیقت مخزن رحمت های نامتناهی است آنکه یک چشمه آن درین نشاء پهن گشته
دیگر بنشاء دیگر ذخیره شده وصفت رحمن وارحم الراحمین است هم
ازان اتباع یافته است ایضا ترقی از تعین اول اثبات نموده اند ودیگران
ازان منع نموده ومنتهای سیر وسلوک را تا آن جا گفته وفوق آن مرتبه اطلاق
ذات بحت تصور نموده وسیر وسلوک وعلم ومعرفت را دران حضرت ممتنع دانسته
وحضرت ایشان چندین مراتب وتعینات ازگذشت آن اثبات فرموده اند
وتعین اول را بمراحل ازان بالای برده به لاتعین خود چه رسد ودقایق
حقیقت محمدی وحقیقت قرآنی وحقیقت کعبه ربانی وحقیقت صلوة وحقیقة
که فوق این حقایق است که آن حضرت به بیان آن ممتاز اند در مکتوبات مسطور
است وکمالات حقیقت ولایت محمدی وولایت ابراهیمی وولایت موسوی
وولایت احمدی وکمالات انبیا وخصوصیات رسل ومزایای اولوالعزم ومبادی
وتعینات هرکدام ازاین بزرگواران وخصوصیت حضرت روح الله وحضرت
مهدی موعود ومبادی تعینات ملاء اعلی وولایت حضرت صدیق ومبدا تعین او رضی الله عنه که بیان او
فرموده اند تا کی نویسد علی نبینا وعلی سائر الانبیاء والملائکة الصلوة والتسلیمات
وعلی اتباعهم وهم چنین تفاوت اقدام واصلان بحقیقت صلوة ومزیت انبیا
وورایجا وصنوف اربعه این بزرگواران علیهم التحیات وخصوصیت انبیا که

آسامی متبرکہ آنہا در قرآن مجید مسطور است علیہم الصلوٰة و آنکہ مقام آن سرور علیہ السلام برہمہ این مقامات سروریست و نصیبے کہ آن حضرت را ازاینمقام ثابت است و نصیب حضرت مہدی موعود ازان منشاء اصالت و ولایت خود و اصالت حضرت مہدی موعود علیہ الرضوان تاکجا شرح دہد در مرض موت اسرار و دقائق کہ بیان فرمودہ اند و کمالات اہل بیت آن سرور را علیہم السلام و علیہم التحیات والبرکات و بعضے از خدمات شائستہ خود نسبت بآنہا بچہ طریق معقول ساز د و حقایق قیومیت و دقائق مقام خلت و مزایائے محبت و اسرار صباحت و ملاحت و امتزاج این در حسن مطالعہ نمودہ باشند و اسرار مقطعات کہ در بالائی رمزے ازان گذشتہ دریائے است بے پایان کہ در گفت و شنو در نیامدہ و لستہ رفتند و آنچہ نوشتہ اید کہ مکشوفات خود را برابر معارف آن حضرت می داند سخن فہم بر معارف آن حضرت است بلکہ در فہم اصطلاح شیخ ابن عربی می رود کہ بمراحل از آن دور است برابری بآن جستن خیال محض است کہ ناشی از نادانی و خام خیالی است بسا نادانان از روی جہل مرکب اعتماد بر بعضی وقائع مودعا نمودہ در توہمات فاسدہ افتادہ اند و مردم را از راہ بردہ اند ضلوا فاضلوا اضاعوا فاضاعوا برابری جستن فرع ادراک بلکہ فرع تصور است کہ بوقوع نیامدہ برابری کجا و مساوات کو مصرعہ

بخواب اندر مگر موشے شتر شد: تم مکتوبہ الشریف

در تذکرہ اولی وعدہ رفتہ بود کہ بشارت قطبیت و قیومیت را کہ جناب حضرت مجدد الفثانی بہ حضرت عروة الوثقی دادہ اند از کلام خود ایشان در حصول بشارتین مذکورتین مکتوبے کہ بیان این مدعا در ان است ایراد خواہد شد لہذا ایفائی آن وعدہ نمودہ می آید ھذا مکتوبہ الشریف **مکتوب**

هفتاد وششم از مکاتیب جلد اول مکتوبات قدسی آیات حضرت
عروة الوثقی بمولانا محمد حنیف کابلی که خلیفه جهت مند ایشان بود نوشته اند
و در حصول نسبت قیومیت و بهره اصالت و محبوبیت ذاتی و کمال انفعالی و حصول
منصب قطبیت که یکی از شعب قیومیت است و ما یناسب ذلک. الحمد
لله والسلام علی عباده الذین اصطفی اخوی اعزی مولانا محمد حنیف رض
از این مسکین ضعیف بعد از مطالعه دعا و سلام معلوم نمایند که دران هنگام که
حضرت مجدد الف ثانی قدسنا الله سبحانه بسره الاقدس درویشی
را از مخلصان خود بخلعت قیومیت نواختند و باین امر خطیر سرافرازش ساختند
و آن درویش را در خلوت طلب داشته فرمودند که علاقه ارتباط من باین جمع
گاه همین معامله قیومیت بوده که آنرا به تو عطا نموده شد و مکوّنات بشوق تمام بتو
روی آورند الحال سبب ماندن خود را درینجهان فانی نمی یابم و آوای قرب
ارتحال خویش از این جهان پرنیش فرمودند آن درویش دلریش با وجود استماع
بشارت مسطور جگر کباب و دیده پرآب شده با کمال الم و اندوه در خود فرو رفته
نه زبانش را یارای گفتن ماند و نه سامعه را تاب شنفتن مانده چون آن حضرت
تلوین را در آن مسکین مطالعه نمودند از روی نهایت کرم فرمودند غم مخور که سنت
الله سبحانه چنین جاری گشته است که یکی را به خود می خواند و دیگری را به جایش
می نشانند و از کمال تلطف عبارت آن عزیز که در نفحات می آرند بزبان مبارک
راندند که پیغمبر صلی الله علیه و آله وصحبه وسلم پای درکشیدند ابوبکر رض
بجای او نشست ابوبکر رض را پای درکشیدند عمر رض بجای او نشست عمر رض را
پای درکشیدند عثمان رض بجای او نشست عثمان رض را پای درکشیدند علی رض بجای
او نشست آن درویش چون در خود هیچگونه قابلیت این معنی نیافت و نیز الم مذکور

درخاطر

در خاطرش مرکوز بود به لا و نعم لب نتوانست کشود و آموری که استکشاف آن ضروری بود درمیان نیاورد این بود که چون آن حضرت فرمودند که اشیا به قیومیت تو راضی تر و خوشتر اند از قیومیت من نیز از الم آن را نتوانست جرأت نمود که پرسد خوش گفت بیت

وحشی گذشت یار نه کردی حکایتے ‖ ای خانمان خراب زبان تو بسته بود

چون اندوه این درویش را بیش دیدند فرمودند که درانحال من کونه مهلتی هست آیا به بینم چه علاقه درمیان است متوجه گشته بعد از لمحه فرمودند که تا ایام وصال من قیام تو با من و قیام افراد عالم با تو این مقوله گونه تسلی ده خاطر حزین این مسکین گردید بعد ازین ماجرا بیک سال و سه ماه چند روز کم واقعه آن حضرت روی نمود چه این گفتگو در عشره اولای ذی الحجه سنه یکهزار و سی و دو بود و درانحال آن هادی انام بیست و هشتم صفر سنه یکهزار و سی و چهار بود و بیش از عنایت این خلعت بده یازده سال سنه
که آن درویش در آن هنگام در حوالی چهارده سالگی بود بعرض اشرف رسانیده بود که من از خود نوری می یابم که تمام عالم از آن نور منوّر است و آن نور در هر ذره از ذرات عالم ساریست چون آفتاب اگر آن نور فرو رود عالم ظلمانی است آن عالی حضرت ویرا بشارت داده فرمودند که قطب وقت خویش بشوی و این سخن از من یاد آر حمداً لله سبحانه که موعود منجز گشت و اثر بشارت بحصول پیوست چه قطبیت یکی از شعب قیومیت است بر سر اصل سخن رویم و گوییم که قیوم در عالم خلیفه حق است جل و علی و نائب مناب و اقطاب و ابدال وقت در دائره ظلال وی مندرج اند و افراد و اوتاد در محیط کمال او مندمج قیام افراد عالم بذات او است چه افراد عالم چونکه مظاهر اسماء و صفات اند ذاتی درمیان شان کائن نیست همگی اعراض و اوصاف اند و اعراض و اوصاف را از ذات و جوهر چاره نیست تا قیام شان با آن بود عادة الله جاری است که بعد از قرون متطاوله عارفی را نصیبی از ذات ارزانی داشته

باشد وی را ذاتی عطا فرمایند که بحکم نیابت و خلافت قیوم اشیا می گردد و اشیا بوی قائم می باشند باید دانست که حصول نسبت قیومیت هیچ کسے را تا نصیبے از اصالت نداشته باشد میسر نیست آن عالی حضرت متعالی منقبت درویشے را که بحصول نسبت قیومیت بشارت داده بنوید ثبوت نشاره اصالت وی را نیز سربلند گردانیدند و نیز فرمودند که هر قدر که نصیبی از اصالت داری موافق آن نشأ محبوبیت در نهاد تو مودع است یعنی محبوبیت ذاتی و کمال انفعالی در حق وی نشان داده وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ. تم مکتوبه العالی و اگر از مرقومان ایشان و والد ایشان آنچه مشعر بفضائل و معارف و کمالات ایشان است جمع کنم پس باید کتاب علیحده بنویسم و این منتخب را تاب برداشت آن نیست لهذا اکتفا بر همین قدر رفت و یک مکتوبی که در آن ایماء آداب و رسوخ بشیخ مقتدا حاصل می شود نیز می نویسم بگوش هوش استماع نما

مکتوب صد و دوازدهم از جلد اول از مکاتیب حضرت عروة الوثقی رح بشیخ محمد شریف کابلی که خلیفه خواجه محمد صدیق پشاوری بوده که بتقریبی مرشد او از وے رنجیده و مرشد وی از جمله کمل خلفای حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه بوده خدمت ایشان در تنبیه او بر موقع خطای او آنکه مسترشد را استرضای مرشد ناگزیر است نوشته اند هذا هو الحمد لله والصلوٰة نوشته می آید در ینولا شنیده شد که مولانا محمد صدیق را که پیر شما است رنجانیده اید و گستاخی ها و بی ادبی ها موده اید و در سلوک نموده
سابق تغیر ها رفته و مولانا بسیار بسیار از شما رنجیده بحدیکه معامله به تبرا و سلب نسبت کشیده است ازان تواضع های و نیستی های و خدا طلبی های که از شما ظاهر میشد این امور بسی مستبعد و خیلے محل تعجب است از پیر که قطع می کنید بکه می پیوندید مگر از خدا جل و علی قطع می خواهید بخاطر مریدان از پیر نتوان قطع نمود و بجهة رضای مخلوق از خالق تعالی نمی توان برید چه بلا شد حقوق از عالم رفت از مثل شما نتوان

مردم

مردم کہ این قسم حرکت ناملائم پیدا شود پس اعتماد از یاران اہل ارادت برخواست ہر کہ
نشو و نما پیدا خواہد کرد و قبولی خواہد بہم رساند یا صفای وقتی خواہد دید از پیر اعراض
و ترک آشنائی خواہد نمود اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ باید کہ بمشاہدہ این امور رابطہ
محبت و رسوخ عقیدہ بہ پیر بزرگوار زیادہ شود و انکساری و خاکساری بسد او بیش
از بیش نمایند کہ این دولت بہین کردہ اوست و این صفا و قبول از انوار برکات او
نہ آنکہ گردن کشی نماید و رعونت بہم رساند کہ مشیخت و بطالبان صحبت داشتن
درین وقت از محرمات طریقت است عجب است کہ ایمان بسلامت ماند طلب صحبت
داشتن امریست علیحدہ در نفحات از عزیزی نقل می کنند کہ ہر کہ پیر ترا رنجہ دارد و تو با او بد باشی
سگ از تو بہ باشد چہ جای آنکہ تو مباشر رنجش پیر باشی بد فہمیدہ اید زود تدارک نمائید و
مولانا را از خود راضی سازید بہر طریق کہ راضی شود غیر ازین علاجی نیست تم عبارتہ
الشریفۃ مکتوب طویل است و ہمہ مملو بدین مدعاست ع در خانہ اگر کس است یک حرف بس است
مخفی نماند کہ مذہب حضرات مجددی در مسئلہ توحید موافق آرای صائبہ علمای دین و عرفای
کاملین است آن قدر در تعظیم شرع متین کوشیدہ اند کہ یکسر موی انحراف ازان کوہ عظیم
و سبئہ جسیم قرار دادہ و طریقت و حقیقت را خادمان شریعت فرمودہ و کلمات
اکابر اہل وحدت وجود را کہ بظاہر بآرای اہل حق چندان موافقت نداشت بدلایل
روشن با کتاب و سنت برابر نمودہ اند و مادۂ اختلاف را از میان بر داشتہ صلح
کلی دادہ اند و در معنی فریقین را متحد ساختہ اختلاف را در عبارات و الفاظ وا
نمودہ اند و برای فریقین مصلح شدہ اند چنانچہ از واقفان علوم و معارف مجددی
و متتبعان مکاتیب احمدی و معصومی مخفی نخواہد بود کہ در توفیق این فریقین چہ
سعی ہا نمودہ و خدمت ہا کردہ اند و ازان شکرانہ حمد و ثنای بجای آوردہ جای
کرمی فرمایند الحمد للہ الذی جعلنی صلہ بین البحرین و مصلحا

رساند — ہر کہ پیر ترا رنجہ دارد و تو با او بد باشی

بین الفئتین اما جماعہ کہ خود را در زیّ صوفیہ گرفتہ و کلمات اکابر را یاد کردہ بی
آنکہ از معانی آن بہرہ ور گردیدہ یا بہ مقصد آنہا واقف شدہ باشند غلط ہای
صریح و لغزش ہای قبیح خوردہ اند و خود را بریا و تقلید در خرقہ کشیدہ سر از
اطاعت شرع و دین بر آوردہ و جماعہ جہال را کہ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اند
از راہ بردہ اند از پے علو دنیا و دین را بباد دادہ بہ کلمات نامناسب کہ مخالف آرائے
صائبہ اہل حق اند قائل شدہ اند حضرت مجدد در ردّ آن جماعہ مکاتیب بسیار
نوشتہ اند و آز حدّث دین مفاسد آنہا را از کتاب و سنت معلوم نمودہ ایراد
فرمودہ اند مشرب و مذہب خود و اکابر مستقیم الاحوال را از ایشان امتیاز دادہ
اند از ان مکاتیب یک مکتوبے ایراد مے رود تا حقیقۃ معاملہ ظاہر گردد و محق از
مبطل جدا شود **مکتوب بیست نہم** از جلد اول مکتوبات قدسی
آیات حضرت عروۃ الوثقٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ بہ مرزا عبید اللہ بیک در
ردّ جماعہ کہ مذہب صوفیہ علیہ را ترک تعرض دانستہ اند و باسقاط عمل و دیگر مفاسد
قائل گشتہ باذکر احادیث کہ در فرضیت بامر معروف و نہی منکر وارد شدہ است و
ذکر احادیث فضائل جہاد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ
صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ مخدوما در اہل زمانہ زبان زدہ و شائع شدہ کہ مشرب صوفیہ
علیہ ترک تعرض است بحال خلق و بد نابودن باکسی چون این کلمہ خلاف واقع
است و متضمن بمفاسد کثیرہ بخاطر رسید کہ درین باب چیزے نویسد و مفاسد آن
را ظاہر سازد و بدین تقریب احادیثے کہ تعلق بامر معروف و نہی منکر و حب فی اللہ
و بغض فی اللہ و فضیلت جہاد فی سبیل اللہ و علو مرتبہ مجاہدان و درجات
شہداء دارد ایراد نماید و بعضی نقلہا از صوفیہ کرام کہ مناسبتی باین مقام دارد مبنی

از

از استقامت بر جادہ شریعت غرا است ورد جماعہ ایست کہ خود را منتسب باین طایفہ علیہ
مے سازند و سر از ربقہ شریعت حقہ می برآرند نیز درج نمودہ بہ ہندوستان ارسال
داشت ومن اللہ سبحانہ العصمۃ والتوفیق مگر ما کسی کہ معتقد این معنی است معلوم نیست کہ از
صوفیہ کدام جماعہ را می خواہد طریقہ پیران ما کہ مشائخ نقشبندیہ اند خود اتباع سنت و
اجتناب از بدعت است چنانکہ از کتب و رسائل شان ظاہر وہویدا است امر معروف ونہی
منکر وحب فی اللہ وبغض فی اللہ وجہاد فی سبیل اللہ از سنن مقررہ مصطفویہ
است بلکہ از واجبات وفرائض دین او علیہ من الصلوۃ افضلہا ومن التحیات اکملہا پس
ترک امر معروف ترک این طریقہ علیہ بود حضرت خواجہ نقشبند یہ دم می فرمودند
کہ طریقہ ما عروۃ الوثقیٰ است چنانچہ در ذیل متابعت حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
دست زدن است واقتدا باثار صحابہ کرام علیہم الرضوان کردن است ودرین طریقہ باندک
عمل فتوح بسیار است اما رعایت متابعت سنت کار بزرگ است ہر کہ ازین طریقہ روی
گرداند خطر عظیم دارد اگر مشرب صوفیہ ترک تعرض بودی چرا حضرت خواجہ نقشبند کہ از روسائے
صوفیہ اند وراس این طریقہ علیہ بہ پیر خود حضرت امیر کلال کہ جای ادب بود واحق بودند
بعدم تعرض درباب ذکر جہر کہ طریقہ حضرت امیر بود امر معروف کردند وعلمای بخارا را جمع
نمودہ پیش ایشان بردند وایشان از راہ حسن نشأ اسلامانی وکمال حقانیہ گفتہ حضرت خواجہ
را قبول کردند وذکر جہر را گذاشتند چنانچہ منقول است وطریقہ سلف وصوفیہ ومشائخ مستقیم
نیز ہمیں بود وصوفیہ کرام این ہمہ دفاتر در سلوک وریاضات وموعظت نوشتہ اند ومہلکات
منجیات قرار دادہ امر معروف ونہی منکر است یا چیز دیگر وتعرض است یا ترک تعرض حضرت
خواجہ معین الدین چشتی رح از پیر خود نقل می فرمائید کہ فرمودہ کہ راہ دوستی
چہ تاریک وباریک است مے باید کہ خلق را نصیحت کنی وتنبیہ سازی شیخ محی الدین ابن عربی رض
کہ پیشوائے اہل وحدت وجود است چرا صوفیہ وقت خود را کہ طریقہ سماع ورقاصی

داشتند مانع آمد و دلالت بترک آن نمود و بعضی آنہا بگفتہ شیخ باز آمدند و طریقہ خود را
گذاشتند و بعضی باز نہ گشتند لیکن اعتراف نقص و قصور خود کردند چنانچہ شیخ در
بعضے رسائل خود نوشتہ است حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی جناب
حضرت شیخ سید عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ در بعضی رسائل خود
باب بزرگ در امر معروف و نہی منکر آوردہ است و دقائق آنرا بیان فرمودہ است
و احتیاطہا و ران امر خطیر رعایت نمودہ و بیان جامی آرد فاذا ثبت انہ لایجب
الانکار ای النہی عن المنکر عند عدم القدرۃ فہل یجوز انکارھا اذا
غلب علی ظنہ الخوف علی نفسہ فعندنا یجوز ذلک وھو الافضل اذا کان
من اھل العزیمۃ والصبر فھو کالجہاد فی سبیل اللہ تعالی مع الکفار و قد
قال اللہ تعالی فی قصۃ لقمان علیہ السلام وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ لاسیما اذا کان
عند سلطان جائر او لاظہار الایمان عن ظہور کلمۃ الکفر لان الفقہاء
اتفقوا علی ذلک وانما الاختلاف بیننا وبینہم فی غیر ھذین الموضعین
انصاف باید نمود اگر مشرب ایشان کہ پیشوای اہل ولایت و مقتدای صوفیہ بودند ترک
تعرض بودی این ہمہ مبالغہ در امر معروف و نہی منکر کے کردندی و نیز حضرت شیخ فرمودہ
الذی یومر بہ وینکر علی ضربین فکل ما وافق الکتاب والسنۃ والعقل
فھو معروف وکلما خالف ذلک فھو منکر ثم ذلک ینقسم قسمین احدھما
ظاھر یعرفہ العوام والخواص وھو کوجوب الصلوۃ الخمس وصوم
شہر رمضان والزکوۃ والحج وغیر ذلک ومن المنکر کتحریم الزنا
وشرب الخمر والسرقۃ وقطع الطریق والربا والغصب وغیر ذلک فھذا القسم
یجب انکارہ علی العوام کما یجب علی الخواص من العلماء والقسم الثانی

ما لا یعرفہ الا الخواص مثل اعتقاد ما یجوز علی الباری عز وجل وما لا یجوز
علیہ فھذا مختص بالعلماء انکارہ فان اخبر واحد من العلماء ذلک
من العوام جاز لہ ذلک ووجب علی العامی انکارہ علی القدرۃ -
فضیل عیاض کہ از اکابر صوفیہ است فرمودہ من احب صاحب بدعۃ احبط
اللہ عملہ واخرج نور الایمان من قلبہ واذا علم اللہ عز وجل من رجل
انہ مبغض لصاحب البدعۃ رجوت اللہ تعالی ان یغفر لہ وان
قل عملہ واذا رایت مبتدعا فی طریق فخذ طریقا اخر وقال فضیل
سمعت سفیان بن عیینہ یقول من تبع جنازۃ مبتدع لم یزل فی
سخط اللہ عز وجل حتی یرجع وقد لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من احدث حدیثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس
اجمعین لا یقبل عنہ صرف ولا عدل یعنی بالصرف الفریضۃ وبالعدل
النافلۃ ودر حدیث آمدہ است یا عائشۃ رض ان الذین فرقوا دینہم وکانوا
شیعا ھم اصحاب البدعۃ واصحاب الاھواء لیس فیھم توبۃ
وانا منھم بریئ وھم منی براء عن عمر اگر مشرب صوفیہ کرام ترک
تعرض بودے چرا یکے از رؤسائے صوفیہ فرمودے آن روز کہ درمیان صوفیہ
بنقار نگذرد آن را خیر نباشد شیخ الاسلام فرمودہ کہ نقار صوفیان کن مکن است
پس حاصل معنی چنان باشد کہ روزے کہ صوفیان میان خود با امر معروف و نہی منکر
ننمایند و مداہنت بکنند آن خیر نیست نیک تامل باید نمود کہ جماعت کہ بعدم تعرض
قائلند عذاب و ثواب اخروی و مواعید شدیدہ در باب اعمال سو کہ در قرآن
مجید و احادیث صحیحہ وارد شدہ است قبول دارند یا نہ پس چرا نامرادے را از مہلکہ شدیدۂ عظیمہ
خبر آرند و طریق نجات را از عذاب سخط با و ننمایند اگر بر سر راہ نابینای چاہی یا ماری بود

یا کسی در مهلکهٔ دنیاوی افتاده باشد ظاهر آنست که این جماعة او را متنبه خواهند ساخت
و تعرض حال او خواهند کرد چرا بر مهلکهٔ اخروی که اشد و ابقی است متنبه نه سازند و راه
نجات نه نمایند یقین است که قبول ندارند و معتقد قیامت و حشر و نشر و ما فیه نیستند
اعاذنا الله سبحانه عن اعتقادهم السوء اگر ترک تعرض خلق مرضی حق
بودی جل و علی چرا بعثت انبیاء علیهم السلام نمودی و تشریع شرائع فرمودے
و دعوت بدین اسلام و بطلان ادیان دیگر و رای اسلام کردے و هر که دعوت
آن بزرگواران قبول نه کرد و در امم سابقه بعذاب هائے گوناگون گرفتار نموده هلاک کرده
و استیصال شان نمودی بآسانی خلق را بطور آنها مے گذاشت و هیچ تعرض نمی نمود
و منکران را بچیزے عذاب و هلاک نمیفرمود و نیز برین تقدیر جهاد را برای چه فرض میساخت
که هم متضمن ایذا و قتل مسلمانان است و هم ایذای و قتل کفار این همه فضیلت و مزیت
جهاد را و مجاهدان و شهداء فی سبیل الله را که بنصوص قطعیه ثابت شده است
چنانچه بعضی از آنها خواهد آمد چون باشد که بناحق تعرض مردم می نمایند و ایذای میرسانند
و نیز نفس انسانی که از مخلوقات حق است سبحانه چرا بحرب و معادات او امر نمود
و جهاد او را جهاد اکبر فرمود و قرب خود را بآن جهاد مربوط ساخت کما ورد عاد نفسك
فانها انتصبت بمعاداتی او را هم بوضع او بآسانی گذاشت پس معلوم شد که این ها
اعداء الله اند حق سبحانه می خواهد که انتقام از اعدائے خود بگیرد وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ
از کمال رحمت انبیاء را بالاصالت و اولیاء را به تبعیت بدعوت فرستاد و اعلام ثواب
و عذاب بزبان آنها فرمود و حجت را بر مخالفان درست ساخت و زبان عذر شان
بند نمود لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ بچشم پوشی و
خواب خرگوشی این کارخانهٔ عظیم القدر مرتفع نمی شود و هیچکس نمے تواند آنرا دفع کردن
اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ مَا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ اگرمے خواست همه را براه

رالہ

راست ہدایت می نمود و بدار السلام می فرستاد وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَهَدٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ
لیکن ارادت ازلی چنین خواست و حکمت لم یزل ہم چنین اقتضا نمود وَلٰكِنْ
حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ بمولای
حقیقی جل شانہ جای پرسش نیست کہ چرا چنین کرد و چنان نکرد لا یسئل عما
یفعل وهم یسئلون بزرگے فرماید بیت

گر از ہر رہ آن کہ از بیم او	کشاید زبان جز بہ تسلیم او

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ
مَنِ اتَّبَعَنِيْ پس متابعان او علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام باو در دعوت
و امر معروف شریک اند و ہر کہ تارک امر معروف است تابع نیست انصاف باید داد اگر
فساق و کفار مبغوض و اعداء حق نبودندے بغض فی اللہ از واجبات دین نبایدے
و افضل مقربات و کمل ایمان نہ گشتے و سبب حصول ولایت و رضا و قرب خداوندے
جل سلطانہ نشدے عن عمرو بن الجموح انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم لا یحق للعبد حق صریح الایمان حتی یحب للہ و یبغض
للہ فاذا احب للہ و ابغض للہ فقد استحق الولایۃ من اللہ عز وجل رواہ
احمد وعن ابی امامۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من احب للہ و ابغض للہ و اعطی للہ و منع للہ فقد استکمل الایمان رواہ
ابوداود وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ ابوداود وعن معاذ
بن جبل انہ سئل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم عن افضل
الاعمال قال ان تحب للہ وتبغض للہ وتعمل لسانك فی ذکر اللہ قال الایمان
وماذلك یا رسول اللہ قال ان تحب للناس ما تحب لنفسك وتکرہ لهم

ما تکرہ لنفسک رواہ احمد وہم در حدیث آمدہ است تقربوا الی اللہ سبحانہ ببغض اھل المعاصی والقوھم بوجوہ منکرۃ والتمسوا رضی اللہ تعالی بسخطھم وتقربوا الی اللہ تعالی عز وجل بالتباعد منہم رواہ ابن شاھین والدیلمی عن ابن مسعود رض و در کنز الخفی فی الخبر ان اللہ تعالی قال لموسی علیہ السلام ھل عملت لی عملا قط قال الٰہی صلیتُ لک وصمتُ وتصدقتُ وذکرتُ فقال اللہ عز وجل اما الصلوٰۃ فلک البرھان والصوم جُنّۃٌ والصدقۃ ظل والذکر نورٌ فای عمل عملت لی فقال موسی الٰہی دلنی علی العمل الذی ھو لک قال یموسیٰ ھل والیت لی ولیا او عادیت لی عدوا فعلم موسی انہ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ و در بالا از فضیل قدس سرہ نقلی دریں باب گذشتہ است والحق کہ محبت دوستان محبوب وعداوت دشمنان او از لوازم محبت است محب صادق دریں دو عمل اختیار ندارد ومحتاج بکسب وعمل نیست چنانچہ در اعمال دیگر محتاج است دوستان دوست چہ بلا بنظر زیباے نماید ودشمنان او چہ قسم زشت وبداین معنی در مجاز ظاہر و ہویدا است کہ ہر کہ دعوی دوستی نماید تا تبری از دشمنان او نکند مقبول نیست منافق بیش نمیداند شیخ الاسلام گفتہ کہ من بابو الحسن شمعون ننیکم کہ استاد من حصیری را مے رنجانید وہر کہ پیر ترا رنجہ کند وتو از وے رنجہ نباشے سگ از تو بہ بود و قال اللہ تعالی قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ اذ قالوا لقومھم انا برآؤا منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا باللہ ونیز فرمودہ لقد کانت لکم فیھم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر پس ازیں آیات کریمہ معلوم شد کہ طالب حق را جل وعلی ایں تبرا وبغض وعداوت ضرور ناگزیر است ونیز فرمودہ تعالی لا تتولوا قوما غضب اللہ علیھم

دیز

ونیز فرمودہ یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ الی قولہ سبحانہ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ازاین سہ آیت معلوم شد کہ موالات اعدای اللہ تعالیٰ موجب گمراہی است وراہی بوصول مطلب ندارد ونیز فرمودہ او تعالیٰ یَاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ ونیز فرمودہ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ونیز فرمودہ تعالیٰ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ الاٰیۃ ونیز فرمودہ ولو کانوا یؤمنون باللہ والنبی وما انزل الیہ ما اتخذوھم اولیاءَ

مصرع: تولّی بی تبرّی نیست ممکن :: اینجا صادق می آید نہ در اصحاب کرام

چنانچہ رفضہ گمان بردہ اند چہ تبرّا از اعدا باید نہ از احبّا وجمعیکہ بشرف صحبت مشرف اند بمحبت ومودت بایکدیگر موصوف اند شدت وغلظ شان باکفار بود کما قال اللہ تعالیٰ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ اگر گویند کہ خلق ہمہ مظاہر ومجالی حق اند جل وعلا وغیر از نمائندگی کمالات او سبحانہ درین ہا چیزے نیست چنانچہ مشرب اہل وحدت وجود است پس ہمہ را بچشم محبت باید دید وہیچ کدام بد نباید بود چنانچہ گفتہ اند مصرع: پس بدی مطلق نباشد در جہان :: گوئیم عداوت وعدم موالات کفار وغلظت وجہاد باین ہا بنصوص قطعیہ ثابت شدہ است کہ ریب را اصلا دران گنجائش نیست اینہا فی انفسہم ہرچہ باشند متابعت نصوص ما را فرض وناگزیر است ما را بنص کار است نہ بفصّ نجات فردا وابستہ بنص است نہ بفصّ خواب وخیال کشوف والہامات در برابر نص نمے توان شد غایت الامر شخصے کہ مغلوب حال است باید کہ خود را بتکلیف بر متابعت نصوص دارد وعمل بنصوص ہرچند خلاف وجدان وکشف او بود نماید ہموارہ ملتجی ومتضرع باشد کہ حقیقت کار کما ہو منکشف گردد وچشم بصیرت او بکحل تراب اقدام انبیا واصحاب کرام علیہم السلام بود مصرع

یتولھم

این کار دولت است کنون تا کرا رسد ؛ با آنکه گوییم که جماعه که مشرب وحدت وجود دارند مراتب وجود را اثبات می نمایند و احکام هر مرتبه آنرا از احکام مرتبه دیگر جدا اثبات می کنند و احکام کثرت را که مبنای شریعت بر آن است از دست نمیدهند و رفع آنرا الحاد و زندقه می شمرند مصرع اگر حفظ مراتب نکنی زندیقی ؛ پس امر معروف و بد بودن با اہل فسق و کفر از احکام کثرت است و در رنگ سائر احکام شرعیه بر داشتن آن الحاد و زندقه بود هر چند بدی مطلق را نفی میکنند لیکن بدی نسبی اثبات می نمایند مصرع بد به نسبت باشد آنرا هم بدان ؛ و بدی نسبی در بد بودن و احتراز کردن کافی است و اہل وحدت وجود از آن هم پرهیز مے کنند و دیگر از امانع مے آیند و مار و کژدم را می کشند و مردم را از ان بیتر سانند و از مطیعان و معتقدان خود راضی اند و از منکران و مخالفان خود ساخط و در غضب چنانچه مولوی روم قدس سره که از رؤسای صوفیه موحد است می فرماید بیت

منکر این حرف و ایندم در نظر	شد مثل سرنگون اندر سقر

و از طعام لذیذ و آب شیرین و متاع نفیس و آواز خوش و منزل خوش و صور جمیله بیشتر رغبت و لذت میکنند به نسبت با ضداد آن و در رعایت احوال منتسبان خود و حمایت شان نسبت بدیگران بیشتر مے نمایند و از مهالک خود را کناره می گیرند و جلب منافع و دفع مضار مهما امکن مے کنند و از تدبیر معاش و تربیت فرزندان فارغ نیند و از مشورت و کنکاش خالی نیند و زنان خود را در پرده می دارند و تجویز نمے نمایند

کدو کاش

که نامحرمی گرد شان گردد و دست درازی کند و اطفال خود را از صحبت بد دور مے سازند و ظالم و متعدّی را بسزا مے رسانند و مریضان را از غذاهای ناملائم پرهیز مے کنانند این همه رعایت احکام کثرت است یا چیزے دیگر پس از امور دنیائی دنے رعایت این احکام کردن با وجود اباحت ترک آن و در امور اخروی ترک این احکام کردن

کردن

با وجود ورود امر الٰہی جلّ سلطانہٗ باثبات آن و بحیلہ وحدت وجود سر از رقبہ بندگی کشیدن عجب انصاف است واز قاعدۂ عقل دور اندیش دور و در منشا آن عدم انقیاد و ناگرویدنے است با احکام الٰہی جل شانہ وعدم اعتقاد است بطور نبوت وانکار است از قیامت واز عذاب و ثواب آن اعاذنا اللہ سبحانہ وایاکم عدہ اہل وحدت وجود کہ مستقیم الاحوال اند قصص تشرع و تصلب شان در دین مشہورہ و ماثور اند و محتاج نوشتن نیست حضرت ایشان ما قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ این ہمہ احتیاط کہ در وضو و طہارت و نماز و آداب آن داشتند می فرمودند کہ از عمل والد بزرگوار اخذ نمودہ ام از کتب این قسم عمل بدست آوردن مشکل است والد بزرگوار ایشان کہ جد این فقیر باشند و با وجودے کہ مذہب مشرب وحدت وجود داشتند و بفصوص والی طاق بودند تشرع ایشان ہم بر وجہ کمال بود چنانچہ معروف است ایشان مے فرمودند کہ این احتیاط را از عمل شیخ خود کہ در سلسلہ چشتیہ بودند شیخ رکن الدین اخذ نمودہ ام ایشان نیز باوجود مشرب توحید بہ تشرع کامل موصوف اند و حضرت شیخ این احتیاط را در اعمال از عمل شیخ و والد خود حضرت شیخ عبد القدوس قدس سرہ گرفتہ بودند و آن ایشان درجہ علیا در مشرب وحدت داشتند و ہموارہ مغلوب حال می بودند مع ذلک در تشرع و احتیاط ظاہری نیز فرد کامل بودند حضرت خواجہ احرار کہ چراغ نقشبندیہ اند باوجودیکہ مائل بہ مشرب توحید بودند در تشرع و ترویج شریعت قدم راسخ داشتند می فرمودند اگر من شیخی کنم ہیچکس را یارائی شیخی نماند لیکن مرا برائی ترویج دین آوردہ اند نہ برائی شیخی شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ در علم حدیث صاحب اسناد بود و در علم فقہ پایۂ اجتہاد داشت فرمودہ کہ بعضے از مشائخ محاسبہ اعمال یومی و لیلی خود بہ مقتضائے حدیث حاسبوا قبل ان تحاسبوا اختیار کردہ اند

من در محاسبہ از ایشان افزودم و محاسبہ خطرات نیز با محاسبہ اعمال قرین کردم سلطان العارفین وسید الطائفۃ کہ گویا بانی این مشرب بودند سرتاپا بہ تشرع آراستہ بودند می آرند کہ چون بایزید نماز می کردے قعقعہ از استخوان سینۂ وے بیرون مے آمدے و مے شنیدندے از ہیبت حق و تعظیم شریعت فی العوارف عن الجنید یقول لرجل ذکر المعرفۃ فقال الرجل اہل المعرفۃ باللّٰہِ ینقلون الی ترک الحرکات من باب البرِ والتقوےٰ الی اللّٰہ تعالیٰ فقال جنید ان ھٰذا قول قوم تکلموا باسقاط الاعمال وھٰذا عندی عظیمۃ والذی یسرق ویزنی احسن حالا من الذی یقول ھذا وان العارفین باللّٰہ اخذوا الاعمال باللّٰہ والیہ یرجعون فیہا ولو بقیت الف عام لم انقص من اعمال البر ذرۃ الا ان یحال لی دونہا وانہا لاکد فی معرفتی واقوی بحالی۔ منقول است کہ منصور حلاج با آن ہمہ دعوی ہر شبانروز ہزار رکعت نماز می گذارد و آن شب کہ روز آن کشتہ شد پانصد رکعت گذاردہ بود یکے از کمل مشائخ طبقات فرمودہ غضوا ابصارکم ولو عن شاۃ انتہٰی اگر مشرب اہل وحدت وجود ترک تعرض و آزار خلق بودی مولٰنا عبد الرحمن جامی علیہ الرحمۃ کہ از کمل ارباب وحدت وجود از محققان شان بودہ چرا رد این جماعۃ در کتاب سلسلۃ الذھب نمودے و مثنوی طویل در نکوہش آنہا آوردی عنوان مثنوی را این عبارت نوشتہ در مذمت آنہا کہ بنای مذہب خود بر کم آزاری نہادہ اند و در ورطۂ اباحت تمام افتادہ اند

شعر

ترک آزاد کردنِ خواجہ ... دفترِ کفر راست دیباچہ
منکر آمد بہ پیش او معروف ... شد بمنکر عنانِ او مصروف
نفس محنت گزین راحت جوے ... وار وش در رہ اباحت روے
شد یکی پیش او حلال و حرام ... می نہ اندیشد از نکال و وبال

میشود

ے شود منجب مناہی را ‏ ‏ می فتد در عقب ملاہی را

گاہ لاف از مذہب تجرید ‏ ‏ گہ گزاف از مشرب توحید

نیست لاف و گزاف او عارے ‏ ‏ بلکہ او راچو نیک انگاری

مذہبش جمع فضہ و ذہب است ‏ ‏ مشربش شرب بادہ عنب است

از علامات عقل و دین عاری ‏ ‏ مذہبش حصر در کم آزاری

نہ ز احوال سابقش عبرت ‏ ‏ نہ ز احوال لاحقش حیرت

نسبت خود کند بدرویشان ‏ ‏ دم زند از ارادت ایشان

ہر کہ درویش زو شود بیزار ‏ ‏ کے ز درویش آمد این کردار

نیست درویش آنکہ زندقہ ایست ‏ ‏ نیست جمعیت آنکہ تفرقہ ایست

اصطلاحات عارفان از بر ‏ ‏ کردہ او می کند بیان و فر

دلش از سر کار واقف نہ ‏ ‏ معرفت بیشمار عارف نہ

ہمچو جوزے ہمی نماید نغز ‏ ‏ لیک چون بشکنی نیابی مغز

کردہ وہم خیال ناپاکان ‏ ‏ مندرج در عبارت پاکان

لفظہا پاک معنیش سرگین ‏ ‏ نافہ چین لفافہ سرگین

نافہ نکشادہ مشک افشاند ‏ ‏ ور کشاید جہان بگنداند

وفی العوارف سئل سہیل عن الرجل یقول انا کالباب لا اتحرک الا اذا حرکت قال ہذا لا یقول الا احد الرجلین اما صدیق واما زندیق لان الصدیق یقول ہذا القول اشارۃ الی قوام الاشیاء باللہ سبحانہ وتعالیٰ مع احکام الاصول ورعایۃ العبودیۃ والزندیق یقول ذلک اصالۃ لا لاقامۃ الاشیاء علی اللہ تعالیٰ واسقاطا للملامۃ عن نفسہ وانخلاعا عن الدین ورسمہ۔
عجب کاروباریست جمعی از انانکہ مشرب کم آزاری و صلح کل اختیار کردہ اند باہم

زق از کافران و جهودان و جوگیه و براهمنٔ ملاحده و زنادقه وارمنی و غیر آن نیک اند صلح
و محبت ها و انبساطها و صحبت ها با یکدیگر دارند غیر از متابعان رسول الله صلی الله علیه
و آله وسلم که اہل سنت و جماعت اند فرقه ناجیه اند در باب آنها وارد شده است
الذین هم علی ما انا علیه واصحابی که با آنها غلظت و عداوت دارند صلح شان با یکدیگر
آنست و با اینها در مقام ایذای و آزار اند و تخریب اینها می خواهند عجب صلح کل است
که با محمدیان که پیشوای شان رحمت عالمیان است غلظت و عداوت باشد و با غیر محمدیان
که محل غلظت است بنصوص قرآنی محبت و مودت بود بلی الکفر ملة واحدة نیک
تامل نمایند ترک تعرض خلق اگر محمود مے بود و امر بالمعروف ونهی عن المنکر از واجبات
دین متین نمی گشت وحق سبحانه این امت را باتیان این امر جلیل القدر خیر امة نمی فرمود
قال الله تعالی کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر
ونیز فرموده الآمرون بالمعروف والناهون عن المنکر والحافظون لحدود الله
ونیز فرموده المؤمنون والمؤمنات بعضهم اولیاء بعض یامرون بالمعروف
وینهون عن المنکر وجمیع انبیا علیهم السلام وصحابه وتابعین وسائر سلف صالحین چه
کوششها در اتیان امر معروف ونهی منکر نموده اند و چه ایذاها در تحصیل این امر کشیده اند
و بامر عبث این همه جهد نمودن و ایذای کشیدن سفاهت محض است اگر ترک تعرض مستحسن
مے بود چرا انکار قلبی را از انکار شرعی اضعف ایمان فرمودی کما ورد فی الحدیث الصحیح
عن رسول الله صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم انه قال من رأی منکم
منکرا فلیغیره بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه وذلك
اضعف الایمان رواه مسلم و چرا تارک امر معروف را در بلده از بلاد داخل عذاب
اہل آن بلده ساختندی و در زیر و زبر آن شریک نمودندی کما روی جابر انه قال
قال رسول الله صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم اوحی الله عزوجل الی جبرائیل علیه السلام

از اقبال

ان اقلب مدینۃ کذا وکذا باھلھا فقال یا رب ان فیھم عبدک فلانا لم یعصیک طرفۃ عین قال فقال اقلبھا علیہ
وعلیھم فان وجھہ لم یتغیر فی ساعۃ قط رواہ البیہقی اگر گویند آیہ کریمہ یا ایھا الذین امنوا علیکم انفسکم
لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم دلالت بر ترک امر معروف و نہی منکر دارد گوئیم ممنوع است چہ معنی اھتدا کہ در کریمہ
آمدہ است شامل امر معروف و نہی منکر آمدہ است کما حررہ المفسرون یعنی چون شما اعمال
صالحہ بجا آرید امر معروف کنید و نہی منکر نمائید گمراہی دیگران شما را زیان ندارد و شان
نزول این آیہ مؤید این معنی است چون مسلمانان از کفر و عدم انقیاد کفار نگونسار دل
تنگ شدند حق تعالی تسلیہ مسلمانان باین آیہ کریمہ فرمودہ یعنی چون شما آن کار خود را کردید
و دلالت براہ راست نمودید و از کفر و طغیان ترسانید بعد ازان کفر آنہا بشما مضرت
نہ رساند و جمعیکہ این آیہ کریمہ را بر ظاہر گذاشتہ اند گفتہ اند این آیہ بآیات امر معروف منسوخ
گشتہ است عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال فی خطبتہ یا ایھا
الناس انکم تقرءون ھذہ الآیۃ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لا یضرکم
مَنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ فانی سَمِعْتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول
ان الناس اذا راو منکرا فلم یغیروہ یوشک ان یعمھم اللہ بعقابہ رواہ ابن ماجۃ
والترمذی وصححاہ وفی روایۃ ابی داود اذا راو الظالم فلم یاخذوا علی یدیہ
اوشک ان یعمھم اللہ بعقابہ وفی روایۃ اخری لہ ما من قوم یعمل فیھم بالمعاصی
ثم یقدرون علی ان یغیروا ثم لا یغیرون الا یوشک ان یعمھم اللہ بعقاب وعن ابی
ثعلبۃ فی قولہ تعالی علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم فقال اما
واللہ لقد سئلت عنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال بل ائتمروا
بالمعروف وتنھون عن المنکر حتی اذا رایت ھوی متبعا ودنیا مؤثرۃ واعجاب
کل ذی رای برایہ ورایت امرا لا بد لک منہ فعلیک نفسک ودع امر العوام
فان وراءکم ایام الصبر فمن صبر فیھن قبض علی الجمر للعامل فیھن اجر خمسین

ت الخبر

رجلا یعملون مثل عمله قالوا یا رسول الله اجر خمسین منهم قال اجر خمسین منکم رواه الترمذی و ابن ماجة اگر گویند که امر معروف و جهاد فی سبیل الله طریقه انبیائی کرام است علیهم وعلی اتباعهم الصلوات والتسلیمات و طریقه اولیاء ترک تعرض است و عدم امر معروف چنانچه بعضے از اہل این وقت میگویند گوئیم که وجوب و فرضیت این امور و فضائل باتیان آن و مواعید ترک آن بنصوص ثابت گشته است و فرضیت و وعد و وعید نسبت بکافه انام است خصوصیت باشخاص دون اشخاص ندارد و خواص و عوام و انبیا و اولیا در اتیان فرائض برابراند و ہمه داخل وعد و وعید باآنکه گوئیم حصول نجات و وصول بدرجات کمال مربوط بمتابعت انبیا علیهم الصلوٰة والتسلیمات است اولیا ہرچه یافته اند از ولایت و محبت و معرفت و قرب الٰہی جلشانه ہمه بمتابعت و طفیل انبیا علیهم السلام یافته اند راه وصول منحصر در اتباع آن بزرگواران است قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ سوای این ہر راہی که ہست رُو به ضلالت دارد و سبیل شیاطین است کریمه فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ دلیل شافی است برین معنی وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ شاہد عدل برآن وعن عبد الله ابن مسعود رض قال خط لنا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم خطا ثم قال هذا سبیل الله ثم خط خطوطا عن یمینه وشماله وقال هذه سبل الشیطان علی کل سبیل منها شیطان الشیاطین یدعو الیه وقرأ ان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه الآیة رواه احمد والنسائی والدارمی پس ہر که بے متابعت انبیا علیهم السلام خواہد که در راه حق درآید و به کمال برسد غیر گمراہی چیزے حاصل نکرده باشد اگر چیزے حاصل استدراج بود که نتیجه آن در آخرت خسران و حرمان بود وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

محال است سعدی که راه صفا	توان رفت جز در پے مصطفا

جنید

جنید بغدادی قدس سره که رئیس صوفیه و سید الطائفه است می فرماید من لم یحفظ
القرآن ولم یکتب الحدیث لایقتدی به فی شأننا هذا وانّ علمنا هذا
مقید بالکتاب والسنة می آرند که درویشی از حضرت خواجه عبدالخالق غجدوانی
قدس سره پرسید که شیطان را بر روندگان این راه هیچ دسترس باشد خواجه فرمودند که
هر رونده که بسر حد فنای نفس نرسیده باشد چون در خشم شود شیطان بروی دست
یابد اما آن رونده که بسر حد فنای نفس رسیده است وی را خشم نبود غیرت باشد باشد
و هر کجا غیرت بود شیطان بگریزد و این چنین صفت آن کس را مسلّم شود که روی
براه حق دارد و تعالی شانه و کتاب خدای عز و جل بدست راست گیرد و سنت رسول
الله صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم بدست چپ گیرد و در میان این دو روشنائی راه
راسلوک کند از حضرت خواجه احرار منقول است که میفرمودند که اگر تمام احوال و
مواجید را با دهند و حقیقت ما را بعقاید اهل سنت و جماعت متحلّی نسازند جز خرابی
هیچ نمی دانم و اگر تمام خرابی ها را بر ما جمع سازند و حقیقت ما را به عقاید اهل سنت جماعة
بنوازند هیچ باک نداریم انصاف باید داد نبوت ختم یافته است و زمان وحی منقطع
شده و دین کامل گشته و نعمت تمام شده امروز بکدام حجت و بکدام سند این چنین
دین متین را کسی تو اند بر داشت و بخواب و خیال خود کلمه متفقه انبیائی علیهم الصلوات
والتسلیمات که بوحی قطعی و اخبار الهی مثبت و متیقن گشته یک سو ساخت عقل دور
اندیش را کار باید فرمود و بخواب و خیال مغرور نباید شد و از سبل شیاطین دور باید بود
و صراط مستقیم سنت سنیه را از دست نباید داد و اتباع انبیاء علیهم التحیات البتة منجی
است و مثمر برکات و سوای آن همه خطر است فالحذر راه نجات قطعی را گذاشته براه خطر در خطر
رفتن و در دام شیاطین لعین افتادن و خود را در معرض هلاک سرمدی دادن از عقل
بسی مستبعد است وجد و حال و خواب و خیال که بر خلاف پیغمبران برحق بود کسراب

بقیعة یحسبه الظمان ماء است چون کار بخدا افتد جل و علا و گور و قیامت پرتو اندازد غیر از متابعت انبیائی علیہم البرکات که بوحی قطعی ثابت شده است ہیچ سود ندارد و دستگیری در آن وقت نماید آری اگر احوال و مواجید و کشوف الہامات باین متابعت جمع شود نور علی نور باشد و چون به کمال آن برسد معامله از صورت شریعت بحقیقت شریعت آید چنانچه صحابه کرام و سلف صالحین و مشائخ مستقیم الاحوال را بود و رزقنا الله سبحانه و ایاکم هذه الدرجة القصوی پس مقرر شده که راه وصول بدرجات قرب الٰہی جل شانه خواه قرب نبوت بود و خواه قرب ولایت و آصلان انبیا باشد علیہم الصلوات یا اولیا منحصر در راه شریعت است که پیغمبر خدا علیه و علی آله الصلوة والسلام بدان رفت و دعوت کرده مامور بدان گشته در کریمه قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰهِ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ و کریمه قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ نیز بآن دلالت دارد و سوای آن ہر راہے که ہست رو بضلالت دارد و از مطلوب حقیقی منحرف کل طریقة ردها الشریعة فهی زندقة کریمه وان هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا الآیة و کریمه فماذا بعد الحق الا الضلال و کریمه وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ و حدیث خط لنا الحدیث و حدیث کل بدعة ضلالة و احادیث دیگر شاهد این معنی است و آنچه از عبارات بعضی از اکابر واقع شده است که راہہای که موصل جناب قدس خداوندی است جل سلطانه دو راه است راہے است که بقرب ولایت تعلق دارد و دیگر راہے است که بقرب نبوت متعلق است منافاتی باین تحقیق ندارد که این ہر دو راه داخل دائره شریعت غرا است و این ہر دو قرب منوط به متابعت انبیا علیہم الصلوات والبرکات که صراط مستقیم است پس کسے که خواہد که بی اتیان احکام شریعت و بے تبعیت رسل علیہم الصلوات و التسلیمات بیکی از این دو قرب برسد به مطلب رسد و راه گم کند و خائب و خاسر بود و

ہم چنین

ہمچنین آنچہ مشہور گشتہ کہ الطرق الی اللہ بعدد انفاس المخلوقات درست است
چہ ہر خلق را باصل خود شاہراہ است و ہر مخلوق راعین باصرہ جدا بما نحن فیہ ہیچ تدافع ندارد
چہ این ہمہ راہ ہائی در حق وصول مشروط باتیان احکام شرعیہ است ہر کہ از دائرہ شریعت
عزابر آمد خواہد کہ بیکی از این طرق در آید در راہ ماند و بمطلب نرسد بلکہ گم راہ گردد پس منشاء
این ہمہ طرق شریعت آمد با وجود تعدد طرق عائد بہ یک طریق گشت اتحاد طرق گفتن
باعتبار منشاء است و تعدد طرق باعتبار ناشی دو طریق باعتبار طرق کلیہ است و طرق
بسیار باعتبار طرق جزئیہ است فی معارج الھدایۃ قال بعضھم الطرق الی اللہ
تعالیٰ بعدد انفاس المخلوقات ولکن کلھا مندرجۃ ومندمجۃ ومنطویۃ و
منکسبۃ فی دائرۃ الشریعۃ الکبریٰ المحلاۃ الشریعۃ المحمدیۃ العظمیٰ وھذہ
الطرق بالنسبۃ الی ارکان شجرۃ الشریعۃ اصولھا وفروعھا وعروقھا
واغصانھا واوراقھا وازھارھا وانوارھا ولا یقال ھی اشیاء سواھا
وامور مباینۃ لھا لا والذی برء النسمۃ وشق الحبۃ ما وراء المحجۃ البیضا
والشریعۃ الحنیفیۃ الکبریٰ الا بنیان الضلال والعمی فما ذا بعد صراط الحق
القویم وسبیل اللہ المستقیم الا سبیل الشیطان المبعد الرجیم المطرود
الابتر العقیم فما ذا بعد الحق الا الضلال قال اللہ تعالیٰ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ
مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ
بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ **وفی العوارف** قوم من المفتونین سموا انفسھم
ملامتیہ ولبسوا لبسۃ الصوفیۃ لینسبوا الی الصوفیۃ وما ھم من الصوفیۃ
بشیٔ بل ھم فی غرور وغلط تستترون بلبسۃ الصوفیۃ توقیا تارۃ دعویٰ
اخریٰ وینتھجون مناھج اھل الاباحۃ ویزعمون ان ضمائرھم خلصت
الی اللہ تعالیٰ وھذا عندھم ھو الظفر بالمراد والارتسام بمراسم الشریعۃ

ربقة العوام وقاصرين الافہام والمنحصرين فى مضيق الاقتداء تقليد وهذا
هو عين الالحاد والزندقة والابعاد وكل حقيقة ردها الشريعة فهى زندقة
وجهل هؤلاء المغرورين ان الشريعة حق العبودية والحقيقة هى حقيقة العبودية
من صار من اهل الحقيقة تقيد بحقوق العبودية وحقيقة العبودية وصار
مطالبا بامور وزيادات لا يطالب بها غيره ممن يصل الى ذلك لانه يخلع
من عنقه ربقة التكليف ويخامر باطنه الزيغ والتحريف و احاديث نبوى
على صاحبها الصلوة والسلام والتحية كه در باب امر معروف ونہی منکر وجہاد
فى سبيل الله وارد شده است ايراد مى نمايد بنيک مطالعه فرمايند عن حذيفة رض
ان النبى صلى الله عليه وآله وسلم قال والذى نفسى بيده لتامرن بالمعروف
وتنهون عن المنكر اوليوشكن الله ان يبعث عليكم عذابا من عنده ثم
تدعونه ولا يستجاب لكم رواه الترمذى وعن العرس بن العميرة
عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم قال اذا عملت الخطيئة فى الارض من
شهدها فكرهها كان كمن غاب عنها ومن غاب عنها فرضيها كان كمن
شهدها رواه ابو داود وعن عدى بن عدى الكندى قال حدثنا
مولى لنا انه سمع جدى يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم
يقول ان الله لا يعذب العامة بعمل الخاصة حتى يروا المنكر بين ظهرانيهم وهم
قادرون على ان ينكروه فلا ينكروه فاذا فعلوا ذلك عذب الله العامة والخاصة
رواه فى شرح السنة وعن عبد الله بن مسعود رض قال قال رسول الله صلى
الله عليه وآله وصحبه وسلم لما وقعت بنو اسرائيل فى المعاصى نهاهم علماؤهم فلم ينتهوا
فجالسوهم فى مجالسهم واكلوهم وشاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم
ببعض فلعنهم على لسان داود وعيسى ابن مريم ذلك بما عصوا وكانوا

يعتدون

یعتدون قال فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وکان متکئا فقال لا والذی نفسی بیدہ حتی تاطروھم اطرا رواہ الترمذی وابوداود وفی روایۃ قال کلا واللہ لتامرون بالمعروف ولتنہون عن المنکر ولتاخذون علی یدی الظالم ولتاطرنہ علی الحق اطرا ولتقصرنہ علی الحق قصرا اولیضربن اللہ بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعننکم کما لعنہم ونیز در حدیث است اذا رایت امتی تہاب الظالم ان یقول لہ انک ظالم فقد تودع منہم طب سط

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم انہ یصیب امتی فی آخر الزمان من سلطانہم شدائد لا ینجو منہ الا رجل عرف دین اللہ فجاھد علیہ بلسانہ ویدہ وقلبہ فذلک الذی سبقت لہ السوابق ورجل عرف دین اللہ فصدق بہ ورجل عرف دین اللہ فسکت علیہ فان رای من یعمل الخیر احبہ وان رای من یعمل الباطل ابغضہ علیہ فذلک ینجو علی ابطانہ کلہ رواہ البیہقی ونیز در حدیث است ما من نبی بعثہ اللہ فی امتہ قبلی الا کان لہ فی امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدھم خلوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاھدھم بیدہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بلسانہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بقلبہ فھو مؤمن لیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل حم

عن ابن مسعود ونیز در حدیث است اذا خفیت الخطیئۃ لا تضر الا صاحبہا واذا ظہرت فلم تغیر ضرت العامۃ طس عن ابی ہریرۃ ونیز در حدیث است اذا رایتم الامر لا تستطیعون تغیرہ فاصبروا حتی یکون اللہ ھو الذی یغیرہ عد ھب عن ابی امامۃ ونیز در حدیث است وجب علیکم الامر بالمعروف والنہی عن المنکر ما لم تخافوا ان تؤتی الیکم مثل الذی نصیتم عنہ فاذا خفتم ذلک فقد

حل لکم السکوت ابونعیم والدیلمی عن منصور و ہم در حدیث است الا اخبرکم باقوام لیسوا
بانبیاء ولا شہداء یغبطهم یوم القیمة الانبیاء والشہداء بمنازلهم من الله علی
منابر من نور یعرفون الذین یحببون عباد الله الی الله ویحببون الله الی عباده
یمشون علی الارض نصیحا قیل کیف یحببون عباد الله الی الله قال یامرونهم بما یحب الله
وینهونهم بما یکره الله فاذا اطاعوهم احبهم هب ابن سعد النقاش فی معجمه
وابن البخاری عن انس و ہم در حدیث است اذا ظهرت المعاصی فی امتی عمهم
الله بعذاب من عنده قیل اما فی الناس یومئذ الصالحون قال یصیبهم
مااصاب الناس ثم یصیرون الی مغفرة من الله تعالی ورضوان حم طب
عن ام سلمة و ہم در حدیث است بئس القوم قوم یستحلون المحرمات بالشبہات
وبئس القوم قوم لایامرون بالمعروف ولاینهون عن المنکر ابوشیخ
عن ابن مسعود رض و ہم در حدیث است من ارعب صاحب بدعة ملاء
الله قلبه امنا وایمانا ومن استهزء صاحب بدعة امنه الله من الفزع
الاکبر ومن اهان صاحب البدعة رفعه الله فی الجنة درجة ومن لان له
اذا لقیه بشیئا فقد استخف بما انزل علی محمد علیه وعلی اله الصلوة
والسلام ابن عساکر عن ابن عمر رض و در روایتے آمده من اعرض عن
صاحب بدعة بغضا له ملاء الله قلبه امنا وایمانا وآنتهر صاحب البدعة
اولقیه بالبشر واستقبله بما یسره فقد استخف بما انزل علی محمد و ہم در
حدیث است من مشی مع المظلوم حتی یثبت له حقه یثبت الله تعالی قدمیه
یوم تزل الاقدام ابو شیخ وابونعیم عن ابن عمر و ہم در حدیث است من
انعش حقا بلسانه جزی له اجره حتی یاتی الله یوم القیمة فیوفیه ثوابه سمویه
حل عن انس رض و ہم در حدیث است والذی نفسی بیده لیخرجن من امتی

فی

اهل

بمداھنتہم

من قبلہم فی صور القردۃ والخنازیر بمد السنتہم فی المعاصی وکفہم عن النہی وھم یستطیعون۔ ابونعیم عن عبدالرحمن بن عوف وہم در حدیث است یکون فی اٰخر الزمان قوم یحضرون السلطان فیحکمون بغیر حکم اللہ ولاینہونھم فعلیھم لعنۃ اللہ۔ ابونعیم والدیلمی عن ابن مسعود رض وہم در حدیث است لاینبغی لنفس مؤمنۃ تری من یعصی اللہ فلا تنکر علیہ الحکیم بن حسین عن علی۔ وہم در حدیث است افضل الجہاد کلمۃ عدل عند سلطان جائر او امیر جائر حط عن ابی سعید رض وہم در حدیث است افضل الاعمال الحب فی اللہ تعالٰی رواہ ابوداود وفی روایۃ ان احب الاعمال الی اللہ تعالٰی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ تعالٰی وعن ابی ذرہ بنت ابی لھب قالت قلت یارسول اللہ من اخیر الناس قال اتقاھم للرب عز وجل واوصلھم للرحم وامرھم بالمعروف وانھاھم عن المنکر رواہ ابوشیخ والبیہقی وہم در حدیث است لاتزال لا الہ الا اللہ تنفع من قالھا ترد عنھم العذاب والنقمۃ مالم یستخفوا بحقھا قالوا یارسول اللہ ما الاستخفاف بحقھا قال یظہر العمل بالمعاصی فلاینکر ولایغیر و رواہ الاصفہانی رض وعن ابی ذر رض قال اوصانی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم بخصال من الخیر اوصانی ان لا اخاف فی اللہ لومۃ لائم واوصانی ان لا اقول الا الحق وان کان مُرًّا۔ رواہ ابن حبان وعن ابی ھریرۃ رض قال کنا نسمع ان الرجل یتعلق بالرجل یوم القیمۃ وھو لایعرفہ فیقول مالک الی ما بینی وبینک معرفۃ فیقول کنت ترانی علی الخطاء وعلی المنکرۃ ولاتنہانی ذکرہ رزین رضی اللہ عنہ

فضیلت جہاد۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ مأۃ درجۃ اعدہ اللہ للمجاھدین فی سبیل اللہ ما بین درجتین کما بین

السماء والارض رواه البخاری وہم در حدیث است مثل المجاهد فی سبیل الله
کمثل الصائم القائم القانت بایات الله لا یفطر من صیام ولا صلوٰة
حتی یرجع المجاهد فی سبیل الله متفق علیه وہم در حدیث است والذی
نفسی بیده لولا ان رجالا من المؤمنین لا تطیب انفسهم ان یتخلفوا
ولا اجد ما احملهم علیه ما تخلفت عن سریة تغزو فی سبیل الله
والذی نفسی بیده لوددت ان اقتل فی سبیل الله ثم احیی ثم اقتل
ثم احیی ثم اقتل ثم احیی متفق علیه یحتمل ان یراد ههنا بالقانت القائم
فیکون تعلق الباء کتعلقه فی قولک قام فی الامر اذا جد فیه وتجلد له بالامر
فما لمعنی القیام بما تجب علیه من استفرغ الجهد فی معرفة کتاب الله
تعالی والامتثال بما امر به والانتهاء بما نهی عنه او ان یراد به طول القیام
ای المصلی الذی یطول قیامه فی صلوٰة قراءة فیها طس وہم در حدیث
است رباط یوم فی سبیل الله خیر من الدنیا وما فیها الغدوة فی سبیل الله
او روحة خیر من الدنیا وما فیها متفق علیه وہم در حدیث است ما اغبرت
قدما عبد فی سبیل الله فتمسه النار رواه البخاری وہم در حدیث است
لا یجتمع کافر وقاتله فی النار ابدا رواه مسلم وہم در حدیث است
ما من احد یدخل الجنة یحب ان یرجع الی الدنیا وله ما فی الارض من
شیٔ الا الشهید یتمنی ان یرجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامة
متفق علیه وہم در حدیث است یضحک الله تعالی الی رجلین یقتل احدهما
الآخر یدخلان الجنة یقاتل هذا فی سبیل الله فیقتل ثم یتوب الله تعالی
علی القاتل فیستشهد متفق علیه وہم در حدیث است من سأل الله
الشهادة بصدق بلغه الله منازل الشهداء وان مات علی فراشه

رواه

رواہ مسلم وہم در حدیث است من مات ولم یغز ولم یحدث به نفسه مات
علی شعبة من نفاق رواه مسلم و نیز آمده جاء رجل الی النبی صلی الله علیه
واله وسلم قال الرجل یقاتل للمغنم والرجل یقاتل للذکر والرجل یقاتل
لیری مکانه فمن فی سبیل الله قال ومن قاتل لیکون کلمة الله هی
العلیا فهو فی سبیل الله متفق علیه و ہم در حدیث است کل میت یختم
علی عمله الا الذی مات مرابطا فی سبیل الله فانه ینمی له عمله الی یوم
القیمة ویامن من فتنة القبر رواه الترمذی وابوداود والدارمی وہم
در حدیث است من قاتل فی سبیل الله فواق ناقة فقد وجبت له الجنة
ومن جرح جرحا فی سبیل الله او نکب نکبة فانها تجیئ یوم القیمة کاغزر
کانت لونها الزعفران وریحها المسك ومن خرج به خراجا فی سبیل
الله فان علیه طابع الشهداء رواه الترمذی وابوداود والنسائی وہم
در حدیث است لا یلج النار من بکی من خشیة الله حتی یعود اللبن فی الضرع
ولا یجتمع علی عبد غبار فی سبیل الله ودخان جهنم رواه الترمذی
وفی روایة اخری والراوی النسائی فی منخری مسلم ابدا وفی اخری له
فی جوف عبد ابدا ولا یجتمع الشح والایمان فی قلب عبد ابدا وہم در حدیث
است عینان لا یمسهما النار عین بکت من خشیة الله وعین باتت تحرس فی
سبیل الله رواه الترمذی وہم در حدیث است رباط یوم فی سبیل الله خیر
من الف یوم فیما سواه من المنازل رواه الترمذی وہم در حدیث است ان
النبی صلی الله علیه واله وسلم سئل ای الاعمال افضل قال طول القیام
قیل فای الصدقة افضل قال جهد المقل قیل فای
الهجرة افضل قال من هجر ما حرم الله علیه قیل فای الجهاد

افضل قال من جاهد المشرکین بماله ونفسه قیل فای القتل اشرف قال
من اهریق دمه وعقر جواده رواه ابوداود ودوم در حدیث است للشهید
عند الله ست خصال یغفرله فی اول دفعة ویری مقعده فی الجنة ویجار
من عذاب القبر ویأمن من الفزع الاکبر ویوضع علی راسه تاج الوقار
الیاقوتة منها خیر من الدنیا ومافیها ویزوج ثنتین وسبعین زوجة من الحور
العین ویشفع سبعین من اقربائه رواه الترمذی وابن ماجة وسوم در حدیث آمد
من لقی الله بغیر اثر من جهاد لقی الله وفیه ثلمة رواه الترمذی وابن ماجة
وفی نسخة لقی الله وفیه ثلمة رواه الترمذی وابن ماجة وچہارم در حدیث
است الشهید لایجد الم القتل الا کما یجد احدکم الم القرحة رواه الترمذی
والنسائی والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب وپنجم در حدیث
لیس شیء احب الی الله من قطرتین واثرین قطرة دموع من خشیة الله تعالیٰ
وقطرة دم یهراق فی سبیل الله واما الاثران فاثر فی سبیل الله واثر فی فریضة
من فرائض الله تعالیٰ رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب وعن
ابی امامة قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فی سریة
فمر رجل بغار فیه شیء من ماء وبقل فحدث نفسه بان یقیم فیه ویتخلی
من الدنیا فاستاذن رسول الله صلی الله وآله وصحبه وسلم فی ذلك
فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم انی لم ابعث بالیهودیة
ولا بالنصرانیة ولکن بعثت بالحنیفیة السمحة والذی نفس محمد بیده
لغدوة او روحة فی سبیل الله خیر من الدنیا ومافیها وقیام احدکم فی
الصف خیر من صلوته ستین سنة رواه احمد وششم در حدیث است المؤمنون
فی الدنیا علی ثلثة اجزاء الذین امنوا بالله ورسوله ثم لم یرتابوا وجاهدوا

بأموالهم

باموالهم وانفسهم فی سبیل الله والذی یامن الناس علی اموالهم انفسهم
ثم الذی اشرف علی طمع ترك الله عز وجل رواه احمد وہم در حدیث است
من ارسل نفقة فی سبیل الله واقام فی بیته فله بكل درهم سبعمائة
درهم ومن غزا بنفسه فی سبیل الله وانفق فی وجه ذلك فله بكل درهم
سبعمائة الف درهم ثم تلا هذه الآیة وَاللّٰهُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَاءُ ۔
رواه ابن ماجة وعن فضالة بن عبید قال سمعت عمر بن الخطاب
یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم یقول الشهداء
اربعة رجل مؤمن جیّد الایمان لقی العدو فصدّق الله حتی قتل فذلك
الذی یرفع الناس الیه اعینهم یوم القیمة هكذا ورفع راسه حتّی
سقطت قلنسوته فما ادری اقلنسوة عمر اراد ام قلنسوة النبی صلّی
الله علیه وآله وصحبه وسلم قال ورجل مؤمن جیّد الایمان لقی الله
وكانما ضرب جلده بشوك طلح من الجبن اتاه سهم غریب فقتله فهو
فی الدرجة الثانیة ورجل مؤمن خلط عملا صالحا واخر سیئا لقی
العدو فصدق الله تعالی حتی قتل فذلك فی الدرجة الثالثة ورجل مؤمن
اشرف علی نفسه لقی العدوّ فصدق الله تعالی حتی قتل فذلك فی الدرجة
الرابعة رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب وہم در حدیث
است القتلی ثلثة مؤمن جاهد بنفسه وماله فی سبیل الله فاذا لقی العدوّ
فقاتل حتی تقتل قال النبی صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم فیه فذلك
الشهید الممتحن فی خیمة الله تحت عرشه لا یفضله النبیون الا بدرجة
النبوة ومؤمن خلط عملا صالحا واخر سیئا فجاهد فی سبیل الله بنفسه
وماله فاذا لقی العدوّ قاتل حتی تقتل قال النبی صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم

فیہ مضمضۃ محیت ذنوبہ وخطایاہ وان السیف محاء للخطایا وادخل من ای ابواب الجنۃ شاء ومنافق جاھد بنفسہ ومالہ فاذا لقی العدو قاتل حتی یقتل فذالک فی النار وان السیف لایمحو النفاق رواہ الدارمی وعن ابن عابد قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فی جنازۃ رجل فلما وضع قال عمر بن الخطاب لاتصل علیہ یارسول اللہ فانہ رجل فاجر فالتفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم الی الناس فقال ھل راہ احد منکم علی عمل الاسلام فقال رجل نعم یارسول اللہ حرس لیلۃ فی سبیل اللہ فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وحثی علیہ التراب وقال اصحابک یظنون انک من اصحاب النار وانا اشھد انک من اھل الجنۃ وقال یاعمر انک لاتسئل عن اعمال الناس ولکن تسئل عن الفطرۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان ونیز درحدیث است وفد اللہ ثلثۃ الغازی والحاج والمعتمر رواہ النسائی ونیز درحدیث آمدہ حرس لیلۃ فی سبیل اللہ افضل من صیام رجل وقیامہ فی اھلہ الف سنۃ السنۃ ثلثمائۃ وستین یوما والیوم الف سنۃ رواہ ابن ماجۃ ونیز درحدیث است غزوۃ فی البحر مثل عشر غزوات فی البر والذی یسدر فی البحر کالمتشحط فی دمہ فی سبیل اللہ ونیز درحدیث است شہید البحر مثل شہیدی البر ومابین الموجتین کقاطع الدنیا فی طاعۃ اللہ وان اللہ وکل ملک الموت بقبض الارواح الا الشہید فانہ یتولی بقبض ارواحھم یغفر لشہید البر الذنوب کلھا الا الدین ولشہید البحر الذنوب والدین رواہ ابن ماجۃ وعن ابی امامۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فقال ارایت رجلا غزا یلتمس الاجر والذکر مالہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم لاشیئ

الاصحاب

له فاعادها ثلث مرات يقول له رسول الله صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم
لاشئ له فاعادها ثلث مرات يقول له رسول الله صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم
لاشئ له ثم قال ان الله تعالى لايقبل من العمل الا ما كان خالصا وابتغاء
وجهه رواه احمد والنسائى وہم در حدیث است ان الصلوة فى الرباط
تعدل خمسمائة صلوة ونفقة الدينار والدرهم منه افضل من سبعمائة
دينار ينفقه فى غيره رواه البيهقى وفى رواية بالفى صلوات وفيه
نكارة وہم در حدیث است ثلثة لاترى اعينهم النار عين حرست فى سبيل
الله وعين بكت من خشية الله وعين كفت من محارم الله رواه الطبرانى
وہم در حدیث است الا انبئكم ليلة افضل من ليلة القدر حارس حرس
فى الارض الخوف - الا يرجع الى اهله رواه أبى بن كعب وقال صحيح على الحاكم
شرط البخارى وہم در حدیث است كل عين باكية يوم القيمة الا عين
غضت من محارم الله وعين سهرت فى سبيل الله وعين خرج منها مثل
راس الذباب من خشية الله رواه الاصفهانى وہم در حدیث است من
اعان مجاهدا فى سبيل الله او غازيا فى عشيرته او مكاتبا فى رقبته
اظله الله فى ظله يوم لاظل الا ظله رواه احمد والبيهقى وہم در حدیث
است من اظل راس الغازى اظله الله يوم القيمة رواه ابن حبان فى
صحيحه والبيهقى وہم در حدیث است من احتبس فرسا فى سبيل الله
ايمانا بالله وتصديقا بوعده فان شبعه وريه وروثه وبوله فى
ميزانه يوم القيمة يعنى الحسنات رواه البخارى وہم در حدیث است
طوبى لمن اكثر فى الجهاد فى سبيل الله من ذكر الله فان له بكل كلمة سبعين
الف حسنة كل حسنة منها عشر اضعاف مع الذى له عند الله من المزيد الحديث

رواہ الطبرانی وہم در حدیث آمدہ است صلوٰۃ فی مسجدی تعدل بعشرۃ آلاف صلوٰۃ وصلوٰۃ فی مسجد الحرام تعدل بمائۃ الف صلوٰۃ والصلوٰۃ بارض الرباط بالفی الف صلوٰۃ الحدیث" رواہ ابو الشیخ وابن حبان وہم در حدیث است من رمی رمیۃ فی سبیل اللہ قصر او بلغ کان لہ اجرا بعتق اناس من بنی اسمعیل عتقہم رواہ البزار وہم در حدیث است قیام الرجل فی الصف فی سبیل اللہ افضل عند اللہ من عبادۃ ستین سنۃ رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری وہم در حدیث است ساعتان لا ترد علی الداعی وعموماً تدعو حین تقام الصلوٰۃ وفی الصف فی سبیل اللہ رواہ ابن حبان وہم در حدیث است قال الرجل یا رسول اللہ انی اقف الموقف ارید وجہ اللہ وارید ان اری موطنی فلم یرد علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم حتی نزلت فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین وہم در حدیث است اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یقضی علیہ یوم القیٰمۃ رجل استشہد فاتی بہ فعرفہ نعمتہ فعرفہا قال ما عملت فیہا قال قاتلت فیک حتی استشہدت قال کذبت ولکن قاتلت لان یقال ہو جری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی النار الحدیث" رواہ احمد والحافظ والنسائی والترمذی وابن خزیمۃ فی صحیحہ وہم در حدیث است من فاتہ الغزو معی فلیغز فی البحر رواہ الطبرانی وہم در حدیث است الشہداء ثلثۃ رجل خرج بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ لا یرید ان یقاتل ولا یقتل لکن یکثر سواد المسلمین فان مات او قتل غفرلہ ذنوبہ کلہا واجیر من عذاب القبر ویؤمن من الفزع الاکبر ویزوج من الحور العین وحلت علیہ حلۃ الکرامۃ ویوضع علی راسہ

تاج

تاج الوقار والحلۃ والثانی خرج بنفسہ ومالہ محتسبا یرید ان یقاتل ولا یقتل فان مات
اوقتل کانت کبتہ مع ابراھیم خلیل الرحمن بین یدی اللہ تبارک وتعالی فی مقعد صدق
عند ملیک مقتدر والثالث خرج بنفسہ ومالہ محتسبا یرید ان یقاتل و
یقتل فان مات اوقتل جاء یوم القیمۃ شاھرا سیفہ واضعۃ علی عنقہ
والناس جاثون علی الرکب یقولون الا افسحوا لنا فانا قد بذلنا اموالنا
ودمائنا للہ تبارک وتعالیٰ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم
والذی نفسی بیدہ لوقالوا ذلک لابراھیم الخلیل اولنبی من الانبیاء لرحل
لھم من الطریق لما یری من واجب حقھم حتی یاتون منابر من نور تحت
العرش فیجلسون علیھا ینظرون کیف یقضی بین الناس لا یجدون
غم الموت ولا یغمون فی البرزخ ولا تفزعھم الصیحۃ ولا یہمھم
الحساب ولا المیزان ولا الصراط ینظرون کیف یقضی بین الناس
ولا یسئلون شیئا الا یعطوا ولا یشفعون فی شیٔ الا شفعوا فیہ ویعطون
من الجنۃ ما احبوا وینتھون من الجنۃ حیث احبوا رواہ البزار والبیھقی و
الاصفہانی وعن نعیم بن سمار ان رجلا سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ و
صحبہ وسلم ای الشھداء افضل قال الذین یلقون فی الصف ولا یلتفتون وجوھھم
حتی یقتلوا اولئک ینطلقون فی الغرف لعلی من الجنۃ ویضحک الیھم ربھم
واذا ضحک ربک الی العبد فی الدنیا فلا حساب علیہ رواہ احمد وابو یعلی
ورواتہا ثقات ونیز در حدیث است الا اخبرکم عن الاجود للہ وانا اجود
ولد آدم واجودھم من بعدی رجل علم علما فنشر علمہ فیبعث یوم القیمۃ
امۃ واحدۃ ورجل جاھد بنفسہ للہ عزوجل حتی یقتل رواہ ابویعلی و
البیہقی ونیز در حدیث است ثلثۃ یحبھم اللہ ویضحک الیھم ویستبشر بھم

الذی اذا انکشف فئۃ قاتل وراء ھا بنفسہ للہ عز وجل اما ان یقتل واما ان ینصرہ اللہ ویکفیہ فیقول انظروا الی عبدی ھذا کیف صبر بنفسہ والذی لہ امرأۃ حسینۃ وفراش لین حسن فیقوم من اللیل یذر شھوتہ ویذکرنی ولو شاء رقد والذی اذا کان فی سفرہ وکان معہ رکب فسھروا ثم ھجعوا فقام من السحر فی السراء والضراء رواہ الطبرانی باسناد حسن وعن ابی ھریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ انہ سئل جبرئیل عن ھذہ الآیۃ ونفخ فی الصور ففزع من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ من الذین لم یشاء اللہ ان یصعقھم قال ھم الشھداء یبعثھم اللہ متقلدین اسیافھم حول عرشہ فاتاھم ملائکۃ من المحشر بنجائب من یاقوت ازمتھا الدر الابیض برحالہ الذہب والسندس والاستبرق ونمارقھا الین من الحریر مد خطاء ھا مد ابصار الرجل یسیرون فی الجنۃ علی خیول یقولون عند الحول الشرھۃ انطلقوا بنا ننظر کیف یقضی اللہ بین خلقہ یضحک اللہ الیھم واذا ضحک اللہ الی عبد من موطن فلا حساب علیہ رواہ ابن ابی الدنیا وہم درحدیث است ثلثۃ یضحک اللہ الیھم الرجل اذا قام باللیل یصلی والقوم اذا صفوا فی الصلوۃ والقوم اذا صفوا فی قتال بالعدو وہم درحدیث است ما ترک قوم الجہاد الا عمھم اللہ بالعذاب رواہ الطبرانی باسناد حسن وہم درحدیث است الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا وان ھو اعمل الکبائر عن ابی ھریرۃ رض وہم درحدیث است الجنۃ تحت ظلال السیوف عن ابی موسیٰ وہم درحدیث است من راح روحۃ فی سبیل اللہ کان لہ مثل ما اصابہ من الغبار مسکا یوم القیمۃ ایضاً وہم درحدیث است من سل سیفہ فی سبیل للہ فقد بایع اللہ ابن مردویہ عن ابی ھریرۃ وہم درحدیث است من صدع راسہ فی سبیل اللہ

فاحتسب

فاحتسب غفر لہ ما کان قبل ذلک من ذنبہ طب عن ابن عمرؓ و ہم در حدیث است عز فدا اسیر من ایدی العدو ذلک
الاسیر طص عن ابن عباسؓ و ہم در حدیث است ساعۃ فی سبیل اللہ خیر من خمسین حجۃ عن ابن عمرؓ و ہم
در حدیث است السیوف مفاتیح الجنۃ ابو بکر بن عساکر عن زید کفی بالسیف
شاھدًا عن سلمۃ بن المحیق ارد ویۃ المجاھدین فی عن ابی الیوب
الحاملی فی امالیہ عن زید بن ثابت و ہم در حدیث است الا اخبرکم بخیر الناس منزلۃ
رجل اخذ بعنان فرسہ فی سبیل اللہ حتی یقتل او یموت الا اخبرکم بالذی یلیہ
رجل معتزل فی شعب یقیم الصلوۃ و یؤتی الزکوۃ و یشھد ان لا الہ الا اللہ ن ک
عن ابی ھریرۃ رضؓ و ہم در حدیث است الاسلام ثلثۃ ابیات سفلی و علوی و
غرفۃ فاما السفلی فالاسلام الذی دخل فیھا عامۃ المسلمین ولا یسئل احد
منھم الا قال انا مسلم و اما العلوی فتفاضل اعمال بعض المسلمین افضل
من بعض و اما الغرفۃ العلیا الجھاد فی سبیل اللہ لا ینالھا الا افضلھم طب عن فضالۃ
بن عبید و ہم در حدیث است من مرض یومًا فی سبیل اللہ او بعض یوم او ساعۃ
غفرت لہ ذنوبہ و کتب لہ من الاجر عدد عتق مائۃ الف رقبۃ قیمۃ کل رقبۃ مائۃ
الف رقبۃ ابن زنجویۃ عن رجل من اھل الحجاز مرسلا و ہم در حدیث است لموقف
فی سبیل اللہ لا یسل فیہ بسیف ولا یطعن فیہ برمح ولا یرمی فیہ بسھم
افضل من عبادۃ ستین سنۃ لا یعصی اللہ فیھا طرفۃ عین ابن النجار عن ابن
عمرؓ و ہم در حدیث است لا یزال الجھاد حلوا خضرا ما امطرت السماء و انبتت
الارض و نشاء الشمس نشوا من قبل المشرق یقولون لا جھاد ولا رباط اولئک
ھم وقود النار بل رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من عتق الف رقبۃ و من صدقۃ
اھل الارض جمیعا ابن عساکر و ضعفہ انسؓ و ہم در حدیث است المنفق
علی الخیل کباسط یدہ بالصدقۃ ولا یقبضھا و ابوالھا و ارواثھا عند اللہ یوم القیمۃ

کرکی المسك ابن سعید. طب. عن یزید بن عبد الله وہم در حدیث است من مرض یوما فی البحر کان کمن اعتق الف رقبۃ یجہزہم وینفق علیہم الی یوم القیمۃ الحدیث کل عن علیؓ رض:-

مکتوب شصت و پنجم بشیخ الیاس رضی اللہ عنہ در شرح بعضی کلمات مصطلحہ این طریقہ علیہ رض

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اما بعد چون صلاح آثار شیخ الیاس ازاین فقیر درخواست کہ بعضی از کلمات کہ دراین طریقہ علیہ زبان زد ودائر است شرح آن بنویس اجابۃ للمسئول باندازہ فہم قاصر نوشتہ آمد واللہ سبحانہ الملہم للصواب سفر در وطن عبارت از سیر انفسی است کہ آنرا جذبہ نیز گویند ابتدائی معاملہ این بزرگواران ازاین سیر است وسیر آفاقی کہ سلوک عبارت ازان است درضمن این سیر قطع می شود در سلاسل دیگر شروع کار از سیر آفاقی میکنند وانتہا بہ سیر انفسی مے شود وشروع کار از سیر انفسی خاصہ این طریق است واندراج نہایت در بدایت ہمین معنی است کہ سیر انفسی کہ نہایت دیگران است بدایت این اکابر انست سیر آفاقی مطلوب را بیرون از خود جستن است وسیر انفسی درخود آمدن وگرد دل خود گردیدن

اندرین معنی گفتہ اند فرد

ہمچو نابینا مبر ہر سوی دست	باتو در زیر گلیم است ہرچہ ہست

وخلوت در انجمن کہ محل تفرقہ است از راہ باطن با مطلوب خلوت داشتہ باشد وتفرقہ بیرونے بحجرہ دروںے راہ نیابد بیت

از برون درمیان بازارم	واز درون خلوتست بایارم

در ابتدای این معنی به تکلف است در انتهای بی تکلف و در این طریق این معنی چون در ابتدای دست دهد راهی برای حصول آن وضع کرده اند از خصائص این طریق آمده است هرچند منتهیان طرق دیگر را نیز دست میدهد اندرین معنی گفته اند فرد

از درون شو آشنا و از برون بیگانه باش	اینچنین زیبا روش کمتر بود اندر جهان

وشن

من لم یملك عینه قلبس القلب عنده نظر بر قدم عبارت ازان است که در راه رفتن نظر بر قدم دوخته شود و بمحسوسات متلونه پراگنده نکند تا بجمعیت اقرب باشد چه در ابتدای دل تابع نظر است و پریشانی نظر در دل تاثیر میکند خوش گفت بیت

بچه مشغول کنم دیده و دل را که مدام	دل ترا می طلبد دیده ترا میخواهد

هوش در دم عبارت ازان است که واقف نفس خود باشد تا به غفلت نه بر آید کلمه سیوم برای دفع تفرقه ایست که از آفاق می خیزد و کلمه چهارم دافع تفرقه نفس است یاد کرد و یادداشت سالک تا زمانی که در تکلف و تصنع است و بحقیقت و ملکه حضور نه پیوسته است در مقام یاد کرد است بیت

نه رسیده

دائم همه جا با همه کس در همه کار	می دار نهفته چشم دل جانب یار

و چون حضور دوام پذیرد از تکلف یاد کرد وارهد و ملکه گردد که بنفی منتفی نشود یادداشت بود بیت

دارم همه جا با همه کس در همه حال	در دل ز تو آرزو و در دیده خیال

و یادداشت را معنی دیگر است بغایت عالی و آن معنی در خور این مکتوب نیست و قوف قلبی آنست که نگران و واقف دل بود و توجه نظری بآن داشته باشد قطع نظر از ذکر نکند تا تفرقه بآن راه نیابد و بنقوش ماسوی منقش نه گردد و گفته اند که دل بیکار نیست یا بماسوای آمیخته است یا با مطلوب در آویخته آدمی تا بیدار است حواس ظاهره که جواسیس اند اخبار عالم بدل میرسانند و در تفرقه می دارند و چون بخواب میشود حواس باطنیه این کار میکنند و دل را پریشان می دارند و چون صاحب دل متوجه بدل خود میگردد گویا خطی کرد دل ازاین

توجه پیدا می شود نمی گذارد که اجبا عالم بدل برسد دراین هنگام بمقصد اقصی درآویزد چه بیکاری درحق او مفقود است چون ازاین امر ممنوع گشت چاره ندارد و غیر از توجه بآن طرف احتیاج بذکر و توجه مذکور ندارد دل از دشمن باز دارد دوست را طلبیدن حاجت نیست زنگ از آئینه بزدای که غیر از ظهور هیچ نیست از حضرت ایشان شنیده ام که کسی را که ذکر قلبی درنگیرد و متاثر نشود وی را از ذکر باز داشته بمجرد وقوف قلبی امر باید کرد و توجهات باید نمود تا ذکر درگیرد وقوف عددی عبارت ازان است که بر عدد ذکر نفی و اثبات بنهجی که در طریقه معهود است واقف باشند تا در هر نفس طاق گوید نه جفت مراقبه مشتق از ترقب است و ترقب انتظار را گویند پس مراقبه جمع نمودن حواس ظاهره و باطنه است در انتظار محبوب بیت

همه چشمیم تا برون آئی ‖ همه گوشیم تا چه فرمائی

عزیزی گوید مراقبه را از گربه آموختم و مراقبه را معنی دیگر هم هست و آن آگاهی و علم بنده است بدوام اطلاع حق سبحانه براو و حضور او تعالی مراد را خواجه بزرگ قدس سره میفرموده اند که طریقه مراقبه از طریق نفی و اثبات اعلی است و اقرب است بجذبه از طریق مراقبه بمرتبه وزارت و تصرف در ملک و ملکوت می توان رسید و اشراف بر خواطر و بنظر موهبت نظر کردن و باطن را منور گردانیدن از دوام مراقبه است و از ملکه مراقبه دوام جمعیت خاطر و دوام قبول دلها حاصل است و این معنی را جمع و قبول می نامند سلطان الذکر آنست که ذکر تمام بدن را فراگیرد و هر عضو در رنگ دل ذاکر و متوجه مطلوب گردد بیت

هردم بهوای تست دمساز ‖ هرموی زگیسوم به پرواز

رابطه حفظ صورت پیر است در دل حضرت خواجه احرار قدس سره اشاره برابطه نموده اند جائیکه فرموده اند ع سایه رهبر به است از ذکر حق

یعنی این طریق از ذکر نافع تر است بیانش آنست که مرید بیچاره چونکه گرفتار عالم سفلی است بعالم علوی مناسبت ندارد تا اخذ فیوض و برکات از آن حضرت بے توسط نماید متوسطی باید خداوند هر دو جهت که از عالم علوی خطی فراگرفته بعالم سفلی جهت دعوت و ارشاد رو آورده باشد و از راه مناسبت اولی از عالم غیب اخذ فیوض نموده از راه مناسبت ثانیه که بعالم سفلے دارد فیوض را به مستعدّ آن رساند و آن واسطه در حق مرید پیر است که اتصال بیچونی بغیب الغیب نموده بعالم شهادت رجوع نموده است پس مرید هر چند وجوه مناسبت پیر بیشتر داشته باشد اخذ فیوض از باطن او زیاده تر نماید بیت

زان روی که چشم تست احول	معبود تو پیر تست اوّل

و چیزهای که مناسبت به پیر بآن حاصل شود محبت است به پیر و خدمت و رعایت آداب واست ظاهرا و باطنا و اتباع او است در آداب و عادات و عبادات و مرادات او ساختن و خود را در حضور او کالمیّت فی ید الغسال دیدن و در پیر فانی گشتن و لهذا گفته اند که فنا فی الشیخ مقدمه فنا فی الله است و طریقه رابطه از اجلّ امور است و اشد مناسبت به پیر پیدا است میکند و سهل امور مسطور است که محصل مناسبت اند و چون نسبت رابطه غالب می آید خود را عین پیرے یابد و به لباس وصفت او خود را موصوف می یابد و هر کجا که می نگرد صورت پیر می بیند بیت

در و دیوار چو آئینه شد از کثرت شوق	هر کجا می نگرم روئے ترا مے بینم

توحید یگانه کردن دل است از التفات باسوای واز شهود و شعور ما عدا بیت

توحید بعرف صوفی ای صاحب سیر	تخلیص دل از توجه اوست بغیر

عدم فنا است و رجهت جذبه و آن عبارتست از عدم شعور خود با وصاف خود و جو عدم بقائے

فنا بنوعی بود ...

علم حصولی و علم حضوری

است کہ براین فنا مترتب شود این بقا چون در جہت جذبہ است کہ سلوک بآن ضم نگشتہ است از عود بوجود بشریت ایمن نیست پس ولایت بآن حصول نہ پیوند د وفنای و بقاے حقیقے است کہ ولایت بآن مربوط است واز عود مذکور ایمن است و دوام آن را لازم فنای حقیقے نسیانی ماسوی او تعالی است و زوال علم ما عدا حضرت ایشان قدس سرہ فرمودہ اند کہ اگر زوال علم حصولی اشیا است فنای قلبی است و اگر زوال علم حضوری است عبارت از نفس حاضر است فنای نفس است و وجود فنائی بقای است کہ براین فنا مترتب می شود و بوجود موہوب بولایت ثانیہ موجود گردد حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ بہمین معنی فرمودہ اند کہ وجود عدم بوجود بشریت عود می کند اما وجود فنا بوجود بشریت عود نمی کند بازگشت عبارت ازآن است کہ بعد از ذکر نفے و اثبات بطریق معہود بزبان قلب بگوید خداوندا مقصود من توئی و رضای من تو۔ تم مکاتیبہ الشریف بعون الملک اللطیف :

تذکرہ رابع از منتخب رابع در ذکر بعضی خوارق و تصرفات بطریق اختصار از حضرت عروة الوثقی رضی اللہ تعالی عنہ

مخفی نماند کہ شمہ از علوم و معارف ایشان ذکر یافت و اول و اعظم خوارق معارفے اند کہ موافق کتاب و سنت واقع شوند و تعظیم و توقیر کتاب و سنت و دین و شریعت کما ینبغی لا حد از مرقومات و مکتوبات ایشان قدرے ازان در قید قلم آمدہ واضح ولائح گردید کہ ما فوق آن متصور نباشد پس ذکر خوارق عادات و تصرفات و کرامات کہ تعلق بعالم کون و فساد دارد پایہ ادنی است نسبت بآنہا و حاجت نوشتن آنہا نیست اما چون عادت مؤلفان احوال بزرگان چنین جاری شدہ کہ از آنہا برخے

نیز می نویسند لہذا این فقیر نیز تبعیت آنہا نمودہ برخے از خرق عادت و تصرفات
و کرامات جناب عروۃ الوثقیٰ ثبت می نمایم و ہر نقلے کہ تعلق بخرق عادت
داشتہ باشد ابتدای آن بسرخی من خرق عاداتہ نویسم و ہر ذکری کہ مشعر از تصرف
ایشان بود افتتاح آن بمن تصرفاتہ بسرخی می نگارم تے آرند کہ جناب حضرت
قیوم زمان شیخ محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرزند اکبر و
خلیفہ اوّل و قائم مقام بے بدل ایشانند و منصب قیومیت فی سائر اخوان
بطریق اصالت بایشان رسیدہ و بمنت تمامی فرزندان و مستفیضان
والد بزرگوار خود انداز ایشان مروی شدہ :—

من خرق عاداتہ کہ روزے حضرت عروۃ الوثقیٰ رضا بالہٰخانہ
خود کہ والدہ فرزندان ایشان باشد خطاب نمودہ فرمودند کہ امروز ظہور روح
پرفتوح قطب المحققین وارث المرسلین شفائی دل ہای دردمند
حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما
شدہ اشارت فرمودند کہ امروز یکے از بنات من بچند واسطہ در خانہ
شما ورود می فرماید باید کہ در تعظیم و توقیر او کما ینبغی کوشش رود و اگر کسے از روی
نادانی بچشم حقارت در لباس او کہ از نوراثت فقر است دیدہ بخند پیش آید موجب
مخاطرہ ایمان او خواہد بود حضرت ام المریدین از استماع این کلام از اوّل
روز بدروازہ حرم سرائی رفتہ انتظار قدوم برکت لزوم آن مخدومہ نمودہ نشستند
تا ورود سعادت آمود آن مخدومہ گردید بہ ادب و تواضع بسیار پیش آمد نمودہ لوازم
نیازمندی بجا آوردہ و خدمات شائستہ نمودہ تا مدّت اقامت در ملازمت
خدمت خود ہیچ دقیقہ نامرعی نداشتند و چون ایشان توجہ برفتن فرمودند آنچہ لوازم
خدمت گاری است مہیا ساختہ رخصت فرمودند حضرت ام المریدین شکرانہ

خداوندی جل شانه بجا آوردند که امر حضرت خواجه بزرگ رضی الله عنه بجای آمد و نیز مخدومه محترمه از خدمات ایشان راضی و مسرور رفتند **من تصرفاته**

می آرند که در وقتی عبور عسکر سلطان زمان ایشان از دار الارشاد سرهند واقع شده بود و سلطان وقت اورنگ زیب عالمگیر بود که از جمله مریدان بلکه از زمره مستفیضان و نسبت یافتگان ایشان بود چنانچه در مکتوبات ایشان بطرف سلطان مذبور ربا مکاتبات ورود یافته و بشارات عالی و اشارات متعالی درباره او مندرج شده بلکه بشارت فنای قلب و فنای نفس نیز مذکور گردیده و بطرف کشمیر عنان توجه ظل الله مصروف بود و چون سلطان منسلک طریقه شده بود و بهره کلی یافته اهل عساکر تمام رارجوع نمودند و اکثر دست ارادت در فتراک ایشان زده و از فیوضات باطنی و تصرفات ظاهری کامیاب مطالب دوجهانی گردیدند از آن جمله یک شخصی را از زنجیر بپا آوردند و پدرش که از مریدان قدیم بود بعرض حضرت عروة الوثقی رسانید که این فرزند من گرفتار چنگ عشق مجازی شده دست از خدمت سلطان و جاه و منصب خود برداشته اسیر و بیقرار دیوانه وار لیل و نهار در یاد قد و رخسار معشوق صوری گردیده اگر لطفی درباره او رو نماید بخود آید موجب آسایش این مخلص صمیمی خواهد بود خدمت ایشان خطاب بآن بیقرار نموده فرمودند که از این اندیشه باطل و خیال لاطائل درگذشته روی همت بمرغزار حقیقت آری تو از بستان معرفت ثمره یابی هر آئینه بهتر خواهد بود بیت

عشق حقانی شعار خویش کن	عشق صوری را بطفلان واگذار

آن گرفتار بند یار فی الحال زبان را مترنم این فرد حضرت خواجه حافظ شیرازی نمود فرد

در کوی نیکنامی مارا گذر ندادند	گر تو نمی پسندی تغییر کن قضا را

خدمت ایشان در آن وقت بجذب فرمودند که تغییر کردند قضا را بمجرد استماع این کلام عقل رفته

بسرش

بسرش عود کرد و عشق مجازی بمبدل تحقیقی شده و بسعادت ارادت مشرف شده از فیوضات عام ایشان بهره حاصل نموده در زمرهٔ اولیای و صلحای در آمد کامل مکمل گردید

من خرق عادات روزے جناب ایشان در تناول فواکه بودند و برغبت تمام می خوردند مے آرند که آن انبه بود که اعلای میوهای هندوستان است صالحه از مخلصات بزیارت آمده بود بخاطرش خطور نمود که اهل الله را اکل باین رغبت مے باشد تا وجهش چه بود فی الحال از اشراف خاطر دریافته فرمودند وجهش آنست که هرچه اولیا تناول می فرمایند همه نورے شود پس نور هر قدر که بیش بود مرغوب است

من تصرفات آورده اند که یکی در خانقاه عالم پناه ایشان آمده مشاهده کثرت اخراجات ایشان نموده استفسار وجوه مداخل از صوفیان کرد گفتند وجه مقرر اصلا مقبول امام معصوم قیوم نیست بجز از توکل خالصه اسبابے منظور خدمت ایشان نمی افتد آن مرد وقت خلوت ایشان را ملاحظه نموده معروض داشت که این مخلص اراده حج دارم و این داعیه دامنگیر شده در نزد من از عنایات ایزدی سنگے است که خاصیت آن دارد که مساس آن آهن اسود را طلاء احمر می سازد آنرا همراه نمی توانم برد و امینی چون شما منظور نیست و نیز موجب سعادت این مخلص است که آنرا بخدمت عالی گذارم که تا مراجعت آنچه جهة اخراجات فقرا از آن سنگ طلاء نموده شود و بکار رود موجب رفاهیت ملازمان عالی باشد اگر حیات باقی بود و مراجعت نصیب شود بمن عنایة نمایند والا نه بخدمت حضرت باشد ایشان در حضور آن شخص سنگ را گرفته بر طاقچه انداختند و آن مرد مرخص شد بعد مدت دو سه سال که آن عزیز از ان سفر مراجعت نمود بدار الارشاد سرهند رسید و بملازمت عالی باریافت فرمودند که سنگ شما در همان طاقچه که در حضور شما انداخته بودیم افتاده است بردارید و سبب نگاه داشت آن بود که این سنگ اگر درین

نمایند

فرمایند

سفر از نزد شما می رفت مرغ روح شما از مفارقت آن پروانہ مے کرد آن گاہ بخادمی امر فرمودند کہ سنگ و کلوخ بسیار حاضر سازد چون حاضر نمود فرمودند کہ ہمہ طلائی شوید بمجرد فرمودن طلائی ناب شدند بعد ازان فرمودند کسی را کہ این کمال عنایت شدہ باشد او را نمی رسد و نمی سزد کہ باین چیزہا گراید فرد لمحررہ

در مس قلب من ای مظہر حق کن نظری	زانکہ اکسیر اثر نرگس شہلا داری

مِنْ تصرفاتہٖ صاحب کتاب برکات معصومی می آرد و از والد خود نقل مے نماید کہ روزے خدمت حضرت عروۃ الوثقی بعد از ملاحظہ یک سال مدخل خود را کہ یک لک شدہ بود و مصرف خانقاہ معلّے کہ یک لک و پنجاہ ہزار گردیدہ در ادائے احسان حضرت رحمان تبارک وتعالیٰ بزبان مبارک آوردہ اند کہ مدخل جناب حضرت خواجہ احرار قدس سرہ یک لک و پنجاہ ہزار بود و مصرف ایشان یک لک ثابت شدہ مدخل ما یک لک و خرج یک لک و پنجاہ ہزار و با وجود آن قرضدار نہ ایم بلکہ کشائش کاملہ و رفاہیت تام شامل حال ست یا و چہ تصرف باشد

مِنْ خرق عاداتہٖ چون ایشان عزم سفر حرمین الشریفین نمودند بایشان مکشوف ساختند کہ بعد خروج تو از دیار ہند انواع بلاہای مختلفہ بر زمین ہند روی خواہد داد و انتقامات کلی ازاین ہا خواہند نمود و تغیرات عظیم روی خواہد داد کہ بوجود تو در این دیار این ہمہ اطوار معوّق می بود بہ نسبت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام چہ تابع کامل را از جمیع کمالات متبوع نصیب است بموجب آیہ کریمہ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ و چون باز مراجعت نمائی موجب رفاہیت امن و امان خواہد شد فوقع کما کوشف لہ مے آرند کہ باعث باین مقدمات آن شد کہ چون خدمت ایشان بارادہ مذکور تا بدار السلطنت رسیدند یکی از سادات بخدمت ایشان آمدہ بیان نمود کہ مراز و جہ جمیلہ بود کہ بسیار مطبوع و مقبول کشف

من بود

من بود روزی رانا نام هندو که از رؤسای فرقه هنود بود و مقرب سلطان او را بدید
وفریفته او شده وجبرًا او را از من ستاند از این ممرّ هر جا استغاثه بردم نظر بحشمت او
نموده کسی عرض مرا بسلطان نرساند و غور من ننمود خدمت حضرت عروة
الوثقی با برادر بزرگ خود خواجه حضرت خازن الرحمة رضی الله تعالی عنهما
از استماع این مقدمه از کمال غیرت که لوازم ولایت است متغیّر شدند و فرمودند و نزد
سلطان رفته احوال ترا اظهار خواهم ساخت اگر بغور تو رسید فبها والا نه تغیر سلطنت
او خواهیم کنانید و دران وقت نزد سلطان رفتند در آن وقت داراشکوه
سلطان بود احوال سیّد مذکور باو رسانیدند و طلب غور فرمودند سلطان بنابر خاطر
رانا که یکی از اعاظم امرا بود در غور این مقدمه تامل نمود و گفت بخاطر یک زن نمی توان
چنین امیرے معتبرے را فضیحت نمود بآن سید بنابر خاطر شما مبالغ کثیر میدهم که دیگر
تزویج نماید خدمت حضرتین ازاین سخن متغیر شده فرمودند که هرگاه بغور این
سیّد نمی رسی و آن کافر را بسزا نمی رسانی ما یان از این سفر که در پیش داریم
هرگز بملک هند مراجعت نخواهیم کرد تا تو بادشاه باشی در جواب ایشان گفت حضرات
مخیّر اند و من در این ایام عزیمت لشکر بطرف اورنگ زیب دارم بجانب
دکن که از من باغی شده باین امور نمی توانم پرداخت و نمی توانم مثل رانا
امیرے را از خود رنجانیدن حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه
در جواب فرمودند که تا رانا و اعوانش بسزا نرسد انشاء الله تعالی ما یان بهند نخواهیم
آمد و از مجلس سلطان برخاستند هیبت باطنی ایشان آن قدر برو غلبه کرد که هیچ نوع
اذیّت بایشان نتوانست رسانید خدمت ایشان چون ببلاد دکن رسیدند
و اورنگ زیب بدان طرف بود و از اخبار قدوم ایشان باراده سفر حرمین و مشاجرت
ایشان بداراشکوه باخبر گردید از این معنی امید قوی حاصل روزگار خود دانسته

خود را بخدمت حضرت عروة الوثقیٰ رسانید و مرید شد و معروض داشت که نسبت
من بدارا شکوه هیچگونه مقاومت را برنمی آید الا بدست آویز محکم ایشان که عروة برنمی‌تابد
وثقی جهان جهانیان اند ایشان فرمودند باک مدار بموجب آیه کریمه كَمْ مِنْ فِئَةٍ
قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ بعنایات ایزد تعالیٰ تا سلطنت تو
مقرر شده هرگز رجوع ما بهند واقع نخواهد شد از این بشارت اورنگ زیب
قوی دل گردیده تهیه عساکر نمود و مقابله دارا شکوه را مستعد شد چون خدمت ایشان
بزیارت روضه منوّره جناب اقدس کامیاب شدند وعده که با ورنگ زیب
فرموده بودند معروض داشتند چنان مامور گردیدند که سلطنت را باورنگ زیب
عنایت فرمودیم اما چون دارا شکوه خود را در زمره مریدان حضرت غوث
صمدانی محبوب سبحانی جناب شیخ شاه سید عبد القادر جیلانی
رضی الله تعالیٰ عنه در آورده است خدمت ایشان جانب وراداراند محمد
صبغة الله فرزند اکبر خود را به بغداد فرست که رفته بایشان مقصود ترا حاصل سازد ظاهر
تا بخاطر او ایشان از طرف دارا شکوه دست بر دارند لهذا حضرت عروة الوثقیٰ
موجب فرموده امر شریف خدمت حضرت قیوم زمان شیخ محمد صبغة الله را
بغداد شریف فرستادند و ایشان بشرف زیارت مبارک مشرف شده مطلوب را
معروض داشتند خدمت حضرت جناب غوث الجن والانس مقصود را قبول
نموده علاوه برآن خلعت غوثیت خود بحضرت قیوم زمان شیخ محمد صبغة
الله عنایت فرمودند چنانچه در احوال ایشان مشروح نوشته خواهد شد برسر اصل
سخن رویم که بعد رسیدن حضرت عروة الوثقی رضی الله عنه در بلاد عرب
بلدان هند بلاد های مختلفه گرفتار شدند از قسم قحط و وبا و زوال سلطنت تغیر
آن وقتل ونهب انواع ابتلا سبب هلاکت و ذلت اهل آن گردید چون خبر نزول

سلطنت وارث شکوہ و تسلط اورنگ زیب عالمگیر رسید خدمت حضرت عروۃ الوثقی
از احکام حج و زیارت خلاص شدہ بودند عنان مراجعت بہند آوردند با ہزاران
انعامات ایزدی متوجہ وطن گردیدند کہ تفصیل آن در رسالہ یواقیت الحرمین مذکور
است فی الجملہ بورود ایشان در بلدان ہند موجب نزول رحمت ایزدی گردید و
اہل آن از مہالک نجات یافتند و اورنگ زیب از استماع مراجعت ایشان چند منزل
استقبال نمودہ انواع خدمتگاری بجا آوردہ مدت متمکن تخت سلطنت فیروزی
میمنت بود چون او در بلاد ہند سلطان مستقیم بانواع دینداری و خدا پرستی و ظاہر
آرائی و استحکام سلطنت نگذشت چنانچہ این معنی مشہور انام است حاجت
بیان ندارد **ومن خرق عادات** خدا پرست خان نام مردے
از امرای از جہتہ تطبیق اسم باسمی ترک امارت ظاہری نمودہ بہ تنویر باطنی ملتزم خانقاہ
عالی شان حضرت عروۃ الوثقی بود در آن ہنگام کہ در ظل ہما آثار آن دیار
میگذارنید اتفاقاً روزی شش نفر مہمان از اعزہ زمان کہ بآن خان نسبت قرابت
و معرفت داشتند در حجرہ او ورود نمودند خان مذکور را زمر افلاس کہ از لوازم فقر است
در مہمانداری آنہا مشوش شد و اظہار احوال خود را بہ متصدیان خانقاہ از غایت
تمکین نتوانست نمود وقت ختم مقرری حضرت عروۃ الوثقی شد از خوف فوت
آن وقت مہمانان را بجای خود گذاشتہ خود را بہ مکان ختم بخدمت عالی رسانیدہ
در ختم شریک شد اما در خاطر اندیشہ مذکور مرکوز بود بعد از ادای ختم بدستور معمول
فواکہ حاضر آوردند و تقسیم نمودند قاسمان را عادت چنان جاری بود کہ اہل ختم را
دہ دہ دانہ انبہ میدادند و غیر حضار را پنج پنج دانہ تقسیم میکردند بخان مذکور نیز بدستور
معمول دہ دانہ دادند ہمانا در خاطر خان مذکور مہمانان عبور کردند فی الفور حضرت
عروۃ الوثقی خان را طلب داشتہ و یک سبد انبہ را بجو و قریب فرمودہ از دست

انبه

مبارک خود ده انبه جدا کرده دادند و فرمودند که این تقسیم یک ضعیف شما و ده دانه دیگر جدا نموده فرمودند که این رسد ضعیف دوم شما همین قسم شش رسد را جدا کرده عنایت کردند که جمله شصت دانه انبه شد و شش اشرفی نیز پوشیده در دست او دادند فرمودند که شما بجای فرزند ماید هرگاه در وقت بودن خانقاه مهمانی ورود فرماید بلا تحاشی عیان نموده باشند بعد از مرخص شدن شما از خانقاه کشایش بسیار حاصل روزگار شما خواهد شد فوقع کما اخبره رضی الله تعالی عنه این قصه از زبان خان مذکور در برکات مکتوب است

من خرق عادات خدمت مخدوم زاده خامس حضرت شیخ محمد سیف الدین قدس سره که فرزند پنجم ایشان بودند در مکاتیب خود در مکتوب صد و چهل و یکم که بنام شیخ باقر لاهوری ورود یافته نگارش فرموده اند و بعینه عبارت آن مخدوم زاده ایراد می‌رود در بلده کابل عزیزی حضرت ایشان را یعنی حضرت عروة الوثقی رضی الله عنه را بخواب دید و آن حضرت او را نیمه ترکی عنایت فرمودند چون با فاقت آمده آن نیمه را در بیداری پیش خود یافت تم کلامه الشریف

من تصرفات از خدمت حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل قدس سره منقول می نویسند که روزی حضرت عروة الوثقی رض بوضوی نماز اشتغال داشتند در عین وضو آفتابه که در دست مبارک داشتند بجوش تمام بر دیوار زدند خادمه که حاضر بود رفته آفتابه دیگر را حاضر آورد از این مقدمه وهم بر داشته بخدمت حضرت ام المریدین رفته عرض این ماجرا نمود خدمت ام المریدین احوال خوف خادمه را بعرض رسانید فرمودند با و بگوئید خوف نکند در آن اثنا یکی از مخلصان ما را در صحرای شیر غرنده مقابل شده بود و قصد هلاک وی کرده او از کمال عجز متوجه باطن ما شده استمداد می

خود خواست زود ما را آن وقت جز آن آفتابه سلاح حاضر نبود بر سینه آن شیر زدیم و آن بیچاره
را از شر آن سباع نجات دادیم تا روزے که میر محمد طاهر که یکی از مریدان حضرت
عروة الوثقی بود از سفر بنگاله آمده بحضور جمع کثیر از تصرفات عالی ایشان بیان نمود
که در صوبه بنگاله بجای مے رفتم ناگاه شیر غرنده رسید در آن اثنا یاد پیر بزرگوار
خود کردم فی الفور به چشم سر بفتح سین دیدم که حضرت عروة الوثقی رسید ملا آفتابه
که در دست مبارک داشتند بر آن شیر زدند که زهره آن شیر ترقید و از نظر من برسر
غائب شدند و مرا نجات از شر شیر دادند بعد ازان پر چهای آفتابه مبارک
را تبرکاً بر داشته ام و تا حال در پیش من است چونکه میر مذکور بار بحضور پر نور بزد
یافت بی آنکه او عرض نماید فرمودند لله سبحانه الحمد که مدد بر وقت در حق شما واقع شد
والا نه شیر کار شما را بآخر رسانیده بود **من تصرفاته** از زبان بادشاهزادی
گوهر آرا بیگم که مرید مخلصه ایشان بود می نویسند که دران ایام که حضرت عروة الوثقی
رضی الله تعالی عنه با برادرم دارا شکوه مناظره روداد بشارت سلطنت را
برادرم اورنگ زیب عنایت کردند بدستخط مبارک خود بشارت مذکور نوشته
باورنگ زیب دادند و متوجه سفر حجاز شدند حضرت اورنگ زیب بشارت مسطور
را بوالده خود اظهار نمودند من حاضر بودم بیقین میدانم که برادرم محمد عالمگیر بسلطنت
هندوستان از تصرف حضرت عروة الوثقی رسیده رضی الله تعالی عنه
من تصرفاته می آرند که سعد الله خان در حضور شاهجهان بتقریبے
تکذیب حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه نمود فی الفور بدرد قولنج
مبتلا شد و بر قبح کلمه ناشائسته خود متنبه شده مبلغ پانصد روپیه نیاز و کوزه آب
فرستاد و از خدمت ایشان عفو تقصیر خود خواست که آب را دمیده بفرستند که بخوردن
آن شفا یابد هرگز در معرض قبول نیفتاد چون حضرت مخدوم زاده گان بشفاعت بیا

نمودند ایشان بغضب فرمودند درونگویان دم نمی کنند بادمیان اوگفتند زود بروید که روح
او منتظر همین جواب است خادمان او مایوس شده گردیدند و سعد الله خان آنچه شنیده
بودند معروض داشتند فی الفور رحلت نمود نعوذ بالله من غضب الله تعالی و غضب اولیائه

این قوم چو تیغ آبدارند — **بیت** — جان از تن بی ادب برآرند

مِنْ تصرفاته می نویسند که روزی یکی از امرای ایران که مذهب
رفض داشت متوجه دار السلطنة هند بود و عبور بدار الارشاد سرهند نمود از روی
استهزا خادم بخدمت ایشان فرستاد که من بزیارت حضرت شما می آیم خدمت ایشان
از روی اکرموا الضیف ولو کان کافرا امر تیاری اسباب مهمانداری نمودند
تا نماز عصر منتظر بودند که خبر رسید که امیر مذکور سوار شده رفت و غرض او استهزا
بود اتفاقا در آن اثنا خدمت عرفان پناه خواجه محمد حنیف کابلی که از اعاظم خلفای
ایشان بود از کابل رسید و ما حضری که ترتیب داده بودند برای ایشان حاضر آوردند
خدمت خواجه مذکور تحف نیاز که همراه داشت در خدمت گذرانید در آن ها چند
عدد کارد ولایتی بود خدمت حضرت عروة الوثقی یک کارد برهنه نموده فرمودند
تربوزی حاضر آورید تربوزه حاضر کردند بآن کارد تربوزه را بریدند و فرمودند که در آوروند
اثنای تربوزه محسوس شد که سر رافضی را بریدیم همچنان شد که از اینطرف بریدن تربوز بریدن
بود و از آن طرف جدا شدن سر رافضی مذکور **بیت**

لکن بازی که سر اینجا ببازی — در این میدان نشاید ترکتازی

مِنْ تصرفاته می آرند که شخصی در بلده اکبرآباد بوده در وقت احتضار شیخ
خود خواهرزاده خود را طلبید و فرمود که احوال تو ناتمام مانده باید که بخدمت عروة الوثقی
رفته سلوک نمای تا بکمال رسی بعده بزبان آورد که چنان معلوم میشود که بعد دوازده
سال باین دولت مستعد خواهی شد اتفاقا در این مدت هر چند او را سفرها دست داد

بدار الارشاد

بدار الارشاد سرهند نتوانست خود را رسانید تا که مدت موعود بسر آمد بیت

گل بختش شگفتن کرد آغاز	همای دولتش آمد بپرواز

خود را بسرهند مبارک رسانید و بشرف زیارت حضرت عُروَة الوثقی مشرف شد ایشان چون او را دیدند فرمودند که دوازده سال از وصیت پیر شما همین امروز پوره شد چون آنعزیز حساب نمود بموافق ارشاد ایشان برآمد فرمودند که این اظهار برای این معنی نمودم که کمال شیخ شما ظاهر شود و شما و حضار مجلس همه از کمال او با خبر شوید آنعزیز مذکور مدتے بملازمت خانقاه عالم پناه گذرانیده بموافق استعداد خود در مراتب معرفت سیر و سلوک نموده بخلافت امتیاز یافته مرخص وطن مالوف خویش گردید من تصرفاته صاحب برکات می نویسد که روزی این درویش را صحبت بادشاه وقت محمد معظم شاه که فرزند اورنگ زیب بود دست داد ذکر تصرفات حضرت عُروَةِ الوثقی رض درمیان آمد سلطان مذکور گفت که خدمت ایشان مراد را یامی که حضرت اورنگ زیب بسیر کشمیر متوجه بودند و عبور از دار الارشاد سرهند نمودند و بشرف زیارت مشرف شدند و آن سال پنجم از جلوس بوده بشارت دادند که سلطنت بعد از انقضای مدت حیات والد تو بتو قرار خواهد گرفت و بعد از چهل و پنج سال این بشارت ایشان بوقوع آمد چه مدت سلطنت حضرت اورنگ زیب پنجاه سال بود بیت

اول و آخر ازل هم تا ابد	پیش علم عارفان پیدا بود

من تصرفاته می آرند که خدمت خواجه محمد حنیف کابلی که از اعاظم خلفای ایشان بودند قبل از وصول بخدمت ایشان در ایام جوانی فرخنده شبی بخواب دیدند که ایشان بدار الارشاد سرهند رفته اند و در خانقاه ملائک پناه رسیده می بینند که دو عزیز نورانی نشسته اند و شمع در حضور ایشان مے سوزد خواجه مذکور بخاطر رسانید که اگر مطلع کردم که این دو عزیز کیانند فی الفور شخصے بطرف او آمد

پسر

خواجہ استفسار نمود کہ این دو عزیز کیانند آن شخص گفت کہ ہر دو فرزندان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اند یکی خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید نام دارد و دیگی عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم موسوم است خواجہ بدان شخص گفت کہ مرا بفرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی یعنی خواجہ محمد معصوم برسان آن شخص میگوید کہ من نیز باشارہ ایشان بنزد تو آمدہ ام آخر الامر خواجہ را بردہ بخدمت ایشان رسانید چون خواجہ ازان خواب دولت مآب بیدار شد احوال را با قارب خود در میان نہاد و شوق و جذبہ بخواجہ غلبہ کرد و با جمعی از احبہ خود روانہ سرہند شریف شد اتفاقاً چون قریب دار الارشاد سرہند شریف رسیدند وقت شام بود تا بخانقاہ عالم پناہ می رسید شب شدہ بود بنوعیکہ دیدہ بود دید کہ دو عزیز نشستہ اند و شمع در حضور ایشان می سوزد ہمان شخص کہ در خواب او را دلیل کعبہ مقصود شدہ بود بخواجہ ملاقی شدہ او را بخدمت حضرت عروۃ الوثقیٰ رسانید خواجہ کو در خدمت عالی مشغول شدہ در اندک مدت بدرجات کمال فائض شد و بخلافت ممتاز شدہ مراجعت وطن مالوف یافت بعد از رسیدن بوطن و اظہار خلافت اہل وطن متفق الکلمۃ بانکار برخاستند و باستہزا میگفتند کہ خواجہ از پیر خوابیکے خود ارشاد آوردہ آخر الامر چندی متفق شدہ بخواجہ گفتند کہ مایان بغیر دیدن خارق بتو نمی گرویم مایان تیاری مہمانی پیر تو میکنیم امروز وقت طعام او را بما بگو اگر او وقت موعود بدعوت ما حاضر شد مایان ہمہ مریدان تو میشویم و اگر حاضر نشد پس اظہار کمال خود نزد مایان منما خواجہ از کمال اعتقاد و غلبہ جذبہ کہ لوازم مبتدیان است قبول نمودہ فرمود کہ غالباً وقت طعام ایشان بعد از نماز عشائی مے باشد شمایان تیاری طعام بکنید امید است کہ ایشان حاضر شوند جماعت تمسخر کنان بہ تیاری طعام پرداختند و استبعاد مے نمودند

که پیر خواجه دیگر روز از سرهند به کابل چگونه خواهد آمد همه اکابر کابل از اهالی و موالی وقت
حاضر شدند و منتظر وقت بعد عشای بودند و خواجه بعد از نماز عشای مراقب شد
اهل دعوت طلب برآوردن طعام از خواجه کردند خواجه فرمودند طعام برآرید
که وقت طعام خوردن ایشان همین است آنها برآوردن طعام مشغول شدند
ناگاه از فراز بام آواز پای بگوش غفلت زدگان رسید دیدند که از راه زینه
حضرت خواجه عروة الوثقی با حضرات مخدوم زاده گان بصحن خانه خرامیدند
و بر مسندیکه برای ایشان فرش کرده بودند نشستند و مخدوم زاده گان عالیشان
گرداگرد والد بزرگوار خود حلقه بسته نشستند جماعه مرضا را القلوب از مشاهده این
حال متحیر شده بقدم مبارک افتادند و عذر تقصیر خواستند خدمت ایشان
فرمودند که محض برای خاطرداری خواجه آمده ایم والا ما را سر اظهار کرامت نیست
زینهار بار دیگر از اولیای طلب کرامات نمی نموده باشند که ضرر خالص است القصه
طعام تناول فرموده و شب را با جماعت بسر بردند و اکثر آن جماعت داخل طریقه
علیه شدند قریب صبح باز بالای همان بر بام برآمده فواکه تازه که بخدمت گذرانیده
بودند حضرات مخدوم زاده گان برداشتند و فواکه خشک وغیره تحف که تیار نموده
بودند بخواجه عنایت فرمودند که از پشاور و لاهور بخدمت برساند و خود در یک لمحه
بدار الارشاد سرهند رسیدند هر چند آن مردم عرض نمودند که چند روز اقامت
نموده باز براه متوجه وطن شوید فرمودند که خبر بکسی نکرده ایم از این واقعه مبادا
اضطرابی در متعلقان واقع شود بالجمله نماز بامداد در مسجد خود با یاران ادا نمودند
و فواکه مرطوبه را بذوی القربی وغیره محبان تقسیم نمودند فرد

چه شود گر بسر وقت من خسته جگر	قدمی رنجه نمائی و دلم شاد کنی

من تصرفاته از خدمت آخوند موسی صاحب ساکن بهنی کوتی

منقول است کہ چون حضرت عروۃ الوثقی رض با جازت مرا ممتاز کردند و خلعت خلافت عنایت فرمودند و رخصت بوطن مالوف کردند معروض ایشان نمودم کہ اکثر مردم آنجا افاغنہ اند و شدید بلے آنکہ تصرفے ظاہر معاینہ نمایند ارادت نخواہند آورد بلکہ استہزا خواہند کرد اگر از تصرف عالی چیزی بہ بندہ عنایت شود کہ دران سرزمین افاعی گزندہ بسیار است و ایذای کلی از انہا بخلق متعدیست در آنہا نوعی توجہ شود کہ مطیع من شوند ہر آیینہ موجب اخلاص از آنہا خواہد بود فرمودند کہ نام شما بر ہر گزندہ کہ مذکور گرد د سر از اطاعت شما نہ بر دارد و دیگر در ہر امراض دم شما موجب شفا است و جای دوا و ہمہ مردمان آن جا بشما مخلص و مطیع خواہند شد فوقع کما اخبر رضی اللہ عنہ نہ برآورد

من تصرفات از صوفی پایندہ طلا کابلی منقول است کہ وقتیکہ این مخلص را اجازت نمودہ رخصت فرمودند بعرض اقدس رسانیدم کہ مشیخت را خرچ خانقاہ می باید دایند رویش بجز نام خدا چیزے ندارم امر فرمودند کہ صوفی قدرے کاغذ سرخ و سفید بیار بدفقیر تجسس نمودہ پارہ کاغذ سرخ و سفید بہم رسانیدہ بخدمت حاضر نمودم بدست مبارک خود از آن کاغذ بطور روپیہ و اشرفی مدور قطع نمودند و بلعاب دہن مبارک خود آلودہ بدست بندہ دادند روپیہ و اشرفے شدہ بودند بخاطر فقیر خطور نمود کہ اگر این تصرف بہ بندہ عنایت شود خوب خواہد بود از این روپیہ و اشرفی بہ مجرد این خطور را امر نمودند کہ این تصرف بشما عنایت نمودیم بشرطیکہ زیادہ از احتیاج نکنید بعدہ ہر وقت کہ محتاج میشدم کاغذ سرخ را مدور نمودہ بلعاب دہن مے براوردم اشرفی میشد و اگر کاغذ سفید را می برآوردم روپیہ میشد و این تصرف او مشہور بودہ لہذا الملقب بصوفے پایندہ طلا کابلی شدہ بود

من تصرفات کذلک صوفی پایندہ کرباس نیز از مجازان ایشان بودہ در وقت رخصت باو پارہ کرباس عنایت نمودہ بودند و فرمودند

که درین کرباس برکت است صوفی مذکور مدت عمر خود از ان کرباس میفروخت خرج مایحتاج
خود می نمود و از کرباس هیچ کم نمی شد تا انقضای مدت حیات او بعد از ارتحال صوفی مذکور
همان کرباس را بامر او تکفین او نمودند و صوفی مذبور مشهور بصوفی کرباس پائنده بوده
این قدر از خوارق و تصرفات که مذکور شد در رنگ آنست که از بحر بی پایان بجرعه آب

اکتفا رود بیت

بحر را گر آوری در کوزهٔ	چند گنجد قسمت یکروزهٔ

اگر کتب و رسائل که در احوال ایشان و فرزندان و خلفای ایشان جمع شده
و در آنها آنچه ذکر یافته جمع نمایم از قسم خوارق و تصرفات هر آیینه از احصای آن عاجز آیم فرد

ذکر حالاتش نیاید در شمار	عاجزم گر یک نویسم از هزار

تذکره پنجم از منتخب چهارم در ذکر ارتحال حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه از اینجهان بفرادیس جنان

مے آرند که خدمت ایشان دو سه سال قبل از انتقال آثار قرب ارتحال را از فراست
معنوی دریافته بتهیه سفر اخروی مستعد شده دست حق پرست از جمیع باست
دنیا بر داشته بترنم الرفیق الاعلی مترنم بودند و اظهار این مقدمه جانکاه اشارة
و علانیة بانواع باحبای و اقربای می نمودند چنانچه کتب خانه که کلان تر خزینه
سرکار معرفت مدار بود و محبوب ترین امتعه آن قدوه ابرار و مشتمل بر کتب متداوله
و غیر متداوله از غرایب علوم و عجایب فنون مجتمع بوده که در جاهای دیگر یافته نمی
شد آنرا بفرزندان گرامی خود و غیره محبان و مخلصان و مستحقان قرعه انداخته بموجب
آن تقسیم فرمودند و نیز لیلة شب پانزدهم شعبان در سال انتقال امر فرمودند که تفحص از نور

قمر نمائید که بدستور معمول منور است با در شعاع و ضیائی آن فتور است هر چند بیننده گان
غور مے نمودند اصلا در قمر اثر نور نمی دیدند باوجودیکه اثر از آثار ابر بر اطراف فلک پیدا نبود
حتی که شب بنصف رسید بینندگان عاجز شده معروضداشت که ماه چون دیگ
سیاه بر روی فلک انجم سپاه ایستاده و از ضیا در وی مشاهده نمی شود فرمودند که
نام قطبے از صحیفه هستی محو نموده اند که ماه از غم آن کاهیده اهل آسمان را نیلگون ساخته
است اما هیچ یکے از حضار محفل خلد مشاکل دریافت معنی این مقوله ننمود تا آنکه وقعه
این رحلت آن قیوم وقت روی داد و بعد از ان از سر آن مطلع شدند و نیز می نویسند
که دران نزدیکی روزی در باغیچه عالی که مدفن متعالی ایشان شد تشریف فرما شدند و جائی
که مرقد مقدس قرار یافته ساعتی مراقب بودند و فرمودند که نزدیک است که مکان فقیری
از فقیران صاحب کمال گردد و مردم از استماع این مقوله گمان بردند که مگر رو و کدام بزرگے
در آنجا خواهد شد و دران ایام در واقعه بشرف زیارت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه
مشرف شدند از ان جناب استفسار احوال آن جهانی نمودند ایشان در جواب فرمودند
که این جا تمام همه برحمت است فردای آن مخلصان را نوید فرحت جاوید خبر دار
کردند و مثل ما عاصیان را امیدوار ساختند می آرند که قبل از وصال ایشان شش ماه
این رویای صالحه دست داده بود می آرند که ایشان دراین ایام بتمام جمال صرف
شده بودند که بوی از جلال در ایشان دریافته نمی شد گویا وجود شریف ایشان مظهر رحمت
عام شده بود و هر کسے را بکمال شفقت و مهربانے و بشاشت تمام پیش آمدی نمودند
و کثرت ارشاد آن قدر عالمگیر شده بود که بموجب کریمه اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ
وَرَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا کثرت خلائق در اطراف
واکناف عالم بمرتبه رجوع یافته که افواج رجال و نساء و پیر و صغیر و کبیر و برنا بر نهجی ورود
می نمود که تعداد آن جز بعلم علام الغیوب نگنجد و ورود فیض و برکات بر صلحای و عصات

در رنگ

ابر نیسان ریزان شدہ بود کہ ہر کہ بدان درگاہ رحمت اشتباہ وارد می شد از خوان الوان
رحمت ایزدی بفیوض وبرکات سرمدی می رسید باوجود این فیاضی از خوف مَالِكِ
يَوْمِ الدِّيْنِ لیل ونہار بنالہ زار میگذرانیدند ودر مکاتیب مبارک نیز از این مقولہ مذکور میبود
منہا در مکتوبے برنگاشتہ اندکہ افسوس کہ اشرف عمر در ہوا وہوس رفت ودر حرمان
ومعصیت گذشت ودر دیوار بر کردار این دورانہ کار گریان وزار زار است وہر
سنگ وسفال بزبان حال فریاد می کنند مالهذا خلقت وماهذا امرت بیت

ہر دو عالم در لباس تعزیت	اشک مے بارند تو در معصیت

اُذْكُرُوا اللهَ وَتُوْبُوْا اِلَى اللهِ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَتِ الْمَوْتُ
بما فيها انتهى كلامه الشريف آورده اندکہ شروع مرض مبارک ایشان چنان بود
کہ در عین عافیت وکمال صحت روزی بدرس کتاب مشکوٰۃ المصابیح اشتغال
داشتند در حین قرأت این حدیث مبارک الحدیث هذا عَنْ جَابِرٍ رض
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يود اهل العافية
يوم القيمة حين يعطى اهل البلاء الثواب لوان جلودهم كانت
قرضت فى الدنيا بالمقاريض رواه الترمذى وقال هذا حديث
غریب ہمانا از روی ابتلا در خاطر عاطر حظور نمود فی الفور وجعی بساق مبارک بہم رسید بدست
شریف ساق مبارک را سخت گرفتند ودرس را موقوف فرمودند ومعلوم اہل مجلس شد
کہ وجعی بساق ایشان لاحق شدہ اما بزبان مبارک نیاوردند چہ آن متمنا بودہ القصہ
آن وجع بحدّی غلبہ نمود کہ از ساق وزانو متجاوز شدہ تمام بدن اوجاع محیط گردید
در وقت غلبہ اوجاع اکثر بتلاوت کلام مجید شغل مے نمودند وبنماز جمعہ وجماعت جمعہ
حتے الامکان از دست نمیدادند وبصبر وشکیبائی بسر مے بردند واین شعر عربی
در آن اوجاع اکثر بزبان مبارک مے راندند شعر

عالی

ان قال لی مت مت سمعا و طاعة
و قلت لداعی الموت اهلا و مرحبا

و دیگر اشعار شوق انگیز بزبان تازی و فارسی نیز بزبان مبارک میگذشت

ازان ہا یکے این است بیت

گر بجان داون میسر می شدی کس را وصال | طالب وصلش بُدی ہر کس کہ جانی داشتے

و نیز تکرار این شعر مے نمودند شعر

لیتك تحلو والحیاة مریرة | الانام | لیتك ترضی والانام غضاب
لیت الذی بینی و بینك عامر | | و بینی و بین العلمین خراب

القصہ وجع برہمی مستولی شد کہ روزی دستِ یکی از خدمہ بعضوی از بدن مبارک رسید تمام بدن در رعشہ در آمد آنعزیز از غایت تعجب معروض داشت کہ مجروح یک جزو بدن مبارک است کہ زانو و ساق باشد و از دست رسیدن بدیگر اجزائے بدن چرا موجب لرزہ کل بدن کرد فرمودند کہ کدام عضو است کہ مجروح نیست از کمال صبر و وقار ہرگز بلب مبارک حرف صادر نمی نمودند کہ مخبر از شدت وجع باشد بلکہ درحین غلبہ آن تلذذات فراوان حاصل روزگار ایشان می شد چہ بمشرب مجددی معصومی ایلام محبوب را لذیذ تر فرمودہ اند از انعام او چہ در انعام رضائے محب و محبوب است و در ایلام رضائے خالص محبوب است پس نزد محب راسخ المحبۃ رضائ خالص محبوب از رضای مشترک جانبین لذیذتر و دلپذیر است آوردہ اند کہ بتقریبے بیان نمودند کہ سجدہ من فوق العرش واقع مے شود بلکہ خادمہ کہ در این وقت مرا محمد رکوع و سجود است سجدہ او نیز فوق العرش واقع شدہ از محرمان اسرار ایشان منقول است کہ شش ماہ قبل از وفات می فرمودند کہ ہر سجدہ کہ بوقوع مے آید خواہ از فرض خواہ از نفل فوق العرش

واقع

واقع میشود بلکہ تمام نماز از آنجا کہ لفظ جا در آن بارگاہ از تنگی میدان عبارت است
وقوع مے یابد بحکم کلام صادق سید البشر علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام
الساجد یسجد علی قدمی اللہ فلیسجد ولیرغب می آرند کہ خدمت
حضرت مخدوم زادہ برجادہ شیخ ابو القاسم کہ فرزند حضرت قیوم زمان
اند ونبیرہ حضرت عروة الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہم از مشاہدہ دیدار پُر
انوار در شدت اوجاع وآزار کثرت صبر وقرار ایشان را ملاحظہ نمودہ می فرمودند کہ ہر کرا
آرزوی دیدار سید الابرار باشد باید کہ مشاہدہ جمال باکمال حضرت عروة الوثقی
نماید وآزان جا پے بوقار صوری واستقلال معنوی جناب نبوی برد علیہ وعلی
آلہ الصلوٰۃ والسلام آوردہ اند کہ حضرات مخدوم زادگان کہ ہمہ بدرجات کمال
فائض بودند وتصرفات عالی داشتند از غایت ملاحظہ آزار والد خود ہمہ در توجہ در
جذب آزار واوجاع مشغول میبودند ساعتے تخفیف لاحق مے شد بدستور سابق عود
می کرد چہ عافیت صوری بحقیقت تمام شدہ بود ومعاملہ بعافیت معنوی کشیدہ آوردہ اند
کہ در ایام عرس جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ بجہت
نیاز عرس ایشان طعام تیار میکردند وجناب حضرت عروة الوثقی در شدت مرض
بودند چہ عرس جناب حضرت مجدد الف ثانی رض بیست ہشتم شہر صفر المظفر واقع است
ووفات حضرت عروة الوثقی نہم شہر شریف ربیع الاول وقوع یافتہ درمیانہ زیادہ
از یازدہ روز مفاصلہ نبود وایشان از کثرت شدت مرض در وقت تقسیم طعام حاضر
نمی توانستند شد امر نمودند کہ مردم بدعوت طعام بدہند چون طعام برآوردند ونزد مردم گذاشتند
ومردم بخوردن طعام مشغول بودند جناب حضرت عروة الوثقی با وجود شدت
مرض در محفہ محفوف خود نشستہ در مجلس حاضر شدند اما از کثرت ضعف نتوانستند کہ
از محفہ مقدسہ بیرون شوند ودر آن محفہ نشستہ ماندند وشلہ پر ہیزانہ کہ برای ایشان

تیار نموده بودند حاضر آوردند ایشان در مجلس عرس بامدعوان در تناول پرہیزانه مشغول شدند
دران اثنا یکی از حضار مجلس را بخاطر خطور نمود که اگر از پرہیزانه خاص این فدوی را تبرکے
عنایت شود موجب سعادت غیر مترقب خواهد شد ازین طعمه متاون که اهل مجلس تناول
مے نمایند آن پرہیزانه که الوش ایشانست در کام این مخلص عزیز تراست خدمت ایشان
از اشراف باطن خطره رافهمیده نام اورا بزبان مبارک آورده طلب نمودند چون قریب ایشان
شد فرمودند که این شله بی روغن طبیب برائی من تجویز نموده است اگر مرغوب شما
افتاده بگیرند آن مرد آن پرہیزانه را از مواهب جلیله ایزدی تصور نموده اظهار خطره خود کرده
از خدمت شریف برداشته با رفقا و احباب خود لقمه لقمه تقسیم نموده برغبت تمام خوردند
و از برکات آن که دو سه لقمه از آن تناول جناب ایشان بود امیدوار ترقیات بسیار
شدند هذا من ادنی تصرفاته رضی الله عنه می نویسند که بقرب ارتحال
خدمت ایشان رقعات بطرف فقرائے گوشه نشینان که در دارالارشاد بودند نوشته اند
در آن رقعات اکثر این عبارت مے بود که فقیر محمد معصوم از دنیا می رود باید که بدعای
خیریت خاتمه ممد و معاون باشند هر یکے از انها بموجب حوصله خود چیزے در جواب رقیمه
مبارک نوشته اند از آنها ملا سید میرزا نام عزیزے صاحب کمال بوده
مے نویسند که مزار آن عزیز در وسط بازار دارالارشاد واقع است در جواب رقعه اینده بیت

نوشته اند **نظم**

دری هر پیره زن می زد عزیزے | که ای زن درد حالها یادم آور
یقین میدان که شیران شکارے | درین راه خواستند از مو یاری

یکی از بنات طاهرات ایشان روایت نموده که روزے در حجره خلوت
ایشان درین ایام آخر ایشان باریاب شدم این فرد را بشوق تمام تکرار می نمودند فرد

تو دستگیر شو ای خضر پی خجسته که من | پیاده میروم و همرهان سواران اند

آورده ام از ...

آوردہ اند کہ یک روز قبل از رحلت مبارک ایشان عبد الملک کہ یکی از فضلاے متبع بود اما تسخیرات داشت بموجب آن قبولتی بہم رسانیدہ بود واز جہت حفظ مشیخت خود از خدمت ایشان دور می بود خلاف عادت جہت عیادت آمدہ بخدمت ایشان باریاب شد ایشان چون بطرف او دیدند واثر فرحت در رو مشاہدہ کردند یعنی ایشانرا بشدت مرض دید چون مریض القلب بود از آن فرحناک گردید ایشان آن معنی را در رو مشاہدہ نمودہ از راہ غیرت کہ لوازم ولایت است فرمودند ازین قبولیت کہ از خواندن اسمائے سیفی بہم رسانیدہ وآنرا کمال نشاتین تصور نمودہ واہل روزگار را مسخر ومنقاد ساختہ از دریافت کمالات ولایت کہ ثمرہ اش حضور ومشاہدہ است بجز حصول مشیخت کہ عین مباعدت است مطلب کار نہ فہمیدہ واستغنا از صحبت اکابر اولیا کہ اہل حضور اند پیدا نمودہ عنقریب فرزندی سیف الدین او را منہدم و ناچیز خواہد نمود فوقع کما اخبر در اندک مدت رواج مشیخت جناب حضرت شیخ محمد سیف الدین رح چنان شد کہ از مشیخت او نام و نشانے نماند نعوذ باللہ من غضبہ وغضب اولیائہ

بیت

این قوم چو تیغ آب دارند ۔ جان از تن بی ادب برآرند

فقیر گوید کہ بعضے از اولاد او را دیدم کہ در بند آمدہ اند واسیر مردم اند بیت

ہر آن کہتر کہ با مہتر ستیزد ۔ چنان افتد کہ ہرگز بر نخیزد

مے آرند کہ روز وصال مبارک خود بحضرت مخدوم زادہ بزرگ قیوم زمان شیخ محمد صبغة اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حاضر الخدمة بودہ اند وخدمات ادویہ وغیرہ مینمودند باو خطاب نمودہ فرمودند کہ نزدیک آی باوجود نزدیکی نزدیک تر شدند سراپا گوش گشتہ منتظر مواہب نشستند فرمودند کہ رضاء اللہ فی رضاء الوالدین زیادہ متوجہ شدند از استماع این کلام فرخندہ مآل بمصداق این مصرعہ ع

ہمہ گوشیم تا چہ فرمائے

عنایت نموده گفتند که وضع بے نظیر شما در همه وجوه همیشه مقبول و محبوب ما است تغیر و تبدیل را در آن تجویز نخواهد بود دوم برادران و همشیره های شما همه از شما خورد اند اگر از آنها تقصیرے و کوتهی سر بر زند بر آن نخواهید گرفت و دل خود را از آنها رنجه ننمایند که برای آنها ضرر است و رشتهٔ اتفاق را مضبوط تر خواهید ساخت سیوم صحبت سلاطین را بے ضرورت اختیار نخواهند نمود حضرت ایشان آداب بجا آورده از جناب قدس خداوندی جل سلطانهٔ توفیق بر آن مسئلت نمودند تا آنکه در حین صبا یا منصب عالی و نسبت متعالی خود که کنایه از معاملهٔ قیومیت باشد بر ایشان عنایت فرمودند صاحب برکات معصومی می‌نویسد که در آن شب که فردائے ایشان از دنیا رحلت می نمایند بر سر دری ز دریائے دار الارشاد هاتفے ندای کرد که فردا قیوم وقت از این سرای فانی رخت بدار البقای جاودانے می کشند هر کرا سودای جمال با کمال او در سر بود بشتابد و نقد وقت را دریابد **فرد**

غنیمتے شمرای شمع وصل پروانه	که این معامله تا صبحدم نخواهد ماند

و نیز می‌نویسند که در قصبات سرهند مبارک و غیره بلدان بعیده مثل لاهور و پشاور که وقوف این ماجرا نداشتند با ایشان نیز این ندا رسیده بود و آن شب را نوشته گذاشته بودند که اثر این آواز و شورش این ندا از کجا پیدا خواهد شد چون این قضیه انتشار یافته تاریخ آن ندا بوفات ایشان برابر آمد و نیز در آن روز زلزلهٔ عظمی واقع شده حتی که اشیا اینکه بر طاقچه‌ها افتاده بر زمین شکستند گویا قیامت برپا شده بود لاشک که مقدمهٔ قیامت بوده چرا که قیوم عالم و عالمیان بودند از انتقال ایشان در قوام عالم شکست آمده موجب إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ شده چنانکه می‌نویسند که یکی از بنات طاهرات ایشان در آن ساعت بدوگانه نماز شغل داشتند چون از نماز فارغ شدند می بینند که پشت بقبله اند هانا که زلزله ایشان را منقلب نموده یا در حواس ایشان از کثرت غم و اندوه فتوری راه یافته از آن تشخیص قبله نا نموده مشرق را ز مغرب فرق نمی کردند چنانکه در بارهٔ قیامت صادر است کریمه وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ

نخواهد رفت

واآخر کلام ایشان سلام بوده یعنی فرمودند السَّلَامُ عَلَیْکُمْ ماناکه حضور سراپا سرور جناب نبوی علیه الصلوة والسلام باملائکه کرام واولیاء عالی مقام شده باشد بیت

چه خوش بود که بوقت من سید دلدار	رسی به شبم وجان را فدای او سازم

وصال مبارک اشتمال ایشان نصف یوم السبت نهم شهر رفیع القدر ربیع الاول هزار و هفتاد و نه هجری بعالم رو نداد إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ بیت

نه پنداری که جان را رایگان داد	فروغی روی جانان دید و جان داد

بعد ازین واقعه جان کاه آنقدر ورود آفات و بلیات بلا نهایات بر کافهٔ اهل جهان رخ نمود که شرح آن از تحریر و بیان بیرون است گویا که رحلت ایشان وتولد غم و محن توامان افتاده بیت

تا تو رفتی ز چمن لاله رخان خار شدند	نرگس و سوسن و گل این همه بیمار شدند

تواریخ وصال ایشان اهل فضل زمان چه نثر و چه نظم که بیان نموده اند نه آن قدر است که درین منتخب گنجائش یابد اما بعضے ازان ها ایراد مے نمایم منها حضرت وحدت قدس سره فرموده اند نظم

ازین زندان فانی در گذشته	شبے کین نه طبق را بود سرپوش
بنات النعش شد امروز هیهات	بهمان مجمعه که پروین بدش دوش
برسم ماتمی از ساز ناهید	فلک از ابر کرده پنبه در گوش
خروش از شش جهت برخواست آندم	که مرغ گلشن حق گشت خاموش
جهان را آتش خرمن افگند	خود اندر خلوت وصلش هم آغوش
بساکس خانمان بر باد دادند	بساکس رفته رفته گم شد از هوش
زداغ غم بصحرا رو نهادند	چو لاله نازنینان خانه بردوش
پے تابوت آن قطب زمانه	چو رعد نعره زنان احباب در جوش
در پیر مغان بستند افسوس	کنون کو رند کو می خانه کو نوش

چنان مرآت دل را حیرت افزود	ماہ	کہ گشتہ صورتِ ماش فراموش	۱۰۷۹
چو پنہان شد ز چشم مردمان او		چو جان در جسم تربت گشتہ روپوش	
ندا آمد کہ آن معصوم مطلق		بکوئی وحدت آمد دوش بر دوش	
بگو سالِ وصالش غیب دان بود		کہ بود از جامِ غیب عشق مدہوش	
اگر خواہی نشانِ سالِ عمرش		بگو واللہ دیگر باش خاموش	

غیب دان سنہ ۱۰۷۹ — واللہ سنہ [illegible]

خدمت حضرت اورنگ زیب عالمگیر فرمودہ اند **نظم**

قیوم جہان خلیفۃ اللہ	دانندۂ رازہائے مکتوم
در دائرۂ وجود تا بود	بودش بجہان مثال معدوم
تاریخ وصال او خرد گفت	رفتہ ز جہان امام معصوم

رفتہ ز جہان امام معصوم ۱۰۷۹

ناصر علی کہ ملک الشعرا وقت بود واز جملہ مخلصان چنین گفتہ **بیت**

چراغی خاندان نقشبندان	فروغِ دین احمد خواجہ معصوم
بسوئ گلشن جنت قدم زد	ازین ویران رباطِ کہنہ بوم
طلب کردم ز دل سالِ وصالش	ندا آمد ز عالم رفتہ معصوم

ز عالم رفتہ معصوم ۱۰۷۹

خدمت حضرت مروج الشریعت یافتہ اند بہ جنت خوابید ؛

بجنات خوابید سنہ ۱۰۷۹

نیز عزیزے یافتہ نقشبند ثانی بود : — نقشبند ثانی بود ۱۰۷۹

نیز عزیزے گفتہ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ : —

خدمت قدوۃ الواصلین امام العارفین مجتبیٰ رب الجلیل حضرت شیخ میان محمد اسمعیل فرمودہ اند خالی ولایت بود

خالی ولایت بود ۱۰۷۹

و عدد سنین عمر مبارک ایشان ہفتاد و دو سال کامل آمدہ چنان کہ از اصل حساب بشمار تواریخ مبارک ایشان پوشیدہ نیست غسل مبارک ایشان را آخوند سجاول کہ از فحول علمائے زمان و استاد فرزندان ایشان بود و از مریدین قدمائی و صاحب نسبت والائی بود باذن حضرت مخدوم زادگان داد می آرند

می آرند که چون بمضمضه رسید عرض نمود که مراقدرت کشودن دهن مبارک نیست خود دهن مبارک را برنگ احیا کشودند وقبول آب نمودند بعینه بطریق احیا مضمضه فرمودند که حاضران متحیر ماندند ازین معنی مخلصان را موجب ازدیاد عقیدت گردیده وغیر مردم را باعث اخلاص شد کفن مبارک بموجب مسنون سه جامه دادند که ازار ولفافه وقمیص باشد وعمامه ندادند چه مسنون نیست بلکه بدعت است ونزد حضرات مجددی در هیچ بدعتی حسن نیست اگرچه او را حسن نامند ومقدم بر نماز ایشان برادر اصغر ایشان حضرت شاه جیو بامر حضرات مخدوم زاده گان وگویند که بنوعی اجتماع خلایق شده بود که از تعداد بیرون بود۔ حتاکه باغ فتحے که از سندل پوره که محل ایشان بود مسافت کثیر دارد همه مملو از خلایق بوده در وقت دفن مبارک آسمان بنوعے گریان شده که از شدت باران خیمه بر مدفن مبارک برپا نمودند تا دفن صورت بندد ومدفن ایشان همان باغیچه قرار گرفت که در حیات خود فرموده بود تا که اینجا محل یکے از فقرائی صاحب کمال خواهد شد چنانکه در ابتدائی این تذکره مذکور شده هرچند که گفت گو بسیار شد ومرضی حضرت مخدوم زاده گان آن بود که در روضهٔ حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه بگذارند اما مخلصان عرض نمودند که ایشان را که مثل حضرت مجدد الف ثانی اند باید که مسافت از ایشان گذاشته شود مصرع یک تخت دو شاه برنتابد تا در مابین این دو روضه مقدسه محل وافر از برائی قبور خلایق حاصل گردد که در آن امید است که موجب رحمت ایزدی گردد وآن عذاب مامون مانند وقرب جوار موجب شفاعت وسبب مغفرت جمعی کثیر شود ذکر شده اند که بر قبر مبارک ایشان خواهر حضرت اورنگ زیب عالمگیر قبه مرتفع عالی بنا نموده که از مسافت بعید برنگ قبه خضرائی نبوی علیه الصلوٰة والسلام ظاهر وبرهن است بسته شیبانه قرار داده اند قبر مبارک ایشان وقبور اکثری از فرزندان آن قبله صفا کیشان در آن مکان عالی شان اقتران یافته بجیت ———

رفعت قبه‌اش از تارک افلاک بلند	چار دیواری وی هشت جنان شده هم سر
طور یکبار تجلی گه سبحان گردید	هست هر لحظه برین روضه تجلی مکرر
صحن آنش لولو صافی چو قصور جنت	خاک آن پاک زمین هست چو مشک اذفر
هر که از فیض ازل شد بجوارش مدفون	یافت در روضه رضوان بعنایات مقر

القصه روضه واقعه شده که خبر از ریاض جنان میدهد کثرت فیوض و برکات آن که بر زائران چون ابر نیسان ریزان است از شرح و بیان خارج است ع لذت می نشناسی بخدا تا نچشی هر که بشرف زیارت مشرف شده و از انوار بیکیفی و بیرنگی آن پی برده در رنگ حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل که گویا این فرد ایشان شده بیت

کور بینا شود و پیر جوان میگردد	کوی می خانه عجب آب و هوائی دارد

این آیت دار الخلافه در وجاهتش ظاهر و حوران معانی در نقوش قصور آن ناظر وقوف آن مورد بر فیض وارد مدینه است و نزول آن سر منزل بدان جهت صعود عرش رفیع از کعبه مقصود منزل است و بمقام محمود مماثل لله در القائل بیت

اگر شنود قصه این بوستان	کعبه شود طائف هندوستان

لله الحمد والمنة که این فقیر بعنایات الله سبحانه و صدقه حبیبه علیه الصلوة والسلام بشرف زیارت مزار فیض آثار حضرت مجدد الف ثانی و حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنهما مشرف شدم اما این موهبت را بمعیت حضرت بی بی صاحبه که والده این حقیر اند حاصل نموده ام چه اصلا عازم زیارات عالیات جناب ایشان بوده اند و حقیر بمتابعت ایشان باریاب گردید بیت

مور مسکین هوسی داشت که تا کعبه رسد	دست در پای کبوتر زد و ناگاه رسید

هم چنین امید واثق و رجاء وافق از جناب قدس خداوندی آنکه از جمیع کمالات آن قدوة الصالحات این ضعیف نحیف را بهره مند و کامیاب گرداند انه قریب مجیب

تذکره

تذکرہ ششم از منتخب چہارم در ذکر خلفای حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مخفی نماند که ارشاد حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام عالم منتشر شدہ بود و اطراف ربعہ جہان چہ شرق چہ غرب چہ جنوب چہ شمال از فیض تام ایشان مالامال مسموع شدہ که عزیزانیکه از صحبت عالی ایشان بدرجات ولایت رسیدہ اند زیادہ از یک لک چہل ہزار اند و جماعت مریدان ایشان از حیطہ تحریر و تقریر بیرون است اما مکمل خلفای ایشان که بدرجہ کمال و اکمال رسیدہ اند و از زمرہ مکملین شدہ اند زیادہ از چہارصد بودہ اند چون وضع این رسالہ بر انتخاب است بذکر اسمای بعضی از آنہا اکتفا رفت و تفصیل احوال آنہا نمود خلیفہ اوّل و خلف بی بدل و قایم مقام مکمل و مبشّر باصالت و متحقق بکمالات نہایت النہایت و صاحب منصب قیّومیت و فردیت و وارث کمالات قطبیّت و غوثیّت قبلہ جہان و جہانیان حضرت قیوم زمان شیخ محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ که تفصیل احوال ایشان باحوال فرزندان و برادران ایشان حوالہ منتخب خامس شدہ انشاء اللہ آنجا قدری نوشتہ خواہد شد و خلیفہ ثانی فرزند ثانی آن قبلہ و جہانی است مسمی بحضرت محمد نقشبند مشہور و ملقب بحضرت حجۃ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و خلیفہ ثالث ایشان فرزند ثالث ایشان است مسمی بحضرت محمد عبید اللہ مشہور و ملقب بمروّج الشریعت رضی اللہ تعالیٰ عنہ و خلیفہ رابع فرزند رابع ایشان حضرت محمد اشرف قدس سرہ و خلیفہ خامس ایشان حضرت شیخ محمد سیف الدین قدس سرہ و خلیفہ ششم ایشان حضرت شیخ محمد صدیق قدس سرہ این ہر شش مخدوم زادہ بر جادہ اعلیٰ درجات کمال و اکمال مشرف شدہ اند و از نسبت ہای خاصہ والد شریف خود ہا حظ وافر و برخ کامل یافتہ و این ہر شش بہ قطبیت جہات ستہ فائض بودند تفصیل احوالات ایشان انشاء اللہ تعالیٰ در منتخب خامس چنانچہ ایما بدان رفتہ است خواہد شد۔

وخلیفه هفتم ایشان نبیره ایشان حضرت شیخ ابوالقاسم که فرزند حضرت قیوم زمان شیخ محمد صبغة الله اند و خدمت حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه ایشان را داخل فرزندان گرفته اند وارث ظاهری در رنگ فیض باطنی موافق فرزندان خود داده اند چنانکه تفصیل آن در ذکر ایشان خواهد شد انشاء الله تعالی خدمت حضرت وحدت برادر زاده ایشان اند هرچند اول بخدمت والد خود حضرت خازن الرحمة مشرف شده اند اما در ثانی از خدمت حضرت عروة الوثقی رض نیز تشریفات یافته اند و از صحبت حضرت حجة الله نیز بهره ور شده اند و خدمت خواجه محمد حنیف کابلی بعد از حضرات مخدوم زادگان در سائر مجازان ممتاز اند و بعد از ایشان خواجه محمد صدیق پشاوری رح و ملا خواجه عبد الغفور سمرقندی که از جمله مجازان جناب حضرت مجدد الف ثانی رح بوده است در باقی خلفای امتیاز تمام دارند و این ده نفر که مذکور شد از جمله طبقه اولی خلفای حضرت عروة الوثقی اند ایشان در رنگ عشره مبشره که در اصحاب نبوی صلی الله علیه وآله وسلم امتیاز داشتند نیز ایشان از اکثر خلفای معصومی ممتاز اند والعلم عند الله سبحانه بحقیقة الحال و سوای ایشان برخی از خلفای جناب حضرت عروة الوثقی رضی الله عنه نیز مذکور میشوند و اسامی مبارک ایشان را ثبت می نماید گوش هوش استماع نما۔ منها خدمت حضرت میر امان الله برهانپوری و خدمت شیخ ابوالمظفر برهانپوری و شیخ علیم جلال آبادی و مولانا حسن علی پشاوری و مولانا شیخ باقر لاهوری و سیادت و ولایت مآب آخوند موسی بهتی کوتهی و مولانا بدر الدین سلطانپوری و شیخ بایزید سهارنپوری و شیخ بدیع الدین حاجی حبیب الله حصاری ثم بخاری شیخ مراد کشمیری ثم شامی مخدوم شیخ آدم تهتهی شیخ ابراهیم بکری شیخ یوسف کرندی ثم ملتانی میر شرف الدین حسین تاهتہ شیخ انور الله لاهوری شیخ حسین منصور جانپوری آخوند سجاول سرهندی میر رفعت بیگ گرزبردار شاه حسین عشاق خواجه عبد الصمد کابلی شیخ عبد الکریم کابلی شیخ ابوالقاسم کابلی ولد

صوفی

صوفی مغربی کہ الحال مقیمین واعزہ کابل از اولاد اویند مولانا محمد امین حافظ آبادی و
شیخ عطاءاللہ سوہنے شیخ نور محمد سورتی حافظ محسن سیالکوٹی محمد شریف لاہوری حاجی
امان اللہ لاہوری شیخ محمد فاروق لاہوری شیخ محمد عارف لاہوری شیخ محمد حکیم و مولانا محمد حکیم
و مولٰنا محمد امین بخاری ثم پشاوری شیخ حاجی سلیم بلخی شیخ حاجی عاشور بخاری شیخ حافظ
صادق کابلی سید اسرائیل و مولٰنا حسن و خواجہ ماہ دہلوی میر غضنفر دارشکوہی دہلوی
میر عبدالفتاح و شیخ محمد جان ولدان میں محمد نعمان قدس سرہ میں عارف نبیرہ حضرت
میر محمد نعمان قدس سرہ میر عماد ہروی الحسینی میر شرف الدین حسین ولد میر عماد مذکور جامع جلد
ثانی مکتوبات سامی معصومی میر مفاخر حسین ایضاً ولد میر عماد مذکور میر محمد زمان و ملا
محمد شریف. و صوفی مشہور بصوفی پائندہ طلا کابلی و صوفی عبدالرؤف مشہور بصوفی پائندہ
کرباس کابلی و صوفی عبدالرحمان و میر ماہ عرب و صوفی سعداللہ کابلی میاں شیخ محمد عبدالخالق
بنگالی شیخ رحیم داد افغان شیخ غلام محمد افغان شیخ حاجی خان افغان و شیخ احمد خان
افغان خواجہ عبداللطیف پشاوری شیخ عبداللطیف لشکر خانی شیخ میر محمد خان
شیخ شاہ خواجہ ترمذی شیخ اسداللہ افغان خواجہ محمد فاروق و مولانا جمال الدین و مولانا
محمد افضل و شیخ حاجی حسین و صوفی نور بیگ و مولانا قائم و ملا نفیس محمد فتح آبادی و
میان دینار کہ خواجہ سرائی شاہجہان بودہ شیخ محمد یار ملقب بخداپرست
خان و مولانا احمد ترک کہ بارشاد اہل حرمین کامیاب شدہ بود و مولانا محمد یوسف و میر
محمد معصوم سرہندی خواجہ محمد مومن جذبی شیخ حاجی محمد خان طالقانی مولانا مومن بیگ
برہان پوری میر مغل کابلی و شیخ مومن بیگ کابلی ملا خواجہ مسافر و شیخ عبدالحمید برہان
پوری و مولانا محمد کاشف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین. و از جملہ اغنیا
کہ بتشریفات معصومی مشرف شدہ اند و از برکات مجددی کامیاب گردیدہ اند اول
و اعظم آنہا حضرت اورنگ زیب عالمگیر است رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃً واسعۃً

ف عبداللہ

ذکر

در ذکر فضائل او مستقل بکتاب علیحده است بعضے خصوصیات او با احوال بعضے خلفائے مذکور در برکات معصومی یافته می شود فإن شئت فارجع الیه :-

منتخب خامس از منتخبات سبعه در ذکر قطب دوران قیوم الزمان حضرت شیخ محمد صبغة الله فرزندان واخوان ایشان رضی الله تعالیٰ عنهم

تذکرہ اول از منتخب پنجم

در ذکر ولادت حضرت قیوم زمان و رسیدن ایشان بدرجات کمال و اکمال رضی الله تعالیٰ عنه

ولادت کثیر السعادت حضرت قیوم الزمان واقف اسرار لی مع الله خدمت شیخ محمد صبغة الله رضی الله تعالیٰ عنه یازدهم شهر ربیع الثانی ۱۰۳۳ھ یکهزار وسی وسه در ایام حیات جناب جد بزرگوار ایشان حضرت مجدد الف ثانی رضی در بلده متبرکه دار الارشاد سرهند واقع شده می آرند که خدمت جد شریف ایشان در آن ایام در بلده دار الخیر اجمیر بتقریب آنکه سلطان وقت ایشان را با خود میداشت تشریف داشتند و والد ماجد ایشان حضرت عروة الوثقی رض نیز برای سعادت زیارت والد خود به بلده مذکور رفته بودند بعد از تولد ایشان والده ماجده ایشان اسم آن نوباوه بستان ولایت را موقوف باستصواب جد و والد ایشان گذاشته چون خدمت حضرتین مذکورین از بلده مذکوره مراجعت نمودند در اثنای راه خبر ولادت آن قرة عین الولایت رسید خدمت حضرتین ازین خبر فرحت افزا مسرور و مبتهج گردیدند چه وارث

نسبت خاصه خود ایشان را امید انستند - بیت

از آمدنت چو گل شگفتم	دامن دامن بهار رفتم

و اعظم بنائر حضرت مجدد الف ثانی و اکبر فرزند آنحضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنها ایشانند القصه چون بدار الارشاد در رسیدند برای دیدن ایشان آمدند بمجرد دریافت آن قرة العین حضرت مجدد الف ثانی فرمودند اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ملا صبغة الله بعده روی مبارک خود قریب گوش ایشان آورده کلمات خفیه بگوش سراپا هوش وی درمیان آوردند که کسی از کیفیت آن کلمات مطلع نشده همانا که با اسرار خاصه و علوم و معارف مختصه مبشر ساختند زہے سعادت طفلی که زبان از آلائش شیر پاک نکرده باسرار خاصه مجددی سرفراز شد بیت

نیست امروزی میان ما و جانان اتحاد	بلبل ما را به طفلی چوب گل گهواره بود

خدمت حضرت مجدد الف ثانی رض بوالد ایشان خطاب کرده فرمودند که درین فرزند تو رنگے از اصالت یافتم بنابران نام نامی اورا محمد صبغة الله کرد اشتم چه رائی حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه برین قرار گرفته که منصب قیومیت بے بہرہ اصالت متعذر الوجود است و چون برخ اصالت در ایشان ملاحظه نمودند از فراست معنوی وارث منصب قیومی ایشان را شناختند و باشارة اصالت بشارت معامله قیومیت دادند و خدمت حضرت مرشدی قیوم جهان گویا باین معنی ارشارت فرمودند جائیکه در مدح ایشان گفته اند بیت

چون شه کنعان در اقلیم شهود	گوی از اخوان بطفلے در ربود
هم چو والد آن شه کون و مکان	فخر عالم بود شرف انس و جان

بلی ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ مصرعه قیاس کن زگلستان من بهار مرا؛ آورده اند که خدمت ایشان پنج یا شش ماه

بودند

بودند که به مرض شدید گرفتار شدند بنوعیکه مردم تیمار دار و حکمائی بلند اقتدار دست از معالجه ایشان باز داشتند و مایوس شدند حتی که روزی نفس تحرک نبض که لوازمه حیات اند ایشان محسوس نمی شد والدین ایشان در تهیه اسباب تکفین و تجهیز شدند این خبر بسمع مبارک حضرت مجدد الفثانی رض رسید ایشان تشریف آوردند و نقاب از روئی معشوقانه ایشان برداشته دست حق پرست بر خساره شریف ایشان گذاشته تبسم نموده فرمودند که بابا اینچه خوش طبعی است که با مادر و پدر خود می کنید و این هارا محزون مے سازید برخیزید تا این ها خوش شوند و بآرام بخورند بجنبید فی الفور چشم مبارک کشوده بگریه متحرک شدند و صحت کلی یافتند که گوئی از امراض اثری نبود بعدهٗ حضرت مجدد الفثانی رض بحضرت عروة الوثقیٰ رض خطاب نموده فرموده اند که مردم ازین طفل مایوس اند و دست از حیات او برداشته و من این را به محاسن سفید مزین مسند مشیخت مشاهده می نمائیم و عالم بسیاری در پیرامونش حلقه کنان نشسته می بینم خدمت ایشان کسب باطنی را اتمام و کمال از خدمت والد خود حضرت عروة الوثقیٰ رض نموده اند و به نسبت هائی خاصه ایشان رسیده و از کمال مخصوصه ایشان بهره ور گردیده و نیز در طفولیت از انظار فیض آثار حضرت مجدد الفثانی رض بهره مند شده اند از جناب حضرت مجدد الفثانی رض درباره حضرت قیوم زمان رض که عمر ایشان در حیات آنقبله صفا کیش زیاده از یک سال نه شده بود که بسا بشارات عالی و اشارات متعالی وارد شده که تفصیل آن نه در خور این منتخب است لهذا به بشارات گذشته اکتفا افتاد وع سالی که نکوست از بهارش پیدا است اما آنچه از قسم بشارات که والد ایشان حضرت عروة الوثقیٰ رض درباره حضرت قیوم زمان فرمودند برخے از آن ایراد می شود از خدمت حضرت قیوم زمان منقول است که حضرت عروة الوثقیٰ رضی الله تعالیٰ عنه باین حقیر خطاب نموده مے فرمودند که شما در فرزندان

نسبت اصحاب رضی الله عنهم را دریافته بودند یعنی شما حضرت مجدد الف ثانی رض را دیده اید و زمان ایشان را یافته و دیگران نه و این فرق را اندک خیال نکنی که از اصحاب کرام علیهم الرضوان بیک صحبت حضرت سیّد الرسل علیه وعلی آله من الصلوٰة افضلها ومن التسلیمات اکملها واتمها که یافته اند و مستسعد شده هیچ ولی اکمل بدرجهٔ ادنی این بزرگواران نرسد اگرچه جناب حضرت اویس قرنی و عمر مروانی باشد چه صحبت حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه از کمال متابعت نبوی علیه الصلوٰة والسلام اثر از ان صحبت عالی داشت چه تابع کامل را از جمیع کمالات متبوع نصیب وافر است صاحب برکات و معدن الحقائق الجامع در کتب خود نوشته که عارفی کامل تام المعرفتی بیشتر این عاصی راقم نقل فرموده که حضرت عروة الوثقی رح بحضور من می فرمودند که اگر ملکی مقرب بصورت بشر متمثل شده بزمین می آمد غالباً بصورت پیر حقیقت فرزندی محمد صبغة الله بیشد از خدمت حضرت خواجه محمد حنیف کابلی رح که اعظم خلفای حضرت عروة الوثقی رح است منقول است که در ایامیکه حضرت عروة الوثقی رح به طلب دعوت سلطان وقت روانهٔ دار السلطنت بودند و جمیع حضرت مخدوم زادگان واکثر خلفائی و بسیاری از مریدان و مخلصان ایشان که علو درجهٔ آنها در کارخانه خیال به محال گنجائش دارد در رکاب سعادت انتساب بودند و از توجهات ایشان هر یکی بقدر استعداد خود بهره می یافت یک روزی حضرت مخدوم زادهٔ بزرگ عالی حضرت یعنی حضرت قیوم الزمان این فدوی را طلب داشته فرمودند که خواجه جیو شما بجناب حضرت عروة الوثقی رض ازین ضعیف سلام رسانیده عرض نمائید که ارشاد حضرت تمام آفاق را در بر گرفته و هر یکی از یاران و خلفائی هر روزی به بشارات عالی مشرف مے شوند و ترقیات فراوان حاصل می نماید تا به مخدوم زادگان چه رسد که ایشان محرم اسرار مخصوصه آن حضرت اند و این فقیر بسبب سستی طالع مدت است که توجه نیافته و به بشارتے سرفراز نگشته ازین غم حسرت و پریشانی نقد وقت است امیدوار

تفضلات قبولانہ و ترحمات کریمانہ آن دارد کہ این غریب را در راہ نگذارند و از توجہ غریب پروری محروم نفرمایند نداَرند
و تاکید فرمودند کہ فلانی عرض احوال نہانی بسمع مبارک آن قبلہ دو جہانی بعبارتے کہ لائق
حال وانی برسانی فقیر باوجودیکہ لیاقت آن پیغام در خود نداشت امّا امتثال امر ایشان
بجا آوردہ وقت را دریافتہ معروضہ قطب را بموقف قطب الاقطاب رسانیدم ساعتے
سکوت نمودہ آب در چشم مبارک گردانیدہ فرمودند کہ خواجہ شما از ما بایشان سلام برسانید و بگوئید
کہ من باین کبر سن و ضعف بدن ہر دم طلاب صحبت می دارم بحکم حدیث قدسی
اذا رائیت لی طالبا فکن لہ خادما روی از تنہائی تابم و آنچہ در نزد ما بودیعت است
کہ بشما ایثار کردہ ایم اگر زیادتی آن شوق باشد در روضہ منورہ حضرت مجدد الف ثانی رض بروید و
در آن نعمت ہائی تازہ ما را ہم شریک سازید و الحال وقت آن است کہ مسندی در
برابر من فرش کنید و یاران را توجہ نمائید و مرا ازین بار برآرید وقت مدد است نہ محل عذر توجہات
فقیر این مدعا را بعالی حضرت یعنی حضرت قیوم الزمان برسانیدم خوش وقت
شدند و شکرانہ الٰہی بتقدیم رسانیدند از خدمت زبدة الواصلین اسوة المحققین
قدوة ارباب تحقیق حضرت شیخ محمد صدیق رض کہ برادر اصغر ایشان بودند چنین
مروی می نمایند کہ ایشان فرمودہ اند کہ خدمت حضرت عروة الوثقیٰ رض می فرمودند کہ
در مسترشدان خود و مسترشدان فرزندی محمد صبغة اللہ یعنی حضرت قیوم الزمان ہیچ فرق نمی کنم بخلاف
مسترشدان سائر فرزندان یا مسترشدان خود کہ بلا واسطہ و با واسطہ صریحا فرق یافتہ
میشود و این مشعر از کمال مناسبت معنوی حضرت قیوم الزمان است با والد ایشان کہ
دیگرے را نیست چہ ایشان در رنگ والد خود بہرہ اصالت داشتند و بدان از سائر
اخوان ممتاز بودند و در معدن الجواہر خدمت میان سفر احمد نقل از والد خود
حضرت شیخ محمد فضل اللہ کہ خواہر زادہ حضرت عروة الوثقیٰ رض اند می کنند
کہ ایشان می فرمودند کہ یک مرتبہ حضرت قیوم الزمان ختم قرآن مجید در ماہ رمضان

المبارک در صلوۃ تراویح بنفس نفیس خود در مسجدیکہ متصل خانہ مبارک ایشان بود می نمود در شب ختم چند سورہ را موقوف از سبحہ خود نمودہ در خدمت حضرت عروۃ الوثقیٰ شنافتند باید آنکہ برکات ختمہ را بابرکات حضرت عروۃ الوثقیٰ جمع نمودہ حظ وافر حاصل نمایند و سُوَر موقوفہ را با ایشان شنوانند القصہ در چند رکعت اخیر آن سُوَر را بحضرت عروۃ الوثقیٰ رضہ شنوانیدند و در حین استماع غیبتی و استغراقے بر تمام مجلس ورود او بعد از فراغ ختم حضرت عروۃ الوثقیٰ رضہ بحضرت قیوم زمان خطاب کردہ فرمودند کہ در حین تلاوت شما اسرارے درمیان آمد کہ مصداق آن لاعین رأت ولا اذن سمعت توان گفت از جملہ اسرار واجب الاستتار چیز بالظہور پیوست نزول اجلال بلاکیف با کمال عظمت و کبریائی معلوم گردید و تاج عالی مکلل بجواہر و یواقیت کہ روشنی آن از وادی ناسوت تا تختگاہ جبروت آفاق را در گرفتہ بر فرق شما تافت ما ناکہ در نزول اجلال ملہم گردیدہ کہ این نزول برائے استماع قرآن مجید محمد صبغۃ اللہ است باید دانست کہ نزول بلاکیف از قبیل متشابہات است کما ورد فی الخبر ینزل رَبُّنَا اِلَی السَّمَآءِ الدُّنیا و کلمات اکابر را بحسن قبول باید شنید و علم آنرا مفوض بر قائل باید داشت و برد و انکار پیش نباید آمد کہ موجب سعادت است و رد و انکار مشعر شقاوت ھذا ھو الحق فما ذا بعد الحق الا الضلال و از خدمت حضرت خواجہ محمد صدیق پشاوری کہ از اعاظم خلفائے حضرت عروۃ الوثقیٰ اند مروی است کہ این فقیر در حین حیات حضرت عروۃ الوثقیٰ بہ جہت شرف زیارت ایشان مشرف شدم ورع و تقویٰ حضرات مخدوم زادہ گان را بیش از حد مشاہدہ می نمودم و ہر یکے مزین بحلیہ شریعت و راہنمونی طریقت بمرتبہ کمال می یافتم ناگاہ در خاطر این خاکسار افتاد کہ فرزندان حضرت عروۃ الوثقیٰ رضہ در فضائل و بزرگی ہر یکی بیش از دیگرے می بینم آیا ہمہ ایشان در قرب الہی جل شانہ برابر اند یا فرق ہم دارند اگر فرق بود افضل اینہا کدام باشد

هر چند این خطره را دور می نمودم و ندامت می کشیدم بلکه باستغفار معالجه رفع خطره
می کردم سودمند نمی شد بلکه خطره مذبور سے افزود و کشفی این معنی را از جناب حضرت
عروة الوثقی غوث الثقلین رضی الله تعالی عنه دانسته با وجود ترک ادب
وقت را دریافته مقدمه مذکوره را بموقف عرض رسانیدم تبسم نموده فرمودند که خواجه
حل این معنی در بلده پشاور بعد از دخول شما در شب اول خواهد شد فقیر بعد چندے
از جناب اقدس مرخص شده روانه پشاور شدم روز دخول فرحت فراوان
داشتم که امشب حل این مقدمه بین پیر دستگیر خواهد شد چون روز باخر رسید
وشب پر تو انداخت بانتظار بودم چون بخواب شدم در واقعه بشرف زیارت
جناب اقدس رسالت مآب صلی الله علیه وآله وسلم مشرف شدم می بینم که
جناب ایشان ص با چار یار کبار تشریف ارزانی دارند و حضرت عروة الوثقی رض
با سائر فرزندان خود مقابل روی مبارک دست بسته ایستاده اند درین اثنای
آن حضرت علیه الصلوة والسلام بر بنده مے فرمایند که فرزندان شیخ محمد معصوم
با او در رنگ هر چهار یار من اند بامن و سبابه مبارک را جانب خلفا گردانیده
و باز سبابه را بنزدیک حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه برده فرمودند
الکبیر کبیر فافهم از این بشارت معتقد حضرت مخدوم زاده بزرگ یعنی حضرت
قیوم الزمان بیش از همه گردیدم و فضل ایشان را بر همه در رنگ قطعی دانستم
(من معدن الجواهر) خدمت حضرت عروة الوثقی رض ایشان را بشارت داده
اند که دنیا ترا آخرت گردانیده اند چنانکه تصریح آن بمکتوبے که بنام حضرت قیوم الزمان
در جلد اول درود یافته و معنی این کلمه را نیز دران مکتوب حل فرموده اند و بدین عنوان
بیان فرموده اند که حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه بشر ساخته
اند که دنیا ترا آخرت گردانیدیم سطرے چند در حل شرح این عبارت علیه و حل این مکاشفه غیبیه

مرقوم میگردد بگوش ہوش استماع نمایند کلامہم العالی در آخر ہمین مکتوب نوشتہ فافہم فانّ کلامنا اشارۃ وبشارۃ لک مکتوب شریف طولانی است ان شئت فارجع الیہ نوشتہ اند کہ وضع شریف حضرت قیوم الزمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ با وجود وفور علائق وکثرت وابستگان ونیازمندان در غایت بی تعلقی ونہایت بی تعینی افتادہ بود چنانچہ دنیا ومافیہا را بہ پشت پا زدہ وعلت غائی بیش از آخرت نشمردہ متوجہ مطلبی بودند کہ دست اکثر از اہل اللہ از ان شجرہ بلند بالا کوتاہ ودر راہ است حتی کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم می فرمودند کہ درین بی تعلقی وبی تعینی کہ سرمایہ عمر گرامی فرزندی محمد صبغۃ اللہ معروف است مرا آرزوی آنست کہ یک وزما باین صرافت بگذرد میسر نیست چنانکہ وقت رحلت خود نیز تحسین وضع نمودہ اند چنانچہ در منتخب رابع در ذکر وفات حضرت عروۃ الوثقیٰ رض مذکور شدہ مجملش آنکہ حین ارتحال خود ایشان را قریب طلب داشتہ فرمودہ اند کہ وضع بی نظیر شما ہمیشہ مقبول ومحبوب ما بودہ است تغیر وتبدیل را در آن وضع بی نظیر تجویز نخواہید فرمود دوم برادران وہمشیران ہمہ از شما خوردند اگر از ان ہا کوتہی وتقصیری سرزند بر آن نخواہید رفت سیوم صحبت سلاطین بی ضرورت کلی تا ممکن باشد اختیار نخواہید کرد عادت مبارک ایشان بر ستر احوال چنان مائل افتادہ بود کہ ہرگز اظہار احوال را تجویز نداشتند تا این کہ بعضی از مخلصان بعرض عالی ایشان رسانیدند کہ با این ہمہ کثرت اسرار و واردات این قدر تستر را چہ سبب باشد فرمودند کہ آنچہ حق گفتنی ونوشتنی بود حضرت مجدد الف ثانی رض وحضرت عروۃ الوثقیٰ رض گفتہ ونوشتہ اند دیگری را بہتر ازین گفتگو درین عصر ممکن نہ واگر ہمو را تکرار کند تحصیل حاصل کردہ باشد و بزبان الہام ترجمان این فرد آوردند

فرد

دریکر بستن مضمون رنگین حسن نیست	کم دہد رنگ ار کسی بندد حنا بستہ را

والکثر بامے فرمودند کہ قیامت محک ہر کمال است ودران جا ہر کس بتمام عیار خواہد

گرفت یا از اعتبار خواہد افتاد و خلص کلام آن کہ خاطر حضرت قیوم الزمان مائل بر کمال ستر افتادہ چنانکہ مکاتیبی کہ از حضرت عروة الوثقی رضی اللہ عنہ بنام نامی ایشان کہ مشعر از درجات ایشان بود وارد میشد بعد از مطالعہ آن مکاتیب را شستہ آب آن را می نوشیدند و کسی را اطلاع بدان نمیدادند و ہرچہ مکاتیب کہ الحال در مکتوبات معصومی بنام ایشان یافتہ می شود از آن قبل اند کہ قبل رسیدن مکتوب بایشان مخلصان نقل آن را بر داشتہ بعدہ مکتوب را بہ ایشان رسانیدہ اند با این ہمہ تستر و پوشیدگی آن قدر کہ خوارق و معارف و تصرفات عالی کہ از ایشان ظہور یافتہ در حضرت مجددی از کسی شنیدہ نشد بلی للہ در القائل مصرعہ پریرو تاب مستوری ندارد۔ چنانچہ بعضی از آن درین تذکرہ ثبت یافت و بعضی در تذکرہ آیندہ نوشتہ خواہد شد و خدمت حضرت عروة الوثقی رض حضرت قیوم الزمان را بلکہ سائر اخوان ایشان را بشارت دادہ بودند کہ فرزندان ما ہمہ محمدی المشرب اند و ہمہ ایشان بمنصب محبوبیت مستعد اند چنانکہ در کتاب مواہب القیوم فی اسرار المعصوم کہ تصنیف مخدوم زادہ باکمال میان شاہ فی الحال است بتفصیل آوردہ اند خصوصاً کہ خدمت حضرت قیوم الزمان بشر باصالت اند و استعداد قیومیت بی بہرہ اصالت ممکن نہ لہذا ایشان را در سائر اخوان باین منصب ممتاز فرمودند و پیش طاق ایشان را مرتفع گردانیدند۔ صاحب برکات معصومی می نویسند کہ حضرت عروة الوثقی رض میفرمودند کہ اگر پدری تعظیم پسری می نمود من تعظیم فرزندی محمد صبغة اللہ نمایم ہرچند بعضے اخوان و بنی اعمام نیز این منصب را در خود یافتہ اند بلکہ اظہار نمودہ وجہ توفیق این را حضرت والد قدہ کہ اعظم اولیای زمان و قدوة صالحات دوران بودہ اند چنین فرمودہ اند کہ فرزندان حضرت عروة الوثقی رض ہر شش بمتابعت والد خویش درجہ کمال داشتند

وہیچگونہ درجہ از درجات اتباع رائی گذاشتند و تابع کامل را از جمیع کمالات متبوع حظ وافر و برخ کامل است و قیومیت نیز از مناصب خاصہ والد ایشان بود و ہریکے از آنہا مظہر کمالات قیوم بودہ اند و بہ تبعیت آثار و علامت قیومیت را در خود مشاہدہ مے کردند لاچار حاکم بر قیومیت خود بودند پس ہریکے را مظہر قیوم باید دانست و بہ تبعیت قیوم باید گفت اما باصالت بموجب دلائل و بشارات کہ ذکر یافتہ حضرت قیوم الزمان را کہ شیخ محمد صبغۃ اللہ باشند قیوم باید شناخت و ہریکے را بفرق مراتب باید دید بخدمت حضرت مرشدی قیوم جہاں بعد از استماع این تطبیق و توفیق خیلے محظوظ شدہ بحضرت والدہ فرمودند کہ ہرچند مردم درین معنی غور بسیار نمودہ اند و دلائل بیشمار بیان کردہ اما آنچہ شما فہمیدہ اید کسے باور اک آن نرسیدہ بود گویا کہ این ودیعت برای شما بود جزاک اللہ سبحانہ خیرا لجزاء

تذکرہ ثانی از منتخب خامس در ذکر فضائل وخصوصیات و تصرف و خرق عادات جناب حضرت قیوم الزمان شیخ محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اعمال یومی ولیلی ایشان تمام بمتابعت سنت بودہ تقاعد از اتباع سنت اگر امر سہل می بود چون کوہ عظیم بنظر مبارک ایشان مے نمود تفصیل آن را میان سفر احمد در معدن الجواہر نمودہ و یک معدن تمام در تمام عبادات و عادات ایشان بیان کردہ و چون وضع این منتخب بر انتخاب است لہذا از تفصیل آن تقاعد نمودہ شد کہ اگر بتفصیل مے پرداخت ہر آئینہ مثل رابع این کتاب علاوہ

می شد ماحصلش آنکہ در ہر امور متابعت سنت از دست نداده اند حتّی کہ در خوردن و پوشیدن و نشست و برخاست و سفر و حضر و لباس و ادعیہ موقتہ و غیر موقتہ و اذکار لسانی و جنانی و صوم و صلوٰۃ و حج و عمرہ و زکوٰۃ و خلق و احسان و توکل و تبتل و علم و علم و سخا و کرم و تحمل و غیرہ محاسن سر موئی بی اتباع نبودند و محاسبہ اعمال خود ہر روز و شب مو بموی نمودند و اعمال و نیات خود را معیوب مے انگاشتند و نادم و مستغفر مے بودند و ہیچگونہ حسنی را در اعمال خود تصور نداشتند و ازین ممر محزون می بودند و اعمل و استغفر را دست آویز داشتند و کشوف و واردات را کہ اگر مثل فلق صبح روشن می بود و سر مو بشریعت حقہ برابر ی نمی داشت نمی پسندیدند با وجود کمال علمیت ادنٰی مسئلہ را بی اذن علمائے دیندار العمل نمی آوردند و با وجود قطبیت و قیومیت بمنصب غوثیت و فردیت نیز ممتاز بودند می آرند منصب غوثیت را از عطایائی حضرت شیخ الجن والانس سید عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ یافتہ بودند چنانچہ کیفیت آن را در منتخب رابع در احوال والد ایشان نوشتہ شد کما لایخفی علی عابرہ نورانیت جبہہ مبارک ایشان آنقدر بود کہ نظر ہر کہ بر جمال با کمال ایشان مے افتاد بزبان حال میگفت ماھٰذا بشرا ان ھٰذا الا ملک کریم صاحب معدن الجواھر مے نویسد کہ این مسکین در واقعہ بزیارت جناب اطہر صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم مشرف شدم آن حضرت را بصورت حضرت قیوم الزمان متمثل یافتم این نیز از کمال متابعت ایشان مخبر است یکی از اولیای زمان ایشان مے نویسد کہ فقیر ارادہ خرید بعضی امتعہ داشتم می بینم کہ گوئندہ در واقعہ میگوید ولباس التقوی ذلک خیر چنانچہ میان صبغۃ اللہ جیو راست یا چنانچہ میان صبغۃ اللہ جیو وار ندیکی ازاین دو کلمے گوید از ان معتقد تقوی ایشان گردیدم صاحب معدن الجواھر مینویسد کہ عزیزی از مجازان حضرت عروۃ الوثقی رض بمنزد راقم بیان نمود کہ

جناب حضرت قیوم الزمان از کابل می آمدند و بدا الآثار سرہند داخل مے شدند مخلصین و مریدین در رکاب سعادت آثار ایشان بودند و مردم شہر نیز جماعت کثیر باستقبال ایشان برآمدہ بودند و باد بہ تندی می وزید و گرد غبار چشم و شمائل خلق را مملو ساختہ دران اثنا مرا الہام ساختند کہ در مغز ہر کسی یا ہر یکی ذرۂ ازین گرد رسیدہ یا درون چشمش دویدہ بلی ہر کہ درین قافلہ باشد اگرچہ نیت استقبال ندارد اما از بزرگے ایشان منکر نبود بطفیل محمد صبغۃ اللہ آن کس را بخشیدم و داخل مقبولان گردانیدم فقیر این مقدمہ را بعرض حضرت قیوم الزمان رسانیدم تبسم فرمودہ حمد مولی علی الاطلاق رابجا آوردندی آرند کہ در اواخر عادات مبارک ایشان چنان قرار گرفتہ بود کہ تلاوت کلام مجید بآواز خفی می نمودند یکی از نیازمندان صادق العقیدت وقت را دریافتہ بعرض پایہ ولایت رسانیدند کہ در خفی خواندن آیا حکمتی باشد ساعتے خاموش ماندہ فرمودند کہ در آخر عمر حضرت ایشان یعنی حضرت عروۃ الوثقی قدسنا اللہ بسرہ الاقدس تلاوت را بصوت خفی اختیار فرمودند روزے یکی از مخلصان ہمین قسم عرض نمودہ فرمودند کہ وقت تلاوت تمام مکونات الٰہی تعالیٰ شانہ شریک می شوند و نمی گذارند کہ این کس بآواز بلند تواند خواند چون رائی ایشان بر ستر احوال قرار گرفتہ بود جواب اورا در جواب حضرت عروۃ الوثقی رض ادا فرمودند بیت

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران	گفتہ آید در حدیث دیگران

از مرزا محمد مسعود کابلی کہ مخلص ایشان بودہ مروی مے نویسند کہ اہلیہ موی الیہ مذکور فوت شدہ بود بخدمت حضرت قیوم الزمان بجہت فاتحہ تعزیت خانہ او را مشرف نمودند موی الیہ بعرض رسانید کہ متوفی مذبورہ خیلی اخلاص و اعتقاد بخدمت ایشان داشت اگر مرضی عالی باشد کہ مرقد او قریب است اگر قدم رنجہ

فرمایند موجب بنده نوازی خواجه بود حضرت ایشان قبول فرموده به مرقد آن رفتند و
دعای مغفرت بر قبر او خواندند و مراقب شدند در اثنائی دعا و مراقبه فرحی و سروری
بر جبهه ایشان عیان گردید چون به پالگی شریف سوار شدند و رجوع فرمودند مرزا محمد
مسعود پالگی مبارک را گرفته در رکاب سعادت انتساب می رفت در اثنائی راه به
عرض رسانید که در هنگام دعا و مراقبه اثر سرور و فرحت بر جبین نور آئین مبارک یافته
می شد۔ وجهش چه باشد فرمودند که مراد را آنجا ملهم ساختند و ندا در دادند که غُفِرَتْ
لَكَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِكَ بواسطة او بغیر واسطة الی یوم القیمة وهذه للأمة منهم
چون عنایت بیغایت او تعالی جل شانه بر خود باین مشابه دیدم و آن مرحوم را
با وجود عموم بخصوص داخل این حکم یافتم شکرانه الهی بتقدیم رسانیدم باید دانست
که این قسم الهام بوالد وجد ایشان یعنی حضرت عروة الوثقی و حضرت مجدد
الف ثانی رضی الله تعالی عنهما شده بود چنانچه در مقامات ایشانان مسطور است
بسنت والد بزرگوار و جد عالی مقدار این موهبت نصیب این خلف سعید گردید طوبیٰ
لَهُمْ وَبُشْرٰی کسانے را که توسل ایشانان حاصل نمودند و داخل طریقه علیه ایشان
شده اند اللهم اجعلنا منهم ولا تحرمنا من برکاتهم بحرمة سید البشر علیه وعلی آله
الصلوة والسلام آمین یا رب العلمین می نویسند که روزی سلطان وقت
اورنگ زیب عالمگیر طلب ایشان نمود که از زیارت ایشان مستفیض شود باوجودیکه
سلطان مرید و خلیفه والد ماجد ایشان بوده خدمت ایشان قبل از رسیدن خدام
سلطان مطلع شدند امر فرمودند که پالگی مبارک حاضر آرند سوار شده به باغی تشریف
بردند و به متعلقان گفتند که هرگاه آدمان ظل سبحانی بطلب من بیایند بگوئید که قبل از
رسیدن شما ایشان بطرفے رفته اند القصه بعده از انقضای این ماجرا یکے از نیازمندان
صمیمی بعرض اقدس رسانید که این قدر فرار از مجلس سلطان باوجود کثرت خواهش او چه

سبب باشد وحال آن کہ برادران شما صحبت سلاطین اختیار نمودہ اند وکارسازی عالم ازین ممر فرمودہ در پاسخ زبان گوہرفشان کشودہ گفتند کہ برادران ما نیات صالحہ داشتہ باشند فقیر یک دل دارم کہ بیک پادشاہ دادہ ام دل دیگر ندارم کہ بہ بادشاہ دیگر بدہم و رباعی عارف جام قدس سرہ بزبان مبارک بشوق تمام آوردند رباعی

ای آنکہ بقبلہ بتان روست ترا	بر مغز چرا حجاب شد پوست ترا
دل در طلب این و آن نہ نکوست ترا	یکدل داری بس است یکدوست ترا

می آرند کہ شبہا کہ برای ادای تہجد مے برخاستند بعضی شعرہای پرسوز از زبان مبارک میفرمودند واکثری فرمودند بسوز تمام کوریم وکریم و مسافریم و تنگیم از عزیزے خدا آگاہے منقول است کہ در اثنای سلوک کہ بمقام جمع الجمع رسیدم از آنجا کہ بدایت حال بود ہر خس وخاشاک در دیدہ بصیرت بعنوان حقانیت می در آمد و ولالت بعبادت خود می کرد و گاہے انا الحق در دل جوش می زد و گاہے ہمہ اوست بنظرمے در آمد واین معاملہ استیلا پیدا کرد روزی بعد از نماز عصر چون مغلوب این معاملہ بودم و پاس شریعت از دست رفتہ ازان گریہ و اندوہ روی نمود خدمت حضرت قیوم الزمان استفسار گریہ کردند معاملہ ہائلہ را بہ عرض اقدس رسانیدم فرمودند از انا الحق توبہ باید کرد و ہمہ اوست مقامی است کہ در اثنای راہ سالکان را روی مے دہد و بسیاری از عرفای درین مقام ماندہ و سکونت اختیار نمودہ اند وحظ ہای فراوان فرابردہ آما رای حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ برہمہ از واست قرار گرفتہ باید کہ شما ہم ہمہ از واست بگوئید و از ہمہ اوست درگذرید کہ محل خطراست بمجرد اشارہ شریف از مقام جمع الجمع گذشتہ بمقام فرق بعد الجمع پیوستم و بجای ہمہ اوست ہمہ از واست یا فتم ومعتقد قوت وتصرف صریحہ ایشان گشتم مے نویسند کہ میر محمد غنی نواسہ مولانا

محمد ہاشم کشمی قدس سرہ اظہار نمودہ که فقیر بدارالارشاد سرہند جهت دریافت زیارت
حضرات و مزارات رفته بودم و هر یکی از مخدوم زادہ گان این فقیر را بدعوت سرافراز
می فرمودند خدمت عالی حضرت یعنی حضرت قیوم الزمان روزی این فدوی را
فرمودند که میر جیو وقت طعام شما کدام است عرض نمودم که چاشت گاه فرمودند که
چنین وقت چیزے خواهد رسید انشاء الله تعالی سعادت خود انگاشته منتظر بودم حتیٰ
که وقت چاشت گذشت بخاطر خطور نمود که آیا ایشانرا فراموش شده باشد اما از غایت
ادب چیزی نخوردم تا وقت ظهر شد به مسجد حاضر شدم خدمت ایشان بعد از ادائے
نماز فرمودند که میر جیو سهو شده اما بزی که کشته طعام تیار کرده بودند آن بز نیاز آمده
بود بعد از کشتن و پختن بر صاحبان بز اظهار مطلبی نمودند طعام مشکوک شد آن طعام را
بآنها دادیم و گوشت دیگر از بازار طلب داشته تیاری طعام شما نمودیم انشاء الله تع
میرسد عرض نمودم که حضرت از راه ذره پروری بنده را از طعام مشکوک نجات بخشیدند بعد از
نفسے اطعمه ملونه رسید بحلاوت کامله خوردیم و بموجب نص قرآنی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
اَتْقٰكُمْ از دل و جان معتقد ایشان شدم می آرند که در ایام طفولیت بموجب امری بصحبت
سلطان وقت شاهجهان پادشاه غازی غفر الله له رسیده بودند در آن وقت موذن بانگ
نماز داد بادشاه برائی نماز برخاست ایشان نیز برائی نماز برخاستند بخاطر شریف آمد که
پائے جامه خالی از اشتباه نیست ادب سلطان راگذاشته پائی جامه را بدر کرده
لنگ ازار بسته بنماز پرداختند چون از نماز فراغ شدند پائی جامه را بسرعت پوشیده
نشستند چون برخاستند بادشاه بوزیر سعدالله خان خطاب نموده فرمود که امروز بنده
از بندگان خدائے را دیدم که غیر از خدا جل شانه نمیداند که دیگری هم هست یا نه که بحضور
مثل من بادشاهی ذی شانی یک طفلی از مخادیم سرهند پاجامه را فرود آورده و نماز را
بآداب آن ادا نموده اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ که درین عهد من این قسم مردمان هستند و صاحب

معدن الجواهر مے نویسد که سیدی از مخلصان عالی حضرت یعنی حضرت قیوم الزمان اظهار نمود که خدمت ایشان وقتی بسیر بجواره آمده بودند شخصے از اعیان آن بلده دعوت کرده بود و خدمات شائسته به کار برده وقت رفتن ایشان آن داعی چند پرکاله رخت و مبلغ چهل روپیه بخدمت گذرانید ایشان چون به پالگی سوار شدند در رکاب می رفت مسافت بعید در رکاب سعادت انتساب بود چون قریب فرسخی رفت خدمت ایشان پالگی را ایستاده کنانیده فاتحه رخصت برائی او خواندند وقت رخصت آن عزیز معروض داشت که برادر این مقدی اراده دار السلطنة دارد و برادران حضرت آن جا اند که اگر از راه غلام نوازی مکتوبی بعنوان سفارش بطرف حضرات عنائیت فرمایند موجب بنده پروری خواهد بود ایشان مکتوب را نوشته بدست مومی الیه دادند و از خادم نقد و جنس نذر او را خواسته حواله او کردند بران عزیز گریه مستولی شده قسم یاد کرد که نیاز را باین نیت نگذرانیده بودم و این فکر آن وقت بخاطر نداشتم و مکتوب هم نمی خواهم اما نیاز مرا رد نه فرمایند بمعرض قبول نه افتاده عزیز مذبور سه منزل در رکاب میرفت و الحاح در قبول نیاز می نمود آخر الامر بعد سه روز چون بسیاری آه آهی او را مشاهده نمودند مکتوب را پس گرفته نیاز او را قبول فرمودند عزیز مذکور شکر گویان بمقام خود عود نمود **فرد**

اگر از شبهه خلیدی خاری	پاکشیدندی ازان گل زاری

می آرند که خدمت ایشان از بلده لاهور بدار الارشاد سرهند می رفتند چون پالگی مبارک که بگنج رسید دو روپیه بخادم عنایت کردند که کنجک ها خرید نماید که در اثنای راه برائے سائلان بکار می آید خادم بخدمت قیام نمود و پالگی شریف روانه شد چون بمسافت بعید رفتند خادم کنجک ها را آورد چون بکنجک ها نظر فرمودند پالگی شریف را ایستاده کرده کنجک ها را شمار فرمودند اتفاق دو عدد کنجک زیاده بر آمد بخادم فرمودند که بقال به سهو دو کنجک زیاده داده برده باو برسان خادم تعلل آغاز نمود و گفت مردم بقال یکی

زیادہ نمیدہد من پس نمی روم فرمودند ہرگاہ تو پس نمی روی لاچار من خود رفتہ حق او را
می رسانم دیگر خدام معروض داشتند کہ حضرت رجوع نہ فرمائید مایان رفتہ می رسانم فرمودند
کہ مبادا از راہ گردیدہ بیاید و حق او را بماند آخر الامر دو روپیہ اجورہ دادند و مکتوبی بدان غوغ
کنج نوشتند کہ این دو کنجک را بہ بقال دادہ جواب نامہ را بدست آرندہ مکتوب بارسید
بقال ارسال نمائید و نیز می آرند کہ خدمت ایشان در سفری بہ مرض نقرس بیمار شدہ
بودند و دست مبارک ہم شکستہ اتفاق بیتوتہ شب بخانہ افتاد کہ در آن خانہ اشجار
خرما بودند و مکان ایشان تحت آن اشجار قرار یافت دران شب ایشان چارپایہ را
ترک نمودہ بر زمین جای گرفتند و تمام شب باوجود اوجاع اضطجاع نہ فرمودند بلکہ نشستہ
ماندند و ہر خرمائی و برگی کہ می افتاد بادب تمام برداشتہ آنرا جای مرتفع می گذاشتند
تا روز شد صاحب خانہ عرض نمود کہ خدمت ایشان شب را باین کیفیت بسر
بردند وجہش چہ باشد فرمودند کہ در حدیث وارد شدہ کہ اکرموا عمتکم النخلۃ
فانھا خلقت من بقیۃ طینۃ آدم بموجب امر حدیث اکرام او لازم بود اینقدر
احتیاط و اتقا کہ در ایشان بودہ کم از کسی شنیدہ شد لہٰذا از کمال اتقا جناب
قدس خداوندی جل شانہ وجود مسعود ایشان را قیوم الزمان گردانید و قوام
عالم و عالمیان را بوجود شریف ایشان گذاشت و منصب مخصوصہ جد بزرگوار و والد
عالی مقدار را فی سائر اخوان بہ ایشان عنایت فرمود تا مادام قیام ساعت نسبت
ایشان را عدہ دوام داد الحمد للہ کہ این مسکین را از جملہ محبان ایشان گردانید و ہم از زمرۂ
اولاد ایشان ساخت امید واثق و رجای کامل از جناب قدس خداوندی جل شانہ
آنکہ چنانکہ از نسبت ظاہری ایشان ممتاز گردانید از معاملہ باطنی ایشان نیز بہرہ
کامل و برخی وافر عنایت کند انہ قریب مجیب بیت

شکر فیض تو چمن چون کند ای ابر بہار	کہ اگر خار و اگر گل ہمہ پروردہ تست

تذکرہ سیوم از منتخب خامس در ذکر بعضی خوارق و تصرفات حضرت قیوم الزمان شیخ محمد صبغۃ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہر چند مکرر نوشتہ شدہ کہ نزد اکابر مستقیم الاحوال خوارقی کہ تعلق بعالم کون وفساد دارد از حیز اعتبار ساقط است چنانچہ از عارف سریع السیر شیخ ابوسعید ابوالخیر مذکور است کہ بوی گفتند کہ فلان کس بر روئی آب می رود فرمود کہ سہل است ماہی و مرغ آبی نیز بر روئی آب می رود گفتند کہ بر ہوا طیران می نماید و در لحہ از شہری بشہری میرود گفت مرغی وصعوہ نیز این طیران دارند و شیطان نیز دریک نفس از مشرق بہ مغرب می رود مرد آن است کہ با خلق در آمیزد زن بخواہد و بخورد و بخشد و دلش یک لحہ از یاد حق جل و علا فارغ نباشد نظم

در ابلیس لعین پر شقاوت	بود پیدا ہزاران خرق عادت
گہے از در درآید گاہے از بام	گہے در تن نشیند گہ در اندام
رہا کن ترہاتِ شطح وطامات	خیالِ نور اسبابِ کرامات
کراماتِ تو اندر حق پرستی است	جز این کبر و ریاء و عجب مستی است

اما عادت نویسندگان جاری شدہ کہ در احوال اکابر از این قسم خوارق مے نویسند لہذا ہر چند قصص ورع و تقوی و متابعت شرع و ترک ہوا کہ بالا ذکر یافتہ در بزرگی ایشان کافی است و احتیاج باثبات خرق عادات نماندہ اما قاعدہ مذکور را ملاحظہ نمودہ چیزے ازین قبیل نوشتہ می شود من خرق عادات ❀ می نویسند کہ در سفر حرمین الشریفین کہ ہم رکاب والد بزرگوار خود بودند خبر گیری آب و نان صوفیان تعلق بایشان داشت روزے خادم سرکار عرض نمودہ کہ ہیمہ و چوب ناپیداست

وخمیر افتاده وقت طعام صوفیان رسیده علاجی فرمائید امر فرمودند که خمیر را حاضر آرید چون حاضر آوردند آنرا برداشته بگوشه بلکه عقب قلعه کوهی رفتند واز خمیر نان را ساخته بر سر مبارک خودمی نهادند ودر آن وقت سر مبارک را برهنه کرده بودند ونان پخته می شد حتی که اکثری خمیر پخته شد اقلی مانده بود که یک خادم جهت تفحص در رسیده ومشاهده احوال کرده پیشتر شده به ایشان درگفتگو در آمد چون ایشان همیشه ستر احوال را مرعید اشتند لاچار سر مبارک را پوشیده باقی خمیر را برداشته بخدمت حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه آمدند وعرض نمودند که حطب همین قدر بهم رسیده که همین نان پخته شدند زیاده وفا نکرد حضرت عروة الوثقی از راه تبسم در جواب عنایت فرمودند که اگر خادم نمی رسید حطب تمام آرد را کفایت می کرد

مِنْ خَرْقِ عَادَاتِهٖ از شرافت پناه میرزا محمد افضل کابلی نقل می نویسند که در ایام خدمت حضرت قیوم الزمان رضی الله تعالیٰ عنه به کابل تشریف داشتند وخادمی را جهت اخبار فرزندان بدار الارشاد سرهندی فرستادند در آن هنگام برای بول برخاستند وبعد از فراغ بول کلوخی برای استبرا گرفته بودند ناگاه خادم عرض نمود که خرچ راه مهربانی کنید همان کلوخ بدست او دادند دید که تصرف نموده حقیقت او را منقلب ساخته طلائی احمر کرده بودند فرمودند که خرچ راه تو باشد میرزا محمد افضل مذبور گفته که میر ظریف ومیر غلام حسین ولد ارشد خان دیوان کابل ومرزا محمد مسعود ویاران دیگر بسیار حاضر بودیم که کلوخ از خاک برداشته واستبرا نمودند وطلائی کرده به صوفی دادند هر یکے برای خرید طلائی مذبور تردد نمودیم اما میر غلام حسین سبقت نموده طلا را از صوفی خرید وتبرکا نگهداشت

در راس قلبم نگاه مرحمت کن از کرم	بیت	تا ز اکسیر نظر در دم طلا گردد تمام	

مِنْ تَصَرُّفَاتِهٖ خدمت ایشان در بلده اٹک بخانه قاضی آن بلده نزول نموده بودند وقاضی در خانه نه بود متعلقان قاضی بخدمت گذاری حاضر بودند وایام روزه رمضان بوده ایشان بنماز تراویح مشغول شدند به ناگاه شورشی عظیم در بلده

مذکور

[illegible]

مذکور برپا شد و قریب خانه قاضی آن شورش و غوغا رسید معلوم کرده شد که افاغنه یوسف زی بجهت تاراج خانه قاضی آمده بودند و قریب هزار کس بیشتر بودند از این ممر در عورات و اطفال خانه قاضی فغانی شدید برپا شد چون آن جماعت قریب خانه رسیدند بیکبارگی رجوع نمودند و بهزیمت می رفتند و سرهای بریده از آنها می افتاد تا آنکه از بلده مذکور بدر شدند فی الجمله تسکین یافتند از هم دیگر تفحص هزیمت نمودند گفتند که چون قریب خانه قاضی رسیدیم مردی سفید ریشی خضر وشی را دیدیم که شمشیر عریان بدست دارد و بر هر کس که می انداز دبی اختیار سرش از تن می افتد ناچار باضطرار تمام گشتیم و چون حلیه آن شخص بیان نمودند بعینه حضرت قیوم الزمان بودند و حال آنکه ایشان در نماز ایستاده بفراغت تمام ادای صلوة میکردند و این تصرف ایشان در تمام بلده مذکور و اطراف آن کالشمس فی نصف النهار بدرجه اشتهار است **من تصرفاته** حقائق و معارف آگاه صوفی محمد رفیع کابلی که از زمره خلفای ایشان بود از وی منقول مینویسند که در اثنای سفری بدریای رسیدیم که کشتی نداشت و گذرے هم معلوم من نبوده توکل بر حفظ الهی نموده خود را بدریا گذاشتیم چندی رفته بودیم که آب غلبه نمود و مرا در ربود و چند غوطه داد در ان هنگام یاد ایشان نمودم و ناگاه دست ایشان را دیدم که ظاهر شد و مرا گرفته از امواج نجات داده بساحل رسانید و ناپدید شد ؎

چه باک از موج بحر آنرا که باشد نوح کشتیبان

من تصرفاته می نویسند که یکی از مخلصان ایشان بسفری می رفت در اثنای راه طریق را گذاشته بسر کوهی رسید سبز و خرم گویی اثر خزان بدان اشجار دست تصرف نداشت و بهار سرمدی آوطن بدان جا اختیار نموده و لاله قدرت خود بخود درویند و اقسام گل و ضیمران و سنبل تخته تخته شگفته و هیچ راهے بطرفی نه برآمده هرچند سیرگاه دل کشا که باد از فردوس جان افزا می داد اما چون از بنی آدم نشانے در آن جا پیدا نبود

جز و حوش وطیور به نظرش نمی آمد ویرا وحشت افزود وهر جانب تردد بسیار کرد مخلص خود
نمی یافت لاچار تن به هلاک نهاد و آن خرم گلستان در نظر وی بلای جانستان گردید
در آن آوان بیاد حضرت قیوم الزمان رطب اللسان شد بچشم سر بجمال باکمال
ایشان مشرف شد دید که عنان اسپ او را گرفتند و فرمودند که چشم بپوش بموجب امر
عالی چشم خود را بپوشید لمحه نگذشته بود که بانگ مردم قافله بگوشش رسید چشم بکشاد خود
را به قافله یافت و ایشان مختفی شدند **من تصرفات** ایضاً - از صوفی
عبداللطیف هروی می نویسند که یکباری خدمت ایشان به کابل تشریف داشتند
در حوالی میرزا احمد عادل که متصل پل خشتی واقع است نزول فرموده بودند و به پای مبارک
ایشان آزار نقرس بود حکما منع یخ آب کرده بودند از آن جهت برای ایشان یخ نمی آوردند
و از هر که طلب یخ می نمودند عرض میکرد که در بازار یخ بهم نمی رسد اتفاقاً نیم روزی این
فدوی امر فرمودند که بعضے چشمه های می باشند که آب آن ابرد من الیخ توان گفت
درین نزدیکی کدام چشمه باین هیئته یافته می شود عرض نمودم که نیست فرمودند که نادیده
جواب مده بدر خواسته تجسس نمائید هر چند معلوم داشتم که چشمه درین نواحی نیست اما امر
عالی را پاس داشته با جمعی از مریدان برخاستیم به مجرد بر آمدن از دروازه چشمه نمایان شد
که آب از زیر دیوار حوالی مذکور جوش زده بر آمده است چون به نزدیک رسیدیم چشمه
دیدیم ابیض من اللبن واحلی من العسل وابرد من الثلج در شان
او توان گفت مایان و عابران آن طریق همه متحیر ماندیم اول خود از آن آب نوشیدیم و ظرفی
را پر کرده بخدمت آوردیم و قصه تصرف ایشان عرض نمودیم خوشوقت شدند و شکرانه
الٰهی جل شانه به تقدیم رسانیدند و آن چشمه را اسمے بچشمه نور نمودند مدتے
آن چشمه بدان اطراف جاری بود **من تصرفات** ایضاً صاحب معدن الجواهر
از ملا محمد شوق که خلیفه ایشان بوده نقل می نویسند که خدمت ایشان در کابل تشریف داشتند

و این

واین غلام را بامامت خود سرفراز فرموده بودند یک روزے برای نماز ظهر بخدمت می آمدم درراه جوانے بنظر درآمد شیفته او شدم ویک بار دل از تصرف من بدر شد وآز خود غایب شدم بعد لمحه بهوش آمدم جوان مذکور گذشته رفته بود بمخاستم وخود را بخدمت ایشان رسانیدم خدمت ایشان را دیدم که در حجره شریف در از کشیده بودند از خادم پرسیدند که کیست عرض نمودم که فقیر شوق است فرمودند قصه شیخ صنعان وعاشق شدن او بدختر ترسا شنیده اید واین ابیات را خواندند

مثنوی

شیخ صنعان پیر عهد خویش بود — از کمالش هرچه گویم بیش بود
شیخ بود اندر حرم پنجاه سال — با مرید چارصد صاحب کمال
دختر ترسا چو برقع برگرفت — بند بند شیخ آتش در گرفت

دانستم که از اشراف باطن بر حالم مطلع شدند بالجمله برخاسته بنماز بردا ختند بعد از فراغ نماز چون دل از تصرف بدر شده بود لاچار برخاسته بنظاره آن محبوب رفتم وقت عصر که باز برای نماز حاضر شدم خواستم که مقدم شوم فرمودند که از امروز شما امامت نمی کرده باشید دیگرے را امام کردند بنده خجالتے کشیدم که فوق آن نباشد از ان روز بتوبه واستغفار مشغول شدم بهر روز محبت در تنقیص می شد تا آنکه بیمن پیر دستگیر رضی الله عنه دل را تسلّی کلی حاصل شد واز ان عشق اثری نماند وقتی عصری بخدمت حاضر شدم چون بطرف بنده دیدند تبسمی فرمودند گفتند که شما سوره فاتحه بخوانید بامر عالی سوره فاتحه خواندم فرمودند که بعد ازین امامت میکرده باشید زمین خدمت بوسیدم وسرور کلی حاصل وقتم شد ازین سه خوارق ایشان مشاهده کردم اول آنکه از اشراف باطن معامله هٰذه را دریافتند ثانیا از تصرف از ان بلیه نجات دادند ثالثا ستر احوال بنده نمودند وکسی را مطلع نگردانیدند وفرمودند که فقیر را در مخرج ضاد وظا شبه است که اکثر مردم عجم فرق آن ندارند ودیدیم که شما خوب می خوانید

من تصرفات‌ٖه درویشی از مخلصان ایشان را مرضی صعب عارض شد شبی بجهت دعای صحت بخدمت ایشان شتافت اتفاق دران وقت خدمت ایشان باکل طعام مشغول بودند چون او را دیدند فرمودند بکدامی ازین اطعمه میل خاطر شما می شود عرض نمود که بهمه مائل و شائقم اما پرهیز دارم و طبیب که علاج او می نمود نیز از جمله مخلصان ایشان بوده حاضر الخدمت بود بوی فرمودند که این اطعمه در حق وی چونست عرض نمود که سم قاتل است بمریض فرمودند که اطعمه بخورید که شفای شما در همین است آن مریض باشتهای تمام تکیه بر بشارت آن قبله انام نموده از اقسام اطعمه متلونه تناول نمود و فی الحال صحت کلی یافت: —

من خرق عادات‌ٖه می آرند که در ایامی در بلدان هندوستان قحط کلی افتاده بود و امتداد بهم رسیده مردم بخدمت ایشان به طلب دعا می آمدند و عرض می نمودند که آخر این بلیه کی دور خواهد شد و ازین قحط و وبا مردم کی خلاصی خواهند یافت خدمت ایشان امر بصبر می نمودند هر بار که صورت ابر در آسمان پدید ا می شد مردم بخدمت ایشان عرض نمودند که در آسمان ابر محسوس است امید بین باران پیدا شده و تفاول از زبان مبارک ایشان می خواستند ایشان می فرمودند که این ابر عقیم معلوم می شود و گاهی می گفتند که بی فیض معلوم می شود و گاهی عنایت می کردند که اعتبار ندارد حتی که ایام ابتلا باخر رسید روزی خدمت ایشان به یاران فرمودند که به بینید که در آسمان ابری معلوم می شود فقرا تجسس نموده معروض داشتند هم چون ابری نیست که باو اعتبار شود یک قطعه تاریکی جانب مغرب است فرمودند تاریک نیست این ابریست بارنده عالم گیر بمجرد فرمودن آن ابر وسعتی پیدا کرد و پهن شدن گرفت و رعد و شورش آغاز کرد و برق جهیدن گرفت و بارش بشدت باریدن گرفت و خدمت ایشان به فرحت تمام این آیه کریمه میخواندند هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ تا سه شبانروز باران بشدت تمام می بارید در تمام بلدان هندوستان بهمین حیثیت

می بارید

ے بارید عنایت خداوندی جلشانہ بہمین باران اطفائی قحط و وبا نمود و عالم از سر نورنگ تازگی یافت **مِن تصرفاتہٖ** می نویسند کہ فرزندان ایشان مخدوم زادہ خدا آگاہ میان شیخ اہل اللہ قدس سرہ العزیز بہ تپ مرطوع مبتلا بودند و مدت یک سال گذشتہ بود و حکما از معالجہ بعجز اعتراف نمودند روزے خدمت حضرت قیوم الزمان باصحاب فرمودند کہ مدت مرض فرزندی شیخ اہل اللہ بامتداد کشیدہ و بسیار عاجز شدہ و مرض او نیز ممتدی نماید باید کہ مرض او را بخود کشیم و تصدیع بقیہ او را بخود اختیار کنیم بعد از فرمودن این کلام خدمت مخدوم زادہ را شفائی کامل حاصل شد و خود ایشان تا مدت دو سال بآن تپ مبتلا بودند و بعد شفائے کامل نصیب وقت ایشان شد **مِن تصرفاتہٖ** می نویسند کہ یکی از مریدان ایشان بودہ بہ شامت نفس ارادت بجائے دیگر آورد و از خاندان مجددیہ رو گردان شد کسی بخدمت ایشان عرض نمود کہ فلان دست از فتراک حضرات باز داشتہ بطرف دیگر رجوع آوردہ فرمودند از ما چہ برد و ہرچہ کرد بہ خود کرد و آن شخص فی الحال بعلت جنون گرفتار شد و بطوق و زنجیر محبوس شد و بہ ہلاکت دارین و خسارت نشاتین مبتلا گردید **بیت**

یا مکن با پیل بانان دوستی	یا بنا کن خانۂ درخورد فیل

مِن خوارق عاداتہٖ از زبان شہزادہ خان کلان کہ قلعہ دار کابل بود می نویسند کہ خدمت حضرت قیوم الزمان در شہر کابل تشریف داشتند و بندہ حاضر بخدمت بودم ناگاہ یکی از بعضی بد افعال کہ در کابل شیوع داشت بخدمت ایشان حالی نمود خیلی طبیعت ایشان ملول شد و فرمودند کہ از شامت اینہا این بلدہ خواہد سوخت بندہ خائف بودم کہ از زبان اولیائی چیزی کہ می برآید البتہ وقوع مے یابد چون خدمت ایشان روانہ دار الارشاد سرہند شدند مدتی نگذشتہ بود کہ باروت خانہ قلعہ را آتش درگرفت

و تمام قلعه صورت جهنم گردید و مردم بسیاری با امتعه فراوان هلاک شدند درآن اثنا بباطن
فیض مواطن ایشان رجوع نمودم و استخلاصی خود دریوزه کردم بچشم سر می بینم که عالی حضرت
یعنی حضرت قیوم الزمان مشکیزه آب بر کتف مبارک دادند و آب فضل برآن آتش قهر مے
ریزند آتش فرونشست و این مخلص با جمیع قبیله و امتعه و اکثر اسباب ازان مهلکه مبتلا
ماندیم و حال آن که ایشان درآن ایام بدارالارشاد سرهند تشریف داشتند **من**
تصرفاته می آرند که کل اندام نام مروی از مخلصان ایشان ظاهر نموده
که ابلیس پرتلبیس را برمن بسیار دست تصرف بوده اکثر بخطراتی نا ملایم و افعال ناشایسته
رهنمونی می نمود شبی درعین این ابتلا بخاطر خطور نمود که تو از زمره بارفتگان عتبه علیه حضرت
قیوم الزمانی چرا عرض حال خود بخادمان آن درگاه نمی نمائی تا ازین بلیه مامون گردی آن
وقت نماز تهجدی ایشان را خلوت یافته عرض احوال خود کردم فرمودند که شیطان از شما نا
امید شد ازان شب تا الیوم که چند سال گذشته از تصرف او بدر شدم و هیچ گونه دخل
او را در خود مشاهده نه نمودم حتی که بعد ازان فرموده تا این زمان محتلم نشده ام **من**
تصرفاته صاحب معدن الجواهر می نویسند و بعینه عبارت او بی کم و کاست ایراد
مے رود که مخدوم زاده عالی درجه صاحب ناطق اسرار و علوم فایق موجود و معلوم ناطق
حضرت شیخ غلام محمد معصوم سلمه الله القیوم که نبیره عالی حضرت اند یعنی حضرت قیوم الزمان
و به کمالات ظاهری و باطنی آراسته و خداوند مقامات علیه و واردات عجیبه اند هنگام
مراجعت از سفر حجاز به امراض قویه مثل ضعف دل و دماغ و تپ مبتلا گردیدند بعد از
رسیدن بلده دارالخلافت شاه جهان آباد معامله بیاس کشید خدمت ایشان را عرض
داشتے بجناب عالی حضرت یعنی حضرت قیوم الزمان به جهت طلب بشارت شفا نوشتند
ازان جا سرفراز نامه بدست خط خاص درجواب رسید که یک فقره او این است
بشارت میدهم شما را شفا مے شود و به خیریت در وطن رسید شما را می بینید فکذلک

بشر رضی اللہ تعالی عنہ **من تصرفات** از احوال شیخ فقیر اللہ
قدس سرہ می نویسند کہ موصی الیہ مذکور دزد بے بدل و سارق بے ہمتا بود و در
شجاعت بے مانند و بدزدی و قطع طریق مشہور وقت چنانچہ در آن نواحی
خانہ نبود کہ از جفائے ایشان بسلامت ماندہ باشد و یہ نبود کہ دست تصرف ایشان
بآن نرسیدہ چوں عنایت بےغایت الٰہی شامل حال او گردید اتفاقاً سارق مذبور در دیہ
میوہ خاتون وارد شد و خدمت حضرت قیوم الزمان در آن جا بودند روزانہ بزیارت
ایشان مشرف شدی شبانہ با رفقائی خود در قریہ یعقوب ترکمان کہ ماوائی او بود رفت
و کاروان سرائے قریب قریہ مذکور بودہ کہ آن جا تجار ولائیت بلخ نزول می نمودند و آن
شب قافلہ بزرگی نازل آن کاروان سرا شدہ بود دزد مذبور از احوال قافلہ باخبر شدہ
بود کہ بامال بسیار اند خصوصاً اسپی در اصطبل دارند کہ بہ قیمت بسیاری ارزد شیخ
مذبور با رفقائی بارادہ دزدی اسپ متوجہ کاروان سرا شدند در سرا را محکم یافتند
خود شیخ کہ رئیس دزدان بود بہ صنعت کمند داخل کاروان سرا شد و رفقا را بیرون
گذاشت و خود را با اسپ مذبور رسانید میخ قدام او را بر آورد و ارادہ بر آوردن میخ
عقب داشت کہ اسپ آواز کرد صاحب اسپ برخاستہ میخ کندہ او را گرفت کہ
بر زمین بکوبد دزد مذکور خود را قریب اسپ بر زمین انداختہ بود بہ ہیئتی کہ ہرگز محسوس
نمی شد اتفاقاً صاحب اسپ میخ اسپ را بر کف دست دزد گذاشتہ بہ میخکوب کوفتن
آغاز نمود و دزد از آنجا کہ گرفتار آمد کشیدن دست موجب ہلاکت خود دید لاچار از راہ
بردباری خود را ہم چنان کہ بود بے حرکت گذاشتہ تا صاحب اسپ بحسب مدعا خود
میخ را محکم نمود دست موصی الیہ زیر میخ بستہ شد چون صاحب اسپ از آن جا بہ
مکان خود رفت دزد ہرچند سعی نمود خود را نہ توانست رہائی داد چون ہمان روز بزیارت
ایشان مشرف شدہ بود بہ باطن ایشان متوجہ شد و عرض نمود اگر ازین بلیہ نجات میسر شد

ازوزدی توبه نموده مرید ایشان میشوم و در ساعت دید که ایشان حاضر شدند و میخ را از دست
او برآوردند و گفتند که برو که ترا خلاصی دادیم دزد از آن جا برخاسته براه که آمده بود بدر شد
و بار رفقای خود مقدمه هائله درمیان نهاد و گفت که من نزد ایشان رفته از دزدی توبه
میکنم رفقای او گفتند که در دزدی رئیس ما بودی الحال ما نیز اقتدا بتو نموده تائب میشویم
القصه دزدان مذکور با رفقای بخدمت ایشان آمده تائب شدند و از هر جائیکه دزدی
نموده بودند مهما امکن چیزے رسانیده بحلی حاصل کرده بسلوک مشغول شدند و در اندک
مدتے بدرجات کمال اکمال رسید و بشرافت خلافت ممتاز شد و از خدمت ایشان
مسمی بشیخ فقیر الله شد چه قبل از این مومی الیه خسرو بیگ نام داشت مردم بسیار بوسیله
او داخل طریقه علیه شدند و مردم آن جا الی الیوم بفضائل و مناقب او رطب اللسان
اند حدیث نفیس خیارکم فی الجاهلیة خیارکم فی الاسلام اذا فقهوا در حق
وی صادق آمد ومن تصرفاته می نویسند که عزیزی از محبان صمیمی ایشان
از کثرت محبت و فرط اعتقاد از وطن مالوف مهاجرت نموده سکونت بدار الارشاد اختیار
فرموده و با اهل و عیال خود آمده به مجاورت ایشان سرافراز گشت مدتی از فیوضات
باطنی ایشان کامیاب بوده و از نسبتهای عزیز الوجود بهره مند اتفاقا اهلیه مومی الیه بمرض
صعب گرفتار شد و بهلاکت مشرف گردید عزیز مذکور با اهلیه خود محبت بیکران داشت
بخدمت ایشان عرض نمود که دعا در حق آن مریضه نمائید و دریوزه شفائے او کنند ایشان
فرمودند که غم مخور که مرض او بصحت مبدل خواهد شد بعد از چندی احوال آن مریضه بیاس
کلی انجامید و تشنی مقدمه او به آخر رسید جان را به قابض ارواح سپارید چشم و دست و پای
او را چنانچه عادت موتی است درست نمودند عزیز مذکور از انجا گریه کنان خود را بدر
سرائی والا رسانید و فریاد برآورد که آن مریضه برحمت حق شد امیدوارم دعائی بمغفرت
او می باشم در آنوقت ایشان برای ادائی تهجد برخاسته بودند فریاد و فغان آن عزیز

چون شنیدند خود بدسرای آمدند و فرمودند که آن مریضه نمرد است آن عزیز عرض نمود
که حضرت دست و پای او را درست نموده چشم او را بسته بخدمت آمده ام فرمودند وی
هرگز نمرده است و چیزی از قسم ماکولات عنایت فرمودند که رفته دهن او را بهر نوع
که باشد کشوده این طعام را در دهن او اندازند و بهیچ نوع از مرگ او اندیشه مدار آن عزیز
بحیرت رفت باز اتباع امر نموده بر بالین آن مریضه آمده دهن او را بشدت خلاص کرد
طعام را در دهن او انداخت به مجرد انداختن طعام در حرکت آمد و مضغ طعام نمود و موت او
بحیات مبدل گشت و صحت کلی یافت و طلب شور بانمود ازین تصرف ایشان جمع کثیره
بدل و جان معتقد ایشان شدند و مردم بیمار را ازبهر جا ظاهر می نمودند که خدمت حضرت
قیوم الزمان احیای اموات می نمایند بمتابعت حضرت عیسی علی نبینا و علیه الصلوٰة
والسلام بلے علمای امتی کانبیاء بنی اسرائیل در حدیث نفیس نبوی است
علی صاحبها الصلوٰة والسلام **من تصرفاته** می آرند که عزیزے
ظاهر نمود که در خانه من درختے بود اما عقیم که بار نمی آورد روزی بخدمت عالی حضرت
یعنی حضرت قیوم الزمان عرض این مدعا نمودم فرمودند که عصای مرا برده بر تنه
آن درخت برسان امیداست که بارور شود بفضل الله سبحانه میوه نفیس فراوان
خواهد آورد چون عصای مبارک را بر تنه درخت چسپانیدم ازان سال میوه دار گردید و میوه
او در تمام شهر ضرب [illegible] شد و هم چنین بسی زن عقیمه را که آن عصای ایشان را التصاق
واقع می شد بعون الله سبحانه و تعالی بارور میگردید **من تصرفاته** از
جناب ارشاد [illegible] عبد اللطیف کابلی که خلیفه ایشان بود می نویسند که مومی الیها
می نمود [illegible] بسی شوق [illegible] ایشان در دلم پدید آمد و خدمت ایشان بدار الارشاد
سرهند بودند [illegible] ایشان حضرت عروة الوثقیٰ از سرهند در کابل و در لمحه
[illegible] حضرت [illegible] در لمحه رفتند اگر خدمت ایشان نیز

بسنت والد خود واقف نموده این فدوی را بجمال جهان آرای خود مشرف سازند و بر آتش اشتیاق
من آبے ریزند از الطاف کریمانه ایشان بعید نخواهد بود بدین اندیشه بطرف بازار شدم
ناگاه دیدم روبروی من ایشان می آیند سرعت نموده در قدم ایشان افتادم و ملازمت
نمودم چون خواستم که اظهار مطلوب خود نمایم از نظرم غایب شدند و صار ذلك
باعثا لاعتقاد جماعة كثيرة من المنكرين و قصه حضور والد ماجد ایشان در
منتخب رابع در تذکره خوارق آن قبله صفاکیشان بتفصیل نوشته شد بیت

پدر نور و پسر نور است مشهور	از آنجا فهم کن نور علی نور

من خرق عادات صالحه مرید ایشان بود اراده سفرے نمود خدمت
ایشان منع نمودند که ترا خطرے درین سفر در پیش است ازین اندیشه برگرد چون
مقدر بود آن صالحه خود را نتوانست از ان سفر باز داشت و متوجه سفر شد باراده سبحانه
بمنزل مقصود رسیده بوطن مراجعت فرمود چون قریب وطن شد روزی در راه بخاطرش
آمد که خدمت ایشان مرا ازین سفر منع می فرمودند و حال آن که از سفر خیریت مراجعت صورت
بست درین اندیشه بود ناگاه قوم جاٹ کیره زنی مشهور آفاق اندر روی تاختند اسباب
و اموال وی به تاراج بردند و رئیس آنها خود او را با خادمه که همراه داشت غنیمت دانسته
بخانه خود برد شبی باندیشه زفاف نزد وی آمد آن ضعیفه ازین حال ملول گردید استمداد
از جناب ایشان خواست و آن گم راه بدست درازی مشغول [illegible] این ضعیفه رد آن
ے نمود درین گیر و دار می بیند که خدمت ایشان حاضر شدند و شمشیر برهنه در دست
دارند بدان کار آن ناپاک را ساخته به هلاکش رسانیدند و [illegible] فرمودند که زود
به همراه خادمان خود بدر شوید که شما را بخانه شما بسلامت [illegible] ایشان بسرعت تمام
برآمدند خدمت ایشان فرمودند که چشم به پوشید [illegible] فرمودند که
چشم بکشاید چون چشم خود را کشودند [illegible] تنها بود رسیده بودند

ای دست گیر هر دو جهان دست من بگیر	کافتاده ام بمهلکه وگیر دار ها

من خرق عادات ایشان عورتی حامله بخدمت ایشان آمده عرض نمود که هر بار دختر می آرم امید آن که خدمت ایشان به فرمایند که این مرتبه چه باردارم فرمودند که لَیْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ دانست که دختر میدارم فوقع کما اشار رضی الله عنه **من خرق عادات** ایشان از ارشاد پناهی صوفی عبد اللطیف کابلی منقول می نویسند که خدمت ایشان یک باری در کابل تشریف داشتند و به معرفت بنده از بقال برداشت خرچ روزمره می نمودند وقت رفتن حساب او را کرده آنچه برداشته شده بود باو رسانیدند بعد چندی که بعضی مخلصان به ملازمت ایشان رفته بودند از پنج و شش منزل رخصت یافته آمدند و مکتوبی بنام این غلام آوردند نوشته بودند که بخاطر می رسد که شش کوڑی که ربعه فلوس می شود از بقال مانده دوباره با و حساب کنید و با و برسانید فقیر به موجب امر عالی حساب را اعادت نمودم چنانچه فرموده بودند همان شش کوڑی باقی مانده بود باو رسانیدم و کاغذ رسید او را گرفته بخدمت ایشان رسانیدم **من خرق عادات** ایشان صاحب مقامات ایشان می نویسند که میر عوض باقی نام مردی از زمره مخلصان ایشان نزد وی ظاهر نموده که من مدتی در خدمت حضرت قیوم الزمان قدس سره می بودم و خوارق بسیاری از ایشان مشاهده نموده ام اگر بیان آن ها نمایم هر آئینه بطول انجامد اما یک خارق عجیبی در خصوص خود مشاهده کرده ام آنست که این فدوی را بخدمت بوابی سرافراز فرموده بودند و اهلیه ام داخل حرم سرائی و الامی بود اتفاقاً روزی بخدمت ایشان بدعوت مخلصی تشریف فرما شده بودند و بنده بدر حرم سرا نشسته بودم ناگاه اهلیه ام از داخل حرم سرا بدر دروازه خاص آمده با من غرضی داشت برخاسته نزد وی شدم در اثنای گفتگو بخاطر رسید که [illegible] جا نظری داخل حرم سرا اندازم و چگونگی آن را معلوم سازم چون [illegible] پیش نهاده نظر در حرم سرا انداختم اهلیه من گفت که خدمت ایشان

شش کوڑی
ربع پیسه

غیور اند ترا لازم نیست که نظر در حرم سرا اندازی گفتم که آنجا همه ما دران من اند اگر در نظرم آیند چه باک ناگاه چشم از بینائی معزول شدند توبه کردم باز بینائی عود نمود باز نظرے در حرم سرا سر دادم باز نابینا شدم باز توبه کردم باز بحال اصلی آمدم باز نظری انداختم بدستور سابق نابینا شدم هم چنین شش مرتبه بدین دستور بینا و نابینا شدم مرتبه هفتم هر چند توبه کردم سود مند نشد و نابینا ماندم اهلیه من دست مرا گرفته بحجره که بمن تعلق داشت برد ان جا بگریه وزاری مشغول شدم که خدمت ایشان از دعوت عود نموده آمدند بدر حجره فقیر ایستادند فرمودند که هر چند نیت شما بد نبود اما حق سبحانه وتعالیٰ غیور است و خلافت اولیای خود مے کند وَاِنَّ اللّٰهَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ می فرماید عرض عفو تقصیر نمودم فرمودند عفو است چشم بکشائید چون چشم را کشادم بجمال ایشان مشرف شدم در قدم ایشان افتادم و تجدید توبه کردم **من تصرفاته** انکه حافظ نظام کابلی که بشرف خلافت از ایشان مشرف بود می نویسند که وی بیمار بوده و بشدت حمی گرفتار خدمت حضرت قیوم الزمان بعیادت ایشان آمدند فرزند حافظ مذکور انگور و خربوزه بخدمت ایشان برآورده و خدمت ایشان به طبیبے که حاضر بود و معالجه مومی الیه می نمود فرمودند که این فواکه برای حافظ چه چون است عرض نمود که سم قاتل است پس از دست شریف چند کرچ خربوزه و چند خوشه انگور دادند که حافظ را هوشیار کرده بخورانید که خدای تعالیٰ قادر است که همین سم را سبب شفای او کند کسان حافظ را باخبر کرده هوشیار نمودند و انگور و خربوزه را باو دادند بمجرد خوردن آن شفای کامل عاجل یافت **من تصرفاته** انکه می نویسد که خدمت ایشان از بلده لاهور بارادهٔ دار الارشاد سرهند ور شدند و دران ایام راه مسدود بوده چه طائفه قطاع الطریق [۱۲ ایشان] دست تطاول [شریف] دراز نموده بودند [از سرهند مراد] و قافلهٔ عظیم هم رکاب ایشان بوده روزی که از سلطان پور برآمدند در عرضه راه بقافله فرمودند که هم قدام را بگوئید که

پیش نروند در عقب پالکی باشند مردے پیش شده مردم قافله را باخبر کرد بعضے گردیدند و در
عقب پالکی مبارک شدند و بعضی گفتند با بضرب شمشیر خود می رویم پس نمیگردیم خدمت ایشان
فرمودند که الراضی بالضرر لا یستحق النظر اتفاقاً شخصی عرض نمود که حضرت دو بار
من پیش رفته به همراهی مردمانی که پیش رفتند فرمودند که غم نیست شما پیش نروند بمال شما ضرری
عائد نمی شود ساعتی بران نرفته بود که قوم هارونی که براه زنی بمفسدی مشهور بوده اند قریب
بدو صد سوار بر قدم قافله تاختند و کسانی را که به شمشیر خود اعتبار داشتند اکثری را کشتند
و بعضی را اسیر کرده و اموال قافله بتاراج برده مگر دو بار که بدان دست تصرف نیافتند و
درین اثنا پالکی مبارک با بقیه قافله رسید سواران خود را از اسپ انداخته به قدم بوسی مشرف شدند
و عرض نمودند که از مردم قافله آنچه متعلق ایشان اند به آن ها غرض ما نیست فرمودند که آنچه
همراهان ما اند همه به ما تعلق دارند و دو بار از همراهان ما پیش بودند آنرا تجسس کنید که چه شده
و دزدان عرض نمودند که دو بار اند که دو شیر غرنده در اطراف آن ها می گردند و کسی را از هیبت
آن سباع بدان بارها رسیده نمی تواند فرمودند که همان بارها از همراهان ماند بصاحب
بارها امر فرمودند که رفته بارهائے خود را دریابید آن شخص چون قریب بارها خود شد
هر دو شیر از نظرش غائب شدند دزدان و مردم قافله تمامی بخدمت ایشان گردیده
مرید شدند و اموال را به مردم باقی مانده قافله دادند و خود ها رخصت یافته رفتند و

من تصرفاته می نویسند که صوفی الف بلخی که یکی از زمره خدمت
گاران قدیمی ایشان بوده به رکاب مبارک از دار الارشاد به کابل می آید اتفاقاً در منزل
باریک آب چند قدمی از خدمت ایشان پیش شده بود دو پاره مال تجارت باخود دو بار
داشته چون به مقام بینی گرگ که جائے مهیب و خطرناک بود رسید فرقه از افاغنه که
که به قطاع طریق مشهور اند تاختنه متاع صوفی را بغارت بردند صوفی مذبور مال را
به تاراج داده خود را بخدمت ایشان رسانید خدمت ایشان فرمودند که چرا از ما

نزدیک

پیش شده بودی عرض نمود که شومی اعمال خود واد بار اقبال فرمودند که خاطر جمعدار که آنچه از تو رفته به بعنایات ایزدی باز به تو خواهد رسید رفته تجسس مال خود نمائید صوفی از مردم آن نواحی نشان آن بدکیشان یافته خود را بمنزل آن ها رسانید و اظهار نمود که من خدمتگار حضرت قیوم الزمان مے باشم جماعت مفسدان نام ایشان شنیده بظاهر با صوفی تملق پیش آمدند و در خود ها جمع شده مشورت قتل صوفی نمودند ناگاه آتشے در خانه ہائے آنها افتاد و بچشم مشاهده می نمودند که حضرت قیوم الزمان تشریف دارند و آتش در خانهای آنها می زنند از مشاهده آن رجوع بصوفی نموده در قدم های او افتاده عذر تقصیر مے خواستند و اطفای آتش مے جستند و برمال او قسم ها یاد مے کردند چون خاطر صوفی جمع شده آتش فرونشست و دزدان متاع صوفی را ذره ذره از خانها جمع نموده دادند و ظاهر نمودند که بچشم سر مے دیدیم که حضرت قیوم الزمان حاضر اند و آتش بخانه های ما می زنند از این تصرف اکثر از جمله مخلصان شدند **من تصرفاته** صاحب مقامات ایشان می نویسد که عزیزے از مخلصان ایشان ابو البنات بوده و فرزند زینه در خانه او متولد نمی شد چون آرزوی فرزند زینه داشت روزے بخدمت والای ایشان معروضداشت که اگر حضرت درباره من دعا فرمایند که جناب تقدس خداوندی بیمن دعای ایشان مرا فرزند زینه عنایت کند از کمال مهربانی خواهد بود خدمت ایشان دعا نموده فرمودند که انشاء الله تعالی امید است که این مرتبه بخانه شما فرزند زینه تولد شود فوقع کما بشر رضی الله عنه **من تصرفاته** مے نگارند که شبے بعد ادای نماز شام در مجلس ایشان بعضے از اصحاب ایشان بیان نمودند که فلان امیرزاده که از آبا و اجداد از مخلصان حضرات عالی شان است الحال از شامت نفس علیہ ما علیہ و اغوای ابلیس باین خاندان بے ادب شده الفاظ ناملایم ازوی صادر میشود که نسبت باین اکابر میگوید خدمت ایشان بعد از استماع این قول متغیر شدند و غیرت ولایت که

زمره

بجز امیرزاده بے ادب بہ تنبیہ (منتخب)

کہ نمونہ غیرت آلہی است جل شانہ در ایشان پدید آمد و ساعتے فرو رفتند و این فرد کہ از گفتہ صائب است بزبان آوردند **فرد**

انتقام ہرزہ گویان را بخاموشی گذار	تیغ میگوید جواب مرغ بی ہنگام را

حضار محفل جلد مشاکل از دیدن آثار غیرت و شنیدن این فرد ترسیدند روز دیگر آن امیر زادہ بشمشیر مقتول شد بعد از واقعہ او از راہ کرم بر جنازہ او رفتہ نماز گذاردند و ببشارت ایمان و امید خیر خاتمہ مبشر گردانیدند **من تصرفات**

صاحب معدن الجواہر می نویسند کہ یکی از نیازمندان دانش وران نقل نمودہ کہ قبل از دخول طریقہ علیہ نقشبندی ملتزم طریقہ حضرات کبرویہ بودم رضی اللہ تعالی عنا ربابھا و ہیچ کشاد کار خود مشاہدہ نمودم حتی کہ بخاطر رسید کہ این گردہ معارف شکوہ مخصوص زمان پیشینیان بودند درین عصر حکم عنقائی مغرب دارند پس پیرے و مریدی درین زمان عیب است مدتی بدین عقیدہ می بودم تا آنکہ روزی از یاری بخت بلند و طالع ارجمند در رہگذری بسواری اسپی می گذشتم کہ پالکی مبارک حضرت تاج الاولیا قیوم الزمان مقابل آمد و نظر بر روئے مبارک ایشان افتاد **فرد**

بیک دیدار کار از دست رفتہ	زمام اختیار از دست رفتہ

و از اسپ فرود آمدہ بقدم بوسی مشرف شدم و رفاقت عالی اختیار نمودم و ملتزم صحبت شدم و مورد توجہات گردیدم و دیدم آنچہ دیدم و صد چند معتقد اولیائے اینوقت گردیدم و لذت قرن اول در آخر دیدم و مضمون حدیث نفیس مثل امتی کمثل المطر الغیث

لا یدری اولہ خیر ام اخرہ فہمیدم **بیت**

صائب جماعتے کہ بمعنے رسیدہ اند	تسخیر دل بیک نگہے آشنا کنند

تذکرہ چہارم از منتخب خامس در ذکر ارتحال حضرت تاج الاولیاء

قیوم الزمان ازین جہان بفردوس جنان رضی اللہ تعالی عنہ

صاحب برکات میان سفر احمد می نویسند کہ روزی این حقیر ملی پر وبال حاضر الخدمت بودم و بمالیدن پای مبارک مشغول عنایات بسیار در مادہ خود مشاہدہ نمودم القصہ چون ارادہ سفر دکن داشتم بہ خاطر گذشت کہ دولت قدم بوسی بعد از انفراغ این سفر ہم بہ موجب بشارت عالی حضرت یعنی حضرت قیوم الزمان میسر نوابد شد یا نہ جانب فقیر نگاہ کرم آلودہ کردہ بہ پند فرمودند کہ عارف سریع السیر شیخ ابوسعید ابوالخیر می فرماید قطعہ

در عالم ما ز ما بجز نام نماند	در صبح وجود ما بجز شام نماند
مرغیکہ فتادہ بود در دام وجود	بگریخت ز نزد ما بجز دام نماند

فقیر لیکن رباعی معلوم کرد کہ اشارت بقرب ارتحال خویش می فرمایند چہ غالب وضع شریف بر اظہار اسرار بہ طریق رمز و اشارہ بود و نیز موصی الیہ مذبور نوشتہ کہ مرتبہ اول کہ وزیر خان فوجدار دار الارشاد حضرت سرہند را جنگ باکفار نگونسار نانک پرستان بد کردار افتاد داعیہ جہاد در خاطر مبارک داشتند اما آنچہ از انجا کہ غلبہ آزار باکبرسن مجتمع بود خیر اندیشان تجویز بر آمدن ایشان نہ نمودند اتفاقاً کہ در شبی کہ کارسازی از طرفین بود و تیر و تفنگ در بن موت کشودہ بودند خدمت ایشان جانب آن قریہ جہت تحقیق مقدمہ متوجہ بودند و بہ قصد بول برخاستند فی الفور پای مبارک ایشان بلغزید و زیر افتادند چون خدام برداشتہ آوردند زخمی قریب لبسرین مثل زخم تیر یافتند معلوم شد کہ در آن مجموعہ بطریق استمداد حضور فرمودہ بودند از ان جا مجروح شدند چہ این مقدمہ چون بعرض ہم رسید نفی آن نہ فرمودند و در ان مرتبہ فتح مسلمانان باوجود غلبہ کفار باستمداد آن قبلہ عارفان دست دادہ از ان زخم شش ماہ بشدت تصدیع

آزار کشیده به شهادت واصل حق شدند ازان پس بر اهل شهر شکل جمعیت صورت نه بسته بلکه جمعیت از اهل عالم رخت بسته یکی از علامات ظهور فتن واختلالات که در بلدان هند واقعه شده رحلت ایشان بوده ودر شروع فتنه ثانیه که اشد ودیرپا بوده ازین عالم رخت بستند **وفات ایشان** روز جمعه نهم شهر ربیع الثانی سنه هزار وصد وبیست ودو هجری ومدت عمر مبارک ایشان حضور حق بیت

سال تاریخش حضور حق مثال	درحضور حق چو روحش بار یافت

یک کم نود سال وقیل هفتم یا هشتم شهر مذکور که مولد ایشان است ودرین اختلاف نیز اتباع سنت بدست آمد چه ایشان در هر امور متبع به سنت بودند که در روز رحلت جناب نبوی نیز اختلاف است وقت نماز عصر این واقعه رو داد اِنّا لِلّٰهِ وَاِنّا اِلَیهِ رَاجِعُون تواریخ ایشان از مخلصان وفرزندان عالی شان بسیار جمع نموده اند ازان ها چیزی ثبت می نماید مِنها آن آیت رحمت بود ومِنها فضل ربی مِنها خواجه نقشبند مِنها وه چه گلدسته قیومیت بود ومِنها آه یا رب امام عالم رفت مِنها فرزند محبوب مجدد الف ثانی مِنها افسوس از دنیا رفته قیوم مِنها نوباوه بستان اصالت بوده مِنها آن اعظم اولیا بود ومِنها او فیض باری بود ومِنها یکی از علمای راسخین بود ومِنها چه وارث مرسلین بوده مِنها آه چه آیت ایزد رفت مِنها آه چه حجت ایزد رفت ومِنها قیوم معصوم رفت واین ابیات در تاریخ ایشان تصور کرده فقیر است **ابیات**

زین جهان تا رفت قیوم الزمان	صبغة الله حجت پروردگار
در قوامی عالم آمد شکست	
بود ذاتش شعشه مرآت حق	نقد قلب وقت ذو دیدے عیار
یعنی از لطف اله لم یزل	بود غوث وقطب ابن ثانی هزار

چون مجدد صاحب تجدید بود	عروۃ الوثقی بدو معصوم وار
چون شہ کنعان بالطاف الٰہ	در ربودہ گوی ز اخوان صغار
واقف شرع نبی در ہر عمل	عارف حق خواجہ عالی تبار
سید دوران امام وقت خویش	مرجع افراد و ملجاء ندار
در مقامات ولایت ہر چہ بود	جملہ را دریافت آن صاحب وقار
در کمالات نبوت نیز یافت	و ز تبعیت بہرہ آن صاحب وقار
کرد عالم را منور از فیوض	بعد زان شد عازم دار القرار
از لباس تن مجرد گشت یافت	خلعت وصل جناب کردگار

تاریخ ... (side margin)

مے نویسند کہ نماز عصر را روز واقعہ خود بحضور ادا نمودہ صد مرتبہ درود بر پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرستادہ متصل آن رحلت فرمودند می آرند کہ چون عمر مبارک ایشان بحدود ثمانین رسید اکثر ہا می فرمودند ابناء الثمانین عتقاء اللہ من النار و چون از ثمانین تجاوز نمودند امید واری برحمت باری بیش از بیش مے نمودند و حمد الٰہی جل شانہ بجا می آوردند و آرزوی شہادت بسیار داشتند لہذا ایزد تعالیٰ ایشانرا بدرجہ شہادت مشرف گردانید خلائق بسیار بر جنازہ ایشان حاضر شدند و داخل گنبد مبارک حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدفون نمودند قبل ازاین احوال آن مکان در ذکر وفات حضرت عروۃ الوثقی رض بیان شدہ در یدہ و خاک بغواصی دریای انوار والد بزرگوار خود مشرف شدند **فرد**

از برائی عیش عشرت ساختن	صد ہزاران جان بباید باختن

تذکرہ پنجم در ذکر چہار فرزندان حضرت قیوم الزمان و سائر خلفا ایشان رض

خدمت حضرت شیخ ابو القاسم فرزند نخست حضرت قیوم الزمان اند و

خدمت ایشان را حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه که جد ایشان اند داخل فرزندان خود گرفته حتی که چون کتب وغیره اسباب را به فرزندان تقسیم می نمودند قسمت کامل در رنگ فرزندان خود به ایشان داده اند وشفقت ومهربانی درباره ایشان زائد التحریر داشتند ونیز خدمت ایشان آن قدر تعشق ومحبت که بجد بزرگوار خود داشتند مافوق آن متصور نباشد چون محب کامل از جمیع کمالات محبوب خود بهره ورست واتباع محبوب را بر خود فرض عین میدان شد ودر متابعت کما ینبغی تقصیر نمی نماید لهذا منصبغ به کمالات او شده در رنگ او می نماید چه تابع کامل از جمیع کمالات متبوع بهره وافراست در اندک مدت به کمالات معصومی فائض شدند وماذون ومجاز گردیدند وباعلی درجات کمال او کمال رسیدند بشارات عالی واشارات متعالی از خدمت حضرت عروة الوثقی یافته اند چنانچه در مکاتیب معصومی مشروح است واز متتبعان آن مستور نیست وبشارت وصول بحقیقت کعبه ربانی صریحا بایشان از جناب حضرت عروة الوثقی در جواب عریضه ایشان وارد شده چنانچه در مکاتیب ثبت است وپایه علمیت ایشان بمولویت رسیده بود اکثر علوم را در نزد عم عالی مقدار خود حضرت مروج الشریعت شیخ محمد عبید الله خوانده اند از خدمت ایشان منقول است که می فرمودند که ابو القاسم باعتبار دیدن خلائق سبق ازین فقیر می گیرد وباعتبار قوت مدرکه وجودت طبیعت نکتها بیان مے آرد که گویا مے خوانانند اکثرے علوم عقلیه ونقلیه از ایشان گذرانیده اند وبعضی را از دیگر فضلای وقت حاصل نموده حد تحصیل را باتمام رسانیده فضائل صوری ومعنوی ایشان را درین منتخب جمع نمی توانم نمود واشعار ایشان خیلی رنگین ونازک افتاده اند فردے از آنها ایراد می رود فرد

زسر بیرون کنم چشمے که از حسنش تهی باشد	چرا برطاق ابرو جا دهم مینای خالی را

می آیند که حافظ محمد صادق کابلی که از خلفای حضرت عروة الوثقی بودند بلده دار الخلافه بارشاد مشتغل بودند وچون

آنجا

حضرت شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ آنجا شدند مومی الیہ نبود درخدمت گذاری تقصیری ور زید و بعضی انامان از جانب او امور غیر مرضی عالی بایشان سانید ند خاطر مبارک آزردہ در بارشد احوال را درخدمت جد بزرگوار خود نوشتند خدمت حضرت عروۃ الوثقی از رسیدن عریضہ ایشان از وی نیز برنج شدہ سلب نسبت و منع ارشاد فرمودند و مکتوبے بمشار الیہ باین معنی نوشتند این فقرہ از افتتاح آن مکتوب است

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ایذای فرزند شخص مستلزم ایذای آن شخص است الی آخرہ می آرند کہ بعد مدتے حضرت حجت اللہ و حضرت مروج الشریعت عذر تقصیر نمودہ و آورا از خدمت والد خود عفو اوکنانیدند اما از خدمت شیخ محمد فضل اللہ مردی مے نویسند کہ بعد عفو نسبت او عود نمود اما ارشاد باز عود نکرد خدمت ایشان بعد از وصال جد بزرگوار خود بمدت سہ سال بطرف اکبر آباد تشریف فرما شدہ بودند در آنجا رحلت نمودند مدت عمر شریف ایشان بہ بیست و ہفت سال رسیدہ بود تابوت مبارک ایشان را از بلدہ مذبور بدار الارشاد آوردند و در روضہ منورہ حضرت عروۃ الوثقی بیرون گنبد شریف مدفون نمودند رحمۃ اللہ تعالی علیہ رحمۃً واسعۃً تاریخ وصال ایشان را ما ناکہ افلت شمس العلوم یافتہ اند۔ العلم

ذکر حضرت امام العارفین قدوۃ العلمین صاحب کمال و تکمیل شیخ محمد اسمعیل رضی اللہ عنہ

خدمت عارف بے بدیل شیخ محمد اسمعیل فرزند دویم حضرت قیوم الوماں اند و صحبت جد

بزرگوار خود یعنی حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دریافتہ بملازمت
ایشان مستفیض گردیدہ اند و بسا فیوض و برکات از ایشان اخذ نمودہ و
بعد از ارتحال آن قبلہ ارباب کمال بخدمت والد خود حضرت قیوم
الزمان اتمام کسب باطنی نمودہ اند و باعلی درجات کمال و اکمال فائض شدہ
و عالم عالم فرو رفتگان بوادی ہوا و جہان جہان سرگردانان تیہ اغوا از آثار
تربیت و ارشاد و انوار ہدایت رشاد ایشان بہرہ ور گردیدہ و مسند ارشاد
از تمکن ایشان آباد و سلسلہ اجداد از تمکین شان قوی بنیاد کلام مبارک ایشان
مرہم دل ہای افگار است و سکوت شریف شان موجب ورود انوار و اسرار ہست
صفات حمیدہ ایشان نہ آن قدر است کہ در تقریر آید و مراتب سنیہ ایشان نہ
از ان قبیل اند کہ در تحریر گنجد قصص ورع و تقویٰ ایشان لا تعد و لا تحصیٰ علوم
و معارف والای شان از بیان مستغنی بحکم اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ شمہ از اتقای
ایشان در معرض تبیان می رود بگوش ہوش استماع نما از زبان الہام ترجمان مرشدی
و سیدی حضرت قیوم جہان مسموع دارم کہ خدمت حضرت شیخ محمد اسمٰعیل
در ایام آغاز جوانی در خدمت والد شریف خود حضرت قیوم الزمان بدار الخلافت
دہلی تشریف فرما شدہ بودند و خدمت ایشان در وجاہت و حسن ظاہری در رنگ کمال
باطنی خود بی نظیر وقت و بی بدل دہر بودند اتفاقاً عورتی از اعیان آن بلدہ مفتون ایشان
شدہ بود صبر و آرام از دست دادہ فرد

عشق با صبر کے شود ہمتا	آتش و پنبہ چون بود یک جا

از کمال بیطاقتی پردہ از روی مدعا برداشتہ مادر خود را بہ طلب داشتہ اظہار نمود کہ آتش
عشق فلان در پنبہ زار دلم افتادہ و شعلہ آن سر بلند شدہ بحدی کہ کار از اندیشہ ننگ و
ناموس گذشتہ الحال فکر وصال در حق این آوارہ نما یا رسوائی افشائی حال را آمادہ

باش ومادرش چون احوال دختر را بدین منوال یافت کیدی برانگیخت بحکم اِنَّ کَیۡدَکُنَّ عَظِیۡمٌ نزد داماد رفتہ اظہار نمود کہ دختر مرا مرضی از قسم سودا شدہ آنرا مرض کن کہ بخانہ خود بردہ علاج نمایم دختر را بہ این بہانہ از خانہ داماد آوردہ وخانہ خود را از اغیار خالی نمودہ خود بہ خدمت حضرت قیوم الزمان آمدہ عرض نمودہ کہ این مخلص مرید خاندان والاشان ایشان می باشم و دختری دارم کہ بہ سودا ابتلا شدہ میخواہم کہ داخل طریقہ عالیے کردہ شود تا بہمین بزرگان از بلیہ سودا نجات باید وچون کہ جوان است این جا بخدمت رسیدن او محال امید کہ از کمال ذرہ پروری حضرت صاحبزادہ را اذن فرمایند کہ بہ کلبہ فقیرہ رفتہ طریقہ را باو بگوید خدمت قیوم الزمان مامون از کید زنان بودند فرمودند کہ چہ مانع دارد پالکی حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل را حاضر فرمودہ ایشان را اذن نمودند کہ ہمراہ این مخلصہ رفتہ دختر او را داخل طریقہ علیہ سازآن مکارہ ایشان را تا خانہ خود بلدی اعنی واقف نمود چون بدر سرای رسیدند گفت کہ صوفیان در ہمین جا باشند وشما داخل شوید ایشان فارغ البال بدرون سرائی او شدند واین زن در عقب ایشان شد و در سرا محکم نمودہ خود قدام شدہ ایشانرا بہ حجرہ از ان سرا بردہ و فرشی مکلفی آنجا گسترہ بود ایشانرا نشانیدہ وخود رفتہ دختر را آراستہ بہ خدمت ایشان فرستاد دختر با کمال حسن و آراستگی با ہزاران غنج ودلال در حجرہ در آمد و برسم محبوبانہ خود را در آغوش ایشان انداخت وطریقہ انبساط در پیش نہاد و خدمت ایشان متحیر شدہ دریافت نمودند وآن زن اظہار نمود کہ من مدتی در آتش عشق تو در افتادہ ام وہیچگونہ خود را بشمار رسانیدن نمی توانستم باین حیلہ بخدمت رسیدہ ام ایشان علاج مگر او را بجز حیلہ ندانستند فرمودند کہ ہر گاہ ہم چو تو وحیدہ عصری مرا بخواہی من زیادہ چہ می خواہم اما مرا حاجت ضروری انسانی درین وقت غالب شدہ آبریز را بنما کہ تا از حاجت فارغ شدہ بیایم آن زن برخاستہ راہ آبریز ایشان

نمود خدمت ایشان فرمودند که آب ریزخے روم راه بام بنما آن زن راه بام را نشان داد
وخود برای آب استجا رفت که خدمت ایشان را برساند ایشان فرصت را غنیمت شمرده
بربام رفته خود را از بام به کوچه راه گذار انداخت اتفاقاً آنجائی برابر دروازه آن سرائے
بوده که صوفیان آنجا نشسته بودند به مجرد افتادن از غایت که بام بلند بود بیهوش
شدند واعضای ایشان مجروح شد صوفیان متحیر شده ایشانرا برداشته در پالگی انداخته
بخدمت والد ایشان رسانیدند چون والد ایشان از کیفیت مقدمه پرسیدند ایشان
اظهار احوال نمودند خدمت حضرت قیوم الزمان شکرانه لله جلشانه بتقدیم رسانیدند
که حق سبحانه از کمال کرم خود فرزند ایشانرا قوت پرهیز داده از بلیه کید زنان محفوظ
داشت ازین جا پایه پرهیز ایشانرا باید دریافت وازان پی به کمالاتی که متفرع بر تقوی
است باید برد وعلمیت ایشان به پایه مولویت رسیده بود واشعار رنگین دارند
دیوانی جمع نموده اند وتخلص ایشان عاشق است در رنگ برادر بزرگ ایشان
شیخ ابو القاسم که تخلص اوشان فائق بود در مدح اجداد مبارک خود بسیار مضمون
های عالی بسته اند وفردی چند از اشعار ایشان رونق ده این اوراق میگردد نظم

آبرو گر طلبی گیر قوی پیشهٔ ما صحبت گلشن ما بوی جدائی ندهد	روبهی گر گذرد شیر کند بیشه ما کنده شد بیخ جدائی ز رگ و ریشه ما

ونیز این فرد از فرموده ایشانست فرد

در دما را بر کعبه مقصود بس است	عینک دیده دل داغ نمک سود بس است

ونیز این فرد فرموده ایشان است. فرد

نثار از ماه و پروین دادن گرد سرش گشتن	چو عاشق کرده ام هر شب من این تعلیم گردون را

دار الارشاد ایشان در اطراف واکناف عالم منتشر شده بود وعزیزانی بسیار از ایشان
بروے کار آمده خصوصاً مشعر کمالیت ایشان آنکه مثل حضرت قطب

الاقطاب غوث الاحباب قیوم دوران محبوب سبحان کاشف الاسرار والعلوم حضرت حاجی غلام محمد معصوم فرزندے از ایشان بوجود آمد کہ قایم مقام اجداد کبار خود شدند و در رنگ حضرت مجدد الف ثانی و حضرت عروۃ الوثقیٰ بمراتب والا رسیدند چنانچہ در منتخب ششم بیان احوال ایشان خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ و خدمت حضرت شیخ محمد اسمٰعیل را امام العارفین خطاب است چہ در وقت خود مقتدای عرفای زمان بودند لہذا ملقب بامام العارفین شدند خدمت حضرت قیوم الزمان کہ شیخ و والد ایشانند در سایر فرزندان و مجازان ایشان را ممتاز دانستہ در حیات مبارک خود مجازان وغیرہ مریدان را حوالہ ایشان نمودہ اند چنانچہ در مکتوبے کہ در جواب عریضہ ایشان نوشتہ اند تصریح بران فرمودہ اند

ھذا مکتوبہ الشریف

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ مکتوب مرغوب نور چشمی رسیدہ ساخت حمد اللہ سبحانہ کہ بعافیت اند و آنکہ تفقد دوستان دور افتادہ فارغ نہ از دخول بلدہ کابل و کرم ہای یاران نوشتہ بودند بوضوح انجامید حضرت حق سبحانہ یاران را جزای خیر دہاد و بعضی دیگران کہ چیز ہای غریب بیان می کنند نوشتہ بودند مطالعہ آن سبب فرحتی فراوان گردید اگر استقامت آن جماعت معلوم می کنند و احوال آن ہا بے شبہہ بحصول پیوستہ است گنجائش دارد کہ اجازت ارشاد بدہند و آنچہ از عدم توجہ مجازان نوشتہ بودند و چیزہاے دیگر بآن منتظم بود فقیر بآواز بلند می گویم کہ ہمہ یاران چہ مجازان چہ غیر مجازان ہمہ از شما توجہی گرفتہ باشند و از جانب فقیر ہم ہیچ ملاحظہ درین باب نکنند کہ ہمیشہ مرضی فقیر ہمین است دیگر از نسبت ہای خاص الخاص کہ نوشتہ بودند امیدوار باشند فقیر ہیچ چیز از شما دریغ نداشتہ و نخواہد داشت امید کہ نسبت خاص الخاص بحصول انجامیدہ باشد ہر چند علم بہ نسبت نباشد چہ حصول دیگر است و علم

بان

چیز دیگر مشتان ما بینها فقیر درین روزها بسیار خوب است پا پیاده بمسجد می رود و می آید لیکن یک قسم ناتوانی در پای و زانو هست حق سبحانه آن را نیز دفع خواهد کرد ان شاء الله تعالی مکاتیب شما رسید خوشوقت ساختند و السلام آن قدر محبت و محویت بو الد خود که شیخ و مقتدای ایشان بودند داشتند که ما فوق آن متصور نه باشد لهذا ابیشتر از همه اخذ فیوض نمودند چه مدار فیض این طریقه به محبت شیخ مقتدا است چه مرید بقدر محبت اخذ فیوض از باطن مرشد می نماید خدمت مرشدی و سیدی حضرت قیوم جهان در مدح جد خود که حضرت امام العارفین اند چنین می فرمایند نظم

مدح من کلام حضرت قیوم جهان

دلا چه گوشه نشینی ز دیدن گلزار — بیا به سیر گلستان که آمدست بهار

چه بسته تو درین موسم بهار زبان — بگو چو طوطی شیرین بیان شکر گفتار

بمدح اهل ولایت زبان خود کن باک — بوصف اهل صفا صاف ساز این منقار

بمدح قدوه اقطاب شیخ اسمٰعیل — نما ترنم رنگین که سامع اند خیار

جمال اهل حقیقت کمال مجد و علی — چراغ نور طریقت به مجلس ابرار

امام سرور عشاق عارفان زمان — ظهور شمس هدا برگزیده جبار

گرفته است از و افتخار قطبیت — ولایت است از و در جهان به استشهار

دلش چو منبع اسرار فیض ربانی است — جبین او شده بی شبهه مظهر انوار

غلام همت آن قطب شد صفی که دلش — شدست مطلع انوار و مصدر الاسرار

و عمر مبارک ایشان از حدود سبعین تجاوز نمود قریب ثمانین رسیده بتاریخ کذا از این عالم پر ملال انتقال فرمودند اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن مجازان ایشان بسیار اند اما در کتب مقامات مذکور نشده لهذا از ذکر آنها تقاعد نمود و اختصار بذکر فرزندان ایشان نمود رضی الله عنه فرزندان گرامی ایشان که بدرجه کمال رسیده اند یکی حضرت

شاہ محمد صبغۃ اللہ کہ ارشاد ایشان در نواحی کابل و پشاور بسیار بود و خلفائے صاحب کمال از ایشان بروئی کار آمدہ اند چنانچہ از انہا یکی خواجہ حسن آقا بودہ کہ در نواحی کابل در قریہ گندمی بودند و آثار ارشاد ایشان الی الیوم در خلفائی ایشان ماندہ و در ملک ماوراء النہر و روم و بلغار خلفائی مومی الیہ منتشر شدہ و طریقہ را مروج اند اللّٰھم ثبتھم و ثبتنا علی الطریقۃ المرضیۃ یرحم اللہ عبدا قال آمینا از خدمت حضرت محمد صبغۃ اللہ پسری نماندہ یک صبیہ خلف شدہ بود آنرا امجد راقم در نکاح داشتند از ان عفیفہ یک پسری تولد شدہ میان مجددی نام دارد و الحال در قید حیات است در نواحی با وجود بصیرمی بر دع ہر کجاست خدایا بسلامت دارش ؛ مزار فیض آثار ایشان در بلدہ پشاور در باغ عبدالرحیم خان واقع است یزاد و یتبرک بہ و عبدالرحیم خان مذبور مرید ایشان بودہ بعد از واقعہ ایشان باغ را وقف مزار ایشان نمودہ و زیارت ایشان آنجا ساختہ است و فرزند ثانی حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل حضرت حاجی غلام محمد معصوم اند کہ از زمری خصوصیات ایشان بالا ذکر شدہ و منتخب سادس این کتاب در ذکر ایشان و فرزندان ایشان قرار یافتہ انشاء اللہ تعالی تفصیل احوال ایشان آنجا خواہد شد :—

ذکر فرزند ثالث حضرت تاج الاولیا قیوم الزمانؓ

حضرت شیخ اہل اللہ رحمۃ اللہ نعم فرزند سیوم حضرت تاج الاولیا قیوم الزمان اند باعلی مراتب کمال فائض بودند و در خدمت والد ماجد خود و استرضای ایشان حریص مے بودند علم و عمل و شائستگی و نکتہ دانی و استغنا از مخلوق و کمال تمکین و ثبات شیوہ مرضیہ ایشان بودہ والد ماجد ایشان می فرمودند کہ فرزندی میان اہل اللہ صابر و شاکر است با کفار نانک پرستان ہمراہ شمشیر خان افغان یک جا شدہ جہاد فی سبیل اللہ

نمودہ

نموده اند وشمشیر خان مذبور شہید شد وایشان کفار بسیار را بدست مبارک خود بہ قتل رسانیدہ اند وکلمہ حق را ہر جا بے تحاشی ادامی نمودند ودر آخر عمر شریف از دار الارشاد بدار الخلافت بطریق سیر تشریف فرما شد آن جا رحلت فرمودند اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ تابوت ایشان را از آنجا بدار الارشاد آوردند ودر روضہ منورہ حضرت عروة الوثقی رضہ مدفون شدند مدت عمر ایشان پنجاہ سال بودہ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً ۔

ذکر فرزند رابع حضرت قیوم الزمان مخدوم زادہ صغیر

شیخ یحیی نام مبارک ایشان رحمۃ اللہ است ارشاد ایشان در نواحی کابل بسیار شدہ بود ومردم بیشمار از ایشان بدرجہ کمال بد اکمال رسیدہ می آرند کہ چون ایشان تولد شدند مقارن آن ایام ماہ رمضان آمد تمام آن ماہ را روزہ داشتند چہ در ایام آنماہ شیر می نوشیدند بعد از شام خواہش شیری می نمودند مناقب ایشان بسیاست امابہمین قدر اکتفا نمودکہ القلیل یدل علی الکثیر

ذکر اسامی خلفائے تاج الاولیا حضرت قیوم الزمان رض

سوائے فرزندان سائر مجازان بسیار از خدمت حضرت قیوم الزمان بروے کار آمدہ اند اما آنچہ میان سفر احمد صاحب معدن الجواہر بطریق صہ بیان کردہ سیزدہ نفر را مجاز فرمودہ اند از انہا یکی خود مصنف معدن الجواہر کہ برکات معصومی نیز تصنیف اوست در ہر دو کتاب نسبت خود را بایشان ظاہر نمودہ وخود را از ایشان مجاز قرار دادہ واین عزیز ہم خواہر زادہ وہم داماد حضرت قیوم الزمان است وبسیار اطلاع در احوال ایشان دارد و بسیار وصول فیوض وبرکات از ایشان در حق خود بیان نمودہ کہ از مطالعہ کنندگان آن کتب صدق این مقال پوشیدہ نیست وشیخ زین العابدین مشتہر میان نقیر اللہ برہان پوری نیز مجازان از ایشان است وشرافت پناہ میر عزیز وشرافت پناہ میر محمد غنی ومشیخت پناہ شیخ ابو نصر سلطان پوری وشیخ محمد رفیع کابلی

وشیخ عبد اللطیف کابلی وشیخ ملا محمد شوق کابلی وشیخ فقیر اللہ شکر دربرہ از قریہ یعقوب ترکمان وحافظ محمد نظام کابلی وصوفی الف بلخی وصوفی محمد کابلی رحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ و خدمت حضرت قیوم الزمان را پنج برادراند کہ ہمہ آنہا بدرجات کمال واکمال رسیدہ اند وآز خدمت والد خود مجاز اند چنانچہ در اسمائی خلفائی حضرت عروۃ الوثقی رض آسامی خصوصیات ایشان رمزی رفتہ اینجا تفصیل احوال آنہا بہ طریق ایجاز مے شود

تذکرہ دہم از منتخب خامس در ذکر فرزند ثانی حضرت عروۃ الوثقیٰ نام او محمد حجۃ اللہ معروف بہ نقشبند ثانی قدس سرہ السامی

خدمت ایشان جامع بودند در علوم ظاہری وکمالات باطنی تبیین احوال ایشان مستحق کتاب علحدہ است اینجا بہ قدری اکتفا رفتہ تولد ایشان در شہر ذیقعدہ یکہزار وسی وچہار ہجری اسم مبارک ایشان محمد نقشبند قدس اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس ولادت ایشان بہ قرب واقعہ ارتحال حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در بلدہ طیبہ دار الارشاد واقع شدہ مے آرند خدمت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بوالد ایشان حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ بودند کہ این فرزند تو کہ در حمل است صاحب معارف واسرار والا واز عجائب روزگار خواہد شد فوقع کما بشر رضی اللہ عنہ حجت اللہ لقب ایشانست ومنصب خلت بہ ایشان رسیدہ چنانچہ از فحوائی عریضہ ایشان کہ بہ طرف والد خود نوشتہ اند استنباط می شود **ہذا ہو** قبلہ عالم وعالمیان سلامت درین دو سہ روز آنقدر شمول عنایات ومواہب وعطیات الٰہی جل شانہ در بارہ خود احساس نمود کہ شمہ از آن بیان را بر نتابد علی الخصوص درین نزدیکی آنقدر بدقائق اسرار خلت نواختند وبآن سربلند نمودند کہ تفصیل آن از حیطہ بیان خارج است وموافق آن بالہامات بزرگ سرافراز گردید دیروز بعد از نماز عصر متوجہ حال خود گشت ہمان اسرار واجب

الاستتار بہ قوت وغلبہ تمام ظاہر شدن گرفت وعجائب غنج ودلال درمیان آوردند درین اثنا الہم ساختند کہ خدائی تعالیٰ پیش آمدہ است احساس نمود کہ ہمان بالاخانہ باخیر وبرکت گویا نزول بلاکیف باعظمت وکبریائی واقع شدہ وخصوصیاتی کہ باین بندہ عاجز درمیان آمد نتوان گفت کہ لاعین رأت ولا اذن سمعت یضیق صدری ولا ینطلق لسانی زیادہ برین جرأت نمی تواند نمود اطلاق این قسم الفاظ بر آن حضرت از تنگی میدان عبارت است ومصروف از ظاہر است والا فہو سبحانہ منزہ عن الزمان والمکان والنقائص کلہا سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین مدت عمر شریف ایشان ہشتاد ویک سال شب بیست نہم محرم الحرام لیلۃ الجمعہ سنہ ہزار وصد وپانزدہ ہجری برحمت پیوستند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مزار فیض آثار ایشان واقع دار الارشاد متصل باغ فتح تاریخ وصال ایشان را یافتہ اند نور محض بود واز ایشان سہ فرزند خلف شدند اکبر آنہا شیخ ابو العلی رضؓ کہ فرزند ایشان میان محمد زبیر بودہ است وفرزند ثانی حضرت حجت اللہ شیخ محمد اند سہ چہار سال بعد از وفات والد خود رحلت نمودند درگنبد والد خود مدفون شدند شیخ محمد کاظم فرزند ثالث حضرت محمد حجت اللہ اند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین :-

نور محض بود ۱۱۱۵ھ
نور محض الله ... تاریخ ... ایشان ...

تذکرہ سیاس از منتخب خامس ذکر فرزند سیوم حضرت عروۃ الوثقیٰ رضؓ شیخ محمد عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدمت ایشان باعلی درجات علوم ظاہری ومعارف باطنی ممتاز بودند ولادت باسعادت آن قبلہ ارباب ارادت ماہ شہر رجب المرجب سنہ یکہزار وسی وہشت اتفاق یافتہ می نویسند نقل از زبان حضرت خازن الرحمۃ کہ روز ولادت این مخدوم زادہ بقرب مکان ولادت او فرشتہ می خواند وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا ؁ ومحاسن اخلاق ومکارم اوصاف ایشان زائد التحریر است

می آرند که خدمت مولنا عبد الحکیم بخدمت حضرت عروة الوثقیٰ تشریف آورده بودند اتفاقاً
استفسار نمودند که دل پارچه گوشت است چه طور ذاکر میگردد و خدمت این مخدوم زاده حاضر
بودند و در آن ایام در جوانی هفت و هشت سالگی بودند بی تامل فرمودند که زبان نیز پارچه
گوشت است بقدرت خدا چگونه گویا و ذاکر است دل چرا گویا و ذاکر نباشد اهل مجلس همه
جواب شافی از ایشان با وجود کودکی شنیده متحیر ادراک ایشان شدند خدمت حضرت
قیوم الزمان در وصف این برادر خود می فرمودند که اخوی مرحومی حافظ و فاضل و حاجی
و عارف و سخی و ولی و متقی و مقبول حضرت عروة الوثقی رض و عاشق جمال جناب ایشان
بود می نویسند که حفظ کلام مجید در یک ماه نمودند و آن ماه روزه بود هر روز یک سیپارا
یاد فرموده شب در تراویح می شنوانیدند می آرند که این مقدمه در کشتی بوده چه به سفر حج تشریف
می بردند و ماه مبارک در کشتی واقع شد هر روز یک سیپاره یاد نموده به شب در تراویح
مے خواندند کشف ایشان به نوعی بوده که آنچه در عالم میگذشت بایشان معائنه می شد
از نود بار شده بخدمت حضرت عروة الوثقی التجا آوردند تا از آنجا ایشان زاکشیدند کذا لکه
مینویسند تمام بدن ایشان حکم چشم گرفته بود و هر جزو بدن مبارک ایشان در رنگ
چشم بینا بود و این معامله تا مدت حیات ایشان بوده جلد اول مکتوبات معصومے
که مسمی بدرة التاج است جمع ایشان است و رساله یاقوتیه به عبارت عربی تصنیف
ایشانست که در واردات حرمین الشریفین از احوال والد خود جمع کرده اند بعدهٗ
بامر ایشان ملا شاکر ولد مولنا بدرین بعبارت فارسی نقل فرموده تا کثیر النفع باشد
تفصیل احوال ایشان در برکات نوشته است ان شئت فارجع الیه می آرند
که قریب ایام وصال بدار الخلافت تشریف برده بودند بعد از رجوع در سرائے
سنبهالکه که مابین کنور پانی پت است و در همین منزل واقعه حضرت خازن الرحمة شده بود و
ایشان نیز بدان منزل رحلت نمودند روز جمعه بود سؤال نمودند که وقت نماز شده آخوند

(interlinear note over سنبهالکه line: ۱۲ تشریف کرهند بستنے در)

وبرد العيش بعد الموت ولذة النظر الى وجهك والشوق الى لقائك في غير ضراء مضرة ولا فتنة مضلة واعوذ بك ان اظلم او اظلم او اعتدي او يعتدى علي او اكتسب خطيئة او ذنبا لا تغفره اللهم فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة ذا الجلال والاكرام فاني اعهد اليك في هذه الحياة الدنيا واشهد

نصيح	ناصح	وكيل
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
كفيل	شفيق	مقيم السنة
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
روح القدس		روح الحق
صلى الله عليه وسلم		صلى الله عليه وسلم
القسط	كاف	مكتف
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
مبلغ	شاف	واصل
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
سابق	سائق	هاد
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
مقدم	عزيز	فاضل
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم

وكفى بالله شهيدا فاشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له الملك وله الحمد وأنت على كل شيء قدير وأشهد أن محمدا عبدك ورسولك وأن الجنة حق والنار حق والساعة آتية لا ريب فيها

مُفَضَّلٌ	فَاتِحٌ	مِفْتَاحٌ	مِفْتَاحُ الرَّ…
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ	عَلَمُ الْإِيمَا…
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
عَلَمُ الْيَقِينِ	دَلِيلُ الْخَيْرَاتِ
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
مُصَحِّحُ الْحَسَنَاتِ	مُقِيلُ الْعَثَرَاتِ
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
صَفُوحٌ عَنِ الزَّلَّاتِ	صَاحِبُ الشَّفَاعَةِ
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
صَاحِبُ الْمَقَامِ	صَاحِبُ الْقَدَمِ
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم
مَخْصُوصٌ بِالْعِزِّ	مَخْصُوصٌ بِالْمَجْدِ
صلى الله عليه وسلم	صلى الله عليه وسلم

وأنك تبعث من في القبور وأنك إن تكلني إلى نفسي تكلني إلى ضعف وعورة وذنب وخطيئة وإني لا أثق إلا برحمتك فاغفر لي ذنوبي كلها إنه لا يغفر الذنوب إلا أنت وتب علي

وجعلت ... ان تلهمني كتابك ... بحفظه ... وعلمتني ... وان ترزقني ... تلاوته على النحو الذي يرضيك عني اللهم بديع السموات والارض ذا الجلال والاكرام والعزة التي لا ترام

لى مجلي الظلمة   اللهم صل على مولى النعمة
اللهم صل على مؤتي الرحمة ، اللهم صل
لى صاحب الحوض المورود   اللهم صل على
صاحب المقام المحمود   اللهم صل على صاحب
اللواء المعقود   اللهم صل على صاحب
المكان المشهود   اللهم صل على الموصوف
بالكرم والجود   اللهم صل على من هو في
السماء محمود وفي الارض محمد ، اللهم
صل على صاحب الشامة   اللهم صل على
صاحب العلامة   اللهم صل على الموصوف
بالكرامة   اللهم صل على المخصوص بالزعامة
اللهم صل على من كان تظله الغمامة   اللهم
صل على من كان يرى من خلفه كما يرى من امامه

اسألك يا الله يا رحمن بجلالك ونور وجهك ان تنور بكتابك بصري وان تطلق به لساني وان تفرج به عن قلبي وان تشرح به صدري وان تستعمل به بدني

فإنه لا يغفر الذنوب [illegible] ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم اللهم إني أتوب إليك من المعاصي لا أرجع إليها أبدا اللهم مغفرتك أوسع من ذنوبي ورحمتك أرجى عندي من عملي اللهم إنك عفو تحب العفو فاعف عني اللهم أغنني بحلالك عن حرامك وأغنني بفضلك عمن سواك اللهم [illegible]

اللهم صل على الشفيع المشفع يوم القيمة ٤٢
اللهم صل على صاحب الضراعة اللهم صل
على صاحب الشفاعة اللهم صل على صاحب
الوسيلة اللهم صل على صاحب الفضيلة
اللهم صل على صاحب الدرجة الرفيعة
اللهم صل على صاحب الهراوة اللهم
صل على صاحب النعلين اللهم صل على
صاحب الحجة اللهم صل على صاحب
البرهان اللهم صل على صاحب السلطان
اللهم صل على صاحب التاج اللهم صل
على صاحب المعراج اللهم صل على صاحب
القضيب اللهم صل على راكب النجيب
اللهم صل على راكب البراق اللهم صل

وعلى

سجاول بعرض رسانید که وقت است چون دست بتکبیر بر می داشتند گفتند السلام علیکم یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم و هر دو دست بسر گذاشتند بعده نیت نماز فرموده در سجده جان بحق تسلیم نمودند انا لله وانا الیه راجعون مدت عمر شریف چهل و چهار یا چهل و پنجسال شده بود در هم شهر ربیع الاول سنه یکهزار و هشتاد و سه رحلت نمودند در تاریخ ایشان قطعه گفته اند از هر مصراعی اگر تمام حروف را بشماری سال انتقال را بیابی

قطعه

تا شد ز میان دیدهٔ ارباب طلب	احمد قدر آن محمدی المشرب
پوشیده فلک جامهٔ ماتم زده گان	واز نالهٔ شده روز محبان چون شب

تابوت ایشان را بدار الارشاد بردند و داخل قبهٔ شریف حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه متصل قبر مبارک دفن نمودند خدمت ایشان را سه فرزند خلف شدند اول شیخ محمد هادی و فرزند ثانی شیخ محمد پارسا و فرزند ثالث ایشان شیخ محمد صالح رحمهم الله

تذکرهٔ ثامن از منتخب خامس در ذکر فرزند چهارم حضرت عروة الوثقی رضی الله عنه شیخ محمد اشرف قدس سره

خدمت ایشان باعلی درجات کمال و اکمال ممتاز بودند و اکتساب کمالات از خدمت والد ماجد خود نموده اند و از نسبت های خاصه ایشان بهره کلی یافته مجاز و ممتاز گردیدند ولادت کثیر السعادت آن قبله ارباب ولایت در سنه هزار و چهل و سه هجری در بلده دار الارشاد سرهند اتفاق افتاد کسب علوم ظاهری بعد از حفظ کلام مجید بخدمت عم عالی مقدار خود حضرت خازن الرحمة رضی الله تعالی عنه نموده اند و تحصیل انواع علوم عقلیه و نقلیه از ایشان فرموده و بعضی نزد مولانا بدر الدین سلطانپوری و تفسیر بیضاوی را تیمنا از خدمت والد خود حضرت عروة الوثقی خوانده اند خوارق و تصرفات

از دو مصرع اول قطعه ۱۰۸۳ برآید

سجاول بعرض رسانید که وقت است چون دست تکبیر برمی داشتند گفتند السلام علیکم یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم و هر دو دست بسر گذاشتند بعده نیت نماز فرمودہ در سجده جان بحق تسلیم نمودند انا لله وانا الیه راجعون مدت عمر شریف چهل و چهار یا چهل و پنجسال شده بود در دهم شهر ربیع الاول سنه یکهزار و هشتاد و سه رحلت نمودند در تاریخ ایشان قطعه گفته اند از هر مصراعی اگر تمام حروف را بشماری سال انتقال را بیابی قطعه

تا شد ز میان دیدهٔ ارباب طلب	احمد قدر آن محمدی المشرب
پوشیده فلک جامهٔ ماتم زده گان	وز ناله شده روز محبان چون شب

تابوت ایشان را بدار الارشاد بردند و داخل قبه شریف حضرت عروة الوثقیٰ رضی الله تعالیٰ عنه متصل قبر مبارک دفن نمودند خدمت ایشان را سه فرزند خلف شدند اول شیخ محمد هادی و فرزند ثانی شیخ محمد پارسا و فرزند ثالث ایشان شیخ محمد سالم رحمهم الله

تذکرهٔ ثامن از منتخب خامس در ذکر فرزند چهارم حضرت عروة الوثقیٰ رضی الله عنه شیخ محمد اشرف قدس سره

خدمت ایشان باعلی درجات کمال و اکمال ممتاز بودند و اکتساب کمالات از خدمت والد ماجد خود نموده اند و از نسبت هائی خاصه ایشان بهره کلی یافته مجاز و ممتاز گردیدند ولادت کثیر السعادت آن قبله ارباب ولایت در سنه هزار و چهل و سه هجری در بلده دار الارشاد سرهند اتفاق افتاد کسب علوم ظاهری بعد از حفظ کلام مجید بخدمت عم عالی مقدار خود حضرت خازن الرحمة رضی الله تعالیٰ عنه نموده اند و تحصیل انواع علوم عقلیه و نقلیه از ایشان فرموده و بعضی نزد مولانا بدر الدین سلطان پوری و تفسیر بیضاوی را تیمنا از خدمت والد خود حضرت عروة الوثقیٰ خوانده اند خوارق و تصرفات

ایشان مستغنی از بیان است می نویسند منقول از حضرت قیوم الزمان کہ والد مارا
دخول مقامی از مقامات قرب متمنا بود در روز تولد این برادر آن متمنا بحصول پیوست
و خدمت ایشان در حسن ظاہری نیز درجہ کمال داشتند و تمام مشابہتہ در صورت بوالد
خود داشتند می آرند کہ خدمت والد ایشان رامحبت کلی بایشان بودہ می نویسند کہ
خطاب ایشان بُرھان اللہ رحمہ بود چہ باین لقب از جناب قدس خداوند ملہم
شدہ باشند عمر مبارک ایشان ہفتاد و پنج سال شد وقت رحلت باین کریمہ متکلم شدہ
جان دادند وھو حسبی و نعم الوکیل شب بیست و ہشتم صفر المظفر کہ روز آن عرس
جناب مجدد الف ثانی باشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنہ ہزار و صد و ہژدہ وقت
سحر جان بحق تسلیم کردند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن در تربہ شریف حضرت
عروۃ الوثقیٰ رحمہ مدفون شدہ اند و فرزند ایشان چہار اند اول شیخ محمد جعفر دوم
شیخ محمد حیات سیوم شیخ محمد مراد اللہ چہارم میاں شاہ اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

تذکرہ سبع از منتخب خامس در ذکر فرزند پنجم حضرت عروۃ الوثقیٰ شیخ محمد سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

خدمت ایشان صاحب درجات والا و کمالات علیا بودند وجود شریف ایشان آیتے
بود از آیات ایزدی و رحمتی بود از رحمت ہائی صمدی ترویج شریعت شعار ایشان بودہ و
تخریب بدعت کار ایشان شدہ ارشاد ایشان آن قدر وسیع شدہ کہ جہان بر مرشدان
مبتدع تنگ گردید چہ ایشان از خدمت والد خود برائی ترمیت سلطان وقت در دار
السلطنت می بودند اُمرا و سلاطین زمان ہمہ در فرمان ایشان بودند می آرند ولادت
باسعادت ایشان در شہور سنہ ہزار و چہل و نہ ہجری در بلدہ طیبہ دار الارشاد سرہند
وقوع یافتہ و نیز ہمان بشارت کہ در احوال تولد حضرت مروج الشریعت ذکر یافتہ ہمان
بشارت از جناب حضرت خازن الرحمت رضی اللہ عنہ در حق ایشان منقول

شدہ کہ ملکی را دیدند کہ وقت ولادت ایشان آیہ کریمہ وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ
وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا می خواند چون بسن تدریس رسیدند بعد تلاوت کلام مجید علوم عقلیہ و نقلیہ را از خدمت
عم خود خواندند و در اندک مدت در علوم کثیرہ ممتاز شدند و کسب باطنی از خدمت والد ماجد
خود حضرت عروۃ الوثقیٰ نمودند و باعلیٰ درجات رسیدند و عالمی از نور فیوض و برکات باطنی
ایشان منور شدمی نویسند کہ چون ایشان برائی تربیت سلطان زمان اورنگ زیب عالم
گیر از خدمت والد خود مامور شدند و بدار السلطنۃ رسیدند بدروازہ شہر تصاویر خصوصاً
صورت دو پیل مست بودہ کہ بر پشت آنہا صورت دو پہلوان مہیب کشیدہ بودند ایشان
بدروازہ اندرون نشدند تا آن صورت را منہدم نکروند و انواع بدعت کہ در آنوقت بود بہ
اول صحبت با سلطان ہمہ را از قلمرو سلطنت او موقوف کنانیدند و دین اسلام آن قدر
در بلدان ہند قوت پذیرفت کہ ہیچ وقت مثل آن نشدہ بود و اہل بدعت ذلیل و خوار شدند و
ہیچ جا در بلدان ہند رواج آنہا نماند نیز نوشتہ اند کہ وقتی در آن ایام بادشاہ ایشانرا در
باغ خاص دعوت کرد درمیان آن باغ حوضی بود کہ بکمال زینت ترتیب یافتہ و در آن صورت
ہائی ماہی از طلا درست نمودہ و چشم ہائی آنہا را از جواہر و الماس ساختہ بودند و جہت جلوس
ایشان فرش برکنارہ ہمان حوض انداختہ بودند چون خدمت ایشان با سلطان برائی
جلوس بر آن مکان رسیدند اول امر فرمودند کہ آن ماہی ہائی طلائی را شکستہ از آنجا دور
کردند بعدہ جلوس نمودند و سلطان از انجا کہ بہرہ ولایت یافتہ بود ازین امور ایشان محظوظ
مے شد و شکر الٰہی بتقدیم می رسانید کہ در عصر من این نوع مردمان پیدا می شوند و رجوع
خلایق آنقدر شدہ بود کہ روزی بادشاہ زادہ محمد اعظم شاہ بخدمت ایشان برائی توجہ می آمد آن
قدر ہجوم خلایق بدروازہ ایشان بود کہ از ہجوم دستار از سر بادشاہزادہ افتاد و بمشقت تمام
دخول میسر شد و بخدمت ایشان رسیدہ توجہ شریف حاصل نمود چون بخدمت سلطان رسید
واحوال ہجوم خلق بعرض رسانید والد شراز ین سخن بسیار محظوظ شد کہ الحمد للہ کہ درین

نوع مردم اهل الله درین زمانه که سلاطین را بدر آنها بدین مشقت راه حاصل می شود
و خدمت ایشان آنقدر در تعظیم اخوان خود می کوشیدند و حقوق را مد نظر داشتند که روزی
همین شاهزاده مذبور دعوت ایشان نموده بود و یکی از برادران ایشان که بعمر از ایشان کلان تر
بوده حاضر بودند با ایشان بدعوت رفته بود چون طعام رامی آوردند بادشاهزاده افتابه
دلگن بدست خود گرفته برائے شستن دست ایشانان آمد ایشان از دست او افتابه و
لگن گرفته اوّل دست برادر بزرگ خود را شستند باز آفتابه و لگن را به شاهزاده گذاشتند
که دست ایشانرا و باقی مخدوم زاده گانرا شست این از کمال بی نفسی و حق پرستی ایشان هم
دلالت میکند مدت عمر شریف ایشان چهل و هفت سال شد در سنه هزار و نود و شش هجری
ازین دار پر ملال انتقال نمودند اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ تاریخ وصال ایشانرا یافته اند هی ہے
ستون دین افتاد روضه مبارک ایشان در بلده دار الارشاد سرهند واقع است ـ
طوبی لمن زادها از خدمت ایشان هشت فرزند خلف شدند سه ازان در حضور ایشان
بدرجه کمال رسیدند و پنج از ایشان خورد مانده بودند از سه فرزندان کلان ایشان اول شیخ
محمد اعظم قدس سره ثانی شیخ محمد حسین قدس سره ثالث شیخ محمد شعیب قدس سره

تذکرهٔ عاشره از منتخب خامس در ذکر فرزند هشتم حضرت عروة الوثقی شیخ محمد صدیق رضی الله عنهما

خدمت ایشان اصغر اخوان خود اند چون فرزندی که در شیخوخیت متولد شود در نظر والد محبوب میباشد انان
جهت محبوب والدین خود بودند و خدمت حضرت عروة الوثقی بر کمالی که فرزندان کلان خود را به
بشارت داده اند ایشانرا نیز بشارت داده اند و لادت کثیر السعادت آنقدوة ارباب ارادت در شهور
سنه هزار و پنجاه و نه در بلده دار الارشاد واقع شده تعلیم علوم عقلیه و نقلیه در اندک مدت نموده بخدمت
والد خود به سلوک مشغول شده اند چون عمر مبارک ایشان به حد بلوغ رسید و کسب باطنی ایشان نیز مقارن آن
با تمام انجامید در سن سیزده سالگی مبشر بوصول ولایت احمدی شدند هر چند که قبل بر آن به چند سال

در طفولیت از سرور دین و دنیا بشارت این دولت یافتہ بودند خدمت حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالی عنہ ایشانرا کامل و مکمل دیدہ اجازت کاملہ در رنگ دیگر فرزندان عنایت فرمودہ اند می آرند کہ در صورت ایشان مشابہت تام بحضرت والد خود داشتند علی الخصوص جبہہ و ابرو و چشم و بینی ایشان مشابہت بسیار داشت می آرند کہ اکثر مرض بہ ایشان حایل میشد درین بسیار شاکر می بودند و اکثر عمر مبارک ایشان در پرہیز گذشتہ است چہ از اطعمہ لذیذہ و فواکہ و غیرہ اشیای مرغوبات طبعی تناول نمی نمودند می فرمودند کہ پرہیز کہ برائی خوف مرض کردہ شود خیلی تصفیہ باطن می نماید چہ ازین ممر در دل خطور ریاضت نمی آید کہ بہ عجب کشد روز آخر عمر شریف در دار السلطنۃ دہلی تشریف فرما شدہ بودند و محمد فرخ سیر کہ بادشاہ وقت بود مرید ایشان بود وصال ایشان پنجم شہر جمادی الاول سنہ ہزار و صد و سی و یکم ہجری در دار السلطنۃ مذبور رو نمود از آنجا تابوت شریف ایشان را بدار الارشاد آوردند و قبہ مبارک و روضہ علاحدہ متصل روضہ حضرت عروۃ الوثقی رض ساختہ اند مدفن ایشان آنجا قرار گرفتہ بزاردیتبرک بہ رضی اللہ تعالی عنہ از خدمت ایشان دو فرزند خلف شدند اول شیخ محمد مہدی و ثانی شیخ محمد عبد الباقی رحمۃ اللہ علیہما مخفی نماند کہ خدمت حضرت عروۃ الوثقی رض را شش صبیہ بودند و از ہر شش پسران ایشان نیز صبیات بودند و ہمہ این صالحات بدرجہ ولایت مشرف شدہ صاحب کشوف و کرامات ظاہرہ و خداوند معارف و خوارق باہرہ اند کہ تفصیل آن موجب تطویل می شود رحمہن اللہ تعالی رحمۃ واسعۃ چون تسوید این منتخب در رود یا وقوع یافتہ و صعوبت کشتی مانع تفصیل احوال حضرات خمسہ از فرزندان حضرت عروۃ الوثقی رض شدہ ازین ممر کوتہ اندیشی گمان نبرد کہ راقم نسبت باین اکابر کم عقیدہ یا بی اطلاع از احوال ایشان بودہ خدا جل شانہ گواہ است کہ فقیر ہر یکی از فرزندان حضرت عروۃ الوثقی را بہ مرتبہ معتقدم و ہر یکے را بتدریج بعد ہم دیگر چنانچہ ذکر شد ردیف ہمدیگر میدانم و امید استمداد

از ارواح طیبہ ایشان در حصول نسبت ہائی خاصہ این اکابر می نمائیم۔ **فرد**

یقین عذرم بزرگان در پزیرند	کلان از خوردہ برخوردان نگیرند

منتخب سادس از منتخبات سبعہ در احوال حضرت قطب الاقطاب غوث الاغواث سرمست بادہ قیوم حضرت شیخ حاجی غلام محمد معصوم و قدوۃ الاولیا ملاذ الاتقیا مستغرق انوار سرمد حضرت شاہ غلام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما

مخفی نماند کہ خدمت حضرت قطب الاقطاب در سائر اولاد حضرت مجدد الف ثانی رض در زمان خود امتیاز تام بودہ و در عصر خود جامع بودند در منصب قیومیت و غوثیت و قطبیت و بہ نسبت اصالت نیز محقق چنانکہ بطور حضرت مجدد الف ثانی رض منصب قیومیت بی نسبت صاحب ممتنع الوجود است این معنی از محرمان کلام والا ایشان مخفی نیست و خدمت ایشان بہ قطب الاقطاب ملقب بودند و امام الاولیا نیز خطاب ایشان است و در رنگ جد خود قیوم الزمان کہ تاج الاولیا خطاب ایشان بود و در حق ایشان بشارات این مناصب مذکورہ قبل از تولد مبارک ایشان بسنین از حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحضرت تاج الاولیاء قیوم الزمان شیخ محمد صبغۃ اللہ شدہ بود کہ از نسل تو فرزندی عزیز الوجود تولد خواہد شد خواہ از تو بے واسطہ و خواہ از فرزندان تو بواسطہ چون آن عزیز را دریابے از ا قائم مقام من دانستہ اسم مرا بوی گذاری کہ وارث نسبت مجددی و معصومی بالاصالت وے خواہد بود و فیوض و برکات او الی یوم القیامت در اولاد و منتسبان او خواہد ماند و طریقہ علیہ اکابر را رواج دیگر خواہد افزود این مژدہ بشارت کہ در حق ایشان از جد شریف ایشان واقع شدہ در رنگ بشارتے است کہ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رض در حق شیخ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل وجود ایشان بشارت مدید عنایت نمودہ بودند خدمت مولوی معنوی در مثنوی بآن تصریح فرمودہ اند

ودرین

ودرین مجموعہ نیز در منتخب اول در احوال ایشان تفصیل آن شدہ است چون عمر مبارک ایشان بحد تعلیم رسید بدرس مشغول شدند واز انواع علوم عقلیہ ونقلیہ در اقران خود ممتاز گردیدند تا سن مبارک ایشان بحدود عشرین رسید از تحصیل فارغ شدہ بخدمت جد والای خود حضرت تاج الاولیا قیوم الزمان بحسب سلوک باطنی مشغول گردیدند در مدت قلیلہ اخذ فیوض کثیرہ کردند وبدرجہ کمال واکمال فائض شدند واز خدمت جد خود بخلافت کلی سرفراز گردیدند وعالمی از انوار ارشاد ایشان منور شدہ وطریقہ علیہ را رواج کلی بوجود ایشان حاصل گردید نسبت اجداد کبار خود با تازگی وطراوت تمام در معروض جلوہ در آوردند و ارشاد ایشان عالم گیر شدہ وبشارت موعودہ مذکورہ بحصول پیوست وبمناصب اعلی کہ رمزی ازان رفتہ سرافراز گردیدند وآن معانی را در نسخہ خود خدمت میر غیاث الدین قدس سرہ کہ یکی از خلفای جہت مندان ایشانست وبسیار عزیز الوجود وشیرین سخن بود در قصیدہ بوزن مثنوی بنظم کشیدہ اینجا نیز فردی چند ازان ایراد نمود **نظم**

ای مست شراب ناب قیوم	شد بر تو مزین اسم معصوم
ای بدر منیر چرخ باہر	سیمای ولایت از تو ظاہر
ای نیر مشرق تصوف	لامع ز تو مشعل تعرف
ای بحر تموج حقایق	مشروح تو گوہر دقایق
ای مطلع آفتاب توحید	شد مقتبس تو ماہ وخورشید
ای ابر برق گہربار	جاری ز تو بحرہای اسرار
ای عقدہ کشای مشکل دل	روشن ز تو شمع محفل دل
ای محرم راز امین عشق	پرگل ز تو گشنہ گلشن عشق
ای بلبل آشیان جبروت	منظور تو بوستان لاہوت
ای آہوی مرغزار قدسی	صحرای تو صحن عرش وکرسی

ای کوکب برج چرخ اقبال — اقطاب بخدمتت چو ابدال
ای اخترِ آسمان عرفان — روشن ز تو شمع نقشبندان
ای ملجاءِ فرقۂ طریقت — صیقل ز تو عینکِ حقیقت
ای دُرِ ثمین بحرِ پر نور — حیران ز تو صد جنید و منصور
از جذب تو ای مسیح عرفان — روشن شدہ شمع نقشبندان
از فضل تو ای محیط پر دُر — صد خسرو جام در تحیر
شد ذات تو در تمام اقطاب — در فضل و شرف چو دُر نایاب
خبران بوادی بصارت — دادند ز مولدت بشارت
جدِ تو کہ تاج اولیا بود — در وصفِ تو صد مقولہ فرمود
بر سائرِ اہل دار الارشاد — از قطبیت تو مژدہ میداد
آن مہر سپہر دین و اسلام — با خویش ترا نمودہ ہم نام
ای نام تو سرخطِ نجاتم — وی لطف تو حلِ مشکلاتم
ای مرہم داغ سوز ناکم — گلشن ز تو گشتہ مشت خاکم
زان یک نگہی تو سرفرازم — احسان ترا چہ شرح سازم
مفتاح توجہی تو لاریب — بکشائے بدل دریچۂ غیب
ای راحتِ جان بیقرارم — روشن ز تو چشم اشکبارم
ای بدرِ سرادقِ امانے — طغرائی تو خازن المعانے
ای شاہِ سراچۂ ولایت — رونق دہِ مسندِ ہدایت
ای قطب سپہر ملک جاوید — قندیل در تو رشک خورشید
ای مرشدِ راہ خرقہ پوشان — ای کہف پناہِ سینہ ریشان
ای راہ نمائی جادہ عشق — ای جرعہ فزائی بادۂ عشق

ای زبدهٔ اولیای اعظم — ای قدوهٔ اصفیای اکرم
ای منبع فیض آسمانی — ای مهبط نور لامکانی
ای بلبل گلبن عجائب — ای طوطی گلشن غرائب
ای قطب مشائخ طریقت — ای غوث اکابر حقیقت
ای مروحه نسائم غیب — ای مقتبس فیوض لاریب
سلطان سریر ملک ارشاد — قطب الثقلین شاه اوتاد
دیباچهٔ دفتر لطافت — صندوق جواهر شرافت
مفتاح عوالم در غیب — دهلیز تجلیات لاریب
دُرّ صدف خزانهٔ خویش — قطب فلک زمانهٔ خویش
سرهند ز نور تست فیروز — بیضای تو گشت عالم افروز
ظاهر ز تو جوهر کرامات — مقطوع تو عرصهٔ کمالات
این طارم نه رواق اخضر — گردیده ترا چو حلقه بر در
بر درگه انوار تو ای شاه — شیران جهان بسان روباه
عالم ز می تو مست مدهوش — شاهان بدر تو حلقه در گوش
اصحاب تو پر می وصال است — مستان ترا عجب خیال است
وه وه چه می و چه لذتست این — هیهی چه کمال قربت است این
ای مرشد راه عشقبازان — ای همدم سوز جان گدازان
مگذار چنین خراب مارا — دریاب دل کباب مارا
هرچند بدم سگی تو هستم — ای قطب زمان بگیر دستم
دل خسته قلندری گدائی — آمد بدر تو بی نوائی
با رنگ خزان و دیدهٔ تر — نومید مسازیش ازین در

تا کی غم خون خورم درین راه | دست من و دامن تو ای شاه
در چاهِ غم اسیر مگذار | رخسار مرا ز خاک بردار
در کهفِ کرم بده پناهم | بنمائی بسوئی دوست راهم
گمراه شده ام تو رهبرم شو | غمخوار دلِ مکدرم شو
محرم بحریم وحدتم کن | سرمستِ مئے محبتم کن
در بوتۂ منقل شهودم | بنمائے طلاسِ وجودم
رشحی ز رشحات فیض عرفان | افشار به کامِ تشنه کامان
زان زخم شراب شعله انگیز | در ساغرِ باطنم فرو ریز
از اشعۂ آن شراب ساغر | کن دیدهٔ باطنم منوّر
نقل است که آن امام قیوم | قطب الثقلین یعنی معصوم
روزی بجناب صبغة الله | میداد چنین بشارت آنشاه
کز آلِ تو لاے ولیئے یزدان | فرزند شود چو ماهِ تابان
کز فر و کمال بے نهایت | فیضش بجهان کند سرایت
در سکر بود بسان طیفور | در جاذبه هم عنان منصور
در عشق ز جمله پیش باشد | بوالقاسم وقت خویش باشد
در کشف کرامت آن نکوکار | گردو یم بحر راز اسرار
رونق دهد او سریر ارشاد | روشن کند او چراغ اجداد
گردد ز همه برتبه فایق | باشد بلباس قطب لایق
آفاق شود ز مقدمش نور | سرهند شود ز مرقدش طور
پس ذات ورا عزیز دارید | این اسم مرا بوی گذارید
ناگاه رسید پیک عزت | آن قطب جهان نمود رحلت

میداشت پس بعد فوت آن شاه — قیوم زمانه چشم در راه
کز رحمت عمیم واحد — آن نادره کے کند تولد
ناگه بعنایت الٰهی — بشگفت گلے ز باغ شاهی
وز خنده گلے حدیقه سرمد — تابنده چراغ شرع امجد
آمد بوجود آن فلک شان — رشک مه و آفتاب تابان
آن کاشف جمله سر مکتوم — کردش بلقب غلام معصوم
شد سال مبارکش چو عشرین — افروخت چراغ ملت و دین
تحصیل علوم شرع بنمود — انگه بسلوک سعی فرمود
در مدت کم بفضل یزدان — گردید نهنگ بحر عرفان
در جذبه ربود دل ز طیفور — در جیب شدش هزار منصور
برداشت لوائے معرفت را — آراست سریر قطبیت را
مشحون شد از دو باغ عرفان — افروخت چراغ نقشبندان
پوشید لباس احمدی را — نوشید مے محمدی را
آن بلبل علوی آشیانه — بگرفت سماع عاشقانه
گردون شده شیشه شرابش — بر کف شده ساغر آفتابش
از قلقل ختم نحن اقرب — لبریز نمود جام مطلب
یک شیشه ز جام اوست افلاک — خم خانه او برون ز ادراک
اکواب جهان پر از مے اوست — بیرون ز دو کون نشه اوست
او طرفه شرر بکام دل زد — مضراب عجب بتار دل زد
او رمز دگر بگوش دل گفت — لؤلؤئی دگر ز بحر دل سفت
او ریخت ز قطع شاه لولاک — صهبای جنون بجام ادراک

در میکدہ ہای کبریائی	نوشید شراب مصطفائی
بگرفت قبائے عشق دربر	بنہاد کلاہِ شوق برسر
بنشست بسرج رخش ہمت	رُخ کرد بسوی ملک حضرت
ناگاہ جذباتِ لایزالی	بردش بحریم بے زوالی
زد سکّہ قطبیت بنامش	ہم کرد قیوم خاص و عامش
ہم غوث و امام وقت خود شد	ہم فرد ہمام وقت خود شد
شد ملک ملک مسخّرِ او	کونین چو حلقہ بر درِ او

این منظوم بسیار طویل است قدرے ازان در تذکرہ خوارق ذکر خواہد شد کہ بدآنجا مناسبت دارد انشاء اللہ تعالیٰ اینجا قدرے ایا براحوال ایشان شد چنانچہ مشتی نمونہ خروارے گفتہ اند می آرند کہ آنقدر استغراق وحضور برایشان غلبہ داشت کہ بمحسوسات ظاہری اگرچہ در نظر ایشان می گذشت ادراک نمی فرمودند مگر از حضار مجلس ایشان رابرآن مطلع می ساخت این نقل اشارہ باین مدعا تمام بدمی آرند کہ درایام کبرسن نوعی بامراض بار و مبتلا شدہ بودند وطبیب جہت پرہیزانہ ایشان گوشت مرغ معیّن نمودہ بود وخادمی کہ در مسج معیّن وہمیشہ بجران از ازان بحضور عالی می بردروزے مرغی بیک پا چنانچہ عادت مرغان رفتہ است ایستادہ می شوند ایستادہ بود آن مروجہہ رفع مظنہ کہ ہمیشہ یک پای رابرای خود میداشت ایشان رامطلع ساخت کہ حضرت ببینید کہ مرغان این ولایت یکپا دارند خدمت ایشان دیدہ یقین وانمودہ فرمودند کہ سبحان اللہ چہ قدرت کاملہ است کہ بعضی مرغان رایکپای خلق نمودہ وما یحتاج اورا بیکپاے کفایت کردہ این از کمال استغراق وحضور ایشان مخبر است کہ تا این حداز احوال ظاہری بیخبرے بودند وتمام ہمت والای شان در امور کمال باطنی مصروف بودہ در نزد فقیر بیاض خاص ایشان است ودران از کشوف والہامات وعلوم و

معارف

معارف بنوعے تدقیقات و تحقیقات نگارش نموده اند و در صفاوت ذات و آثار و افعال
بطرز خاص خود از عبارات عالی و اشارات متعالی بیان فرموده که عقل عقیل از دریافت
آن عاجز و درک و ادراک آن قاصر و آن بیاض مبارک تمام بدستخط شریف ایشان است
و دران از الهامات و خصوصیات خود آن قدر باریک مقدمات آورده اند که ظاهر نمودن (ایراد نموده اند)
آن بیاض جز بنظر خواص از جمله محالات است مسموع از اکابر است که خدمت ایشان در
رنگ اجداد کبار خود باین الهام نیز ملهم شده اند که غفرت لک ولمن توسل بک
بواسطة او بغیر واسطة الی یوم القیمة و این الهامات بجناب حضرت مجدد
الف ثانی و حضرت عروة الوثقی و حضرت قیوم الزمان شیخ محمد صبغة
الله رضی الله تعالی عنهم شده بود و این خلف رشید به نسبت اجداد کبار بدان
ممتاز شد عادات و عبادات ظاهری ایشان تمام بمطابقت سنت واقع شده و موافقت
حضرت اجداد خود در افعال و اطوار و آثار آن قدر حریص بودند که ما فوق آن متصور
نباشد و در امورے که سنت ازان ساکت است تابع الهام بودند حتی که از
اکابر مسموع است که نوشیدن آب بے اذن الهام بایشان میسر نبود در ایامی که خدمت
ایشان بزیارت حرمین الشریفین تشریف می بردند و خدمت حضرت حجة الله
و حضرت وحدت و دیگر کبار حضرات نیز عازم آن سفر بودند چون خدمت ایشان
خوگر بملازمت جد خود حضرت قیوم الزمان بودند و صحبت دیگران بر ایشان گران
می نمود ازین ممر بجناب حضرت قیوم الزمان عرض نمودند که فقیر را سوای صحبت
حضرت صحبتی نمی سازد و باخوان و بنی اعمام حضرت درین سفر همراهم هرچند ایشانان
همه کامل و مکمل اند اما ازانکه این فدوی سوای ایشان بطرفے مد نظر ندارم و آداب صحبت
دیگران کما هو از من بوقوع نخواهد آمد بلکه حضور مجلس عالی ایشانان نیز بر من گران است
مبادا موجب آزار ایشانان شود و نقصی ازان بمن عاید شود و خدمت حضرت قیوم الزمان

فرمودند که کشف کونی را با شما همراه میسازم چه شما واین اکابر همه از آن مقام عبور نموده اید و در عرصه سفر احتیاج بدان میشود چون این نسبت ملازم شما شود همه همراهان شمارا احتیاج بشما خواهد بود چون محتاج شما شدند در بهتر رضای شما خواهند بود و خدمت ایشان مرخص شده با حضرات دیگر ملحق شدند روزی واقعه عظمی بایشان نمودند که اگر امروز کوچ نموده بدان منزل رفته شود موجب این بلیه خواهد بود آن واقعه بعینه در حفظ فقیر نمانده اما دیگر صاحب زاده گان را ظاهر بلیه با شد و حاصل آن همین است که ایشان بحضرات اعلام نمودند که امروز چنین و چنان بمن نموده اند و منع در کوچ فرموده اند حضرات فرمودند که ظاهر مقدمه بنظر نمی آید و کشوف چندان اعتبار ندارند گاهی واقع میشود گاهی واقع نمیشود و توکل بهترست القصه بعد التیا واللتی کوچ نمودند ایشان آن روز از حضرت تخلف فرموده فردای آن بایشان ملحق شدند آن واقعه بحضرات رو داده بود و موجب بسیار آزار ایشان شد بعد از آن روزانه هیچ منزل کوچ نمی نمودند که از ایشان استصواب نمی دیدند و نیز مسموع شده که در همان سفر چون کشتی ایشان بدریا قریب جده رسید گونه باد مخالف وزید و کشتی در تباهی آمد و امید خلاصی از تمام رکاب آن یکی نماند همه از همدیگر بحلی و وداع می خواستند و غوغای محشر در اهل آن مرکب افتاده بود خواص و عوام حیران و سراسیمه شده بودند و شبیه یوم ترى الناس سکارى وما هم بسكارى پرتوی انداخته بود و خدمت ایشان در آن هنگام بفراغ کلی بمراقبه و استغراق شغل داشتند یکی از حضرات ایشان را جنبانیده از کیفیت معامله با خبر کرد ایشان فرمودند که خاطر جمع دارید که ان شاء الله تعالی روز جمعه بجامع جده بخیریت نماز ادا خواهد یافت و هیچگونه مکروهی واقع نیست فوقع کما بشر رضی الله تعالی مشهور است که روزی ایشان بطواف

مشغول بودند

مشغول بودند دران اثنا سارقی بجیب مبارک ایشان دست انداخت و حال آنکه
جیب مبارک ایشان خالی بود ایشان بران مطلع شده دست او را گرفته باخود
میگردانیدند تا دوره طواف بآخر رسید و آن شخص بهیچ نوع خود را از دست ایشان
رهانیدن نتوانست لاچار خود را با ایشان گذاشت چون فارغ شدند دست او را
کشیده بگوشه بردند و خادم را فرمودند که مبلغ کذا حاضر ساخته و بدان سارق عنایت
نمودند و فرمودند که مرا شرم آمد که دست او از کیسه من خالی رود مے آرند که خدمت
ایشان برکنار دریاے اٹک منزل داشتند جهت وضو برکنار دریا آمدند خدمت
میر غیاث الدین که خلیفه جهت مند ایشان بوده و نظمی که بالا ثبت شده تصور فرموده
اوست حاضر الخدمت بود برکنار آب سنگے را با و نمودند که فارس است و خاصیت
آن دارد که ممسوس آن طلا شود اگر بکار شما است بردارید خدمت میر مذکور چون
در جذب بود موافق مذاقش نیامد و بعصائیکه در دست داشت آن سنگ را
بدریا انداخت سنان عصای او آهنے بود فی الفور طلا شد آن را نیز برآورده
بدریا انداخت خدمت حضرت قطب الاقطاب تحسین همت او کردند و طالب
صادق دانسته القاے نسبت خاصه خود بقدر استعداد او فرمودند و نیز مسموع است
که یکبار در کشتی اٹک سوار شده عبورے نمودند و دریا دران ایام در طغیان
بود و کشتی را از حدی که می برآید پایان برد آن مکان را کمالی و جلالی می نامند محل مهیب
و مهلک است چنانچه از عابران دریا پوشیده نیست ملاحان فریاد برآوردند
ایشان از استغراق باخبر شده فرمودند که چه غوغا است صورت حال بعرض آن
قدوه ارباب کمال رسانیدند ایشان فرمودند باک مدارید که فقیر ملهم شده ام
که اهل این کشتی از غرق و حرق دنیا و آخرت محفوظ اند ملاحان را از بشارت
ایشان دل قوی شده در تردد کشتی شدند ایزد تعالی خلاص آنها از غرق نموده

کشتی را با من رسانید چون از کشتی فرود آمدند شخصی از انها بعرض رسانید کہ حضرت بشارت خلاصی غرق و حرق دنیا و آخرت عنایت نمودند در حق تمام اہل کشتی در دنیا خود این مژدہ بحصول پیوست در عقبی نیز امید است کہ ثابت شود اما درین کشتی چند نفر ہندوان اند در حق آنہا این بشارت چگونہ راست آید درین مقولہ بودند کہ ہندوان مذکور آمدہ بخدمت ایشان اظہار نمودند کہ ما را اخلاص کلی حاصل شدہ بما کلمہ عرض نمایند کہ مسلمان می شویم ہمہ بخدمت ایشان اسلام آوردند حتی آرند کہ ایشان روئے مبارک خود را پوشیدہ می داشتند یا در پالکی مبارک خود ژالے میکشیدند کہ در رہگذار مبادا عدو خدا جل شانہ و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بنظر من در آید اتفاقاً اگر ہندوئی بشرف دیدار ایشان مشرف می شد و حال کلمہ می خواند و مسلمان میشد و این واقعہ بکرات وقوع یافتہ ہندوان ازین معنی باخبر شدہ از رہگذار ایشان دور می شدند و **منقول** است کہ خدمت ایشان درین فرد از دیوان حافظ اعتراض مے نمودند کہ فرمودہ **فرد**

من ازان حسن روز افزون کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را

مے فرمودند کہ باعث بر عصمت زلیخا عشق حضرت یوسف دہ شدند آنکہ موجب نقض عصمت او گردید و مے فرمودند **فرد** -

کمال حسن یوسف را چہ دانی حافظا بشنو
کہ عشق او سبب گردید بر عصمت زلیخا را

درین معنی ہم ادب جناب حضرت یوسف صدیق صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ مے ماند و ہم ادب حضرت زلیخا کہ حرم محترم اوست آن قدر در آداب انبیا می کوشیدند کہ بالاتر ازان متصور نباشد و در استماع این فرد

کہ ذکر میشود بجای اولوالعزم اولوالفضل تجویزے نمودند **فرد**

دران روز کہ فعل پسند قول || اولوالعزم را دل بلرزد زہول

می فرمودند ہرچند از عظمت کبریا جناب قدس خداوند جل شانہ مجزاست بصعوبت قیامت مشعر اما از صریح کنایہ بہتر است کہ باآداب انبیا صلوات اللہ علیہم الیق وآین کریمہ مبارک بدان دال اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنٰی اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۔ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا وَهُمْ فِیْمَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خَالِدُوْنَ لا یحزنهم الفزع الاکبر وتتلقّٰهم الملائکة هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ؕ مروی است کہ شبے خدمت ایشان در ملازمت مرشد خود کہ جدّ ایشان نیز بودند از خانقاہ معلے بدرحرم سرا تشریف آوردند از ان مکان طلب رخصت نمودند کہ بخلوت خود تشریف برند خدمت حضرت قیوم الزمان فرمودند کہ ساعتے توقف نما تا من از اندرون گردیدہ بیایم بتو حرفے دارم خدمت ایشان آن جا ایستادہ ماندو جدّ ایشان چون بحرم محترم رفتند از خاطر مبارک ایشان نسیان شد ایشان تا صبح از ان مکان بیجا نشدند بہمان ہیئت ایستادہ ماندند حتی الصبح چون جدّ ایشان برای نماز صبح برآمدند ایشان را در ہمان مکان ایستادہ یافتند معلوم نمودند کہ از ہمون وقت ایستادہ اند استفسار نمودند بعرض رسانیدند از ان وقت منتظر بودم رخصت نمودند کہ وضو کردہ برای نماز بیا و نسبت خاصہ خود را بایشان القا فرمودند بلے مریدان را بدین صفات باید بود تا از فیوضات پیر بہرہ ور گردند مشہور است کہ ہیچ بے ادبی بخدا نرسیدہ است کسانے کہ بخدمت و ادب توفیق یافتہ اند آنہا بالفیوض و برکات مستحق اند نہ غیر آنہا مَنْ خَدَمَ خُدِمَ **فرد**

ہر کہ عاشق شد اگر خود نازنینِ عالم است || نازکی کم کرد تا بد ناز مے باید کشید

تذکرہ ثانی از منتخب سادس در ذکر بعضے خصوصیات و خرق عادات جناب حضرت قطب الاقطاب حضرت حاجی شاہ غلام محمد معصوم قدس سرہ العزیز

من خرق عادات ا - چند خوارق جناب ایشان را خدمت میر غیاث الدین مذکور در نسخہ مذکور خود بہ نظم کشیدہ است اینجا ہمان منظومہ را تبرکا ایراد می شود

من خرق عادات ا نظم

ای خاصہ مرید صادق او — بشنو تو ز من خوارق او
روزے بکنارہ سرائے — شد صحبت من نزاز جایے
آن جاہل بے تمیز بے درد — زین قطب زمانہ غیبتے کرد
از غیبت آن مظن جاہل — افتاد مرا خطور در دل
آن شب ز تصرف این علامات — بنمود بخوابم از کرامات
بستان خوش عجب بہارے — باہر طرفش شگوفہ زارے
چون طرہ حور سنبل او — چون عارض مہوشان گل او
از چادر سبز فرش راہش — و از لالہ زعفران گیاہش
خاکش بمثال مشک و عنبر — آبش چو زلال روح پرور
سروش چو الف کشید قامت — صحنش چو گل سمن تمامش
با زینت خوبی آن گلستان — بردہ گرو ز بہشت رضوان
در اوسط آن حدیقہ بینش — آمد بنظر عمارت خوش
ایوان خوش و عجب مکانے — پر فیض کرامت آشیانے
از عنبر و مشک طینت او — جنات خجل ز زینت او

در

دراوسط آن بساط انور — فرش دگری ازان نکوتر
فراش ازل ازان ز قدرت — گسترده بساطهای صنعت
دیدم که درو نشسته مردے — بر مسند عهد خویش فردے
یعنے شه دین امام قیوم — قطب دو جهان غلام معصوم
چون مهر سپهر عالم آرائے — بنشسته دران مقام کبرای
دیدم که بتنز و بزم آن شاه — یک مرد پدید گشت ناگاه
آن مرشد عاشقان سرمست — بهر ادبش ز جای برجست
لب پر گهر سلام بکشود — او را بسی احترام بنمود
باشوق مصافحت کنانش — تشریف بجائے خویش دادش
یک خلعت سبز آن نکو مرد — از تحت قمیص خود برآورد
پوشاند درو و شاد بنشست — انگه بنهاد بر سخن دست
آن پیک خجسته پی اقبال — آغاز نمود گوهر قال
چون بلبل مست در بیان شد — از درج دهن گهرفشان شد
گفت آن شه بارگاه سرمد — شائسته خلعت محمد
کین خلعت قطبیت و ارشاد — بهر تو رسول حق فرستاد
آن پیر چو این سخن بگفتش — چون گل مه چهره بر شگفتش
گفت این سخن آن عزیز زندک — در کتم عدم بگشت مستور
از خواب چو دیده برکشودم — مرآت دل از خطر ربودم
آن رنگ خطر چو بود در دل — شد رفع ز فضل پیر کامل
آنکس که نموده بود غیبت — زو قصه شنو بگیر عبرت
چون صبح رسید شب بدر شد — برگشت غروب شب سحر شد

در بای حصار شرق بگشود — بیضای فلک طلوع بنمود
رفتم بسلام آن فلک جاه — دیدم که پدید گشت ناگاه
غیبت گر آن ولی یزدان — با آه و فغان و چشم گریان
آمد بقدوم شاهِ غلطید — زین حالتش آن ولی بپرسید
گفت ای شهِ مسندِ ہدایت — خورشید سرادقِ ولایت
دیروز خطای بر زبانم — بگذشت ز جهل و از گمانم
در واقعه خویش را بیکبار — دیدم بر نقشبند ابرار
آن شاه سوار قاع وحدت — بیضای سپهر دین و ملت
زد نعره بمن که خیز مقهور — از صحبت ما تو دور شو دور
کین خانه سرای مخلصان است — کی جای قدوم منکران است
بوجهل چه و چه قدر احمد — تا چند شوی با ولیا بد
روز دو بآن ولی بگرو — مستغفر این گمان بد شو
رو دامنِ قطب را بدست آر — ورنه بغضب شوی گرفتار
اکنون شدم ای امیر عرفان — از گفتهٔ زشت خود پشیمان
بد کردم و توبه کردم اکنون — رحمی بنما بدین جگر خون
گر تو نه پذیری این گناهم — پس روز حساب رو سیاهم
آن قطب چو دید حال زارش — بخشید خطای بی کنارش
ای گشته اسیر نفس مردار — این طائفه را چه خود پندار
تا کی ز گمان نفس کافر — با زنده دلان چه گردی منکر
این طائفه ماه و آفتابند — از بهر تو لیک در حجابند
این فرقه مدام در حضورند — غواص محیط بحر نورند

لیکن تو ازین فریقه دوری ‏ هی هی چه نشان دهم که کوری
از پرتو آفتاب خاور ‏ بی بهره بماند مرغ شبپر
یک صوفی آن شهِ نکونام ‏ بر ظالمی داشت اندکی وام
آن صوفی چو وام خویش درخواست ‏ آن مرد ز روی جهل درخواست
زد سیلی بر عذار صوفی ‏ شد خسته دل فگار صوفی
با جان حزین و چشم پر آب ‏ آمد بحضور قطب اقطاب
بر گفت هر آنچه ماجرا بود ‏ بگریست جبین بخاک آلود
آن قطب سرادقات افلاک ‏ این قصه شنید شد غضبناک
از کثرت اشتداد غیرت ‏ شد سرخ چو گل جبین حضرت
سبحه بزمین فگند از دست ‏ مستقبل قبله زود بنشست
آن بحر خوارقات عادات ‏ برداشت دو دست در مناجات
گفت ای شهِ ملک لایزالی ‏ قائم بسریر بی زوالی
هر کس که بکار ماست کج باز ‏ او را بسقر تو سرنگون ساز
ناگاه ز کردگار بی عیب ‏ الهام شدش ز پردهٔ غیب
هر کس که ترا نماید آزار ‏ او را بغضب کنم گرفتار
از رحمتِ خود کنم برونش ‏ سازم بجحیم سرنگونش
هر کس که ز درگهِ تو رد شد ‏ مردود اله تا ابد شد
آن نیّرِ آسمان جلال ‏ زین سر چو شنید گشت خوشحال
مستانه صفت دو دیده بگشود ‏ رخ جانب صوفی کرد و فرمود
کامروز ورا بحکم یزدان ‏ کردیم بخاک تیره یکسان
مردود شد عاقبت ز درگاه ‏ از قهر ولی نعوذ بالله

اکنون شنو از ہلاک آن مرد | کور الغضب چسان فنا کرد
آن مُدبرِ بے تمیز گم راہ | در اکل طعام بود ناگاہ
شد بند یک استخوان بحلقش | نزدیک رسید جان بحلقش
دم رفت قفا بہ گشت مجنون | شد حال تباہ او دگرگون
از قہر خدا بمُرد آنروز | بہاویہ جان سپرد آن روز
از غیرت آن ولیِ یزدان | گردید بخاک وہر یکسان
ہر کس کہ باہل دل در افتاد | در حال سرش ز تن بر افتاد
ای گشتہ مطیعِ نفس کافر | با زندہ ولان چہ گردی منکر
این بے ادبی این جنونت | انداخت بچاہ سرنگونت
از جاہلی و ز کوریت حیف | خود را بزنی تو بر دمِ سیف
این قوم چو تیغ آبدارند | جان از تن بے ادب برآرند
رو بہ تو چہ داری ترکتازی | با زندہ ولان مکن تو بازی
ای طائرِ گلشنِ ہدایت | بشنو ز غیاثی این حکایت
در راہِ حجاز بودم آزار | یک ماہ بلرزہ تپ گرفتار
یک شب بدلم شرار وحشت | ضعفم بربود رفتم از دست
چون مرغ ز حبس تن پریدم | خود را بسرای او بدیدم
کان طرفہ سرای بو العجائب | گویا کہ جہان در وست غائب
از شش جہت و چہار ارکان | پہنای او ہزار چندان
ناگاہ بنظر در آمد از دور | ہر سوی سرادقات از نور
القصہ ازان زمین گذشتم | مقرون بسرادقات گشتم
دیدم بنگہ کہ قطب مرحوم | گردید پدید یعنی معصوم

دستم

دستم بگرفت رہنمون شد در خیمۂ عالی درون شد
دیدم بمیانہ بر سریرے بنشستہ چو ماہ بے نظیرے
گردیدہ جہان ز روی آن ماہ چون مطلع نیرِ سحرگاہ
این بندہ زراہ نما بپرسید کای رہبرِ سالکانِ تجرید
این کیست کہ ہست عالی القدر رخسارہ چو ماہِ لیلۃ القدر
این کیست درین صفوف خلقان بنشستہ بہ تخت نور اعیان
این نور تجلی صفات است یا آئینۂ جمال ذات است
یا مہر سپہر لامکان است یا شاہِ سریر ملک جان است
گفتا کہ حبیب لایزال است شاہنشاہِ ملک بے زوال است
آن تخت نشین قاب قوسین سلطان لما خلقت کونین
آن خاتم انبیاے برحق گردید قمر ز کلکِ او شق
یعنی شہِ بارگاہِ سرمد تاجِ سرِ مرسلان محمد
القصہ بآن رسول اشرف گشتم بزیارتش مشرف
سر بر سر کبہ اش نہادم در پای مبارکش فتادم
ہم دست خود آن جناب حضرت مالید بہ پشت من بشفقت
آن قطب زمن خاتم النبیین طلبید شفای گفت آمین
برداشت دو دست بر دعا شد خواہان شفاے این گدا شد
زان ضعف چو دیدہ بر کشودم شکرانہ حق بدل نمودم
گردید دلم مفرح و شاد گشتم ز بلاو رنج آزاد
این است اشنو کمال پیران این است طریق دستگیران

تذکرہ خوارق ایشان را بہمین مقدار اختصار نمودہ شد اگر بتفصیل

آن می پرداخت به شغل این رساله بائست بگنج جمع میکرد و تطویل می انجامید و از مقاصد دور می افتاد ؛؛

تذکرهٔ ثالث از منتخب ستاس در ذکر وفات حسرت آیات جناب قطب الاقطاب رضی اللہ تعالی عنہ

مروی است که چون عمر شریف ایشان از حد و تسعین تجاوز نمود و قرب وصال خود را اظهار می فرمودند و مقارن آن ورود آفات در بلدان هند پیدا شد و خلل در سلطنت چغتائیه پدید آمده بود دران ایام احمدشاه بادشاه درانی با عسکر عظیم باراده دهلی بلاهور رسید و بیرون بلده مذبور فرود آمد از آنجا شاه ولی خان که وزیر او بود با سردار جهان خان هر دو را بخدمت ایشان فرستاد و خدمت ایشان بیرون قلعه در میدانی محله سکونت داشتند هر دو امیر مذکور بخدمت ایشان مشرف شدند و قدم بوسی حاصل نموده معروض داشتند که سلطان سلام فرستاده و جهت فتح همت دریوزه نموده خدمت ایشان فرمودند که عمر فقیر بآخر رسیده سالے بیش بودن خود را نمی بینم در آخر عمر ننگ سلاطین هند را نمیگذارم هر چند سلطان هند ازاین خاندان گردیده و قبله توجه خود را پراگنده نموده وازان جهت خلل کلی در سلطنت او راه یافته بر زوال سلطنت آماده شده اند اما مدت حیات فقیر کم مانده تا زندگی فقیر باید متعرض نشوید که فتح کلی نخواهید یافت و سال آینده فقیر ازین دنیا سفر خواهد نمود و فتح کلی نصیب شما خواهد بود و دستار مبارک خود را از خادم طلب نموده امر فرمودند که دو جا کنند یک قطعه بوزیر شاه ولی خان عنایت نمودند و قطعه ثانی را بسردار جهان خان شفقت فرمودند قطعه که بوزیر عنایت شده بود بر قطعه سردار

می چربید فرمودند که قدر منزلت شما ہر دو بزیادتی و کمی این قطعہ متفاوت خواہد افتاد
و رخصت نمودند ہر دو امیر مذکور بعرض سلطان کیفیت ارشاد ایشان رسانیدند ہر چند
که در آن مرتبہ ترددات نمودند نافع نه افتاد و بفتح صورت پذیر نشد سال دیگر که
ارتحال ایشان ازاین دار پر ملال واقع شد باز سلطان درانی آمد و بحسب مدعا
کامیاب شد نیز مسموع شده که بعد از تولد مرشدی حضرت قیوم جهان رض
فرموده بودند که مرا برای وجود این فرزند داشته بودند چون این فرزند بوجود آمد
سبب بودن من دراین عالم نمی نماید و بشارات بسیار در حق ایشان فرمودند۔
انشاء الله تعالی در احوال ایشان مذکور خواہد شد و از این نوع اشارات بقرب
ارتحال خود بسیار نموده اند در سنه یکهزار و یکصد و شصت یکم از عدد و تسعین متجاوز
شده بقرب صد رسیده در پنجم تاریخ ذی الحجة الحرام بوصل جناب قدس خداوند
تعالی شانه مشرف شده اند اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ تاریخ وصال ایشان
را بسیار یافته اند اما بنزد فقیر از آنها منظومه که میر غیاث الدین تصور نموده است
موجود بود بتحریر آمد نظم

ز بستانِ مجدد الف ثانی	بباغ قطب معصوم زمانی
بر آمد از نہالِ صبغة الله	عجائب گل چو چشم آسمانی
مه از برجِ امام العارفین بود	که مهر آسمان جانش بخوانی
نبی را نائبِ کامل مکمل	مجدد شان قیوم جهانی
امام الاولیا از حق خطابش	باسم معرفت معصوم ثانی
پس الفی یکصد شصت یکم	بجنت رفت خوش زین دار فانی

و قبر مبارک ایشان واقعه دار الارشاد در روضه مبارک حضرت عروة الوثقی رض
بیرون گنبد شریف متصل قبر شریف والد ایشان حضرت امام العارفین رض واقع است

طوبیٰ لمن زارها و قبه خوردی بر ایشان بنا یافته خدمت حضرت میر غیاث الدین در اتصال شجرهٔ ایشان و انتساب ایشان بسلسلهٔ علیهٔ نقشبندیه رضی الله تعالیٰ عن آبائهم الکرام از بیانها زیبا بنظم کشیده اند اینجا ایراد می شود:—

قصیدهٔ شجره

پیشتر ازانکه دو عالم نبود ... نام و نشان هیچ ز آدم نبود
خلقت لوح و قلم بوده است ... صورت کونین عدم بوده است
حی قدیم ازلی بوده است ... ذات شهِ لم یزلی بوده است
بحر ازل نور محیطِ احد ... خود بخود از قدرت او جوش زد
گشت ازان جنبشِ دریای نور ... گوهر اسرار محمد ظهور
باعث او خالقِ پروردگار ... کرد جهان را ز عدم آشکار
خسرو و نه خیمهٔ افلاک اوست ... صاحبِ آن خطبهٔ لولاک اوست
اوست شهِ کشورِ افلاکیان ... اوست شه و سرور این خاکیان
انی قد آمنت باقباله ... صلی الله علیه و آله
از پی این نعت نبی کبار ... با زیبا بر صفتِ چار یار
افضلِ اصحاب شهِ مقتدا ... یعنی ابوبکر امام الهدیٰ
آنکه ببر زید ز عدلش جهان ... یعنی عمر بادشهِ انس و جان
چشمِ جهان نور ز عثمان گرفت ... عینک از و دیدهٔ ایمان گرفت
مخزن اسرار خفی و جلی ... شیر خدا یعنی علیِ ولی
آن دو گلِ گلشنِ شاهِ نجف ... آن دو مه برج سپهر شرف
آن دو شهنشاهِ زمین و زمن ... ابنے علی یعنی حسین و حسن

خیز کنون بربطِ دل ساز کن ‏ پردہ ز رخسارِ سخن باز کن
دست بنہ در حرمِ این سلسلہ ‏ رو بفگن در دو جہان غلغلہ
ای بلقب طوطیِ شکر شکن ‏ باز بیا بر سرِ اصلِ سخن
خاص ازان گوہرِ خود مصطفےٰ ‏ ریخت بصدرِ علی مرتضےٰ
خازنِ آن گوہر احمد علی است ‏ سلسلہ آرائے محمد علی است
شد ز پئے آن ولیِ خافقین ‏ صاحبِ این سلسلہ یعنی حسین
آنچہ گرفت از پدر آن نیکزاد ‏ جملہ سپارید بزین العباد
از پئے آن نیز امامِ ہمام ‏ داد ہمان گنج بباقر تمام
آنچہ ز باقر بر صادق رسید ‏ شد ہمہ درج صدفِ با یزید
از پئے آن قدوۂ کبرائے دین ‏ گشت درین حلقہ حریفِ نگین
یعنی شہِ مملکتِ عارفان ‏ قطبِ جہان بو الحسنِ خرقان
از پئے آن مہرِ سپہرِ سمے ‏ کوکبہ دور ابو القاسمے
شیخِ جہان قطبِ زمان بو علی ‏ جای نشین شد پئے آن دو ولے
از پئے آن قبلۂ اہلِ صفا ‏ مہر ز شرقِ ہمدان زد ضیا؛
یوسفے از چاہِ دل آمد برون ‏ شد ہمہ خلقِ جہان رہنمون
پرتو از طلعتِ او ناگہان ‏ زد بدلِ پادشہِ غجدوان
شور عجب ریخت ببازارِ او ‏ جملہ جہان گشت خریدارِ او
شد دلِ عارف ہم ازان بہرہ ور ‏ ریخت ہمان غلغلہ بر ریوگر
از پئے آن مہبطِ نورِ احد ‏ طبلِ فلک نوبتِ محمود زد
گشت چو او واصلِ نورِ یقین ‏ شد پئے او خواجہ علی جانشین
آن شہِ دین چون ز جہان رخت بست ‏ خواجہ سماس بجائش نشست

شد ز پے آن ولی ذو الکمال | کوکبۂ حضرتِ میر کلال
آں گہر قلزم سرّ الٰہ | نور نبی میر سیادت پناہ
گشت ازان بدر زمان بہرہ مند | خسرو دین یعنی شہِ نقشبند
ہادی کل مرشد دنیا و دین | قطب جہان مہبطِ نور یقین
شاہ سریر بلدِ غوثیت | سکہ زنِ مملکت قطبیت
شمس و قمر رشکِ بر راہِ او | شیر جہان روبہ درگاہِ او
گشت چو مہ نسبتش جلوہ گر | شد دل یعقوب ازان بہرہ ور
از پے آن سکہ شاہنشہی | زد بجہان فیض عبید اللٰہی
چون دلِ او مخزنِ اسرار شد | معتکف پردۂ انوار شد
بر شرف مسندِ آن حق پرست | قطب زمان خواجہ زاہد نشست
آن شہِ دین خواجہ درویش را | کرد عطا خواجگی خویش را
گشت پس از دہر شہور و سنہ | قطبیتِ خواجۂ دین امکنہ
از پے آن خسروِ خورشید فر | کاملی بر مسندِ او شد دگر
یعنی مہ برج سپہر یقین | خواجۂ باقی سر مردان دین
شد مہ و خور مقتبس سینہ اش | گنج معانی دل بے کینہ اش
طرفہ مے از کف ساقی گرفت | جملہ جہان رامی باقی گرفت
از پے آن کشورِ ہندوستان | گشتہ سراپا وطنِ بوستان
مرقدِ آن خواجۂ عالی گہر | میدہدش از جنتِ رضوان خبر
دہلی پر از جلوۂ انوار اوست | دہلی کو بلدۂ اسرار اوست
از پے آن مقتبس بحر نور | شد گہر ذات مجدد ظہور
یعنی قدح پُر مے صہبای ناب | احمد فاروق شدہ کامیاب

زد بکف

زو بخست آن شہِ عالی مقام سکہ بہ ہند و بہ روم و شام
این درِ ناب از صدفِ دیگر است جوہرِ او را شرفِ دیگر است
جذبۂ آن اکمل شمس اقتباس بود ز حد بیش و برون از قیاس
رونق از و مملکتِ ہند یافت زینت از و خطّۂ سرہند یافت
مستِ می میکدۂ مصطفیٰ بحرِ کرم معدنِ صدق و صفا
قافلہ سالار سفر در وطن پیش نشین ہر صفِ انجمن
صدر نشین انجمن
ساغرِ آن قطب چو سرشار شد جلوہ کنان واصلِ دیدار شد
از پۓ آن قطب حقیقت پناہ داد ضیا مشعلِ این شاہراہ
یعنی فتوح بخش دلِ طالبان شمس جہان بدرِ زمین و زمان
سرورِ اقطاب شہِ اقتدا خواجہ معصوم امام الہدیٰ
در نسب این برجِ فلک انتساب عالی سپہر ہست پر از آفتاب
بلکہ رفیع تر ز فلک شانِ او بادشہان حلقہ بگوشانِ او
مہبطِ نور او ہست ز اسرار پُر بحرِ محیط او ہست ملیٔ ز در
شاہ سوارے کہ بیک حملہ او برد بہ معنی سبق از جملہ کو
از پۓ آن شاہِ مجدد سیر شد مہ قیّوم زمان جلوہ گر
نائرۂ باطنِ آن اولیاء شعلہ زنان شد ز سمک تا سما
گشت ہمای جبروت آشیان ساخت مقر بر افقِ لامکان
شد ز پۓ آن ولیِ ذو المنن غوث زمان بدرِ زمین و زمن
سرورِ عشاق شہِ عارفان خواجہ اسمعیل مہ برج جان
ہادیِ مہدیِ جہان از ازل بادشہِ کون و مکان بی بدل
از پۓ آن خواجۂ خورشید بین نور فزا غوث زمان شد مبین

شاہ سوار صف مردان راہ — قطب زمان حضرت معصوم شاہ
مرشد دین ہادی نہج القویم — کان یقین وافی عہد القدیم
گرد رہش افسر ارباب حال — خاک درش اشک عیون لآل
صیرفی گوہر دریائے قدس — مقتبس نور تجلی قدس
تازہ گلے گلشن اصل نسب — نخل نزاکت ثمر شیرین رطب
مروجہ گردان فیوض الٰہ — سلسلہ جنبان رسالت پناہ
جرعہ فزاینده کاسات عشق — مبتہج مستی حالات عشق
آئینہ قابل انوار ذات — معتکف برج حریم صفات
نور مجسم ورجہ شہود — مالک دل کاشف سر ودود
پیش رو کوکبۂ تاج دین — زیب دہ مجلس اہل یقین
بادشہ جملہ اساتذ فقر — مؤتمن جلوہ جاوید فقر
فیض اعم مظہر نور قدم — بحر سخا منبع جود و کرم
واقف اسرار بطون فی البطون — ناظر انوار شیون در شیون
درویش میکدہ لم یزل — پیر مغان اکمل روز ازل
میکدہ طرفہ برآراستہ — یافتہ آن نشہ کہ می خواستہ
چون در آن میکدہ را در کشاد — غلغلہ در گنبد گردون فتاد
ساغر او پر ز مئے دیگر است — نشۂ او ہم ز شئے دیگر است
تا بابد رشتۂ ارشاد او — کندہ مباد از کف اولاد او
شکر خدا را کہ چنین سلسلہ — نظم نمود از من بے حوصلہ
بار خدایا بحق این شہان — از در خود بر در غیرم مران
گرچہ بدرگاہ تو اے کردگار — عاصیم و روسیہ و شرمسار

یک بر آن لطف تو دارم امید	از کرم خود مکنم نا امید
یک نظر از رحمت خویشم بکن	چارہ درد دل ریشم بکن
گرچہ نیم لائق آن یک نظر	رحم کن و بر کرم خود نگر
لے کرمت چارہ گر ہر دلے	حل بود از لطف تو ہر مشکلے
بیکسم و عاجز و خوارم بسے	در دو جہان جز تو ندارم کسی
راہ سوی گلشن جانم بدہ	از شر نفس امانم بدہ
چشم دلم جانب خود باز کن	گلخن جانم چمن راز کن
گرچہ غیاثی است ز عالم بتر	عفو کن و از گنہم در گذر

ہرچند خلفائے جناب حضرت قطب الاقطاب سوائے فرزندان عالی مقدار ایشان نیز بسیار بودند اما حضرت امیر غیاث الدین بسیار در اقران خود ممتاز بودند و بدرجات کمال والکمال رسیدہ شمہ از احوال ایشان لازم کہ بیان آید اما چون درین منتخب تمام اختصار منظور است لہذا بطریق ایجاز از کلام خود او کہ در مبادی احوال خود در عین جذبہ فرمودہ است نوشتہ می شود مصرعہ

بر حال تو ہم حال تو برہان و دلیل ؎ نظم

گہ در حجابم گہ مست دیدار	گہ عین ظلمت گہ غرق انوار
گہ محو ذاتم گہ در صفاتم	گاہے در افعال و گاہی در آثار
گاہ بحر وحدت گاہ موج کثرت	آن موج زین بحر برتر ز پندار
اے شمع عرفان وای ماہ تابان	از میغ امکان خود را برون آر
در خود سفر کن از جان گذر کن	انگہ نظر کن بر روی آن یار
کان یار حاضر در تست ظاہر	بیک ز خواطر خود را نگہدار
گشتہ چو اسات کنم حجابت	ورنہ عیان است آن شمع رخسار

گنجی است در تو لیکن چه چاره	خفتیده در روی نفس تو چون مار
خواهی که یابی راهی بدین گنج	او را قلم زن از تیغ اذکار
خواهی که گردی غرق تجلّے	از چشم جانت این پرده بردار
آنکه چو منصور بر یاد آن نور	میزن انا الحق بر چوبهٔ دار
گشتی چو منفک از ریب و از شک	بادت مبارک از بخت بیدار
بر زن چو عشاق بیرون ز نطاق	بر اوج اطلاق در عالم یار
بشنو تو اکنون درهای مکنون	با نظم شیرین لفظ شکربار
مستان از انم پیر مغانم	داده نهانم کاسات اسرار
یعنی که معصوم قطب یگانه	غوث زمانه شاه سپه دار
داده بدستم جام جهان بین	آن آل یسین آن پیر اخیار
من مست هستم مست الستم	توبه شکستم از جام سرشار
گه در کنشتم گه در مساجد	گه رند زاهد گه مست هشیار
گه خرقه پوشم گه باده نوشم	گه عقد تسبیح گه شد زنار
گه در سکوتم گه در تکلّم	زین قعر قلزم زین موج زخّار
گه غرب و شرقم گه جمع و فرقم	گه رعد برقم گه غیث مدرار
گه آب خاکم گه باد و آتش	گه نور پاکم بیرون ازین چار
گه بر زمینم گه بر سمایم	گه بر هوایم چون ابر دُربار
شُفته غیاثی در عین مستی	از کان وجدان درهای اسرار

خدمت ایشان باعلی درجات کمال مشرف شدند و مجاز گردیده بولایت خود فیض آباد که از توابع بدخشان است تشریف فرماشدند و طریقه ایشان از اداران ولایت رواج کلّے شد و خلائق کثیره بتوسط ایشان بدرجات کمال مشرف شدند الی الیوم نسبت

ایشان

ایشان در اولاد و منتسبان ایشان جلوه گر است و مزار مبارک ایشان چون لعل در کان بولایت بدخشان واقع شده یزار و یتبرک به رحمة الله تعالی رحمة واسعة

تذکرہ رابعہ از منتخب سادس در ذکر قدوۃ الاولیا حضرت شاہ غلام محمد ولد حضرت قطب الاقطاب امام الاولیا شاہ حضرت غلام محمد معصوم رضی اللہ عنہما

خدمت ایشان بعد از تحصیل علوم ظاهری کسب کمالات باطنی از خدمت والد خود حضرت قطب الاقطاب نموده اند و به نسبتهای خاصه ایشان مشرف شده بدرجه کمال و اکمال رسیده مجاز شدند چون والد ایشان خدمت ایشان را کامل و مکمل یافتند مسند مشیخت را بایشان تفویض فرمودند و سائر فرزندان و مریدان را بایشان حواله نمودند و خدمت ایشان در حیات والد شریف خود بر مسند ارشاد اتکا نموده برهنمای بریه مشغول شدند و هنگامه ارشاد و ارشاد ایشان در اطراف و اکناف عالم انتشار یافت و جهان جهان خلائق از اطراف طرائق بخدمت ایشان سیده اخل نظر علیه شدند و اخذ فیوض و کمالات نمودند و مظهر اسرار و برکات گردیدند القصه مرجع کل در عصر خویش بودند و همه اخوان و اکثرے از اقوام ایشان اخذ فیوض و برکات از خدمت ایشان نمودند بموجب آیۂ کریمہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا جوق جوق مردم از فقرا و اغنیا و سلاطین و حکام و مشائخ و اکابر و فضلا و علما رجوع آوردند و خلفای ایشان در اطراف و اکناف عالم انتشار یافتند و آن قدر رواج این طریقه که در ایام ایشان شد چه از نفس نفیس خود ایشان چه از فرزندان و برادران و غیره مجازان ایشان که حوصله کاتبان تعداد آن عاجز و زبان قلم از کتب آن قاصر از

اکابر شنیده شد که در مراقبه صبح و شام معموله ایشان زیاده از دوازده هزار مردم جمع
می شدند و در مراقبه بعد از جمعه آن قدر جمعیت خلائق می‌باشد که از اندازه حساب بیرون
می بود حضرت جی صاحب کلان و قدوة الاولیا لقب ایشان بوده و عادت مبارک
ایشان چنان قرار یافته بود که شش ماه با عیال و اطفال و اخوان و اقربا در لاهور
تشریف می داشتند و شش ماه دیگر به پشاور مے بودند و همه عیال و اطفال و
اقربا و ملازمان را با خود می آوردند و مے بردند و در رنگ اردوی بادشاهی جمعیت
خلائق در راه بایشان مے بود حتی که مسموع شده که پالکی های مردانه و پالکی های
زنانه که از متعلقان ایشان همراه می بود گاہے بصد عدد می رسید و گاہے
زیاده از آن مے شدند و سواری های دیگر مثل کجاوه و گاڑی و ستور وغیره
برین قیاس باید نمود و شنیده شده که ماهی قبل از سفر قوم را برای اصلاح
راههای مے فرستادند که از رهگذار ها قطع جنگل و خار و خاشاک می نمودند و مایحتاج
طریق و منازل را تهیه می فرمودند و بخشش و سخا و کرم آن قدر که از ایشان
بوقوع آمده چه شرح نماید فی الجمله آیتے بودند از آیات الٰهی و رحمتی بودند
از رحمت های سبحانی و تمام عمر شریف خود را بشغل احادیث بسر بردند و
مسموع شد که چندین هزار احادیث با سناد یاد داشتند و بر هر فعلے که از ایشان
صادر میشد حدیثے در آن باب می آوردند و آن فعل را مطابق حدیث مبارک
مے نمودند حتی که بر نوشیدن آب احادیث کثیره مے فرمودند۔

فقیر از زبان یکی از منتسبان ایشان شنیده ام که یکی از علمای پشاور بحرکت بعضی مرضی القلوب
با جماعه از طلبه جدیده خود برای مذاکره بخدمت ایشان آمد و این عزیز در قوت علمیه و فصاحت

نقریر

تقریر و بلاغت تحریر سرآمد علمای زمان بود چون در حضور عالی باریاب شد صورت علوم
تمامی بکمال از لوح دل وی محو گردید بطرف تلامیذ اشاره نمود همه آنها را نیز همان حالت
روی داده بود هیچ یکی از آنها را حرفی بر زبان و بر دل نیامد از مجلس عالی برخاستند
و بمحل خود رفتند و کتب را کشودند خود را بقوت اصلی یافتند و بعضی مباحثه های دقیق
را بتکرار همه بخیر ضبط گرفته روز دیگر باز به نیت سابق آمدند همان حالت اول دیدند
باز رجوع نمودند چون از مجلس عالی بیرون شدند خود را بقوت اصلی یافتند روز
ثالث باز آمدند و کتب را نیز با خود آوردند به مجرد ملاقات ایشان در خود نظر کردند
و متوجه شدند خود را عاری محض دیدند کتب خود را کشودند از الف تا با فرق نمی نمودند
آن عزیز با تلامیذ خود بر قدم های مبارک ایشان افتاده و اظهار معامله خود نمودند
خدمت ایشان فرمودند که فلان بحث و فلان بحث را ضبط نموده آمده بودند و
جواب هر یک را بیان فرمودند آن عزیز با طلبه خود مرید ایشان شدند و صحبت والا
اختیار نموده از برکت صحبت ایشان بهره کلی یافتند و از مجازان شدند و خدمت
والده شریفه فقیر حضرت بی بی صاحبه قدس سرها که خواهرزاده ایشان و یکی
از صالحات کاملات زمان بودند می فرمودند که در سن هفت سالگی بودم روز
بیست ششم رمضان مبارک را روزه داشتم و همان روز بخدمت ایشان مرید شدم
چون از تلقین فارغ شدند متوجه من گردیدند حالتی بمن رو نمود که لذت آن الی الیوم
از من نرفته بهانا که خلص نسبت علیه را بطریق اندراج النهایة فی البدایة بمن القا نمودند
و آن قدر رسوخ عقیدت و کمال محبت که بجناب ایشان داشتند در تحریر نمی آید
و کسیکه فی الجمله از جناب ایشان کم اخلاص بود آنرا بی بهره محض میدانستند و اگر از
اهل طریق بوده با وسوء معامله می نمودند اگر متنبه نمیشد بسلب نسبت او می فرمودند
ازانها این معنی را فقیر در حق یکی از منتسبان مرشدی حضرت قیوم جهان قدس سره دیده

هفتم

نعوذ بالله من غیرت اولیاء الله چون مدت عمر مبارک ایشان بانقراض رسیده
شوق لقاء الله بر ایشان غلبه کرد طالب و داعی آن شدند و بقرب ارتحال خود مطلع
گردیدند و اظهار آن می نمودند و خطها انان بسے داشتند مسموع است که سی و نه روزه
ماه رمضان مبارک را تمام به صحت ادا نمودند و ختمات تراویح را بطریق معمول خود
تمام کردند شب عید فطر با صحت کلی باستراح خود اضطجاع نمودند وقت نماز تهجد
برای نماز برخواستند وضو نمودند و ادعیه موقته آن وقت را خواندند و بنماز مشغول
شدند بعد از فراغ نماز به مستراح رجوع نمودند تا صلوة بین النومین واقع شود چون
بخواب رفتند برنخواستند وقت صبح خادمه ایشان برای نماز بیدار نمود و الحاح
کرد از ایشان اثر حس و حرکت ندید فغان بر آورد و فرزندان و متعلقان جمع
شدند چون دست بر نبض میگذاشتند نبض متحرک مے بود و لطایف در سینه بے کینه
ایشان بذکر مشغول بودند و زعفران چون بر جبهه می مالیدند خشک میشد و آئینه را
چون قریب دم و دماغ مے آوردند اثر بخار نفس بر آن ظاهر میشد حکما و غیره متحیر ماندند
آخر الامر اہل کشف دریافتند که ایشان رحلت نموده اند سنه هزار و یک
صد و هفتاد و هفت هجری بتاریخ شب غره شوال که شب عید فطر باشد از این دار
پرملال بدین نوع ارتحال نمودند إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ [ل] پس از رحلت
مبارک ایشان صورت جمعیت ظاهری در این خاندان کما هو نماند و تفرقه کلی رو
نمود فقیر از زبان یکے از مریدان ایشان در قریه شب قدر توابع پشاور شنیدم که قرب
ارتحال ایشان بخدمت رسیده بودم مبلغ سه روپیه نذر بخدمت گذاشتم فرمودند این
مبلغ را بردار و نزد خود امانت بدار فردای عید فطر بر قبر من بیا شخصے آمده
اظهار خواهد نمود که همین عدد و مبلغ بذمه این شخص قرض داشتم باو بده اما این معنی را
مخفی دار آن شخص گفت که از خدمت عالی رخصت شدم و بمکان خود رفتم روز عید

[ل] در بیرون شهر پشاور در باغ اسد خان که یکے از مریدان خاص بود دفن نمودند و عمارات و مساجد عالی در آنجا بنا نمودند که عاقبت از دست سکھان خراب شد ۱۲ منه

بشہر آمدم خبر رحلت ایشان شنیدم بر قبر مبارک رفتہ بزیارت مشرف شدم بموجب
امر عالی ساعتے در آنجا متوقف ماندم دیدم شخصے غریب بیامد و زیارت کرد و بمن
گفت کہ بذمہ ایشان مبلغ کذا قرض داشتم الحال بفرزندان ایشان اظہار کنم یا نہ کہ
ایشان در عزاء والد خود اند من آن وجہ را برآوردہ بوی دادم و گفتم ایشان این
مبلغ برای تو بمن امانت دادہ بودند بگیر و بفرزندان ایشان حاجت اظہار تو نماندہ
و ازین مقدمہ زیادہ از پیش معتقد ایشان شدم تواریخ ایشان بسیار جمع شدہ است
اما میر غیاث الدین قدس سرہ چند فردے نظم فرمودہ

نظم

غلام محمد شہ اہل دل ‌‌‌ امام ہدی قطب ارض و سما
مجدد صفت شاہ معصوم فر ‌‌‌ سعید ازل صبغة اللہ لقا
ز نور رخش منفعل آفتاب ‌‌‌ بسان پدر بود صاحب لوا
چو زین دار فانی ملال آمدش ‌‌‌ بشد عازم ملک دار البقا
ملائک ہمہ خیر مقدم کنان ‌‌‌ بتشریف روحش مباہت نما
پشاور شد از مرقدش معتبر ‌‌‌ چو شد روضۂ قدوة الاولیا
ز انوار آن روضۂ پر ز نور ‌‌‌ بساط زمین گشت رشک سما
بتاریخ او شد ندایم ز غیب ‌‌‌ بفردوس جا کرد آن مقتدا

سوای فرزندان و اخوان و اقربای مبارک ایشان نیز دیگر عزیزان بسیار از
خدمت ایشان بدرجہ کمال رسیدہ اند از آنہا خدمت مرزا عمر خان مشترہ خانی
و خلیفہ مسجدیے استالفی ترکنہ ئی و خواجہ نظام خواجہ خدری و خواجہ حبیب اللہ
آئینہ ساز کابلی این ہر چہار عزیزان از باقی مجازان ممتاز شدند و مردم بسیار
از اینہا اخذ طریقہ نمودند الی الیوم خلفای و فرزندان آنہا ملتزم طریقہ اند و ذکر باقی
خلفای ایشان بتطویل میکشد و ذکر فرزندان ایشان در تذکرہ خامس و سادس قرار

نمودہ و ذکر اخوان در تذکرہ سابع این منتخب ثبت میشود ان شاء اللہ تعالیٰ و ختم این تذکرہ بایراد شجرہ مبارکہ کہ خدمت میر غیاث الدین الطریق مثنوی در انتساب نسبت علیہ نقشبندیہ تا بایشان نظم فرمودہ مے شود۔ هٰذا هُو نظم

چون پیشتر از ظہور کونین — کز غیر نبود نقش مابین
جز شاہِ سریرِ لایزالی — کو بود بتخت بے زوالی
می خواست بخود کہ عشق بازد — تصویرِ بشر بہانہ سازد
دریائے تجلیِ صفاتش — جنبید ز اقتضائے ذاتش
ناگاہ ازان محیط بیحد — گردید ظہور نورِ احمد
زان نور ظہور انبیا شد — بنیادِ سرادقِ سما شد
آمد ز عدم پدید کونین — خیلِ مَلَک و گروہِ ثقلین
بشنو صفتش ز ایزدِ پاک — لولاک لما خلقت الافلاک
سلطانِ مقربانِ درگاہ — شایانِ سریرِ لی مع اللہ
تاجِ سرِ انبیاء مرسل — نورِ دلِ اولیاء اکمل
منشیِ صحائفِ حقائق — عنوانِ مکاتبِ دقائق
دُرِّ صدفِ وجودِ آدم — مسجودِ ملائک مکرّم
یک لحظہ ز ہفت چرخ افلاک — بر جست چو برق چست و چالاک
در راہِ نوای رسول یزدان — میکائیل جبرائیل حیران
نہ طاق سرِ اوقات خضرا — بوسید قدوم مرکبت را
الخواجہ بارگاہِ مقصود — مخصوص تو شد مقامِ محمود
این رتبہ نہ ہیچ انبیا راست — این جامہ بقامتِ تو زیباست
یا رب بجمالِ شاہِ لولاک — فخرِ دو جہانِ تاجِ افلاک

بر بال اسرافیل عزرائیل حیران

یارب

یارب بشهِ سریر تصدیق — سلطان صحابه یعنی صدیق
باحرمتِ آن امیر عادل — با آن شهِ تخت کشورِ دل
یارب بحق علوم عثمان — غواص محیط نور فرقان
یارب بحق علی شہِ دین — ابن عم خاتم النبیین
یارب بشہادتِ امامین — سبطین رسول فخر کونین
یارب بامام اہل ارشاد — تاج الملوک زین عباد
باحرمت باقر و جلالش — با جعفر صادق و کمالش
یارب بحق امام کاظم — آن کہف جماہر اکارم
با آنکه علی رضاست نامش — باید ز علوم و فیض عامش
با نور دل تقی شہِ دین — با سر نقی امام حق بین
با جذبۂ عسکری و حالش — با بحر کمال بے زوالش
باحرمت مہدی و خروجش — با طالع خسرو عروجش
یارب بصفائی شیخ الاسلام — آن قطب زمانه پیر بسطام
یارب بامیر کرکانی — باحرمتِ پیر خرقانی
یارب بابو علی جان باز — شہباز فضائی گلشنِ راز
با یوسفِ تخت ملک ایقان — با آن سه آسمان عرفان
باحرمت شاہِ غجدوانی — سرمست شراب لامکانی
یارب بولائے خواجه عارف — آن بحر حقائقِ معارف
یارب بولائے خواجه محمود — با خواجه علی که شمع دین بود
یارب بیقین پیر سماس — آن شاہ سریرِ ملک انفاس
باحرمتِ آن امیر سادات — آن بحر خوارق عادات

با حرمت آنکہ نقشبند است ‌‌ ‌ از پرتو ذات بہرہ مند است
یا رب بحق کمال یعقوب ‌ ‌ ‌ کو داشت بجذب حال مغلوب
یا رب برضای پیر احرار ‌ ‌ ‌ مواج محیط بحر انوار
با حرمت زاہد نکو نام ‌ ‌ ‌ کو بود در رواج دین اسلام
یا رب بخشوع آن حق اندیش ‌ ‌ ‌ فیاض زمانہ خواجہ درویش
با حرمت آنکہ شہ دین ‌ ‌ ‌ سیمرغ فضائی قاف تمکین
با حرمت ذات خواجہ باقی ‌ ‌ ‌ کز خویش فناست با تو باقی
با آن شہ بارگاہ سرمد ‌ ‌ ‌ قطب ملکوت شیخ احمد
یا رب بوقار خواجہ معصوم ‌ ‌ ‌ کو در صف اولیاست قیوم
با حرمت آن شہ فلک جاہ ‌ ‌ ‌ قیوم زمانہ صبغة اللہ
با آنکہ امام عارفان است ‌ ‌ ‌ شمس فلک محققان است
با آن جذبات شاہ مرحوم ‌ ‌ ‌ قطب دو جہان غلام معصوم
یا رب برموز آن نکو زاد ‌ ‌ ‌ فرزند رشید قطب اوتاد
شائستہ آن سریر مسند ‌ ‌ ‌ یعنی شہ دین غلام محمد
با حلقہ ذکر صوفیانش ‌ ‌ ‌ با جذب دل قلندرانش
با باوشہان کشور فقر ‌ ‌ ‌ با جوہریان گوہر فکر
با تیز روندگان آن راہ ‌ ‌ ‌ با ہم نفسان ذکر اللہ
با شبروشان بیشہ راز ‌ ‌ ‌ طائر صفتان عرش پرواز
با ذکر سبحان علیا ‌ ‌ ‌ با منجذبان صحن غبرا
فیض بغیاثی از کرم بخش ‌ ‌ ‌ یک مشتر بہ زان می قدم بخش
گرچہ بہ فعل زشتم و بد ‌ ‌ ‌ بخشا بطفیل آل احمد

در محفل قدس محرم ساز	با نور تجلّی ہمدم ساز
یک جرعہ ز جام بحر اقرب	دل می طلبد بدہ تو یارب

از خدمتِ ایشان شش فرزند خلف شدند اول خدمت حضرت جیو صاحب کہ در احمد شاہی مدفون اند اسم ایشان شاہ غلام حسین است ثانی خدمت حضرت جیو صاحب کہ با والد خود در پشاور مدفون اند اسم ایشان شاہ غلام حسن است این ہر دو حضرات از باقی اخوان ممتاز بودند و نسبت علیہ با وجود صحبت پدر از جدّ بزرگوار خود حضرت قطب الاقطاب حاصل نمودہ بودند و بہ بشارات عالی از ایشان سرافراز گشتہ چون احوال این ہر دو اکابر تفصیلے طلبد برای ذکر احوال ہر یکی تذکرہ علیحدہ مذکور میشود انشاء اللہ تعالیٰ و این ہر دو بزرگوار از یک والدہ بودند و والدۂ ایشان از اولاد حضرت شیخ الجن والانس جناب حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بودہ است ازان خدمت والد و جدّ ایشان حرمت این ہر دو فرزند را زیادہ از فرزندان دیگر داشتند باقی چہار فرزندان ایشان در این تذکرہ مذکور می شوند فرزند ثالث حضرت قطب الاقطاب نہنگ دریای عرفان غوث الزمان حضرت میان عبد الرحمٰن قدس سرہ از جملہ اصحاب و یاران مخصوص و ممتاز بحضرت پیر دستگیر خود در قید حیات بارشاد طلاب و مرجع خلائق آن وقت اعلی و ادنی صاحب کشف و کرامات در شان آن ولایت پناہ ہویدا و آشکارا بود اکثر خلفای ایشان در اکنای پشاور و احمد شاہی خلافت و ارشاد بہرہ یاب و فائز اند و میان عبد الرحمٰن کہ فرزند ثالث ایشان است در حضور والد خود رحلت نمودند و بسیار مردم داخل طریقہ علیہ بوسیلہ او شدند و بسیار صحبت مؤثر داشت از وے یک پسر خلف شد حضرت میان محمد شاہ نام از چشم معذور بودہ و

حفظ کلام مجید داشت و بعضی علوم لابدی را بیاد داشت و ارشاد می نمودند فرزند رابع ایشان حضرت میان محمدی نام داشتند خدمت ایشان در علوم ظاهری پایه مولویت داشتند و شعر بسیار خوب می فرمودند و دیوانی دارند تمام در نعت و مدح جناب نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم جمع نموده اند و تخلص خود را لطفی قرار داده اند این غزل نعت از فرموده ایشان بیاد فقیر بود ایراد نمود **نعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم**

ای که تو احمد و محمود و محمد لقبی	سید ابطحی و هاشمی و مطلبی
ای که شاهان جهان جمله گدایان تو اند	رحمتی عالمی و خواجه قدسی نسبی
بو البشر را ز وجود تو شرف در کونین	که ز نسلش چو تو متانه شد هیچ نبی
چه خلیل و چه کلیم و چه نجی و چه مسیح	همه حیران کمال تو بدین بو العجبی
هود با صالح و داؤد و سلیمان یوسف	روز محشر بتو محتاج شفاعت طلبی
تو ای مرسل امی که به پیشت دارد	با همه علم و هنر روح امین حکم صبی
گشت مست می اخلاق تو ای جمع کل	چه جنوبی چه شمالی و چه شرقی غربی
ای قریشی مضری المدنی المکی	مه خورشید لقا نخل حدیق عربی
جز ثنای تو نیاید ز من نامه سیاه	ذکر فکری سحری ناله و افغان شبی
دعوای مدح تو کردن نه بلطفی زیبا است	گرچه گفته سخنی چند ولی زبی ادبی

و خدمت ایشان بعد از والد شریف خود بخدمت عم بزرگوار خویش حضرت مرشدی قیوم جهان گردیده اخذ فوائد زوائد نموده اند از ایشان پسر خلف نشده و فرزند خامس ایشان میان خیر الدین اند از ایشان یک پسر خلف شده میان محمد عمر نام فرزند سادس ایشان میان عبد الرحیم نام بودند و از ایشان پسر نماند رحمة اللہ علیهم اجمعین

تذکره خامس از منتخب سادس در ذکر حضرت چهوٹے صاحب

شاہ غلام حسین و اولاد ایشان قدس اللہ اسرارہم

خدمت ایشان ابتداءً اخذ طریقہ علیہ از خدمت جدّ بزرگوار خود نمودہ و از نسبت عالیہ ایشان مستفیض شدہ بامر مبارک رجوع بوالد ماجد خود کردند و سلوک تسلیک را بخدمت ایشان باتمام رسانیدند و مجاز شدند و در حضور والد خویش بارشاد مشغول بودند جماعت کثیر از ایشان مستفاد گردیدند و ارشاد ایشان عالم گیر شدہ چنانچہ در عصر خویش مرجع کل بودند و قوت علمیت ایشان بنہج کمال بودہ و پایہ معرفت و رای حال و احوال بلکہ از حال گذشتہ بحول حال پیوستہ بودند خلفای صاحب کمال از ایشان بوقوع آمدند و در اطراف عالم انتشار یافتند و طریقہ را رواج کلی دادند اگر تعداد خلفای ایشان نمودہ شود بتطویل خواہد انجامید و سخا و کرم ایشان زائد البیان و مذکور ہر لسان است و وفات ایشان در غربت واقع شدہ در بلدۂ قندہار و مدفن مبارک ایشان در بلدۂ مذبور زوار یافتہ و بر مزار مبارک ایشان مخلصان احاطہ و مسجد و حوض و امکنہ فقرا ساختہ اند امروز مرجع کل احیای آن بلدہ مزار فیض آثار ایشان است و قبور اموات آن شہر در جوار رحمت دثار عالی قرار یافتہ طرف شرقی شہر متصل بدامان کنار جوی شاہ واقع شدہ طوبیٰ لمن زادہ و فرزندان گرامی ایشان چہار بودہ اند اکبر آنہا میان غلام مجتبیٰ نام داشتند و از والد خود مجاز بودند و خلائق بسیار از ایشان اخذ طریقہ نمودہ اند و خلفای بسیار از ایشان بروی کار آمدہ و در قندہار و ہرات خلفای ایشان رواج کلی دارند و علمیت ایشان بحد مولویت بودہ از ایشان دو پسر خلف شدہ آمادر حیات ایشان صغیر بودند

ذکر فرزند ثانی حضرت جیو صاحب رض کہ الیوم در قید حیات اند و صاحب مسند اجداد کبار ایشان اند اسم ایشان میان ادریس است و مشہور ر

بحضرت میان قاضی اند اخذ طریقه علیه از والد ماجد خود نموده اند وبدرجات کمال فائض شده
در صغر سن مجاز گردیده بودند وعالی از ایشان اخذ طریقه علیه نموده فائض گردیدند
الحال وجود شریف ایشان بسی مغتنم است وسلسله اکابر از ایشان برپا اخلاق
واوصاف ایشان در قید قلم وبند رقم بتعسر گنجائش یابد وقوت علمیت ایشان مستغنی
از بیان است وتمام عمر را بتدریس بسر برده اند الحال مشغل دائمی ایشان قرائه صحیح بخاری
شب وروز درآن مشغول اند فقیر چون اکثر بصحبت ایشان رسیده مجلس ایشانرا
خالی از شغل کتاب مذبور نیافته ام ودر علوم ومعارف حضرات الیوم کم کسی راچون
ایشان اطلاع خواهد بود وبیان معارف به تدقیقات لازمی وتحقیقات واجبی از
ایشان باید شنید فی الجمله مجموعه فضائل کمالات ظاهری وباطنی اند وبا حضرت
میان فضل احمد جی مرحوم صحبتها نموده حظها گرفته اند اللهم متع المسلمین
بطول حیاتہ برحم الله عبدا قال آمینا **وفرزند ثالث**
حضرت جیو صاحب **میان محمد عیسیٰ** نام داشتند
ودر علمیت فائق وقت بودند وازنسبت والد خود بهره ور ومجاز ورسوخ عقیده
کلی باجداد مبارک خود داشتند وآثار صلابت وشجاعت از ایشان ظاهر ووجد کمالات
از ناصیه ایشان پیدا چون مدت عمر ایشان بانقراض رسیده در بلده پشاور رحلت
نمودند در جوار جد بزرگوار خود آسودند رحمة الله علیه رحمة واسعة **چهارم فرزند**
حضرت جیو صاحب **میان غلام رسول** نام داشتند در ابتدائے
نشو ونمای جوانی رحلت نمودند رحمة الله علیه رحمة واسعة

تذکره سادس از منتخب سادس در ذکر حضرت شاه غلام حسن وفرزندان ایشان قدس الله تعالیٰ اسرارهم

خدمت ایشان اخذ طریقه علیه از خدمت جدّ بزرگوار خود حضرت قطب الاقطاب نموده اند و به نسبت های خاصه ایشان بهره مند گردیده باذن مبارک ایشان رجوع بوالد خود نمودند و سلوک طریقه را بترتیب از ایشان کرده اند و بدرجات کمال واکمال رسیده مجاز شده اند و در حیات والد خود بارشاد مشغول بودند و عالمی از ایشان اخذ طریقه نموده اند آن قدر ارشاد ایشان وسعت پذیرفته که مرتبه اول که بکابل آمدند روز اول هژده هزار کس رجال و نساء در نزد ایشان داخل طریقه شدند و روز دیگر از کثرت خلائق حساب و سیاهه را موقوف نمودند و خلفای صاحب کمال از ایشان بسیار ماندند و ارشاد ایشان انتظام کلی یافت و در هر قریه از قرای کابل خلیفه از ایشان متمکن است و کذلک در دیگر بلدان و مسموع گردیده که آن قدر جذب در صحبت ایشان بود که اکثر مردم حلقه ایشان بیهوش میشدند و بعضی بجنون مے رسیدند باوجود مراعت طریقه که مدار آن خفیه است اہل حلقه ایشان ضبط خود نمی توانستند نمود و مآل بوجد مے کشید و از کثرت تواجد غلغله در تمامی محله مے افتاد و رهگذار از هجوم خلائق بسته می شد و بر همه آنها وجد سرایت می نمود و در کوچه و بازار مدهوشان سرشار افتاده بودند یکی از مریدان ایشان نزد فقیر نقل نموده که روزے وقت را دریافته بخدمت عرض نمودم که مدار طریقه عالی بسکوت است و حضرت نیز امر سکوت مے نمایند اما مردم خود را نمی توانند یافت باعث آن چه باشد تبسم نموده فرمودند که شیر پستان نقشبندی کاسات می قادری مے نوشند یعنی نسبت ما از نسبت مادری چاشنی از نسبت قادری گرفته از ان نشه دوبالا دارند و ضبط خود نمی توانند نمود **فرد** از این افیون که ساقی در می افگند * حریفان را نه سر ماند و نه دستار و آخر عمر نسبت موروثی بر ایشان غلبه کرد و اہل صحبت ایشان تمکین و وقار

آمدند و از غلغلہ و بیقراری تسکین یافتند. خدمت ایشان رسالہ در بیان سلوک و تسلیک املا فرمودہ اند و کار را بر طالبان سہل نمودہ و در آن بسے مدارج معارف را بیان کردہ اند و در مجلس عالی ایشان آن قدر صلابت ایشان مستولی بود کہ کسی را یارای تکلم نبود و مزاج مبارک ایشان جلال آمیز بود و ہیبت ایشان در دلہا متمکن فقیر صحبت ایشان را در صغر یافتہ بودم آن قدر التفات و مہربانی کہ می نمودند ہرگز یارای تکلم نداشتم بخاطر فقیر نیست کہ در حضور ایشان متکلم شدہ باشم نقل تصرفات و خوارق ایشان از حد زیادہ مسموع شدہ اکثرے بخاطر نماندہ و آنچہ بخاطر ماندہ دو سہ تصرف ایشان نوشتہ میشود صوفی عبداللہ نام مریدے از مستفیضان ایشان ظاہر نمود کہ روزے در نواحی کابل بقرب چاردہی ایشان بودم پالکی مبارک ایشان را در راہے می بردند ناگاہ قطعہ ابرے بر آسمان ظاہر شد و پہن شدن گرفت مقارن وا ان کوہ چند سیاہ خانہ از قبیلہ مہمند نزول نمودہ بودند خدمت ایشان بجانب ابر نگاہ نمودند باز بطرف سیاہ خانہا دیدند و ساعتے متامل شدند و بفقیر خطاب نمودہ فرمودند کہ زود خود را باین سیاہ خانہا برسان و باہل آن بگو کہ فلانی در اینجا می آید اگر قبول کردند زود بیا فقیر خود را رسانیدہ پیغام رسانیدم آنہا از قبول نزول ایشان اباکردند بخدمت رسیدہ معروض داشتم سر مبارک خود را جنبانیدہ بر زبان مبارک آوردند الراضی بالضرر لا یستحق النظر فرمودند کہ مردم قدام را بقلعہ خود راہنما شدہ خود مقدم شو و زود تہیہ مکان نما کہ باران شدید بنظر مے آید فقیر صوفیان را کہ در قدام بودند بقلعہ خود راہ نمودن شدم و خود مقدم شدہ تہیہ مکان نزول ایشان نمودم چون خدمت ایشان بدر قلعہ رسیدند باران بشدت تمام ریزش نمود و خدمت ایشان ملک بقلعہ درون شدند فقیر ترسیدم

کہ مباداازمن ملول شدہ اند معروض داشتم کہ باعث ملال ذات عالی چہ باشد فرمودند کہ درابر بلائے بسراہل سیاہ خانہا بنظر آمدہ ملتجی بر رفع آن شدم معلوم نمودند کہ اگر بترغیب تراد رضاہائے خود برند ازین بلیہ نجات یابند و آنہا نزول مراد رمکان خود قبول نفرمودند آن بلیہ برآنہا واقع شد بر برج قلعہ برآمدہ مشاہدہ احوال آنہا بکن فقیر از برج متفحص شدم دیدم کہ سیلے عظیم از کوہ آمدہ و خانہائے آنہا را برداشتہ بدریا ملحق نمود و واقعہ را بعرض رسانیدم فرمودند کہ الراضی بالضرر لا یستحق النظر

نظم

زہے غلام حسن پیر عارف کامل	چو کرد عزم مسلّم بسیر باغ عدن
بفر قدسش ز ہمہ شہر غلغلہ برخاست	بماتمش ہمہ جا جمع شد چہ مرد چہ زن
سحر ز چشم کواکب فشاندہ قطرہ ز اشک	زغم بخون شفق شام کرد تر دامن
زپیر عقل چو جستم وصال ایں بحش	جواب داد کہ تاریخ شان مجو از من
ز اہل شہر شنو کز غمش چہ میگویند	شنید از ہمہ سو نعرہ ھی غلام حسن

۱۲۰۲ھ

مزار شریف ایشان در پشاور در جنب والد بزرگوار خود متصل مرقد حضرت قدوۃ الاولیا سمت مغرب است اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ط خدمت ایشان کثیر الاولاد بودند اما پسران ایشان سوای بنات ہفت نفر خلف شدند فرزند اول ایشان میان غلام اسمٰعیل نام داشتند و بمحاسن و کمالات آراستہ بودند تمکین و وقار شعار ایشان بود از علوم ظاہری بہرہ کلی داشتند و سلوک باطنی را بخدمت والد خود باتمام رسانیدہ بودند مردم بسیار اخذ طریقہ

ازوی نمودہ بودند و بعد از والد شریف خود بر مسند والد در پشاور بودند و فرزند ثانی
ایشان والد فقیر اند کہ حضرت شاہ غلام نبی نام داشتند و والد ایشان نیز از
سادات کرام بودند بعد از بہرہ علوم ظاہری کسب کمالات باطنی از خدمت والد خود
نمودہ اند و مجاز گردیدہ و نامہ ارشاد بدستخط جد شریف برای ایشان نزد فقیر موجود
است ایراد می رود بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَی الرَّسُوْلِ الْکَرِیْم معلوم جمیع طالبان راہ حق سبحانہ و تعالی و جمیع مخلصان
حضرات عالی شان غزنی و کابل و کوہ دامان و قندہار و ترکستان را بودہ باشد
از این جانب فقیر غلام حسن سلام سنت الاسلام مطالعہ نمایند و خمس اوقات
با جماعۃ درویشان در حلقہا و اذکار ختم در دعاے سلامتی ایمان شمایان مخلصان
مشغولیم بعدہ آنکہ مخفی نماند در این وقت فرزندے ارشدی جامع الکمالات نور
چشمی میر غلام نبی کہ اجازت نامہ چہار طریقہ کہ مراد نقشبندیہ
و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ است بموجب امر حضرات عالیشان
رخصت این چہار طریقہ را دادہ شد ہر طالبے کہ ذوق طلب راہ حق جل علا
در طریقہ حضرات عالیہ نقشبندیہ و جمیع طریقہا باشد مرید شوند کہ بہرہ خواہند یافت
و خوشنودی حضرات عالیشان خواہد شد و نجات دارین در این است از کمالات
حضرات ایشان بشرط آنکہ بر سجادۂ شریعت مستقیم و بر حب اولیاء اللہ و مرشدان
طریقت مستقیم و سرگرم باشند ان شاء اللہ تعالی بکمال کمل خواہند رسید
و خدمت فرزندے ارشدی جامع الکمالات میر غلام نبی را نیاز تمامی انجاب نب
دادہ باشند کہ باعث رضائی حضرات عالی شان و رضامندی این فقیر خواہد
شد چراکہ شما جمیع خلیفہ ہای و مریدہا را بایشان سپردہ شد میباید کہ در خدمت
ایشان حاضر باشند و اگر ہر کدام رو گردان این خاندان حضرات شود خدا و رسول خدا

وحضرات عالی شان ونیز این فقیر ازاو نارضا باشد چراکه رضای فرزندی رضائے فقیر است زیاده چه نوشته شود۔ والسلام علی من اتبع الھدی ے۔

ذکر خوارق عادات ایشان رضی اللہ عنہ

خوارق بسیار از ایشان مخلصان اظہار می نمایند که ایراد آن بتطویل مے انجامد از آنہا نقلے از زبان حضرت والده بیاد فقیر است نوشته می شود والده فقیر مے فرمودند که در ایامی که تر احامله بودم روزے والد تو فرمودند که بخانه ما فرزند نرینه تولد خواهد شد وہمچون این خال سیاه که برصدر من است برصدر او خواهد بود وطویل العمر وغیره بشارات عنایت نمودند چون تولد شدی بعینه ہمان نوع خال که برصدر والد تو بود برسینه تو بوده است والی الحین آن خال برصدر مائل به پہلوی چپ فقیر موجود است وکذلک وقت حمل برادر فقیر میان ضیاء الحق نیز فرموده بودند که خالے که برکتف من است برکتف این پسر خواهد بود وہم چنین وقت حمل ہمشیره نیز فرموده بودند که این مرتبه بخانه ما دختر تولد خواهد شد و در جوانی رحلت خواهد کرد فوقع کما اخبر خدمت مرشدی حضرت قیوم جہان مے فرمودند روزے والد شما کتابتے بجانب من نوشته بودند و در آن کلمات نا ملائم ثبت نموده بود بخاطر گران آمد شخصے پرسید که چه مکتوب است که شمارا ملول ساخته است گفتم کاغذ غلام نبی است که مقدمات نا ملائم نوشته است در آن ہنگام ملہم ساختند که حضرت غلام نبی بگو که وے پایه محبوبیت دارد واز محبوبان ناز معقول است خدمت مرشدی حضرت قیوم جہان قدس اللہ سره الاقدس ہم فرمودند که نیے طالع والد شما که در آخرت اوراہم مقام حضرت بی بی صاحبه می باید شد که مقدمه زوجیت این امر استدعی است

روزی رسالہ منظومہ والد شریف در دست فقیر بود فرمودند کہ چہ در دست داری رسالہ را بخدمت گذاشتم دیدند و بسیار پسندیدند و تحسین نمودند خدمت ایشان را در توکل پایہ بلند و عالی بود حتی کہ ادرار معین ہرگز نمے پسندیدند و مردم از مشاہدہ اخراجات و کثرت عیال و خدمت صادر و وارد و صوفیان مقرری کہ ہمیشہ در خانقاہ بودند متحیر مے ماندند و حمل مے نمودند کہ ایشان در کیمیا دست رس دارند بعضے بخدمت ایشان ظاہر نمودند کہ شما را در کیمیا دسترس عظیم است چہ شود کہ ما را نیز بنمائید خدمت ایشان تبسم نمودہ فرمودند کہ کیمیائی ما کتسبی نیست موہبی است کہ بنمودن راست نمی آید و آن توکل کامل است کہ از مواہب ایزدی ست مرتبہ ثانی کہ فقیر بعزم حج بقندھار رسیدم و بزیارت ایشان مشرف شدم بفقیر فرمودند کہ قرب ارتحال معلوم مے شود ترا نباید کہ از نزد من بروی حج فرض ادا ساختۂ باید کہ با من باشی و بعد از من سرپرستی عیال و خدمت فقرا نمای فقیر معروض داشت کہ از کابل بارادہ حج برآمدہ ام و الحال تقاعد خیلی بر من گران است امید از کرم عالی آنکہ فقیر را رخصت فرمایند آب بچشم آوردہ فرمودند کہ حسبنا اللہ و نعم الوکیل ترا بخدا سپردم وقت رخصت تا بیرون شہر بوداع برآمدند و ادعیہ مسنونہ وداع خواندہ فرمودند کہ از راہ خدا گردانیدن محال است و الا نہ رخصت نمیدادم چرا بار دیگر ملاقات معلوم نمی شود از فقیر گریہ کنان جدا شدند و فقیر نیز گریان بودم فقیر چون بشرف زیارت روضہ مشرف شدم معلوم نمودم کہ بطریق غرابی معاملہ درمیان آمد چون فقیر از احکام حج خلاص شدم و از زیارت کامیاب گردیدم بسرعت از راہ خشکی مراجعت نمودم در راہ موانع بسیار واقع شد چون بشکارپور رسیدم خبر ارتحال ایشان رسید تاسف دامن گیر شد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط سنہ ہزار و دو صد

وبیست وشش در ماه جمادی الاول بجوار رحمت حق مشرف شدند و مدت عمر ایشان پنجاه و
شش سال شد و در ایام مرض مریدان را فرمودند که تا آمدن محمد فضل بخش رجوع
ننمایند و چون او بیاید از و مشغول شوید و دیگر وصایا بمریدان نمودند و وصیت نامه
برای فقیر نوشته بدست ملا هراتی که از ملتزمان صحبت ایشان بود دادند و تاکید
نمودند که بدست دیگرے نخواهی داد و در آن بعضے اشعار رنگین از زاده طبع
خویش ثبت فرموده بودند لله الحمد که آن ودیعت بفقیر رسید و
بوسیدم و بر مردمک دیده نهادم ؛ و این قطعه در ماده تاریخ ایشان از فقیر منظوم شده

نظم

آن عارف دلی که غلام نبی بداد	چون شد برون ز حیطه این تنگ خاکدان
عریان شد از لباس جسد بهر وصل یار	در برگرفت شاهد مقصود در زمان
در مرغدا لقدس بصد گونه آب و تاب	باد اروان اقدس و الاش جاودان
گفتم خرد بسال وصالش چه یافتی	چون خرده بین اهل جهانی نکته دان
گفتا که رو تو با سر سالش حساب کن	بروند روح انور او را بقدسیان

بروند روح انور او را بقدسیان

فرزند ثالث جد شریف میان مسیحی اند والده ایشان صبیه جناب
فرد الکاملین سرمست باده قیوم فانی الرسول حضرت شاه صبغة الله
جیو است که در ذکر او شان رمزے بدان رفته الحال اکبر اعمام فقیر ایشانند
در باجور بارشاد فیض رشاد مشغول اند و مردم آن نواحی با ایشان اخلاص
کلی دارند حکام و رعایای آن نواحی از مخلصان ایشانند و فرزند رابع
جد شریف میان ابو الحسن اند و فرزند پنجم ایشان میان
عبد الوهاب است و فرزند ششم ایشان میان حاجی
نام دارند و فرزند هفتم ایشان میان غازی است و این هر دو
صاحبزاده که اخیر ذکر شدند از بطن والده والد فقیر اند و نزد بیت بنزد والد فقیر یافته اند

تذکرہ سابع از منتخب یازدہم در ذکر احوال حضرت شاہ عزت اللہ و باقی فرزندان حضرت قطب الاقطاب شاہ غلام محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرزند دویم حضرت قطب الاقطاب شاہ غلام محمد معصوم احمد نام داشتند در محبت والد شریف خود فانی بودند و از ان محبت نتایج کلی یافتند از ایشان یک پسر خلف شدہ میان نثار احمد نام و میان سراج احمد فرزند وی بودہ فرزند ثالث حضرت شاہ نور دین نام داشتند میان بدرالدین ولد ایشان بود فرزند رابع حضرت قطب الاقطاب میان عبدالقدوس نام دارند از ایشان یک پسر خلف شدہ فرزند خامس ایشان حضرت شاہ عزت اللہ اند خدمت ایشان اول از والد خود مشرف شدہ سلوک بخدمت برادر خود قدوۃ الاولیاء حضرت شاہ غلام محمد نمودہ اند و باعلی درجات کمال فائض شدہ و بہ نسبت خاصہ مجددی رسیدہ اند و از خدمت برادر خود مجاز گردیدند و جہانی از ایشان منور شدہ معاملہ ارشاد ایشان عالم گیر بود خلفای ایشان طرق جاری دارند ارباب جاہ و ریاست را رجوع کلی بخدمت ایشان بودہ اوصاف و اخلاق ایشان مستحق کتاب علیحدہ ہمت خدمت ایشان مرتبہ مداریت داشتند سخا و کرم ایشان منت بر اہل زمان گذاشتہ بود ہمت عالی ایشان بنوعی بود کہ دنیا و ما فیہا در نظر ایشان حکم متاع غرور داشت اگر بالفرض تمام امتعہ دنیائی با ایشان تعلق میداشت و آنرا بیک کس میدادند ہنوز از عطایای خود محجوب می بودند آن قدر مہربانی کہ بر فقیر داشتند اگر احصای آن نمایم مثل ربع این مجمو

جمع شود و خدمت ایشان بعمر مسنون سید در بلدہ کابل بوصال حضرت باری مشرف شدند بتاریخ دوازدہم بمتابعت سید البشر سرافراز گردیدند انا للہ وانا الیہ راجعون بیرون شہر کابل بر تپہ مشرف بر چمن در دامن پشتہ مرنجان شرقی بلدہ مذکور آسودند احمد خان نورزئی کہ از مریدان صمیمی ایشان بود بنای مزار فیض آثار ایشان نمودہ مسجد و احاطہ و چاہ و مکان ترتیب دادہ و تیمور شاہ بادشاہ درانی باغیکہ قریب مزار ایشان است مسمی بگلاب باغ در صرف مزار ایشان گذاشت و احمد خان مذکور بعد از وفات بموجب وصیت در تحت قدم ایشان مکان یافت طوبی لہ و بشری الیوم مزار مبارک ایشان مرجع خلائق است یزار و یتبرک بہ رحمۃ اللہ علیہم از ایشان ہفت پسر خلف شدند اکبر آنہا میان شاہ بیگ است کہ مسند ایشان باو تعلق دارد امروز در یارکند بر ہنمونی بریہ مشغول است فرزند ثانی ایشان میان شاہ نواز نام داشت در صورت این مخدوم زادہ را خیلی مشابہت بوالد شریف خود بود اکثر عمر در بدخشان بسر بردہ و آخر ببخارا رفت و آنجا رحلت نمود این ہر دو مخدوم زادہ مذکور خیلی محبوب والد خود بودند سوائی این دو مخدوم زادہ پنج فرزند دیگر حضرت شاہ عزت اللہ قدس سرہ داشتند حافظ عباس و میان الیاس و میان علیم اللہ و میان نعمت اللہ و میان حرمت اللہ اللہم وفقہم فیما تحب و ترضی **ذکر فرزند سادس** حضرت قطب الاقطاب شاہ غلام محمد معصوم رضی اللہ تعالی عنہ جناب قطب الاقطاب والعارفین غوث الکاملین حضرت پیر محمد صادق در قید حیات پیر سرست بادہ قیوم حضرت حاجی غلام محمد معصوم نور اللہ تعالی مرقدہ و جناب قطب الاقطاب حضرت غلام محمد قدس سرہ بر شریعت نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام محکم بدرجہ کمال و محبت حضرات ذو البرکات قدس اللہ اسرارہم مزین بعلم و تحصیل علم ظاہری و باطنی آراستہ و بخدمت حضرت قبلہ دارین خود بطریقہ مبارک مشرف شدہ بودند و مخلوقات الٰہی جل شانہ از ارشاد

از انقلاب زمانہ ... [illegible]

ایشان در دار السلطنۃ کابل و کوہ دامن و توابع و اطراف آنہا طرف و از جلال آباد از دست
مبارک ایشان ہزاران کسان بتوبہ و انابت و تلقین مشرف شدند و از اعزازان
و شرفایان و عزیزان تاثیر مجلس و صحبت ایشان بہر کس تا سر و سرایت میشدند و
حرص و ہوای و ریای بوجود مسعود راہی نداشت و ہموارہ ظاہرا و باطنا بخلق
محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام آراستہ و عمر مبارک ایشان شصت و سہ
سال بود در پشاور بجوار حق رحلت نمودند ازان حضرت سہ فرزندان خلف
شدند ہر واحد مسند ارشاد بکمالات صوری و معنوی آراستہ بودند حضرت
میان محمد اسحق و میان حضرت غلام محی الدین و حضرت میان
محمد یعقوب **ذکر** فرزند سابع حضرت قطب الاقطاب میان عبد الاحد
اند مشہور بمیان کالو جیو از ایشان چہار فرزند خلف شدہ میان غلام رسول
و میان غلام حمید و حافظ عبد الحمید و میان فضل حق **ذکر** فرزند
ثامن حضرت قطب الاقطاب حضرت میان بشیر اللہ قدس سرہ اند
خدمت ایشان در عین نشو نمای جوانی و قوت نسبت باطنی لا ولد رحلت نمودہ اند
مکارم اخلاق [illegible] البیان است مردم کوہستان و نخراب کابل و توابع مریدان
ایشان اند کہ بعد ارتحال ایشان بحضرت مرشدی قیوم قیوم جہان
گرویدہ اند یکی از مریدان ایشان نقل نمود کہ در ایامیکہ ایشان امرد بودند روزی
من در رکاب ایشان بودم در رہگذر شخصے بطرف ایشان نگاہ انداخت گستاخانہ
متصل آن نگاہ کور شد بعدہ بخدمت ایشان آمدہ گریہ و زاری آغاز نمود
پس از التجاے بسیار پارہ خاکی بر داشتہ دادند کہ در چشم خود بکش چون کحل
الجواہر آنرا بچشم انداخت فی الحال بینا شد تصرفات ایشان را اگر بیان نمایم
باید کہ نصف این مجموعہ دیگر بیفزایم رحلت ایشان در غربت واقع شدہ

* از مرقع مصنف و در ایتحضرت ۱۲ محمد ہاشم مجددی سرہندی ۱۲

در

ودر بلدہ لاہور از ان جا بوت ایشان را بدار الارشاد سرہند بردند و در جوار والد ماجد خود مدفون شدند خدمنا ایشان. وحضرت قیوم جہان قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس و والدہ حضرت بی بی صاحبہ از یک مادر بودند ذکر فرزند تاسع حضرت قطب الاقطاب حضرت مرشدی قیوم جہان اند اسم مبارک ایشان در فہرستنامہ کتاب ذکر یافتہ وکیفیت احوال ایشان بہ منتخب سابع حوالہ نمودہ شد و باعث بر جمع این مجموعہ ذکر ایشان شدہ بیت

مثنوی را چون تو مبدء بودہ	گر فزون گردد تواش افزودہ

منتخب سابع از منتخبات سبعہ متضمن ہفت تذکرہ در احوال مجدد مائۃ ثالث عشر غوث الجن والبشر قطب زمان قیوم جہان زبدۃ اہل اللہ حضرت حاجی محمد صفی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و منتسبان ایشان

تذکرہ اول از منتخب سابع در ذکر ولادت صوری حضرت قیوم جہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولادت کثیر السعادت ایشان چہارم ذی القعدہ الحرام سنہ ہزار و یکصد و پنجاہ و شش ہجری وقوع یافتہ از والد شریف ایشان منقول است کہ شبے کہ فردای آن خدمت ایشان متولد شدند در واقعہ بزیارت حضرت ابو البشر علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام مشرف شدند و خدمت حضرت ابو البشر در آن واقعہ بو الد ماجد ایشان بشارت دادند

که فردا بخانه تو فرزندی تولد خواهد شد که عجوبه روزگار و برگزیده کردگار خواهد بود و نسبت
آبا و اجداد را وارث خواهد گردید و عالمی از و منور خواهد شد قدوم میمنت لزوم او را بسے
مغتنم دانسته اسم مرا بوی گذار چون خدمت حضرت قطب الاقطاب از خواب چشم کشودند
وقت صبح بود بوضو و نماز پرداختند در خانقاه معلی با جماعت فقرای بمراقبه مشغول بودند
دیدند که کعبه حسنی بخانه ایشان نزول نموده و میگوید که برائی زیارت فرزند نو متولد شده
تو آمده ام درین بودند که خادمه از حرم سرآمده بشارت ولادت آن قرة العین الولائیت
بسمع مبارک رسانید خدمت ایشان از بشارات پی در پی بفرحت تمام داخل حرم
سرا شدند و بمولد والای آن نوباوه بستان مجددی و معصومی شتافتند و بوسه بر طاق
ابروی آن ثمرة الفوادو دادند و در گوش ذی هوش ایشان اذان و اقامت رسانیدند
می آرند که چون آغاز تکبیر نمودند طفل نو متولد شده لب به تکبیر کشود چنانچه حضار همه استماع
نمودند بعد از فراغ بوالد ایشان آنچه شنیده بودند معروض داشتند خدمت ایشان
امر باخفای آن فرمودند و گفتند که این طفل فرد عصر خویش خواهد شد و صاحب معاملات
شگرف خواهد شد و عالمی از نور ارشاد او منور و کامیاب خواهد گردید و مرا برائی تولد
او گذاشته بودند الحال چون این نادره پیدا شد سبب بودن خود را درین عالم نمی بینم
از والده ایشان منقول است که این طفل من چون اطفال دیگر اول لب بگریه نکشود
بلکه ابتدائی لب بذکر مبارک اسم ذات کشوده و سه مرتبه بفصاحت تمام اسم مبارک الله
را بزبان آورده بعده بگریه پرداخت و والده ایشان می فرمودند که عجائبی که ازین
طفل می بینم اگر اظهار نمایم اکثری باور ندارند لهذا اسرار او را پوشیده می دارم بیت

عرض نادادن ز حالات تو حالی دیگر است :: چهره پوشیده حالا را جمالی دیگر است

و خدمت والد ایشان در ایام طفولیت این شجره ولایت توجهات عالی خود را از ایشان
دریغ نمی داشتند چنانچه خود حضرت قیوم جهان در دیباجه مخزن الانوار صفی

احمدی فی کشف اسرار المجددی ایمائے بدان نمودہ اند هذا هو هرچندکہ در ایام حیات صوری آن کعبہ ارباب حقیقت این فقیر صغیر و خورد سال بود فاما ازانجا کہ در حصول کمال و برکات طریق درین سلسلہ علیہ نقشبندیہ جلیلہ صغیر و کبیر و برنا و پیر و نساء و رجال و احیاء و اموات مساوی اند لهذا آن حضرت قبلہ دارین و کعبہ کونین قدس سرہ بموجب عنایتی کہ درحق من داشتند بمقتضای امر الٰہی جل شانہ کہ بدان مامور بودند کمال اشفاق و عنایات خود را در بارہ این فقیر فی سائر فرزندان مصروف داشتند و در ہمان ایام طفولیت بدل نا قابل این ہیچ اصل متوجہ گردیدہ توجہات کثیر البرکات خود را ازین ذرہ ہیچمقدار دریغ نداشتند و اکثرے بہ بشارات عالیہ و اشارات متعالیہ نیز مے نواختند چنانچہ برخے از بشارات کہ از زبان درفشان آن عالی حضرت متعالی منقبت کہ درحق این بے بضاعت صدور یافتہ در سائر احباب اخیار آن قبلۃ الابرار در رنگ آفتاب نصف النہار بدرجہ اشتہار است چنانچہ مقربان آن درگاہ فلک جاہ را از استماع آن کلمات زاکیات درحق طفل چند سالہ کہ مشاہدہ می نمود تعجب و حیرانی می افزود بیت

نیست امروزی میان ما و جانان اتحاد	بلبل ما را بہ طفلی چوب گل گہوارہ بود

تم کلامہ العالی وکذلک از جدامجد ایشان حضرت قیوم زمان و حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالی عنہما نیز درحق ایشان بشارات عالی و اشارات متعالے علی التواتر والتوالی منقول است کہ شمہ ازان خدمت ایشان در قصیدہ مدح حضرت قیوم الزمان نظم فرمودہ اند اینجا چند فردے ازان تیمناً مذکور میگردد

نظم

عروۃ الوثقی بآن شہ وانمود	بہر این مسکین بشارات کرد
گفت از نسل تو آید در وجود	بوالعجب فردے بالطاف ودود

کو یگانہ عصر خود باشد چومن
بل خلیفہ حق بود اندر زمن
بر ہمہ ذرات عالم زامر ہو
ہم چو خور تابندہ باشد نور او
از محیط فرش تا عرش علا
جملہ زو یابند ارشاد و ہدا
اندریں دیر کہن زان نام دار
در وقوع آید عجائب روزگار
ای خدائی پاک بیچون وچنان
دستگیر ورہ نمائی بیکسان
این صفی بیچارہ مسکین گدا
دارد امید عطا بے انتہا
حامل بار امانت شد بہ جہل
لطف کن از تو تش آور بہ فعل
بر سرش از چار سو صد آفت است
دست برگیرش کہ وقت رافت است
از حواس خمسہ خستہ جان شدہ
شش جہت را چار طبعش رہ زدہ
خاطرش اندر شش و پنج ابتر است
نرد جانش پای بند ششدر است
ماہ کنعانش فتادہ در چہے
آفتابی دل در ابر ناگہے
یونسش در بطن ماہی شد زبون
از کرم آور ز ظلماتش برون
ای بحق شاہ فرقان مجید
کن در آغوش آنچہ در گوشش رسید
وی بحق سائر ربانیان
گوہر گنج نہانش کن عیان
تا کند جان اندران حالت نثار
ہر دل افسردہ را بخشد بہار

از خدمت ایشان مسموع است کہ می فرمودند کہ در ایام طفولیت عجائب معاملات در نظر من می در آمد وظہور ارواح طیبہ وملاقات صلحای جنیان اکثر وقوع مے یافت روزی در ایام صبی با اطفال ہم عمر خود بیرون شہر لاہور رفتہ بودم و دران ایام سواران نانک پرستان بر نواحی بلدہ مذکور تاخت می نمودند اتفاقاً دران ساعت بر درخت کناری سوار بودم و برائی اطفال کناری افشاندم ناگاہ گرد سوران پیدا شد و اطفال گریختند و بہ شہر رفتند و من مطلع نشدم ہمچنان کنار خوب چیدہ با اطفال ندا کردم

که کنار را بگیرند اطفال گفتند را انداز ید و من بر آن اطفال می نگریستم دیدم که از دهن اطفال آتش می بر آید متحیر شدم گفتم چه شده شمایان را که آتش از دهن شما مے بر آید گفتند که ما اطفال جنیانیم چون اطفال که همراه شما بودند از هیبت سواران بیکه گریختند و شمارا اطلاع ندادند مایان برائی خدمت گذاری و محافظت شما آمدیم و نیز می فرمودند که در ایام طفولیت روزی در جنگل شدیم و با من کسی نبود شیری را دیدم که در عقب من می آید و بهر طرف که می روم متابعت من میکند و دل من قوی بود هیچگونه خطره بمن راه نداشت چون از جنگل بر آمدم شیر از من تخلف ورزید دانستم که بدرقه من شده بود و نیز مے فرمودند که روزی بر اسپ سوار بودم و خادمان متعقب شده بودند براهی می رفتم ناگاه اسپ ایستاد و نمیرفت چون تفحص نمودم دیدم که شیری حمله کنان از روئی من می آید بمجردی که چشم من بروی افتاد بسرعت تمام پس گردیده میگریخت دانستم که حفظ الهی با من است

مصرعه وانرا که تو رهبری زکس باکش نیست ؛ ازین نوع معاملات در طفولیت بایشان روئی داده و مسموع شده اگر ثبت نمایم بتطویل انجامد خدمت ایشان بسن چهار سالگی از سایه بلند پایه والد شریف خود جدا شدند و ولیعت نسبت علیه را اجمالا از والد خود گرفتند و بقیه سلوک را بتفصیل از خدمت برادر خود حضرت قدوة الاولیاء حضرت شاه غلام محمد رضی الله عنه بعد از رسیدن بسن بلوغ نموده اند چنانچه رمزی ازان در رساله خود آورده اند و خدمت حضرت قدوة الاولیا بوصیت والد بزرگوار خود دقیقه از دقائق افاضه در حق ایشان نامرعی نداشتند میفرمودند که در ایام طفولیت یاد دارم که در هر مرضے که عارض میشد از فکر خود مصالح آنرا دانسته طبابت بیکردم نافع می افتاد و نیز عنایت نموده اند که هر که بسن ده سالگی رسد در مزاج خود محتاج بطبیب شود این معنے از نقص عقل او خبر مے دهد ؎

ی نمودم

تذکرهٔ ثانی از منتخب سابع در ذکر رسیدن حضرت قیوم جهان بسن بلوغ و کسب کمالات و رسیدن ایشان بدرجات عالیات رضی الله عنه

چون عنایت بیغایت جناب قدس خداوندی جل شانه شامل حال ایشان بود از ابتدای نشو و نمای جوانی شوق این راه دامنگیر ایشان شده عنان توجه شریف آن مستغنی التعریف را درپی حصول کسب کمالات و وصول به محول حالات گردانیده شورشی جنونی در طلب ارزانی نمود و آتش عشق در کانون سینه معارف گنجینه ایشان انداخته خس و خاشاک ماسوای مطلوب را بدان شعله جانگداز درداد و وجود شریف ایشان را چون طلای ناب از تاب التهاب بدر آورده بجواهر بیشمار و لآلی آبدار معارف و اسرار مرصع و مزین گردانید چنانچه رمزی ازان کلام مبارک فرجام ایشان استنباط میگردد **هذا هو** ملخص کلام آنکه چون پس از وفات آن خجسته صفات این پس مانده سرگردان صغیر و خورد سال مانده بود از سایه بلند پایه پیر و پدر بزرگوار جدا افتاده لهذا از غم مفارقت و الم مهاجرت آن عالی حضرت متعالی منقبت زار زار چون ابر نوبهاری گریست و سینه بریان خود را آب دیده گریان تسکین میداد و گرد یتیمی را از جبهه غبار آلوده خویش بر و مال بیکسی می افشاند و با هر که از جماعت اقارب شیشه دل غمگین مجروح خود را می نمود بعضی بلفظ بشکن بشکن تا شکسته تر گردد و اشارت بسنگ ملامتم می نمودند و جمعی به نیش سنان زبان جگر ریش نموده نمک پاشی چشم حقارت طباعیم می فرمودند تا سالی چند بر این حال بر آمد که عنایت ازلی حضرت لایزالی شامل حال درویش گردیده دستگیری

درایش

رحمت

رحمت فرموده او را بخدمت فرزند رشید و خلیفه آن امام همام قبلة الانام روح الله روحه رسانید و طریق اندراج النهایة فی البدایة این اکابر را به برکت صحبت شریفش حاصل نموده باجازت تعلیم و تلقین طریقه علیه شریفه از جناب فیض مآب او مفتخر و ممتاز گردید الحمد لله علی ذلک حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیه و مبارکاً علیه تم کلامه الشریف ؛ مخفی نماند که این معاملات که مذکور گردید مخبر از مبادی احوال و مشعر از طلوع اختر اقبال آن کعبهٔ ارباب حال وارد اما کمالات و مراتبی که از جناب قدس الهی به محض عنایت نامتناهی در حق ایشان مرحمت شده مصداق ما لا عین رأت و لا اذن سمعت توان گفت بیت

وصف حالاتش نیاید در شمار	عاجزم گر یک بگویم از هزار

و آوازهٔ ارشاد ایشان در اطراف عالم منتشر شد و خلفای صاحب کمال از ایشان بروی کار آمدند و بگرمی هنگامهٔ غلغلهٔ ارشاد را به مشرق و مغرب رسانیدند و چون عمر شریف ایشان بحد و اربعین رسید متصل آن سفر ترکستان با ایشان روداد و دران سفر شورشی و جذبی در نهاد ایشان افتاد و قلق و اضطرابی دیگر پدیدار گردید چون از ان سفر مراجعت واقع شد و به کابل رسیدند آن حالت متزاید گردید و معامله ایشان را بجائی رسانید که از جمیع بالست خود یکسو شدند و ترک کلی گزیدند حتی که آنچه در ملک و بود همه را بفقرا و مساکین ایثار نمودند و مداخلی که مقرری سرکار ایشان بوده از همه دست بردار شدند فرامین و ارقام سلاطین و حکام پس فرستادند و در آمد شد اهل روزگار را روی برخود بستند حتی که امرای ذوالاقتدار چون بزیارت ایشان می آمدند در دیوان خانه یا در خانقاه نشسته انتظار بسیار کشیده می رفتند و صحبت میسر نمی شد بعضی که خوگیر صحبت ایشان بودند انواع ترددات بکار بردند

نافع نہ افتادی و مردم در نظر ایشان چون شیر ببر مے نمودند تا آنکہ فقراے خانقاہ معلی را طلب داشتہ اظہار نمودند کہ فقیر بنقص خود اطلاع یافتہ ام و خود را مناسب بمنصب ارشاد نمیدانم باید کہ شمایان از قبل من خود را رخصت دانستہ از ہر جائی کہ بوی بمشام شما آید بوی بگیرید و مرا معذور دارید و درین امر الحاح فرمودند اما محبان از آنچہ داشتند بر نگشتند بمصداق این فرد

تو خواہی آستین افشان و خواہی روی در کش	مگس ہرگز نخواہد رفت از دکان حلوائی

و بدآنچہ بودند پا فشردہ نشستند دران ایام حضرت ایشان بقدر ادای صلوٰۃ خمسہ بمسجد خود می آمدند بعد از ادای بسرعت بزاویہ کہ در حرم سرای اختیار نمودہ بودند می شدند و آنجا بگریہ و زاری و التجا و تضرع بسر می بردند و متعلقان و محبان از دیدن آن حالات و ترک تنعمات و التزام ریاضات و امتناع و تعب و بیقراری روز و شب و انواع قلق و اضطراب ایشان در غم و الم می بودند و چارہ آن نمی دانستند بلکہ حکم مجنون و سودا میکردند بیاد فقیر است کہ روزے دران ایام بخاطر ایشان آمد کہ کتب و اسباب تبرکات نیز داخل اموال اند آنہا را نیز باید بفقرا داد چون اظہار این امر نمودند حضرت بی بی صاحبہ قدس سرہا فرمود کہ کتب و اشیای متعلق تبرکات را فقرا سہل دانستہ باندک چیزے از دست خواہند بر آورد و بہتر آنست کہ اشیاے مذکورہ را فروخت نمودہ مبلغی کہ حاصل آید بفقرا دہند حضرت ایشان امر بفروخت آن اشیا نمودند آنچہ قیمت آنہا مقرر شد حضرت بی بی صاحبہ از خود دادہ آن اشیا را داشتند و نیز روزے اہل حرم سرای را در یک حجرہ انداختہ مساکین را طلب داشتہ اشیا ما یحتاج خانہ را تمام بآنہا دادند و از این نوع معاملات بسیار دران اوقات از ایشان بوقوع مے آمد تا روزے سنگے طلب نمودند و چہار دندان علیائی مبارک خود در شکستند چون دندان ہاے مبارک مضبوط بودند

بطرب

بضرب شدید برآورده شدند و بایشان محنت کلّی روی نمود و مدتی بزحمت بسر بردند و این امور هیچگونه مسکن اضطراب ایشان نمیشد وجمال مقصود بحسب خواهش نمی نمودند تا روزی در معامله بزیارت حضرت سرور کائنات صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم مشرف شدند وآن سرور مهربانی وشفقت بسیار مشاهده نمودند وبعد از ان وزد والدخود را امید یافتند که به ایشان توجه می نمایند بعد چندی حضرت مجدد الف ثانی رض را دیدند که در ایشان تصرف نمودند ونسبت خاصه خود را القا فرمودند ومعامله ایشان روز بروز مترقی گردید وسکر ایشان بصحو ممتزج شد فی الجمله دریافت معامله خود نمودند روز بروز بعروجات ومکاشفات والهامات سرافراز می گردیدند وتسلی هامی یافتند تا بار دیگر بزیارت حضرت خواجه کائنات صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم مشرف شدند وآن حضرت عنایت فرمودند که تا الحال در من مرضی بوده الحال صحت کلی حاصل روزگار من شده زهی مراتب متابعت وسرایت محبت که تا بچه حد یک جهت می سازد که احوال محب را محبوب بخود اشاره می نماید بیت

هست معذوریش معذوری من	هست بیماریش بیماری من

بعد از ان بالکلیه با فاقه آمدند اما رجوع بارشاد نمی نمودند وکسانیکه در خانقاه معلی درین مدت معطل مانده بودند بعرض مے رسانیدند واظهار اشتیاق توجه می نمودند خدمت ایشان بوعدهای محبوبانه می پرداختند وتسکین آنها می دادند ومحبان هجران دیده اینقدر التفات را عطیه عظیم انگاشته شکرانه های خداوندی بجامی آوردند وحظ هامی برداشتند ومی گفتند بیت

خوش این زمان که ترا بوعده گشت بدل	امید وصل زاین رهگذار می بینم

خدمت ایشان روی بنزول آوردند وشعوری بعالم پیدا کردند وآمیزشے بهم رسانیدند دراین اثنا بعنایات بی غایات جناب اقدس خداوندی سرافراز

شدہ بمنصب قیومیت ممتاز گردیدند وخلعت بغایت عالی وتاج مکلل ومرصع
بیواقیت ولآلی کہ شعشعان آن تمام عالم را منور ساختہ بسر وبرخود یافتند
وبدعوت ارشاد کل مامور گردیدند وطوقے را نیز بایشان نمودند کہ ہر کہ انکار
منصب تو نماید این طوق بگردن او خواہد افتاد بعد از ورود این معاملہ اول نحلت
حضرت بی بی صاحبہ راکہ خواہر زادہ ایشان بود طلب داشتہ توجہ
نمودند والقائی خلاصہ نسبت خود فرمودند واظہار معاملہ خود کردند واز حرم سرائے
بیرون آمدند خواجہ حبیب اللہ آئینہ ساز از زمرۂ خلفائی حضرت قدوۃ
الاولیائی شاہ غلام محمد معصوم بودند بدر سرائے ایستادہ یافتند
مومی الیہ سلام ونیاز بجا آوردہ مبارکی منصب عالی وتاج وخلعت متعالی
رسانید واظہار نمود کہ باین جرأت مامور گردیدم والا مراچہ یارا کہ اظہار مکاشفہ
خود بخدمت عالی نمایم خدمت ایشان بخانقاہ شریف تشریف فرماشدند مریدان
راطلب داشتہ اظہار عطایای پروردگار نمودند وتلقین جدید عنایت کردند
وبمراقبہ وتوجہ پرداختند یاران ہجران دیدہ از این معاملہ چنان تازگی یافتند
کہ زندگی از سر نو گرفتند واین آوازہ در شہر واطراف افتاد جوق جوق
خلائق از ہر طرائق بجوع آوردند ومظہر برکات ومورد فیوضات شدند بیت

جملہ عالم شد از ان می در سرور	جز کہ خفاش عدوی ودیدہ کور

وبعد از ان مدتے در دار السلطنۃ کابل صانہا اللہ عن الآفات والتزلزل
اہل روزگار را بارشاد سرافراز داشتند واز اطراف واکناف مردم ترک علائق
وعوائق خود ہا نمودہ بخدمت میرسیدند ومیدیدند فقیر درین ایام چنان یقین داشت
کہ مثل این مجمع اہل اللہ وصحبت اللہ وفی اللہ کہ امروز در مجلس عالی ایشان ہست اگر گرد
عالم گشتہ شود بوئی از ان بمشام نخواہد آمد ومشیخت دیگران را در مقابل ایشان

پانچون

ہمچون بازی کودکان میدانست **بیت**

بلی ہر کس گرفتار ہوائی ہست	ہمی دیگر بہ چشمش اژدہائی ہست

معاملات عرفان و مقالات پنہان آن قدر بروز و اعلان کرد کہ شب و روز مستفیضان در بیان انواع این و آن می گذشت و بجز نعرہ مدہوشان و وجد و حالات پریشان بگوش نمی آمد جمعی را میدید کہ سر بگریبان فرو بردہ و در بحر شہود و مشاہدہ مستغرق گردیدہ و خلقی از ذوق یافت و بعضی از قلق نا یافت بیحوصلہ شدہ از خود و خودی بریدہ چون مرغ نیم بسمل بشوق خنجر قاتل دست و پا زدہ در گوشہ افتادہ و مترنم بہ مضمون این فرد گردیدہ **بیت**

ازمن اکنون طمع صبر دل و ہوش مدار	کان تحمل کہ تو دیدی ہمہ برباد آمد

سرعت وصول کہ در مسترشدان ایشان دیدہ میشد از جاہای دیگر کم شنیدہ و معاملات کہ بشہور و سنین تعلق داشت از برکت ایشان بایام و ساعات بحصول می انجامید **بیت**

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہرزہ نیست	ہم قصہ عجیب و حدیث غریب ہست

خدمت ایشان را جامع گردانیدند در مناصب قرب و کمال و منصب قیومیت را با قطبیت و فردیت را با غوثیت و خلت را با ندیت و غیرہ مناصبی کہ زبان قلم از کتب آنہا عاجز است بہ محض عنایت بی غایت بایشان مرحمت فرمودند و خدمت ایشان را مبشر گردانیدند و الہام در ربود ند کہ شفاعت اہل کبائر این امت فردای قیامت حوالہ تو خواہد شد و ترا ماذون بشفاعت اہل کبائر خواہند ساخت فردای آن روز طعام بسیار بشکرانہ این عطیہ تیار نمودند و مردم اعزہ وغیرہ را دعوت عام کردند و فقرای و مساکین را مبلغ بسیار ایثار نمودند بحکم وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ اظہار این الہام نمودند و نیز در رنگ باواجداد

کبار ایشان را بالہام غَفَرْتُ لَكَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِكَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ نیز مشرف ساختہ اند و نیز ایشان را معلوم نمودہ اند کہ دنیای ترا آخرت گردانیدیم و کذلک این الہام بحضرت مجدد الف ثانی و حضرت عروۃ الوثقیٰ و حضرت قیوم زمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم شدہ این خلف رشید را بسنت آبا باین دولت سرافراز نمودند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ و خدمت ایشان را بر مقامات اجداد کبار خود عبور عنایت نمودند و مقامات ہر یکی را متصل در زیر مقام دیگر یافتند مگر یکے از اجداد خود را دیدند کہ مقام ایشان اندکے پایین تر واقع شدہ آنجا توجہ گماشتند تا آن مقام را عروج واقع شد و در مکانے کہ ایشان سے خواستند جائے یافت بیت

کمال طفل ہنر مند نیست بد پدرست	شود ز آب گہر نام ابر نیسان سبز

و بایشان معلوم گردانیدند کہ بر ہر جنازہ کہ تو نماز گذاری آن میت مغفور گردد و بایشان معلوم ساختند کہ نسبت تو در منتسبان تو تا انقراض این نشاء خواہد ماند اگر مثل این عطیات کہ بایشان عنایت شدہ مذکور گردد ہر آئینہ بتطویل انجامد و معارفیکہ بایشان نمودہ اند ہمہ موجب کتاب و سنت اند خدمت ایشان عنایت میکردند کہ من حیرانم از معارف بعضی اکابر کہ فی الجملہ از کتاب و سنت انحراف دارد و فقیر را ازین قسم معارف ہیچ معلوم نساختہ اند للّٰہ الحمد و المنتہ کہ آنچہ بمن نمودہ اند ہمہ موافق کتاب و سنت بودہ چہ در مبادی احوال و چہ در وسط و چہ در انتہا و خدمت ایشان ہم بروحانیت والد شریف خود اویسی بودند و ہم بجناب حضرت مجدد الف ثانی رض و آخر بجناب اقدس نبوی اویسی گردیدند و اخذ اعز کمالات از خدمت آنسرور فرمودہ اند چنانچہ در شجرہ کہ میر حسن علی نظم فرمودہ ایمائی بدان نمودہ است اینجا آن شجرہ را ثبت می نمایم ھذا ھو النظم

اول ہر امر وی بال است حمد ذو الجلال	بعد زیبا است نعت مہ و ہم اصحاب و آل

وازپس این بشنو از من نسبت کبرای دین — از صفی صفوة الحق تا رسول لایزال
کو خلیفہ ایزد است نائب شاہ رسل — قبلہ اشیای عالم کعبہ ارباب حال
شافع اہل کبائر رحمت حق را ظہور — آیتی فضل الٰہی مروہ جانان را زلال
اندر این اعراض فانی جوہر قائم بذات — صاحب تجدید قیوم جہان تاج الرجال
ہم امام دو سرور وقت است فرد عصر خویش — ہم طفیل کعبہ ہم شیخ حریم بے زوال
ہم مربائی الٰہ و ہم اویسی رسول — ہم مرید و ہم مراد حضرت عز و جلال
از علوم و از معارف کو بد و ممتاز گشت — عاجز اند از فہم آن ارباب علم و حال و قال
حامل آن نیر ذات است قلب اقدسش — کہ اباکردند زو ارض و سموات و جبال
از مناصب ہر چہ امکان است در نوع بشر — جز نبوت جملہ ادریافت آن صاحب کمال
خلعت قربت معیت ندیمی و صور — از صباحت و ز ملاحت با ہمہ آمد بفال
مرشد او فی الحقیقہ شد روان جد خویش — شیخ احمد کو مجدد بود فرد بے مثال
ہم طفیل او مربی گشت سلطان رسل — ہم بامدادش جناب قدس ایزد تعال
یک ولی بانی ارشاد آن قیوم دین — سوی جد امجدش ہم یا رسول ذوالجلال
روح پاک اب او شد فرد دوران قطب غوث — شاہ معصوم آن کہ عون لطف لایزال
قطب عالم شیخ اسماعیل امام العارفین — والد معصوم ثانی بود آن کان کمال
غوث اعظم صبغة اللہ مرشد این حضرتین — کرد تجدید صد اثنا عشر در حسب حال
مقتدا الناس عروة الوثقی است قیوم جہان — شیخ ثانی ثانی شیخ خود اندر حال و قال
پیر او قائم مقام حضرت خیر البشر — الفثانی را مجدد مانع دین از زوال
مبدء فیض جز و کل مرشد جن و ملک — قطب ارشاد و عالم بحر علم حال و قال
قبلہ اوتاد و ابدال کعبہ ہر قطب غوث — مرجع افراد و نجبا مہدی اہل ضلال
بے حجاب و ہم بخز امید فردے از بشر — بعد پیغمبر چون آن شہ در نہایات الوصال

مقتدائی نیست جز آن واصل اصل الاصول
کس نفهمیده است در اقطاب امت همچو او
مرشد او در طریقهای وساطت مصطفی است
لیک در راه اصالت تا نبی پیغمبر است
با وجود این اصالت خانه زاد آنشه است
بیش زین شرح کمالش ناید از من که خرد
لاجرم از اصل معانی باز میگردم بحرف
در کمالات نخستین خواجه عبد الباقی است
ظل رحمان خواجه کز انعکاس باطنش
شیخ ایشان قطب عالم خواجگی امکنه
بود پیر و خال مولانا محمد زاهدش
سر بپای خواجه می مالید آن چرخ برین
نقشبند دین و دنیا خواجه او نقشبند
چون منقش بود لوح دل ز مدح نقشبند
میر او بابا محمد خواجه سماس یافت
خواجه سماس را خواجه علی رامیتنی
شیخ او چون خواجه محمود است از انجیر فغنوی گشت
مرشد او خواجه عارف یافت از خواجه جهان
خواجه یوسف یوسف ثانی مصر عصر خویش
خواجه او بوعلی فارمد غواص عشق
پیشوای راه عرفان است سلطان بایزید

با چنین سرعت روی ها در حصول و در ظلال
فرق در ذات و صفات و شیونات هم مثال
ز ابتدا تا انتها در اکتساب بر کمال
بے وساطت ها بذات الله دارد اتصال
لیک عبدی کو فزاید خواجه اعز جلال
اندرین حیرت ز سر رفت و زبانم گشت لال
کانشه تجرید را مرشد بفضل لایزال
گرچه جان خواجه را بگرفت آن شه در مال
ماند باقی تا قیامت ولیا ذوالجلال
خواجه درویش است او را والد و هم پیر حال
خواجه او خواجه احرار است قطب بے مثال
کو بپای پیر خود یعقوب بود بے چهره مال
خواجه کان خواجه شد از خدمت میر کلال
خواستم تا سر کنم مدحش زبانم گشت لال
ره بسوی دولت عرفان بلطف لایزال
خضر وش بنمود رهوی و ش آب زلال
طالبان حق را عاقبت بی قیل و قال
لعل کان جوهر عرفان بفضل ذو الجلال
غجدوانی چون زلیخا یافت ان یوسف جمال
خورده او از خرقانی بو الحسن آب زلال
رهبر خود برگزیده جعفر صادق ز آل

۱۱۰۱م

با امام سید جعفر دو نسبت شد قرین
آن یکی دادش باقلیم ولایت سروری
اولین نسبت کہ ابواب ولایت برکشود
والدش باقر محمد از شہ زین العباد
آن شہنشاہ شہیدان از امیر المومنین
راہبر شاہ ولایت شد شفیع المذنبین
آمدم اکنون بشرح نسبت ثانیہ اش
اخذ کرد از باطن قاسم کہ باب ام او است
پیر او سلمان فارس مقتدای عصر خویش
افضل اصحاب خیر الاولیا صدیق را
ای حسن گرمی نوانی مدح شان احسن بگوی

از رسول حق درین راہ بہر افراط کمال
وان دگر بخشیدش از خوان نبوت صد نوال
از جناب والد خود یافت آن صاحب کمال
او ز باب خود حسین مجتبی بی قیل و قال
حیدر صفدر علی مرتضی تاج الرجال
صدر بدر رہبر دو عالم شمع بزم لایزال
آنکہ بر قرب کمالات نبوت ہست دال
آن امام المسلمین جعفر بفضل و ذو الجلال
یافت از صدیق اکبر پر تو صدق و کمال
رہنما خیر الرسل شد آفتاب بی زوال
تا کہ گردی از طفیل مدح شان احسن مال

تذکرہ ثالث از منتخب سابع در ذکر تصانیف و اشعار و تصرف و خرق عادات و بعضی عبادات معمولہ حضرت قیوم جہان زبدۃ اللہ حضرت صفی اللہ رضی اللہ عنہ

خدمت ایشان سہ رسالہ تصنیف داریکی رسمی بہ آداب لاہرشاد نمودہ اند و معدن الاسرار نیز نامیدہ اند و این سالہ را در ایام آغاز جوانی تصنیف فرمودہ بودند در سنہ یکصد و ہفتاد و شش بعد الالف رسالہ دوم را مخزن انوار صفی احمدی تاریخ است و مسمی بہ مخزن الانوار احمدی فی کشف الاسرار المجددی کردہ اند و درین رسالہ

بیان سلوک ہر چہار طریقہ فرمودہ اند و تصنیف این رسالہ در دار السلطنت کابل صانہا اللہ تعالیٰ عن الآفات والتزلزل واقع شدہ در سنہ ہزار و یکصد و نود و ہشت از ہجرت حضرت خیر البریہ علیہ وعلی آلہ من الصلوات والتسلیمات افضلہا واتمہا و رسالہ ثالث منظوم ست بطریق مثنوی مسمی بچہار جوی و ہر طریقہ را بجوئی انہار رضوانی مناسبت دادہ اند چنانچہ طریقہ نقشبندیہ را قدس اللہ تعالیٰ اسرار اہالیہم بجوئی شیر نسبت دادہ اند و طریقہ اکابر قادریہ را رضی اللہ سبحانہ عنہم بجوئی شہد نسبت دادہ اند و طریقہ حضرات چشتیہ را قدس اللہ تعالیٰ اسرار اکابرھم بجوئی خمر مناسبت فرمودہ اند و طریقہ حضرات سہروردیہ را بجوئی آب خطاب کردہ اند رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و این جوی رابع ناتمام ماندہ و ہر چند مدت حیات ایشان بعد از تصنیف این رسالہ بتطویل کشیدہ اما بارادۃ اللہ سبحانہ وقت ایشان مساعدت نشد کہ در اتمام آن مے کوشیدند و آغاز افتتاح این رسالہ فردے چند تیمناً اینجا ایراد می رود **ھذا من رسالتہ الشریفۃ المسمی بچہار جوی۔ نظم**

حمد بے حد و ثنائے بے عدد
کو بایمائے دو حرفِ کاف و نون
عقل را در کنہ ذاتش راہ نیست
حال و استقبال ماضی ہمہ گر
آسمان گوید زمین حیران کیست
عرش و فرش و کرسی و ارض و سما
جملہ حیرانند بذاتِ پاک او
خواست چون روزے نخستین کردگار

مر قدیم لایزالی را سزد
ہستہا از نیستہا آورد برون
فکر از ماہیتش آگاہ نیست
ز ابتدا و انتہایش بے خبر
ارض گوید چرخ سرگردان چیست
و آنچہ ما فیہا الیٰ تحت الثریٰ
عاجزانند و قاصر از ادراک او
کہ نماید سرِ مخفی آشکار

تاکند

تا کند اظہار ذاتِ خویشتن   در مرآت صفاتِ خویشتن
پس تجلّی کرد بر خود آن چنان   کش ازو نور محمّد شد عیان
نجم ثاقب نیّرِ برجِ ہُدا   بدر اوجِ لامکان شمس الضحیٰ
نے غلط بل نور بے مانندِ چون   از شبیہ و مثل کیفیت برون
حق بجود آن نور را آئینہ ساخت   و اندر آن آئینہ با خود عشق باخت
بال آثار صفاتِ خود کشود   با عدم بخشید تشریفِ وجود
از فروغ نورِ پاکِ آن وحید   [سعید] ہر چہ دیدی و شنیدی آفرید
چونکہ او بُد سرورِ سردارِ کل   نورِ او شد موجبِ اظہارِ کل
بعد ازان آن نورِ پاکِ مصطفےٰ   گشت ساجد در مقامِ عابدے
تا بوقت و ساعتِ موعودِ خود   بود دائم عابدِ معبودِ خود
عقدہ کروبیان او مے کشود   قدسیان را راہِ روشن مے نمود
بود انواعِ ملک را رہ نما   عالمِ ارواح را ہم مقتدا
زورقِ افلاک را ملاح بود   [صلاح] ناخدای کشتیِ ارواح بود
چونکہ ہنگامِ ظہورِ او رسید   نو بہار آمد خزان رو در کشید
غنچہ دل بر شگفت از مقدمش   زندہ شد جان فسردہ از دمش
روز روشن شد شبستانِ جہان   آفتاب آمد سہا گشتہ نہان
منہدم شد قلعہ کفر و فساد   بلدہ ایمانیان آباد و شاد
از جنابِ حضرت رب المجید   مژدہ رحمت بعالم در رسید
الغاقش کند بنیادِ نفاق   وصل جستند عہدہ داران فراق
کعبہ شد بتخانہ دار الحرب   بت شکستند بت پرستان العجب
ظلمت عالم تمامی نور گشت   صبح نور روز شب دیجور گشت

زانکہ در عالم چو ارشد و تربیت
نیست ممکن غیر جذب جنسیت

لاجرم آن نور پاک من لدن
در بشر روپوش شد از امر کن

جامۂ چون و چنان در بر کشید
دعوی جسمانیان بر خود گزید

بے نشان پوشید پیرایۂ وجود
لامکان اندر مکان خود را نمود

نور پاکش ہمچو شمس خاوران
کرد منزل در سپہر جسم و جان

ہست بر چرخ چہارم آفتاب
نیست مرآت فلک او را حجاب

خاصہ خورشید یکہ از انوار حق ہ
کرد روشن عرش و فرش و نہ طبق

تافت بر ذرات عالم در حجاب
نور پاکِ او برنگِ آفتاب

صد جہان روشن شد از انوار او
قوت جان ہا گوہر گفتار او

مقتبس شد ہر یک از نزدیک و دور
جز کہ خفاشِ عدوی دیدہ کور

ہر زمان خفاش لافے میزند
کہ عدوی آفتابم از حسد

چشم من ہرگز ندیدہ روے او
دل نمی خواہد کہ آیم سوے او

خو ندانند آن لئیم خود پرست
کہ بمعنی دشمن جان خود است

ہمچنان مظاہر نور مقدس او را بیان فرمودہ از حضرات خلفای اربعہ تبیین کردہ باز بہ اکابر طرق اربعہ آوردہ و ہر طریقہ را بجوی نسبت نمودہ اند ان شئت الاطلاع فارجع الیہ و نیز خدمت ایشان را در اشعار دیوانے بود بغایت رنگین و عالی در ایام جذب ثانی آنرا شستند دو سہ غزلے ازان یافتہ شدہ اینجا نوشتہ میشود غزلے ازان در نکوہش دنیا و دنیہ و اہل آن فرمودہ اند و دران مدح شریف حضرات انبیائے کرام صلوات اللہ تعالیٰ علیہم و اصحاب و احباب ایشان و سائر مشائخ و ابرار کہ ترک آن نمودہ اند و مفتون نشدہ بیان کردہ اند ہذا ہو النظم

Marfat.com

چیست دنیا جانستان ہر شکر پیچیدہ
جیفۂ سگ بدہ در نافہ پوشیدہ
بی وفای زشت رائے گاہش بیل و نہار
قحبۂ مکارہ دھر دغا نا میدہ
محنت و رنج و بلای غفلت آبادِ مہیب
دل نہ بند و کس در و جز ابلہ نادیدہ
حال این ماتم سرا پرسیدم از پیر طریق
گفت بادی یا خیالے یا چو سیل تیرہ
گفتمش چون است حال آنکہ بند د دل درو
گفت وا ویلا بحالِ پر غلط فہمیدہ
غافل است و بیخبر یا احمق است آن بدگہر
یا خری یا غول یا دیوانہ یا لغزیدہ
باز پرسیدم کدام است آنکہ دل بر کند ازو
گفت یا آدم صفی یا نوح طوفان دیدہ
یا خلیل خلت حق یا کلیم طور عشق
یا مسیح مریم و یا احمد برگزیدہ
یا ز اصحاب ھدیٰ یا ز اہل بیت اجتبا
یا اویسی مصطفی از غیر حق ببریدہ
یا سہ اقطاب عالم شاہ تجدید ہزار
یا ضیاء الحق بہاء الدین منور دیدہ
یا محی الدین جیلانی یا جلال الدین رومی
یا جناب خواجہ باقی بحق بگزیدہ
یا ز اقطاب است یا غوث است یا قیوم وقت
یا چو ابراہیم ادھم رند صاحب دیدہ
یا امام عاشقان یا مقتدای عارفان
زاہدے از خائفان یا عابدے ترسیدہ
یا ز مستانیکہ مدہوش شدہ از جام الست
یا مگر دردی کشی لائیے خم نوشیدہ
زلف مشکین ترا نازم کہ در دام فریب
ہم چو من ازدہ ہزاران دل بمو پیچیدہ

گرویدہ

ای صفی در عالم فانی کسے یکدم مباد
بی می و چنگ و رباب و شاہد بگزیدہ

و نیز این غزل از دیوان مبارک ایشان است و در این ایمای بقوت نسبت خود نمودہ اند

غزل

گدای کوی ترا ذوق بادشاہی نیست
اسیر دام ہما سایہ الٰہی نیست
بتاج تخت و گہر گنج حشمت و اقبال
مخور فریب کزین ہیچ با تو راہی نیست

تو یونسی بحقیقت فتاده در ظلمات
برابر که مقام تو بطن ماهی نیست

بهر طرف که روی صد هزار طوفان است
برابر کشتی قیوم کو تباهی نیست

زفیض پرتو مهر جانش رفص کنان (خورشید)
کدام ذره که از ماه تا بماهی نیست

فنا اتم و بقا اکمل از ازل
نشان هستی موهوم گر بخواهی نیست

هزار حسرت افسوس ای صفی که ترا
قیام لیل نه دور و صبح گاهی نیست

و این غزل نیز از زاده طبع مبارک ایشان است غزل

وی بمن نگاهی کرد ظالمی جفا کوشی
جان کنی جگر کاهی دلبر باهوشی

قاتلی ستمگاری خونخوری دل آزاری
بی پیاله سرشاری فرخ کن فراموشی

مهوشی پریروی فتنه شرر جوی
خانه جنگ بدخوی باکند قدح نوشی

لاله رخ سمن بوی غنچه لب فسون گوی
نونهال دلجوی نسترن بناگوشی

کبر نا مسلمانی آفتی دل و جانی
خصم دین و ایمانی کافری سیه پوشی

جامه زری در بر طره گهر بر سر
چهره ارغوان طاسی تهه بند زرکوشی

دام زلف کافر کیش بهر صید ایمانم
چون کمند زناری کج فگنده بر دوشی

ترک چشم خونخوارش باسنان مژگانها
کرده غارت ولها از قلم رو هوشی

دو و خط مشکینش آتشی بجانم زد
مهر خاورم کرده ماهی هاله آغوشی

وی بطاق ابرویش سجده ادا کردم
کعبه روبرو آمد قبله شد فراموشی

ای صفی چه افسون خواند عشق معجز انگیز است
کان صنم بگفت آمد با دو لعل خاموشی

خدمت ایشان را ابیاضی است در قصائد مناجات و حمد سرور کائنات و
مدح حضرات عالی درجات چنان مقرر شده که در خاتمه این کتاب آنها را جمع

کرده

کردہ شود و تکملہ این رسالہ گردد ان شاء اللہ تعالے ۔

ذکر بعضی عبادات و عادات حضرت قیوم جہان محبوب الرحمان رضی اللہ عنہ السبحان

خدمت ایشان در عادات و عبادات و اکل و لبس و در جمیع امور حتی المقدور رعایت سنت را از دست نمیدادند و وظائف یومی و لیلی ایشان ادعیہ و اوراد مسنونہ بودند کہ از احادیث و آثار نبوی اخذ فرمودہ بودند صلوٰۃ و صیام نوافل نیز بدستور مسنونہ ادا می شد و در نماز رعایت آداب و تعدیل ارکان و حضور و خشوع و طمانیت و وقار و طول قیام و سجود بنوعے دیدہ مے شد کہ ما فوق آن متصور نباشد و عادت ایشان در صیام نوافل چنان قرار یافتہ بود کہ در ہر ہفتہ چہار روز صائم می بودند و سہ روز افطار مے نمودند ایام صیام ایشان متصل می بود ابتدائی از روز دوشنبہ می نمودند و سہ شنبہ و چہار شنبہ و پنجشنبہ را متصل روزہ می داشتند و جمعہ را عید مے فرمودہ اند لہذا از جمعہ شروع افطار مے کردند و شنبہ و یکشنبہ متصل مفطر مے بودند و اگر در این سہ روز ایشان را بعطیہ می نواختند آن روز را نیز بشکرانہ آن صائم مے بودند گاہے چنان واقع میشد کہ تمام ہفتہ را بصوم میگذرانیدند خواہ بوقوع صیام ایام بیض این واقعہ می بود خواہ بصیام شکرانہ و در لباس نیز رعایت سنت را بنوعے داشتند کہ در لباس مسنون تزاید و تغیر و تبدل را مجوز نمیداشتند کیفیت ازار و قمیص و ردای و عمامہ را از کتب تحقیق نمودہ معمول داشتند و در پای مبارک نیز نعلین مے انداختند و سراویل و کفش وغیرہ انواع را پیا نمی کردند در ہیچ

امر بدعت را از قلیل و کثیر نمی پسندیدند و در ہیچ بدعت حسن نمیدانستند حتے کہ سبحہ نمیداشتند و در تسبیح و تہلیل اگر عدد مقصود مے بود بانگشتان حساب می فرمودند و در ختمات بسنگریزہ می پرداختند و صاحب بدعت را در مجلس خود بار نمیدادند و از صحبت اغنیا متنفر مے بودند و در آمد و شد را بستہ حتے کہ تیمور شاہ بوقت مرض موت خود انواع سعے بکار برد کہ خدمت ایشانرا زیارت کند و اکثر امرا را بطلب ایشان فرستاد ہرگز بسمع قبول نیامد و در اواخر بجمیع امور محتاج باذن بودند و در ہر امرے کہ ازان اذن نمی یافتند بعمل نے آوردند و ہندو از نزد ایشان بار نمی بود و در رہگذار و بازار ہر جا ہندوی بنظرے آمد روی مبارک را می گردانیدند و گاہے بر سر مبارک ردا می داشتند تا چشم ایشان بر منکران نبوت نیفتد احیاناً اگر ہندوے بایشان ملاقی مے شد مآل او باسلام مے کشید چنانچہ رمزے ازان در خوارق ایشان نوشتہ خواہد شد۔

من خرق عاداتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

روزے برائی دیدن حضرت بی بی صاحبہ قدس سرہا کہ ہمشیرہ زادہ ایشان و والدہ فقیر بودند تشریف آوردند اتفاقاً ہندوئی در زیر دروازہ برائے حاجتے آمدہ بود چون دید کہ خدمت ایشان تشریف می آرند گریختہ از رہگذار دور شدہ باسطبل در آمد و در را بند نمود ازاوۃ اللہ خدمت ایشان ساعتے زیر دروازہ ایستادہ ماندند و با کسی سخن نمی کردند آن ہندوی از عقب در بطرف ایشان نگاہ میکرد نظر مبارک بآن طرف افتاد فرمودند کہ این چہ کس است کہ از عقب در نگاہ می کند شخصی عرض نمود کہ ہندوے است جہت غرضے آمدہ بود چون در ود حضرت شد در عقب در پنہان گردید فرمودند

Marfat.com

باوجود پنهان شدن چون بما وز دیده نگاه میکند بعد لمحه فرمودند که عنقریب با ما همنشین
خواهد شد چون خدمت ایشان اندرون تشریف فرما شدند هندو برآمد و یکی بادی
اظهار نمود که بشارت اسلام یافته میدانی که زود مسلمان شوی هندو از سخن او ناخوش
شده رفت و در عرصه راه یکی با او مخاصمه نمود و صورت دعوی درمیان آورد نهاد
بخانه قاضی رفتند و در آنجا بنوعی از زبانش کلمه صادر شد که حکم اسلام بروی
آمد و بزور مسلمان کردند روز دیگر بخدمت آمد و داخل زمره مریدان شد
من تصرفاته سالی تیموشاه بیمار بود بخدمت ایشان کس فرستاد
که حکما از دوا عاجز شده اند وقت همت است الحال آنچه فرمایند از قسم دوا
همان کرده شود فرمودند که یکپاؤ اسفرزه را بخورد در سه روز انشاء الله تعالی
شفا خواهد یافت بادشاه از حکما استصواب آن درخواست همه متفق الکلمه عرض
نمودند که این مرض عارض از برودت است اگر این دوا کرده شود موجب هلاکت
بهر نوع درنظر است اما گفته ایشان را تجربه باید کرد معالج خان که از حکمای حاذق
آن وقت بود گفت که این تجربه نمی باید کرد که بجان بازی کردن است موافق طبع که ضایش گرست
بادشاه گفته وی نیامد طلب مقدار اسفرزه نمود و بخدمت ایشان فرستاد و بخادم
گفت که گفتگوی حکما را نیز بعرض ایشان برسان و اسفرزه را بخدمت بگذران که از
دست مبارک خود سه جا نمایند تا ازین دست مبارک مضرت نرساند چون
اسفرزه را بخدمت ایشان آورد و احوال گذشته بعرض رسانید ایشان تبسم
فرمودند و اسفرزه را سه حصه برابر کردند و فرمودند که بی اندیشه سه روز پی در پی نمودند
بخورد که صحت او درین ودیعت شده چون بعمل آورد موجب شفای کامل
گردید بادشاه و حکما همه معتقد تصرف ایشان شدند و معالج خان مذکور را بخدمت
ایشان فرستاد که مرید شود و معروض داشت که اگر صحبت عالی بوی اثر نمود

وکشودی درکار او پیدا شد در عقب او نیز بخدمت رسیده سلوک طریقه علیه خواهم کرد چون معالج خان دو سه روز آمد شد نمود توجه عالی در وی اثر کرد در ورگ و عقل وی خللے پیدا شد چنانچه تشخیص احوال نبض نمی نمود و عادت بادشاه چنان جاری بود که طعام هر روزه را باستصواب وی میکردند موی الیه صبح نبض بادشاه را دیده تجویز طعام و ادویه مصالح آن میکرد و چون صبحی معالج خان درحضور رسید بادشاه تکلیف دیدن نبض بدستور سابق نمود معالج خان بعرض فرمود
رسانید که من بحال خود نیستم نوعے حالتے بمن رو نداد که را اصلاً شعور تشخیص را ازمن برده باید که حکیم دیگرے برای این خدمت معین شود حضار مجلس سلطانی بعرض رسانیدند که معالج خان با وفور عقل و تمیز کامل بدینحال رسیده که تشخیص نبض نمے تواند نمود اگر ظل سبحانی صحبت ایشان اختیار نمایند کارخانه سلطنت روبخرابی خواهد آورد و بادشاه ازخوف این از صحبت عالی محترز شده و امر فرمود که معالج خان را نگذارند که بار دیگر بخدمت ایشان رود و طعام مشتبه بوے بدهند که در صفائی و قوت وی خلل آید و بهیئت اصلی شود خدمت ایشان از استماع این ماجرا تبسم فرمودند و گفتند الراضی بالضرر لا یستحق النظر فرد

نگفتنم فلانی که بد میکنی	نه با من که با نفس خود میکنم

من خوارق عاداته رضی الله عنه روزے حضرت بی بی صاحبه قدس سرها فقیر را به طلب ایشان فرستادند چون بخدمت ایشان رسیدم در مجلس عالی از اکابر وقت بسیاری جمع بودند در اظهار طلب توقف نمودم روی مبارک بسوی من آورده فرمودند بگو تا چه داری معروض داشتم که از رای عالی پوشیده نخواهد بود تبسم نموده فرمودند که با با تو هم آزمائش ما می کنی برو بخدمت بی بی صاحبه بگو که اینک آمدم فقیر عرض نمودم که توقف من از روی آزمائش

بنو

Marfat.com

نبود بلک از ادب معروض داشتم گفتند راست گفتی چیزی از ادب چیزی نوع ثانی
مِنْ تصرفاتہ رضی اللہ عنہ برادر فقیر میان ضیاؤ
الحق بانواع سرفہ وتپ گرفتار بود ہرچند علاج مے نمودند فائدہ نمیکرد روزی
کسے روغن گاؤ بخدمت ایشان آوردہ بود دران اثنای حضرت بی بی صاحبہ
برادرم را بخدمت ایشان فرستادند کہ رفتہ عرض احوال خود را بکن وبگو کہ از دوا
عاجز شدہ ام وقت تصرف است میان ضیاؤ الحق رسیدہ احوال خود را معروض
داشت فرمودند کہ دوای شما پیشتر از شما آمدہ باطعام وبیطعام از این روغن
خوردہ باشند کہ شفائی شما درین نہادہ شدہ چون روغن را بخدمت حضرت
بی بی صاحبہ قدس سرہا آوردند خادمہ ایشان بعرض رسانید کہ درتپ وسرفہ
روغن چگونہ دوای باشد فرمودند کہ روغن چیز خوردن است اگر ایشان زہر
دہند شفا است ازان روغن برادر فقیر مے خورد چون روغن خلاص شد آزار
او ہم بصحت بدل گردیدہ **مِنْ تصرفاتہ رضی اللہ عنہ**
درختے [illegible] دہقانہ بود وآزمدتے خشک شدہ روزے ایشان را وضو سیدادم
وآب وضو ایشان را درزیر درخت انداختم فرمودند کہ این آب را بچہ نیت
زیر درخت انداختی عرض نمودم کہ بطمع آنکہ سبز شود فرمودند کہ چنان خواہد شد
آن درخت از سر نو سبز شد وشاخہا برآوردہ ومدتے تازہ ماند بعد از چند
سال بازرو بخشکی آورد روزے بطرف درخت نگاہ کردہ فرمودند کہ این
درخت مادام حیات ما چون ماگاہ خشک گاہ سبز است بعد از وفات ما
خشک خواہد شد فوقع کما قال رضی اللہ عنہ **مِنْ خرق**
عاداتہ رضی اللہ تعالی عنہ فقیر ایام مدتے مریض بودہ
واز دوا ہا دلم سرد گردیدہ روزے درحضور ایشان برای من دوا حاضر کردند

طبع من ازان متنفر بود اما از ادب نمی توانستم که ردّ آن نمایم خدمت ایشان بر ضمیرم واقف
شده فرمودند که میل تو بدوا نمی شود عرض نمودم که خیلی طبیعت من ازین متنفر است
اگر در حضور عالی نمی بودم نمی نوشیدم فرمودند منوش فقیر خوشدل شده آن قدح
را از دست انداختم تبسّم فرمودند وگفتند که اینقدر از دوا ول تنگی گفتم برض خوشم
نه بنوشیدن این دوا فرمودند دہن بکشا دہن خود بکشودم لعاب دہن مبارک را
بدہن من انداختند آنرا آب حیات انگاشته برغبت فرو بردم در حال صحت کلی
یافتم **مِنْ تصرفاته رضی الله تعالیٰ** روزے وضو فرمودند
وبخادم گفتند که این آب را نگهدار که بکار خواهد آمد آن خادمه از نادانی گفت که چه
کارے آید فرمودند که جهت دفع زهر مار بکار می آید وخود برای ادای نماز جمعه
تشریف فرما شدند بعد از ادائے نماز از مردمان کوچی ضعیفه را بخدمت آوردند که
این را مار گزیده است وبحالت مرگ است وطفلی دارد دو ماهه که بمرگ این
آن طفل نیز خواهد مرد دعا فرمایند که حق تعالیٰ اورا شفا دهد فرمودند که آب مستعمل وضو
را که داشته بودیم برای این بود بیارید آب را حاضر کردند وبآنها دادند که باین
آب مکان گزیده را بشوئید وبقیه آب را بخورانید چون بعمل آوردند فی الفور
بصحت آمد **من خرق عاداته رضی الله تعالیٰ عنه**
یکے از فرزندان ایشان میان مطیع الله نام داشت ودر ایام شیرخوارگی بود بسیار
مریض شده اورا برداشته نزد حکیمی بردند آن حکیم چون اورا دید بخادم گفت
زود ببرید که در راه خواهد مرد چون بخانه آوردند احوال آن طفل متغیّر بود ومادرش از
مشاهده آن در گریه وفغان آمد خدمت ایشان در مشغولی بودند از استماع آن
آواز متوجه آن طفل شدند بایشان الهام دادند بزبان هندی که معنی آن
بفارسی این است که مادرش ریوند بخورد وبخوراند بطفل وبمالند بطفل از استعمال

Marfat.com

آن شفا یافت و مدت عمر بهر مرضے که مبتلا می شد از خوردن و مالیدن ریوند شفا می یافت

مِنْ تصرفاته رضی الله تعالی عنه یکی از مشایخ وقت بایشان مخالفتے داشت و سلطان وقت را باوے اخلاصے بود و بصحبت سلطان آمد و شد داشت گاه گاه سخنان ناملائم از جانب ایشان در محفل سلطان مذکور می نمود یکی از ملازمان سلطان که بخدمت ایشان اخلاص کلی داشت از شنیدن سخنان او متغیر شده بخدمت ایشان معامله مذکوره را معروض خدمت ایشان نمود بغایت رنجیدند و رنگ مبارک سرخ شد حاضران آن ملازم را اشاره نمودند که زیاده ازاین حرفے بر زبان نیارد ایشان از اشاره آنها مطلع شده فرمودند که چرا منع مے نمائید و آن ملازم پرسیدند که وقتے که فلان ازاین نوع سخنان درمیان داشت در مجلس که حاضر بود وے اسمای امرای که حضار مجلس بودند یک بیک بزبان برد ایشان فرمودند که کسی ازاوشان تکذیب او را نکرد آن شخص گفت که همه تصدیق وی نمودند بلکه سخن او را آبدار میکردند زیاده ملول شدند ساعتی مراقب بودند و بعد لمحه فرمودند که بما نمودند که هفده گاو را تصدق باکردند کذلک آن امرا هفده نفر بودند از غضب سلطان بمرور ایام بقتل رسیدند و یکی از آنها نماند و آن شیخ باندک مدت هلاک شد و از مشیخت او اثرے نماند و بساط آن سلطنت نیز چیده شد نعوذ بالله من غضب اولیائه اگر ازاین نوع معاملات که بنظر فقیر از ایشان گذشته بے آنکه از دیگران شنیده ثبت نمایدش مثل این کتاب دفترے انشا کنم با آنکه مرضی ایشان در اظهار این معاملات ظاهر شده معرضاً عن التطویل بهمین مقدار اکتفا نمود **فرد**

عنان از کف مده کاین ره دراز است	برجوعی جانب مطلب ضرورست

Marfat.com

تذکره رابع از منتخب سابع در ذکر ارتحال حضرت قیوم جهان بفرادیس جنان رضی الله عنه

چون عمر مبارک ایشان بآخر رسید در دل ایشان اشتیاق طواف بیت الله المعظم وزیارت روضه منوره حضرت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وزادهما الله تعالی شرفاً وتعظیماً غلبه کرد هرچند که این عزم ایشان را از مدتی بوده وحج فرض را باوجودی که در ابتدای جوانی ادا نموده بودند چنانچه در رساله آداب الارشاد راوران را تصنیف فرموده بودند ودران رساله احوال زاد وزاد آن سفر خود نوشته اند اما شوق بنوعی داشتند که نذر فرموده بودند که تا براه حج نه برآمده ام گوشت را که محبوب ترین اطعمه نزد من است نخواهم خورد واز این نذر دوازده سال گذشته بود که روانگی ایشان روداد ودرین مدت مدید گوشت نخورده اند چون بمنزل اول برآمدند خدمت حضرت بی بی صاحبه قدس سرها دعوت نمودند واقسام گوشت را بانواع تیار کنانیدند وخدمت ایشان ازان تناول فرمودند وچون شب اول از کابل برآمدند منزل را قریب غارهای اختیار فرمودند بقرب ده فرسنگ وسه روز آنجا بودند بمتابعت هجرت پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم ونیز جهت متابعت شب از کابل بدر شدند ومطابق کردند کوچ خروج را بتاریخ هجرت ودران منزل بایشان معلوم ساختند که از تحرک توکره زمین بحرکت شد کذلک از از روز انواعی سرگردانی بعالم رخ نمود وجمعیت از اهل جهان رخت بربست ودران سفر اوراد ووظائف وعبادات وصیام مقرریه خود افزودند فقیر به عرض رسانید که درین ایام سفر بعبادات زیاده از عادت ماسبق افزوده اید آیا باعث نشکرانه این سفر خواهد بود تبسم فرموده گفتند که با عمر بآخر رسید هرچه از دست بیاید

علیه

بیت
غنیمت فهم دلی در دو روز زندگی جامی نشد سبز از غمت ای کاشکی در عشق عمر جاودان میداشتی

ازین نوع اخبار مشعر بر قرب ارتحال از ایشان شنیده می شد چون با حمد شاهی رسیدند چند روزی آنجا اقامت فرمودند و خلق بسیار داخل طریقه علیه شدند وکذلک چون بقلات نصیرخان رسیدند مردم قلات بیک منزل استقبال نموده بودند جمهور خلائق بنوعی بود که زیاده ازان متصور نباشد کذلک در هر بلده که می رسیدند قدوم میمنت لزوم ایشان را غنیمت شمرده جوق جوق خلائق بزیارت شریف مشرف میشدند و آنان نتائج کلی برمیداشتند و در قلات چند روزی بجهت بعضی مصالح ماندند و از آنجا روانه بندر کراچی از راه کوهستان شدند و فقیر بعرض رسانید که اگر براه سنده رفته شود عالمی از نور ارشاد عالی منور گردد فرمودند که بابا ایام حیات بسیار کم بنظر می درایند در راه رفتن سرعت را ازان مرعی می دارم که بملک عرب رسیده شود اگر بطرف سنده می روم ایام بسیار می باید رسیدن بعرب دشواری شود روزی در عرض راه فقیر با ایشان در شق ثانیه کجاوه سوار بودم و آنحضرت ایشان غنوده بودند بعد لمحه بیدار شدند فرمودند که معامله عجب بنظر درآمد جماعت از اهل الله را که اموات اند دیدم که بطرف عرب روانه اند و بر اسپان بس بزرگ سوار اند که فقط گردن های آن اسپان از تمام وجود سپاهیان دنیا کلان تر است و فقیر خود را بر پالکی می بینم سوار و از قافله جدا شده با ایشان ملحق شدم و پالکی من بی کهار میرفت و از اسپان پس نمی ماند ازین معلوم نمودم که من با روحانیان همراه خواهم رفت و از شمایان جدا خواهم شد چون به بندر کراچی رسیدند فرمودند که دریا بنظر من از خون می درآید معلوم میشود که وفات من در دریا واقع خواهد شد بعد از رکوب کشتی و قرب کوادر طوفانی شدید در دهم و دوازدهم [?] شعبان روز پنجشنبه مردم عاجز آمده التجا بخدمت ایشان آوردند و طلب دعای

نجات از شر طوفان نمونند خدمت ایشان عنایت کردند که بهتر آن است که بنده
خود را برضای خالق بگذارد و آنچه ازان جناب آید محبوب دارد اما چون مردم
الحاح بسیار بکار بردند دست مبارک بدعا بر داشتند هنوز دست های
ایشان بدعا بود که طوفان تخفیف شد و باران ایستاد و آفتاب از ابر برامد چون
از دعا فارغ شدند بالکل امن حاصل شد و باد از وزیدن ماند چنانکه سه روز
کشتی جا بجا مانده بود بعد از سه روز باد وزیدن آغاز نمود چون به بندر
مسقط رسیدند در قریه ابرق فرود آمدند چه خدمت مخدوم ابراهیم
در ابرق سکونت داشتند دران ایام که خدمت ایشان در آنجا بودند
مخدوم صاحب انواع خدمتگاری بجای آورده حتی الوسع در خدمت
کوشیدند اتفاقا در آنجا دندان مبارک ایشان بدرد آمد تجویز برآوردن
آن نمودند چون آن را برآوردند بیخ دندان قوی بود تمام نه برآمده و پاره
ازان در محل خود بماند بدان سبب زحمت بسیار از وجع بدیدند روزی دران
وجع ضعف برایشان غلبه نمود و مدتی بے حس و حرکت بودند چون بهوش آمدند
فرمودند که عجب معامله دراین ضعف رو نمود خود را در حضور مقدس جناب نبوے
یافتم و عنایات بیغایات در خود مشاهده نمودم و نسبت خاصه آنحضرت مرا
در بر گرفت و وصل عریان میسر شد و معاملاتی درمیان آمدند که مصداق ما
لا عین رات و لا اذن سمعت تواند بود بها ناکه متمنا به حسب خواهش
بدست آمد و ازین معلوم گشت که وقوف جسدی من در حضور روضه شریفه
واقع نخواهد شد چه اگر بحیات آنجا رسیدن می بود این امور در انجا وقوع مے
یافت چون از بندر مسقط روانه شدند و به بندر مخه رسیدند سواری دریا راموقوف
نموده ازانجا براه خشک به نیت زیارت یمن تا بندر حدیده روانه شدند چون

بشهر

بشهر زبید رسیدند مردم بسیار از ایشان مشغول شده مورد فیض و برکات گردیدند و از آن
جا بقریه‌ها که قریب همان شهر بود رفته از زیارات مزارات کامیاب شدند و در ملک
یمن در هر منزلیکه می‌آمدند در اطراف آن مرحله تفرج می‌نمودند و خیلی توصیف یمن بزبان
مبارک میگذشت روزی یکی از مخلصان معروض داشت که ملک خراسان که مراد کابل
و قندهار باشد از این ملک بمراتب بهتر است خدمت ایشان فرمودند که مگر نشنیده
خبر اِنّی اَجِدُ رِیْحَ الرَّحْمٰنِ مِنْ جَانِبِ الْیَمَنِ و نشنیده اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ
شَامِنَا وَیَمَنِنَا که دیگر ولایات را بران فضل بیدهی این ولایت عرب است خراسان
عجم و عجم را با عرب چه مساوات و چون به بندر حدیده مبارک رسیدند بقرب مکانی
که زیارت ایشان آن جا واقع شد نزول فرمودند و مردم بسیار بسعادت قدم بوسی
مشرف شدند چند روز آنجا انعقاد حلقه و مجلس ارشاد گرم بود چنان سرعت
فیاضی بوده که کار سنین بساعات تعلق داشت و بنصیب هر که از هر چه رسیدن
بود رسید تا خدمت ایشان مریض شدند و حمی شدید بایشان عارض گردید
روز اول بحلقهٔ صبح پرداختند و آن روز جمعه بود بار دیگر حلقه میسر نشد بیت

در پیر مغان بستند هیهات	کنون کو رند کو میخانه کو نوش

تمام ایام مرض ایشان هفده روز کشید اما از روی شدت اوجاع و تپ اگر
هفده سال گفته آید بجا است فقیر در عمر خود الی الیوم شدت حرارت تپ که از ایشان
دیدم از هیچ محمومی بنظر نیامده روز چهاردهم از مرض بکشتی سوار شدند هر چند محبان
معروض داشتند که وقتی سواری دریا بسیار است چون حق تعالی صحت عنایت فرمود
سوار شوید با این همه شدت مرض سواری دریا مصلحت نیست فرمودند که کار
از مصلحت رفته بیت رند عالم سوز را با مصلحت بینی چه کار کار ملک است آنکه تدبیر و تحمل بایدش
اگر بمصلحت کار کرده شود در قاعدان محسوب خواهم شد روزی دو سه پیش نظر نمی‌آید

هرچه بیشتر رفته شود اولی تر خواهد بود ارادة الله کشتی را مانعی در پیش آمد و یکروز جا بجا ماند شب سیوم حوائج کشتی تمام میسر شد و ناخدا بخدمت ایشان عرض نمود که فردا علی الصباح لنگر خواهم برداشت اگر مرضی حضرت باشد والا آنچه امر فرمایند بجا آورده شود فرمودند علی الصباح لنگر بردارید و چون پلهٔ از شب بگذشت بفقیر فرمودند که امشب از شبهای گذشته آرامم آیا مرض کار خود کرده فارغ شده حضرت بی بی صاحبه که از کثرت غم و اندوه مریض شده بودند از استماع این سخن مطلب ایشان را فهمیده بهر نوع از جا برخاسته بر بالین مبارک شدند و دست بر پیشانی انوار نشانی گذاشتند وجهت تسلی فرمودند که آثار عرق دیده می شود امید که عرق شفا باشد تبسم نموده فرمودند که چون از زبان شما لفظ شفا صادر شده امید که شفا اخروی حاصل باشد و مردم قافله که همراه در کشتی بودند طلب فرمودند و از آنها بحلی خواستند و قرض که از آنها دادنی داشتند ادا فرمودند بدین وجه که بعد حساب قرض که هشتصد روپیه برآمد فرمودند که کسی باشد که این قرض را بخود برداشته مرا فارغ سازد و خدمت حضرت بی بی صاحبه فرمودند که من بذمه خود برداشتم قرض خواهان را فرمودند که شما قبول دارید همه معروض داشتند که قبول داریم دست مبارک برداشته در حق حضرت بی بی صاحبه دعا فرمودند چون نیم شب شد فرمودند گونه تعب و تشنگی ظاهر شد آب حاضر کردند چون بدهن مبارک رسید رغبت نه فرمودند و بحضرت بی بی صاحبه گفتند که معلوم چنان است که وقت احتضار است باید که متوجه احوال من باشند که مبادا در این وقت خللے واقع شود چون پلهٔ از شب ماند بفقیر امر فرمودند که دست خود بر زانوی من گذاشته زور نما چون چنان کردم فرمودند که محسوس من نمیشود که بزانوی من دست نهاده شد یا نه معلوم میشود که جان از آنجا بالاتر رفته فرمودند که دست بر سینهٔ من بگذار چون گذاشته شد فرمودند که اینجا محسوس من

Marfat.com

می شود و آنقدر در آنوقت آثار بشاشت و فرحت بر چہرہ مبارک ظاہر بود کہ حضار را ازان تحیر دست بیداد وقت صبح اول لنگر کشتی را بر داشتند و در حین بر داشتن شارع احوال ایشان تغیر ماندہ بہپلو شدند و امر بخواندن یٰسٓ بر بالین خود نمودند و بذکر مشغول شدند با ذکر نبسمی فرمودند و جان بجانان سپردند اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ فرد آنچنان زی کہ وقت دادن جان ٭ ہمہ گریان شوند تو خندان بعد از ارتحال حضرت بی بی صاحبہ ناخدا را طلب داشتند کہ اگر تا جدہ تابوت ایشان را بکشتی برسانی آنچہ اجورہ آن باشد بحسب مدعای دل بخواہی بتو دادہ می شود کشتیبان قبول ننمود و گفت کہ معمول مایان نیست کہ میت را در کشتی نگہداریم و ازاین امر بسی احتراز می نمایم لیکن من کشتی را لنگرے کنم و خدمت ایشان را تابندر حدیدہ میرسانم ازان جا اگر مقصد شما بردن تابوت باشد براہ خشک ببرید بعد اللتیا والتی ایشان را بہ بندر حدیدہ بردہ شد و مردم آنجا از مخلصان وغیرہ ظاہر نمودند کہ اگر بے اذن شریف آنجا بردہ شود موجب بازآوردن خواہد شد باید کہ اول ایشان را بگذارید و بعد از رسیدن شما اگر اذن شریف وادہ باز بردہ خواہد شد مکان گذاشتن ایشان متصل مسجد روشن ہندی مقرر شد مکان شریفہ را روزی در صحت خود پسندیدہ بودند آنجا درختی بود خدمت ایشان زیر سایہ آن درخت نشستہ بودند و فرمودند کہ اینجا کاملی مکملی مکان خواہد یافت و قبر ایشان زیر آن درخت واقع شد وقت غسل ایشان این فقیر ایستادہ بود خدمت مخدوم صاحب نیز ایستادہ بودند و غسال چون بغسل مشغول شد و جامہ مبارک بر داشت و آب بر جسد مبارک ریخت ساعت بساعت حسن ایشان می افزود چنانچہ مردم از دیدار ایشان سیر نمی شدند و متحیر ماندند چون غسل را باتمام رسانیدند فقیر بطرف روی مبارک ایستادہ بودم چنان معلوم

نمودم که اشاره بپای مبارک خود میکنند چون بطرف پائی مبارک ایشان شدم اندکے خشکی در پائی مبارک ایشان مانده بود آنرا بشستم و کفن مبارک ایشان بعدد مسنون داده شد و بر عدد مسنون افزوده نشد پاس آنکه ایشان در حیات خود تمام ملتزم بسنت بودند بعد ممات نیز مرضی ایشان بمتابعت است ارباب مکاشفه می دیدند که ظهور ارواح طیبه حضرات انبیا و اہل بیت و اصحاب و اولیا بود و کذلک حین حمل جنازه و صلوة این حضور مرئی بود چون در کفن پیچیدند حضرت بی بی صاحبه قدس سرها که والده این راقم اند و ہمشیره زاده ایشان بودند ذکر ایشان در آخر منتخب خواهد شد خبر فرستادند که مردم از آنجا دور شوند که من بزیارت ایشان مشرف شوم چون ایشان آمدند و روی مبارک را کشودند در رنگ کسیکه از خواب باز چشم بکشاید باہستگی چشم مبارک را کشوده بطرف ایشان نگاہے انداخته پوشیدند چون ایشانرا برای نماز برآوردند آنقدر جمہو خلائق بود که عدد آن از حوصله کاتب بیرون می نمود مخدوم صاحب مقدم بنماز ایشان شدند و چون بمدفن آوردند فقیر در قبر مبارک ایشانرا گذاشت چون روی مبارک را خواستم بقبله کنم مرئی شد که بحرکت ضعیف که مخبر بتصرف قوی است خود روی مبارک خود را بقبله برابر فرمودند چون روئے مبارک را کشودم آن قدر تجلی انوار بر روئے ایشان بود و حسن متزائد شده میرفت که عقل عقیل از درک قاصر مے شد فرد

چرا از کاسه سر چشم من بیرون نمی افتد	که دیدار اخیر است و بجا ماندن چه می باید

وفات مبارک ایشان صبح یوم الاثنین بششم شہر ذیقعدة الحرام فی سنه ہزار و دو صد و دوازده و این تاریخ تصور کرده فقیر است هذا هو النظم

زباغ مجدد شه ملک دین	که فردوس را زوست صد زیب و زین
چو معصوم اولی که قیوم وقت	بشد صبغة الله فیضش قرین

Marfat.com

درختی کہ بُد بر فلک سایہ اش	کہ معصوم ثالثش خوانند ہین
بسر نو گلے داشت خوب و لطیف	کزو بود خوشبو گلستان دین
قوام جہان را قضا چون شکست	نزول نمود آن بسوئے زمین
ہمہ قدسیان زین بماتم شدند	ازان رو فلک جامہ نیلی است ہین
ہجوم غمش عالمے گشت باز	بملک دل فضل شد جانشین
چو تاریخ جستم ندا شد زغیب	بجنت مکان کرد آن شاہ دین

مخلصان و محبان تواریخ بسیار جمع کردہ اند از آنہا خلیفہ احمد خان نظامانی کہ خلیفہ مخدوم صاحب است قصیدہ طویلہ جمع کردہ است مانا کہ این دو فرد از قصیدہ اوست سے ذی قعدہ بد و پگاہ ششم ؛ کان اختر برج شد گم ؛ دوشنبہ دوازدہ صد و سال ؛ ؛ کان باز زدہ از جہان پر و بال ؛ و نیز در حروف غم دلم افزود یافتہ و خدمت مخدوم صاحب بزبان تازی مرثیہ املا نمودہ اند و دران بعضی خصوصیات ایشان را نیز درج فرمودہ و تاریخ ایشان را نیز دران قصیدہ بدو سہ مادہ دران جا ذکر کردہ اند آن مرثیہ را ذکر مے سازم

مرثیہ

الشیخ الاجل قطب الاکمل غوث الاغواث قیوم البشر مجدد مائۃ ثالث عشر مولٰنا و مرشدنا الحضرت الحاج محمد صفی اللہ السرہندی المحمدی حسبًا والفاروقی نسبًا رضی اللہ تعالٰی عنہ وارضاہ و فیہما تواریخ وصالہ قدسنا اللہ سبحانہ و تعالٰی باسرار کمالہ

بجنت مکان کرد آن شاہ دین ۱۲۸۰ھ ۱۲

غم دلم افزود ۱۲۸۰ھ ۱۲

بدیع البلیل الفنا

شمس المحبۃ والتقی؛ غابت بلیل دجی الفنا
عن فرقۃ احترق الشوی فاسترجعوا اھل البلا
قد کان ذا ھدی العمی فی دین خیر الانبیا
ولیبکہ بلغ الھدی فاسترجعوا اھل البلا
فی حین مولدہ النقی زارتہ کعبتہ بالسنی
سمہ الادم بالصفی فاسترجعوا اھل البلا
ولذا اصفی اللہ دعا ومن الثقات لقد وعی
قد کان ذا کل یعی فاسترجعوا اھل البلا
قد کان رافتہ العُلا غیثًا مغیثا راتعا
جواد ھدی والعطا فاسترجعوا اھل البلا
قامت یداہ عن النبی فی ارشاد منھاك الغوی
نحو الطریق المنزوی فاسترجعوا اھل البلا
ظلت سہام انظارہ فی جلب قلب اغیارہ
کانت تصادیدارہ فاسترجعوا اھل البلا
من مصرع شعر لہ لم یبعد الاصادلہ
والی النجات فقادہ فاسترجعوا اھل الیلا
حنف السکار انفہ ملجا الحیاری کنفہ
یحمی الامانۃ کنفہ فاسترجعوا اھل البلا
صدر لہ فخزینۃ بالحق فیہ دفینۃ
من فیضہ بسکینہ فاسترجعوا اھل البلا
جل الکنشادہ مادہ زان استواء بجادہ

ودنو

Marfat.com

ولنعم من بعمادہ بہ	فاسترجعوا اهل البلا
صحت قلوب واجیه	بنعاله المتضاحیه
فی الذکر عادت جاریه	فاسترجعوا اهل البلا
محی الدین قد علا	قیوم وقت معتلا
هو قطب اقطاب العلی	فاسترجعوا اهل البلا
قد جدّد الثالث عشر	من الف ثانی واشتهر
متبعتر الاف البشر	فاسترجعوا اهل البلا
هو فرد عصر مختبر	هو غوث اغواث البشر
فی نشر احکام ابتدر	فاسترجعوا اهل البلا
هو قطب ارشاد الامم	قطب المدار المحتشم
هادی الطریق المعتصم	فاسترجعوا اهل البلا
واضاء قلوبا واحیه	من ضوئه بالراضیه
ظل السکاری صاحیه	فاسترجعوا اهل البلا
وسقی العطاش عذوبه	لم یستقل ذنوبه
ملاء المدام غروبه	فاسترجعوا اهل البلا
ذاک المدام المسکر	بل ذو الخمار المخمر
اذ عن به من ینکر	فاسترجعوا اهل البلا
اقداح عشق بطونه	فاضت علی مطعونه
بات السلی لشجونه	فاسترجعوا اهل البلا
یا ویلنا فی فوته	واحسرتا فی موته
هذی العمی عن صوته	فاسترجعوا الی اهل البلا

اذا دینت حمد: صارت صفا وحفظة فی الکتم حار وفق: فاسترجعوا اهل البلا ۲

فی شعشعان انوارہ　　نقباض من ابرارہ
یا ویل لیس بہ ادارہ　　فاسترجعوا اھل البلا
مات الخلیفۃ للنبی　　قام القیامۃ یا صفی
من این اجدک یا ولی　　فاسترجعوا اھل البلا
این الصبوح واین من　　اعطاہ ذا رب المنن
یمسح بہ کل الزمن　　فاسترجعوا اھل البلا
این التلذذ صبوحہ　　انی احتظاظ سبوحہ
کیف اھتدا من روحہ　　فاسترجعوا اھل البلا
این الغبوق المرتضی　　فی ساحت ارباب الھدی
ومتی اغتباق المھتدی　　فاسترجعوا اھل البلا
این الصبوح الفائض　　وانی استکار عارض
ومتی استجار فائض　　فاسترجعوا اھل البلا
این الغبوق المحرق　　من سکر حب البعشق
طار العقول فغلق　　فاسترجعوا اھل البلا
این الغبوق بما حلے　　فی سکر حب احتلے
کیف ارتفاق المحتلی　　فاسترجعوا اھل البلا
یا زائرین لوجھہ　　فالذاکرین بسرہ
والفائضین بفیضہ　　فاسترجعوا اھل البلا
من وجھہ فیضا لقدم　　قد کان تحصیل لذم
وھو الربیع الی القدم　　فاسترجعوا اھل البلا
حضر النبی وصدیقہ　　معہ اذا صدیقہ

فی الغسل کان رفیقہ — فاسترجعوا اهل البلا
فی فجر جا اکبرے — قد جاد بالروح الصفی
لحدیدۃ الیمن النقی — فاسترجعوا اهل البلا
فی حین غسل جنازتہ — قد کوشفوا ببراءتہ
اصحاب قرب جسمانتہ — فاسترجعوا اهل البلا
حضرا هل اسلام اذا — صلوا صلوۃ المهتدی
جمعا عظیما محتفی — فاسترجعوا اهل البلا
اهل البصیرۃ شاهدوا — حین الصلوۃ فحاضروا
صلی النبی واصحابہ — فاسترجعوا اهل البلا
صلی ملائکۃ السما — صفوا صفوفا بارتضا
فی عالم الارواح اذا — فاسترجعوا اهل البلا
متیقن ان الولی — قد کان بارشاد النبی
یهدے هداہ المعتلی — فاسترجعوا اهل البلا
اللّٰهم ارفع قدرہ — نور وا راہ بدرہ
فی نشرما جا صدرہ — فاسترجعوا اهل البلا
قدس الهی سرہ — وافض علینا برہ
حتی نقیل مقرہ — فاسترجعوا اهل البلا
اسکنہ فی بحبوحۃ — من خبۃ محبوبۃ
مع امۃ مفتونۃ — فاسترجعوا اهل البلا
وطنہ فی انس البقا — ادمہ فی حظ اللقا
احبابہ انج من الشقا — فاسترجعوا اهل البلا

Marfat.com

برّدہ ربّی مضجعًا　　ایدہ دائما رحبًا
فی انس قد سك موهبًا　　فاسترجعوا اهل البلا
ادم الهدی فی آله　　واسترضه بماله
وارحم جمیع عیاله　　فاسترجعوا اهل البلا
رب ارض عز اولاده　　وزد التقی فی احفاده
کثر جنود ارشاده　　فاسترجعوا اهل البلا
ظلل بظل دائم　　من فیض انس قائم
سکّن بهم فی عاصم　　فاسترجعوا اهل البلا
یارب ادّ حقوقه　　عن ذمّتی محقوقه
قد علقت مرقوقه　　فاسترجعوا اهل البلا
وامطر علینا وابلا　　من غوث غیثا حلی
منذ ائما متوا صلا　　فاسترجعوا اهل البلا
ربّی ادم ارشاده　　فی جمع من قد صاده
اوصاده من جاده　　فاسترجعوا اهل البلا
کثرت فی تطریقه　　خلفاء فیض طریقه
فاکثر سواد فریقه　　فاسترجعوا اهل البلا
وادّم فیوضا باهره　　الی القیامة ظاهره
وبالاستقامة عامره　　فاسترجعوا اهل البلا
عظم هدی خدامه　　کثر لمن بزمامه
یاتوا الی احکامه　　فاسترجعوا اهل البلا
کثر سواد جمیله　　یاتوه فی تسبیله

وصلی علی بارا ضیا ۽ مثواہ محمد اصا فیا ۽ مترائلا مسلطا فیا ۽ فاسترجعوا اهل البلا ۽ م

Marfat.com

اوسلك من بسبيله	فاسترجعوا اهل البلا
بارك باهل طريقنا	واكثر جميع فريقنا
واحرقهم بحر يقيننا	فاسترجعوا اهل البلا
وياعظيم الخلق السنى	حصصهم تلو النبى
سكهم للمستقى	فاسترجعوا اهل البلا
فى قرب زلفى اقدس	قربهم ربا لما انس
جنبهم عن دنس	فاسترجعوا اهل البلا
يا من تدوم بلا فنا	يا من يحصّ بك البقا
وبك الحرى او فى الثنا	فاسترجعوا اهل البلا
كل يموت ويهلك	الا الاله المالك
واليه كل سالك	فاسترجعوا اهل البلا
انا لله نسترجع	واليه كل راجع
وهو العليم السامع	فاسترجعوا اهل البلا
فى يوم اثنين نار نحل	وباخر الفجر انتقل
وبظل خالصه سنظل	فاسترجعوا اهل البلا
فى سادس الشهر البهى	ذيقعدة حضر الولى
بحوزة الفيض العلى	فاسترجعوا اهل البلا
فى اثنا عشر سنة مضت	من بعد ما ثمانا اتت
اثر الف سنة قد خلت	فاسترجعوا اهل البلا
ولقد رضيت قضاءه	اذ ذقته ورضاءه
متلذذا بمضاءه	فاسترجعوا اهل البلا

زد رب روضهم بالكرم ❊ واسترضهم يا ذا النعم ❊ انت الملاذ المعتصم ❊ فاسترجعوا اهل البلا ❊

فسئلت بشری الهاتف ... عن سنّ وصل العارف
جاکلمہ الخیر الوفی ... فاسترجعوا اهل البلا
یرضی الله عنه جا ... الف و اثنان احتوی
و اثنا عشر معہ استوی ... فاسترجعوا اهل البلا
ثم ارثنی بلسانه ... بشری الی غفرانه
هو حام فی رضوانه ... فاسترجعوا اهل البلا
تاریخہ لثالث فیها ... هو فی الحریم قد سن جا
بطفیل عم الاصفیا ... فاسترجعوا اهل البلا
قد حار ابراهیمه ... اذ فات عنہ نعیمه
ما ان انتہ سمیه ... فاسترجعوا اهل البلا
ضاقت علیه حیاته ... ذاقت لدیہ ممات
بانت الیہ شتاته ... فاسترجعوا اهل البلا
فیض لرسول المصطفی ... من غیب غب مرتضی
غابت فی حجب السنا ... فاسترجعوا اهل البلا
یا صدق صدیق عتیق ... یا فرق فاروق فریق
و حیای عثمان وثیق ... فاسترجعوا اهل البلا
و یا عین علم علینا ... غواص بحر بیننا
رب اتخذ ن بجلیه ... و اخلع علینا بحلیه
الا دحریق مصلتہ ... فاسترجعوا اهل البلا
ربی نصل و سلم ... لمحمد و لاله
و لصحبہ و اشیاعه ... فاسترجعوا اهل البلا

و فی انفصال ولیّنا : فاسترجعوا اهل البلاء ه

ولانیا

ولانبیامن اخوته	ولاولیامن امته
واتباعه من شیعته	فاسترجعوا اهل البلا

تذکرۂ خامس از منتخب سابع در ذکر فرزندان جناب حضرت قیوم جہان رضی اللہ عنہ

خدمت ایشان کثیر الاولاد بودند حتی که نسار و رجال زا نداز شصت نفر از ایشان بولادت رسیده اند اکثرے در ایام صبی رحلت نموده اند وآنچه بعد از ایشان خلف شده اند هشت پسر و سیزده صبیه بودند واز جمله پسران اول واکبر ایشان حضرت شاه ولی الله بودند خدمت وی باعلی درجات کمال واکمال رسیده واز خدمت والد شریف خود ماذون شده وخلقی از وی مشغول گردیده فقیر بعضے مسترشدان آن مخدوم زاده را دیده محفوظ شدم وحضرت مرشدی قیوم جہان خیلی وصف استعداد وے می نمودند ومکاشفات ومعارف او را می پسندیدند وچون مسکن این مخدوم زاده بعید افتاده بود همیشه در حضور نمی بود اکثر احوالات خود را بقلم معروض میداشت وبصحت وسقم احوال بود ومکاتیب عالی سرافراز می شد فی الجمله اعجوبه روزگار وبرتو لطف کردگار بوده مردم آن نواحی بوجود شریفش مفتخر وممتاز بودند واز فیوض وبرکاتش بهره مند وپرهیز وتقوی وی بسرحدی بود که بی اعانت خداوندی بوسع بشری بدان رتبه تورّع از جمله محالات است از بسکه درامور احتیاط بکار می برد که مردم حکم بجنون می نمودند فقیر بیاد دارد که شخصی پیزار پشاوری بخدمت حضرت هدیه آورده باین مخدوم زاده داوند مخدوم زاده بنات او راکنده وپیزار بپا کرد چون بخدمت حضرت آمد پیزار او را دید

خیلی محظوظ شدند و شکرانه الٰهی بجا آوردند که در اولاد من چنین شخصی بوجود آمده اگر از این
نوع خصائص وی ثبت شود بتطویل کشد خلیفه ملا عبد الکریم بابی از زبان حضرت
قیوم جهان در توصیف زهد این مخدوم زاده نقل میفرمودند که روزی بتقریبی
فرمودند که اگر در زیر جرم آسمان دیده شود همچون ولی الله زاهدی درین زمان
بنظر ندر آمد و در علوم ظاهری نیز برخ کامل داشت و احادیث بسیار بیاد
نموده بود بیاد فقیر است که تیمور شاه درانی که سلطان وقت بود وفات
یافت جماعت صاحبزاده گان بنزد شاه زمان که سلطنت باو مقرر بود
برای فاتحه میرفتند و چنان مقرر نموده بودند که بمسجد جامع "قلعه یکجا شده باز
برای فاتحه بنزد بادشاه روند و بخدمت حضرت قیوم جهان چون از صحبت
سلاطین محترز بودند فرزندان و متعلقان خود را برای فاتحه فرستادند که در
مسجد مذبور رفته با قوم یکجا شده بفاتحه بروید از وی الله چون بدر قلعه بادشاه
رسیدند وقت عصر بود و نوبت و نقاره و کرناه وغیره انواع می نواختند که معمول
آن وقت بود چون مخدوم زاده استماع نمود گوشهای خود را بدست بند نمود و جلوه
اسب را گردانید چون کبیر همه او بود لاچار همه گردیدیم و بخدمت حضرت رسیدیم و
خدمت ایشان استفسار نمودند که چرا جلد آمدید واقعه را به عرض رسانیدند حضرت
از استماع آن ملول شدند و فرمودند که قوم همه رفتند و از جانب ما کسی نرفته مبادا
معاندان وقت را یافته بنامی در ایند و بادشاه را در تردد اندازند و ساعتی متامل
شده فرمودند حَسْبُنَا اللّٰهُ نِعْمَ الْوَکِیْل اتفاقا بعرض بادشاه رسانیده‌اند که حضرات
صاحبزادگان برای فاتحه آمدند سوائی حضرت قیوم جهان که ایشان از مدتی
تارک صحبت سلاطین اند بادشاه چون اخلاص کلی در آن وقت بخدمت ایشان داشت
گفت من اراده نموده ام که اول بزیارت حضرت قیوم جهان مشرف شوم و از ایشان

دلستا

دستار بر بندم و چون دیگر صاحبزاده گان را ملاقات کنم لابدّ با خود دستار آورده باشند و تکلیف بستن کنند ہر آئینہ ردنمی توانم نمود بہتر آنست کہ اول زیارت ایشان را یافتہ ثانی ملاقات دیگر حضرات کنم غفار خان صند وقدار را بخدمت صاحبزاده گان فرستاد و عذرے درمیان آورد و وعدہ ملاقات بروز جمعہ کرد و ہمان شب بخدمت حضرت قیوم جہان پیاده آمد و دستار از ایشان بست باز ملاقات بدیگران نمود خدمت حضرت قیوم جہان فرمودند کہ نتیجہ ورع میان ولی اللہ بود کہ بادشاه خود پاپیاده در اینجا رسید داو را از ملامت برآورد و توکل و تبتل و ورع و تقوی و آنزوا و استغنا و شکستگی و بے نفسے زائد التحریر داشت در سنہ ہزار و دو صد و سی و یک ازاین دار پرملال انتقال نمودند اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ فرزند دوم حضرت قیوم جہان میان قدرة اللہ نام دارند و در نواحی کوہستان کابل سکونت دارند و فرزند سیوم ایشان میان کرامة اللہ اند در توابع پکلے سکونت دارند فرزند چہارم ایشان میان امین اللہ نام دارند و این مخدوم زاده طبع شعر بسیار خوب دارند فرزند پنجم ایشان میان ذکر اللہ نام دارند و در کوہستان کابل مے باشند فرزند ششم ایشان میان ظہور اللہ نام است و این مخدوم زاده در طفولیت خیلی مقبول والد شریف خود بودند فرزند ہفتم ایشان میان مطیع اللہ بوده بعد از والد شریف خود در جوانی رحلت نمود فرزند ہشتم ایشان میان عبد الباقی است عمر این مخدوم زاده در حیات والد شریف و بد و سالگی رسیده بود والده این مخدوم زاده از اولاد حضرت خواجہ خواجگان بہاء الدین باگروان است رضی اللہ عنہ ازاین مر بتولد این مخدوم زاده خدمت حضرت مرشدی قیوم جہان

Marfat.com

خیلے محظوظ شد نا اللّٰھم وفقھم فیما تحب وترضی برایں فقیر درمادہ جمیع
حضرات مخدوم زادہ گان امید دارم کہ در نسبت والد شریف محظوظ شوند
و آز زبان الہام ترجمان والد ایشان نیز بشارت در حق اینہا مسموع دارم امید کہ از
گوش با غوش رسد ؎

تذکرہ سادس از منتخب سابع در ذکر خلفائے حضرت قیوم جہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مخفی نماند کہ از خدمت ایشان خلائق بسیار بہ نسبت باطنی مشرف شدہ اند
وصاحب کشوف والہامات گردیدہ و مستحق بامر خلافت بودہ اند اما کسانیکہ
مجاز گردیدہ اند بیست و ہشت نفر اند اول و اکمل ہمہ خدمت حضرت بی بی
صاحبہ قدس سرھا اندمی بایست کہ اولی ذکر ایشان نمودہ می شد
و در ذکر حضرت قیوم جہان و ایشان فاصلہ نمیشد چنانچہ حضرت قیوم
جہان عنایت می نمودند کہ صورت ما ہر دو جدا است و حقیقت ما یکی اما
چون عادت نویسندگان مقامات چنان جاری شدہ کہ ذکر نسای صالحات
در آخر کتاب می کنند کذلک در نفحات وغیرہ کتب یافتہ شدہ متابعت
اینہا نمودہ ذکر ایشان را در تذکرہ سابع این منتخب نمودہ شد و ختم کتاب بدان قرار
یافت و ثانی خلیفہ ایشان فرزند ایشان میان ولی اللہ کہ احوال این مخدوم زادہ
در تذکرہ ماقبل ذکر یافتہ ان شئت فارجع الیہ کاتب الحروف نیز بشرف
اجازت از ایشان حضرت قیوم جہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرف شدہ ام اما اجازت
کہ بفقیر عنایت شدہ از مواہب ایشان است والا نہ در خود لیاقت آن نمیداند
و برادر عینی این فقیر میان ضیاء الحق نیز مجاز از ایشان است و صاحب حالات

بلند

بلند و معارف ارجمند و از خدمت حضرت قیوم جهان و حضرت بی بی صاحبه به بشارات
عالی و اشارات متعالی سرافراز اند اللهم اوصله الی غایة الکمال بحرمة
النبی والآل خدمت حضرت مخدوم صاحب میان محمد ابراهیم رحمة الله علیه
نبیره مخدوم صاحب جامع کمالات ظاهری و باطنی میان محمد هاشم قدس سره
که از فحول سرآمد علمای عصر و احوال ایشان مستغنی از بیان است بودند از ایشان مجاز
اند و باعلی درجات کمال و اکمال مشرف و جهانی از ایشان منور شده در طریقه علیه
داخل گردیده و ارشاد ایشان کامل آمد و خلفائی صاحب کمال از ایشان بروئے
کار شدند و سلسله علیه را رواج کلی دادند فرزند ایشان مخدوم میان عبد اللطیف
بصحبت حضرت قیوم جهان مشرف شده اند و از توجهات علیه بهره کلی یافته و از
خدمت والد خود بکمال رسیدند و مجاز گردیده اللهم اوصله الی غایة ما یتمناه
و از جمله خلفای ایشان خلیفه میان سلیمان و خلیفه میان احمد خان نظامانی و سیادت
پناه میان سید نور محمد مرحوم و قاضی میان محمد قاسم و میان اسمعیل و خلیفه
میان محمد فاضل و خلیفه احمد کهتائی و مولوی محمد حیات هر یکے صاحب معارف
و اسرار مظاهر کشوف و انوار اند و براه نمونی خلایق مشغول اللهم زد اخواننا
فی الدین و یرحم الله عبداً قال آمینا درین کتاب هر جا مخدوم صاحب
در خلفای حضرت مرشدی قیوم جهان ثبت یافته مراد ایشان اند و تفصیل
احوال ایشان مستحق کتاب علیحده است درینجا بهمین قدر اکتفا افتاد فضیلت پناه
کمالات دستگاه ملا محمد زکی نیز از خدمت حضرت قیوم جهان مجاز شده
بدرجات کمال فائض گردیده اما خدمت حضرت مرشدی قیوم جهان
می فرمودند که نسبت ملا محمد زکی ضمنی است حامل نسبت وی منم اما بعد از من
عجب است که حفظ نسبت خود تواند کرد فضائل و کمالات شعار آخوند زاده محمد انور

بنوی از جملہ مجازان کامل و نسبت یافتگان مکمل حضرت قیوم جہان است
و عالمی از و اخذ طریقہ نمودہ در بلدہ مذکور بارشاد مشغول است حقائق و معارف
آگاہ فضائل و کمالات دستگاہ خواجہ مقیم صوفیان چارکاری المشہور بصوفی
خواجہ از زمرہ خلفای ذوالاقتدای حضرت قیوم جہان است این عزیز
خیلی صحبت مؤثر داشت و خلائق بسیار از وی بہرہ ور گردیدہ در حیات
مرشد خود رحلت فرمود رحمۃ اللہ علیہ پیر اکبر شاہ خوستی نیز از مجازان معتبر ایشانست
در الکائی مذکور بارشاد مشغول است و پیر احمد نیز از زمرہ مجازان ایشانست
با پیر اکبر شاہ مذبور در یک نواحی بسر میبرد شاہ بزرگ خوستی نیز از مجازان
ایشان است و با حوال نادرہ سرافراز صاحب جذبات قوی است و
خلقی از و بہرہ مند در نواحی کرم برہنمائی خلق مشغول شاہ مقصود زرمتی نیز از
مجازان ایشان است و مریدان صاحب نسبت دارد و یکی از فقرای وے
با فقیر شبے بسر برد خیلی از و محظوظ شدم شیخ صنعان خوستی از جملہ خلص مجازان
ایشان است صاحب خوارق و کمالات باہرہ بودہ قبر شریفش در دور واقع بود
یزادو ینبرایے بر و آلحال نیز از مزار او مردم خوارق اظہار می کنند کہ دیدہ خلائق
میشود و طریقہ در اولاد او باقی است خلیفہ ملا سلطان اندری المشہور بملا خلیفہ
صاحب کمالات و منبع فیوضات است و خلقے از و مشغول از زمرہ خلفائے
کامل حضرت قیوم جہان است فضیلت و کمالات پناہ حقائق و معارف
آگاہ خلیفہ ملا مہربان توخی محمد زئی از جملہ خلفای کامل ایشان است و صاحب
نسبت قوی و خلقے از و بہرہ مند و کامیاب فی الجملہ عجوبہ روزگار است
آخوند زادہ ملا محمد حسین موسئی صاحب نسبت قوی بودہ در سفر سعادت
اثر حرمین الشریفین در رکاب سعادت انتساب حضرت قیوم جہان بود و قبل از

ارتحال

ارتحال آن قبلہ ارباب کمال بچند روزے در بلدۂ زبید رحلت نمود رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ ملا
حسام الدین دولت شاہی از زمرۂ مجازان کامل بودہ بعد حضرت قیوم جہان
بمدتے رحلت نمود رحمۃ اللہ علیہ سید ولایت شاہ پشنگی ثم شکارپوری از قدمائے
خلفائے ایشان است وخلقی ازو فائض شدہ الحال مزار او در شکارپور است
یزادو بتبرک بہ ملا حاجی ولی محمد بابی ولد حاجی رحیم خان مرحوم نیز از زمرۂ
خلفائے حضرت قیوم جہان است وخلیفہ ملا عبدالکریم بابی قلاتی از قدمائے
اصحاب ایشان بودہ چون خدمت ایشان از قلات عبور نمودند عازم حرمین الشریفین
شدند موصی الیہ دو سہ منزل در رکاب عالی بود وقت رخصت او را مجاز
فرمودند ومریدان آنجائے را حوالہ موصی الیہ کردند وامر بصحبت نمودند اہل صحبت
او خیلے محظوظ شدند وصاحب انوار واسرار گردیدند درین دو سال ارتحال
نمودہ در بلدۂ قلات مدفون شدہ یزاد وبتبرک بہ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً
واسعۃً وخلیفہ محمد صادق کنجابی از خلفائے قدیم ایشان است بفضائل و
کمالات سرافراز حاجی پیر محمد چاردہی از جملہ مجازان معتبر ایشان است
وصحبت موثر داشت وملا عبداللہ جغتائی الاصل در کوہستان کابل از
قبیل ایشان مجاز بودہ بخصائص مشہور الحال مزارش در کاریزی یزاد
وبتبرک بہ وملا عبداللہ قہقہانی از قہقہان آمدہ مدتے در خانقاہ معلی بسر بردہ از
فیوضات وکمالات ایشان بہرۂ کامل یافتہ مجاز شدہ بولایت خود رجوع
نمود مخدوم عبدالواحد سیوستانی مشہور بمخدوم محمد احسان صاحب فضائل
وکمالات صوری ومعنوی واز خدمت ایشان اجازت داشت ملا عثمان
علی زئی نیز از مجازان بودہ سیادت پناہ سید حسن دہلوی صاحب شجرۂ منظوم
کہ درین منتخب ثبت شدہ نیز از جملہ مجازان ومستعدان بودہ وباعلی درجات

Marfat.com

کمال و اکمال رسیده میان آن عبد الکریم تتوی و میان قاضی محمد نصرپوری و میان عبد الله
نصرپوری نیز از مجازان بودند فضیلت و کمالات شعار خلیفه محمد کاظم شکارپوری نیز از
قدمائے اصحاب ایشان بوده بدلالت مخدوم صاحب بخدمت ایشان رسیده بود و
مظهر فیوضات شده نقل مے نمود که دران ایامے که مخدوم صاحب در شکارپور بودند
جزری از ایشان مے خواندم روزی برای سبق آمدم ایشان را بنوعی دیگر یافتم
که امکان سبق در ایشان ندیدم گفتم چه واقعه رو داده است که شما را بنوعی دیگرے
بینم فرمودند وی صیادی را دو چار شدم و در بند افتادم الحال از ذوق آن از خود
رفتم بیا تا ترا نیز با خود ردیف کنم با ایشان برخاسته بخدمت حضرت قیوم جهان رسیدم و
اخذ طریقه نمودم و بخدمت ایشان آمد و رفت داشتم و روشنی در خود میدیدم
روزے شخصے سوار بخدمت رسید و اسپ را بیرون مکان بست و بحضور
آمد و طلب طریقه نمود خدمت ایشان طریقه باو گفتند چون خواستند که توجه بدهند
آن شخص گفت که توجهی مے خواهم که از قید هستی برهم ایشان توجه باو فرمودند چون خدمت
ایشان از توجه فارغ شدند آن مرد نشسته ماند هر قدر که او را خبر کردند بخود نیامد
فرمودند که بیماری که دوا ایدل خود بخواهد حال وی چنین شود القصه تا شب در آن
جا نشسته ماند و اسپش بسته شب رفقاش تجسس نموده آمدند اسپ را با آخور
بسته دیدند از حال او استفسار نمودند مردم حال او را گفتند نزد وی شده
هرچه گفتگوی نمودند بخود نیامد و خدمت حضرت قیوم جهان فرمودند که او را برداشته
باوطاقش برند چنان کردند علی الصباح رفقاش آمده اظهار نمودند که آن مرد مرده
است خدمت ایشان بجنازه اش تشریف بردند تا بمدفن تعقب نمودند فرد

آفرین بر دل نرم تو که از بهر ثواب	کشته غمزه خود را بنماز آمده

بر سر اصل سخن رویم که خلیفه محمد کاظم ناقل بعد از تشریف بردن حضرت قیوم جهان از

شکارپور

شکارپور مدتے بر آنچہ داشت اکتفا نمود بعدہ بکراچی بخدمت مخدوم صاحب سید وچندی بخدمت ایشان گذرانید و بزیارت حرمین الشریفین رفتہ از اماکن متبرکہ مشرف شدہ بوطن مالوف آمد و چون فقیر از حرمین مرتبہ ثانی مراجعت نمود با فقیر نیز صحبت داشت باذن ارواح طیبہ فقیر با و اجازت داد و مخلصان آن نواحی را حوالہ وی نمود روزی چند با طلبہ نشست و خواست نمود بقرب آن بداعی وصال جانان جان سپرد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ احوال خلفای حضرت مرشدی قیوم جہان را اجمالا ذکر نمودہ شد اگر تفصیل مے پرداخت بتطویل می انجامید

تذکرہ سابع از منتخب سابع در ذکر عارفہ باللہ ومقبولہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والدہ و اخت حضرت بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہما

خدمت ایشان والدہ راقم خواہر زادہ حضرت قیوم جہان اند اول بخدمت حضرت قدوۃ الاولیاء شاہ غلام محمد مشرف بودند و از نسبتہا خاصہ ایشان بہرہ یافتہ چنانچہ رمزے ازان در تذکرہ احوال حضرت قدوۃ الاولیاء گذشتہ چون حضرت قیوم جہان بمنصب قیومیت سرافراز گردیدند بی بی صاحبہ بخدمت ایشان رجوع فرمودند چنانچہ در احوال حضرت قیوم جہان اشارہ بدان رفتہ و سلوک آن راہ از سر نو بخدمت ایشان از ابتدا تا انتہا بانجام رسانیدند و باعلی درجات کمال و اکمال فائض و مشرف شدند اول نسبت ایشان بہ بیان آوردہ شود بعدہ کیفیت احوال ایشان بطریق اجمال مذکور گردد والد ماجد حضرت بی بی صاحبہ حضرت شاہ عطاء اللہ نام دارند و نسب از طرف آبای کرام از سادات بخاری دہلوی اند از اولاد

حضرت حاجی عبد الوهاب بخاری قدس سره که در ایام حضرت مجدد
الف ثانی در حضرت دہلی صاحب ارشاد بودند و طریق اجداد خود را ترویج می فرمودند
و از جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنہ مکاتیب بطرف
ایشان ورود یافته دران مکاتیب مفرات مدحیه ایشان بسیار نوشته اند انشاء الله تعالی
مکتوبی ازان مذکور خواهد شد نسب حضرت حاجی عبد الوهاب بخاری رح
بحضرت مخدوم جهانیان می رسد و طریقه نیز از ایشان داشتند مکتوبی
که بالا وعده ذکر شده نوشته می شود۔

مکتوب پنجاه و پنجم از جلد اول بسیادت پناه نجابت دستگاه شیخ عبد الوهاب بخاری صدور یافته در اظهار محبت

چند گاه است که دل را محبتی نسبت بملازمت شما پیدا شده است غیر آن
ارتباطی که سابقا متحقق بود بناء علیه بدعای ظهر الغیب بے اختیار مشغول است و چون
سرور کائنات و مفخر موجودات علیه و علی اله الصلوات و التسلیمات و التحیات
فرموده اند که من احب اخاه فلیعلم ایاه اظهار حب خود نمودن اولی و انسب وانست
و باین محبت که نسبت باقربای آنحضرت عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ والتحیه پیدا شده
رشته امیدواری تمام بدست آورده حق سبحانه و تعالی بر محبت ایشان
استقامت ارزانی فرماید بحرمة سید البشر عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ تمّ
مکتوب الشریف شجره ایشان بحضرت سید کائنات علیه و
علی اٰلِهِ الصَّلٰوۃُ وَالتسلیمات بدینمنوال انصال مے یابد چه حضرت حاجی
عبد الوهاب بخاری قدس سره ولد حضرت سید محمد بخاری اند و آن ایشان
از اولاد حضرت سید ابو الکرم حسین بخاری ملقب بسید جلال سرخ

Marfat.com

وشہور بمخدوم جہانیان اند رض و آیشان ولد حضرت سید محمد غوث بخاری اند وایشان ولد سید السادات حسنی الحسینی سید جلال الدین اعظم البخاری ملقب بسید جلال سرخ رض اند و آیشان ولد سید ابو المؤید علی رض اند و ایشان ولد حضرت سید یوسف رض اند و خدمت ایشان ولد حضرت سید ابو جعفر رض اند و خدمت ایشان ولد حضرت امام سید محمود رض اند و جناب ایشان ولد حضرت امام سید احمد رض اند و جناب ایشان ولد امام سید عبد اللہ رض اند و خدمت ایشان ولد حضرت امام سید علی عسکر رض اند و جناب ایشان ولد حضرت امام محمد تقی رض اند و جناب والای ایشان ولد حضرت امام محمد نقی رض اند و خدمت ایشان ولد حضرت امام علی موسی رضا رض اند و جناب فیض مآب ایشان ولد حضرت امام موسی کاظم رض اند و خدمت ایشان ولد حضرت امام الہمام خلیفۃ اللہ فی الانام محمد جعفر صادق رض اند و جناب ایشان ولد جناب امام واجب التعظیم والاکرام حضرت امام محمد باقر رض اند و خدمت ایشان ولد حضرت امام سجاد و مفخر عباد سراج العلمین زین العابدین رض اند و جناب مقدس ایشان ولد حضرت امیر المومنین و امام الاسلام والمسلمین شہید و سعید الدارین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ اند و خدمت عالی ایشان ولد حضرت امیر المؤمنین و امام الاشجعین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ اند و ابن حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اند و ازحاجی عبد الوہاب دہلوی البخاری قدس سرہ تا حضرت شاہ عطاء اللہ رح شہیر بخاری قدس سرہ کہ والد حضرت بی بی صاحبہ اند رض

بدینمنوال است که ولد حضرت حاجی صاحب عبد الوهاب مذکور حضرت
سید مزمل اند قدس سره ولد ایشان حضرت حاجی سیّد عبد الرحیم اند
و حضرت ایشان چون بحج بیت الله و زیارت روضه رسول الله صلی الله
علیه و علی آله وسلم مشرف شدند و از جناب اقدس مامور گردیدند که بسرهند مبارک
رفته دختر حضرت شیخ محمد سعید ولد حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی
عنهما را در عقد خود در آور که ازان عفیفه فرزندان صالح بنصیب تو است
گویا این اشاره بحضرت بی بی صاحبه رضی الله تعالی عنها بود چون
خدمت ایشان بدار الارشاد سرهند رسیدند آنچه معلوم ایشان شده بود و بدان
مامور بودند بحضرت شیخ محمد سعید رضی الله تعالی عنه ظاهر نمودند خدمت
ایشان عنایت کردند که اگر بمن نیز اشاره شود قبول خواهم داشت دران شب
خدمت ایشان بزیارت حضرت سیدة النساء بضعة رسول الله صلی الله
علیه واله وسلم مشرف شدند و خدمت حضرت بی بی فاطمة الزهرا رضی
الله تعالی عنها بایشان عنایت نمودند که صبیه خود را بچادر من انداز چون خدمت
حضرت خازن الرحمة بیدار شدند بسر و دیده منت داشته عفیفه خود را به
حضرت حاجی عبد الرحیم بخاری نکاح نمودند همچنین ازان عفیفه ولدی که
پیدا شد صبیه حضرت وحدت را نکاح نمودند الی الیوم اولاد حضرت
حاجی عبد الرحیم بخاری احفاد حضرات مجددی اند قدس سرهم و حضرت
شاه محمد عطاء الله قدس سره صبیه حضرت قطب الاقطاب حاجی غلام
معصوم رضی الله تعالی عنه را در نکاح آورده که همشیره حقیقی حضرت
مرشدی قیوم جهان بودند و خدمت حضرت بی بی صاحبه متولد از ایشان
اند و حضرت شاه عطاء الله قدس سره ولد شاه محسن اند قدس سره

وایشان

Marfat.com

وایشان ولد شاہ اهل الله اند قدس سرہ وایشان ولد شاہ عبد الشکور اند وایشان ولد حاجی عبد الرحیم مذکور اند قدس الله تعالیٰ اسرارهم ونور دنا بانوارهم چون نسب ظاهری ایشان بیان شد اکنون اظهار نسبت باطنی ایشان کردہ می شود بگوش هوش استماع نما چون آن خدمت ایشان بسیر محبوبی ومرادی مراتب اظهار کمال واکمال را حاصل کردند ومعاملات سنین را بساعات طی فرمودند وبمقامات عالی ومراتب متعالی مشرف شدند وچون مشرب ایشان محمدی واقعہ شدہ بود بجمیع مدارج ولایات فائض گردیدند دقیقہ از دقائق اسرار وکمال نماند کہ بدان ممتاز نشدند وبالهامات خاصہ عنایات مختصہ مفتخر ومسرور آمدند مرشد ایشان حضرت قیوم جهان خدمت ایشان را تکلیف تام بامر ارشاد داشتند وایشان خود را ازین امر خطیر یکسو نمودند وموانع آن بیان مے فرمودند هر چند مبالغہ دران امر مشاهدہ می نمودند کنارہ ازان می جستند درین بیت ولعل مدتے در گفتگوی کشید تا آنکہ در معاملہ بشرف زیارت جناب اطهر صلوات الله علیہ وعلی آلہ الانور مشرف شدند وازان سرور کائنات ومفخر موجودات بخلعت خاصہ خلافت ارشاد ممتاز ومجاز گردیدند وتاکید درین امر شریف دیدند لاچار اظهار بخدمت مرشد والا تبار خود نمودند وآن قیوم وقت چون از مدتے خواهش این امر داشتند ازین امر مسرور گردیدہ نامہ اجازت وارشاد برای ایشان نوشتہ وجبہ ودستار خود را بہ تبرکات بایشان عنایت فرمودند وجماعت طلاب کہ بخدمت عالی بود بآنها امر کردند کہ بخدمت حضرت بی بی صاحبہ رفتہ از بیرون حجرہ شریف توجہ گرفتہ باشند حتی کہ خلفائے کامل خود را نیز اذن بتوجہ از ایشان نمودند وفرزندان واطفال واهل خود را تمام چہ بنات وچہ ازواج بخدمت ایشان مرید کردند ایشان بامر مرشد واشارہ ارواح

طلبہ طوعاً و کرہاً مشغول شدند بسرعت تاثیر در مسترشدان ایشان بنوعی شد کہ مافوق آن متصور نباشد و مردم از دور و نزدیک خصوصاً از عالم نساء بایشان رجوع آوردند و ہنگامہ ارشاد و فیض رشاد ایشان در اطراف و اکناف منتشر شد بسا نسوان از خانمان خود دست برداشتہ بذیل دامان ایشان افتادند و از انوار و اسرار مست و سرشار شدند و بسیاری از مسترشدات ایشان مجذوبہ گردیدند حتی کہ در خانہ ایشان مجذوبات زنجیر بپا ہمیشہ افتادہ بودند در عالم نسوان مثل این اجتماع للہ و فی اللہ کہ در خدمت آن مقبولہ رسول اللہ شدہ بود چہ در متقدمین و متاخرین از صالحات شنیدہ نشدہ بلکہ در عالم رجال خال خال دران حال باین قوت کمال و اکمال بودہ باشد بیت

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید	دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا می کرد

ارشاد نامہ کہ خدمت حضرت قیوم جہان رضی اللہ تعالی عنہ نوشتہ اند اینجا ثبت می شود **ھذا ھو** الحمد للہ الذی خلق الآدم علی صورتہ وکرمہ بخلافتہ واجری تلک النسبۃ بین انبیائہ واولیائہ صلوات اللہ علی نبینا محمد وآلہ الطاہرین وصحبہ المہتدین وکذلک علی الانبیاء اجمعین واولیائہ المرضیین وعباد اللہ الصالحین **اما بعد** نمودہ می آید کہ خدمت مخدومہ محترمہ معظمہ مکرمہ مظہر انوار القیومیۃ نور العین و ثمرۃ الفواد امۃ المعصوم سلمہا اللہ تعالی چون سلوک و تسلیک طریقہ علیہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ تعالی عنہم را نزد فقیر حاجی صفی اللہ السرہندی باتمام و اختتام رسانیدہ و باعلی درجات کمالی و اکمال مشرف شدہ و قطع مراتب ولایات صغرا و کبرا و علیا و سیر الی اللہ و فی اللہ عروج در مدارج کمالات نبوت و رسالت و اولوالعزم و صعود بمقامات انبیا و رسل و دخول در صفوف

کان

آن اکابر و وقوف از علوم معیت احاطہ و سریان توحید وجودی و شہودی بتفصیل حاصل نمود و از حضور خاصہ نقشبندیہ بطرز خاص حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ و فناء اتم و بقاء اکمل و زوال عین و اثر و فناء فنا تحقق یافت و ارتقای از جمیع مقامات ظلال و اصول و وصول باصل الاصل کہ از شائبہ ظلیت مبرا و یکسو است حاصل وقت او شد و سوای آنچہ مذکور گردید بمعاملاتے مشرف شد کہ این کمالات نسبت بآن حکم قطرہ دارد نسبت بدریای محیط چہ این کمالات از علوم واجب الاظہار است و آن از اسرار لازم الاستتار یضیق صدری ولا ینطلق لسانی ایمای بدان نماید و قطع ہذا البلعوم اشارہ بآن می کند و در مقام نزول چون عروج کامل آمد بخاطر فقیر افتاد کہ معز الیہا را اجازت تعلیم و تلقین نماید تا خلائق از فیوض و برکاتش بہرہ ور گردند اما مخدومہ معظمہ و مکرمہ در قبول این امر اہمال ورزیدہ و تعویق درین امر افتاد تا عنایات بے نہایات ازلی شامل حال او گردیدہ کار او را از حضیض باوج رسانیدہ و بمنصب خلت و محبوبیت و بہرہ اصالت و فردیت و ما یناسب ذلک من الخصوصیات و الانعامات از جناب اقدس خداوندی علی التواتر والتوالی سرافراز و ممتاز شد و در معاملہ بشرف زیارت حضرت خیر البریہ خاتمیت علیہ و علی آلہ الصلوات والتسلیمات والبرکات والتحیات مشرف گردید و از ان جناب بخلعت خلافت و ارشاد ماذون و کامیاب شد و در قبول این امر تاکید اکید یافت الحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً ہر چند الحال خدمت مخدومہ مشار الیہا را احتیاج باذن نیست اما چون از اکابر مرسوم گردیدہ کہ بے اذن پیر در این امر خطیر اقدام نمی نمایند لہذا قلمی میگردد کہ ہر کہ از قسم نساء و رجال کہ طالب راہ ایزد متعال باشد و بخدمت شریفش برسد و اخذ طریقہ نماید گویا باین فقیر رسیدہ باشد

وبقدر استعداد از انعکاس باطن شریفش بہرہ ور گردد **وشرط الاجازۃ**
الاستقامۃ بالشریعۃ المرضیۃ والسنۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوۃ
والسلام والتحیۃ والرسوخ بمحبۃ الشیوخ السلسلۃ العلیۃ رضی اللہ
تعالی عنہم اجمعین ثم الصلوۃ والسلام علی خیر الانام وعلی الہ العظام
وصحبہ الکرام الی یوم القیام بعد ازین مدتے ارشاد ورزیدند وجہانے از
قسم نسوان از خدمت ایشان مستفیض شدند جماعہ کہ بنقص عقل ودین متصف اند
بکمال عرفان ویقین موصوف شدند بیت

حنظل صحرا چو سیب بوستان	میزند پہلو بقند ای دوستان

خدمت ایشان از کثرت مشاہدہ عنایات بیغایات جناب ایزدی دربارہ خود
گاہے این فردے خواند فرد

اگر بادشہ بردر پیرزن	بیاید تو ای خواجہ سبلت مکن

روزی نقل حضرت رابعہ قدس سرہا در مجلس ایشان مے گذشت در آن اثنا
بخاطر مبارک ایشان گذشتہ کہ نسبت حضرت رابعہ معاینہ کنم چون آن بوقوع
یافت نسبت اورا دون نسبت بعضی از مسترشدان خود یافتند این معنی بخدمت حضرت
قیوم جہان معروض داشتند ایشان عنایت نمودند کہ اگر رابعہ درین وقت می بود
خدمت ایشان اختیار می فرمود فردای آن روز ایشان را در معاملہ الہام باین لفظ
نمودند کہ ای فاطمہ ثانیہ ایشان این الہام را بخدمت حضرت قیوم جہان معروض
داشتند خدمت ایشانرا امر بشکرانہ آن نمودند حضرت بی بی صاحبہ فرواے
آن طعام بشکرانہ آن بفقرا دادند وخیرات ہا نمودند فرد

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید	دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا مے کرد

چون خدمت حضرت قیوم جہان بارادہ سفر سعادت اثر حرمین الشریفین از کابل برآمدند

خدمت

Marfat.com

خدمت ایشان نیز باراده مذکور بامرشد خود روانه شدند ودران سفر در هر بلده و قریه که عبور ایشان واقع مے شد اہل آن از برکات صحبت شریف ایشان بهره ور گردیده داخل طریقهٔ علیه میشدند وچون به بندر حدیده شریف رسیدند واقعه مرشد ایشان رو نمود و بعد از دفن و عزا خدمت ایشان روانه حرمین شدند وچون بحرم کعبه محترم معظمه رسیدند واز احکام عمره فارغ شدند ایشان را بخلعت قیومیت سرافراز فرمودند وبانواع عنایات نواختند که شرح آن درخور این مختصر نیست مرتبه اول که بدیدار کعبه مشرف شدند حقیقت آن بکمال بشاشت با ایشان معانقه نمود وفنای اتم وبقای ایشان را باز رو نداده حتی که می فرمودند که چون متوجه خود مے شدم سر خود را کعبه می یافتم وچهار جوارح خود را چهار مصلے میدیدم وسجده عابدان را بسوی خود می یافتم تا آنکه بتوجه وسعی بسیار این معامله را از من جدا ساختند وحی فرمودند که وقت طواف هر بارے که بقرب حجر اسود مے رسم از حجر اسود ندا می رسد که تعالیٰ یا مقبول درگاه حق تعالیٰ یا محبوب درگاه حق تعالیٰ یا هندیؔ بموجب امر چون تقرب بحجر حق تعالیٰ در آن وقت آن مکان را از طائفان خلاص میکند وبتدعا تقبیل حجر واقع مے شود از این نوع معاملات که ایشان را در اماکن متبرکه وقوع یافته ثبت آن بتطویل مے انجامد وچون بعد از فراغ حج در شهر مکه معظمه رسیدند فرمودند نامه قبول حج این ضعیفه را عنایت نمودند وچنان ندا در دادند که درین سال حج همه حجاج را بطفیل حج تو قبول کردیم چون بطرف طیبه طیبه روانه شدند در هر منزلے ایشان را بنوعطیه می نواختند تا آنکه بشرف زیارت روضه منوره علی صاحبها الصلوٰة والسلام مشرف شدند حضور جناب اطهر با هر دو خلیفه مکرم با ایشان حاصل شد و عنایت بی نهایت دیدند واز جناب اطهر خلعت سبز رنگ در بر ایشان شد واز

جناب خلفائے نیز و خلعت پیچیدہ مرحمت گردید فرمودند باحوال شما ہر دو برادر متوجہ شدم کہ از عطایا بشما ہم ارزانی شود و بر سر شما یان نیز دستار ہا بستانیدند الحمد للہ علی ذلک و چون بزیارت روضہ حضرت سیدۃ النساء بنت رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وعلیہا مشرف شدند ازان جناب عنایات بسیار دیدند و فرمودند کہ سر مرا گرفتہ بر پیشانی من بوسہ دادند و مستغرق نسبت ایشان شدم و امر بہ نشستن فرمودند از کمال مہربانی و از خلّص نسبت ہای خود بطریقے کہ مہمان عزیز را می نوازند نواختند و کذلک از مزارات بقیع نیز بانعامات مشرف شدند کہ تفصیل آن تطویل مے کشد و مدت ہفت ماہ بموجب امر عالی در طیبہ طیّبہ سکونت فرمودند و حالات عجیب و معاملات غریب بایشان رو نمود و روزے رخصت شدند باز از ہر جانب عنایات یافتند و چون از حضور روضہ منورہ رخصت شدند در حضور عرض نمودند کہ این سکینہ را باز درین دیار علیا طلب شود و خاک وے در اینجا گردد معلوم نمودند کہ ترا بہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کردہ اند و فرزندان تو درین جا خواہند رسید بفقیر فرمودند کہ سوالی برای خود کردم بر آشناہا قبول فرمودند و چون مراجعت نمودہ بجدّہ رسیدند ازان جا باز احرام عمرہ بستہ بزیارت بیت اللہ شریف روانہ شدند و از زیارت کامیاب گردیدہ عیال را آنجا گذاشتہ فقیر را با خود گرفتہ بطرف طائف بقصد زیارت رفتند و از آنجا نیز مستفید گردیدہ باز بحرم شریف آمدند و ارادہ آن داشتند کہ تا حج دیگر آن جا باشند ملاّ نے ماندند غرہ ماہ مبارک رمضان بایشان رخصت شد و عنایت نمودند کہ ثواب حج آیندہ ترا و ہمراہان ترا عنایت کردیم پس بطرف جدّہ آمدند و روانہ وطن شدند چون بہ بندر حدیدہ رسیدند باز بزیارت حضرت قیوم جہان مشرف شدند و در حین رفتن جہت تعمیر روضہ مخلصان آنجا مبلغ عنایت نمودہ بودند آنرا بمصرف رسانیدہ بودند و قدرے کار ماندہ بود بقدر

آن نیز مبلغ دادند و بطرف وطن تشریف آوردند عبور ایشان درین رجوع از ملک سندہ واقع شد و مدتی آن جا ماندند مردم بسیار از برکات ایشان فائض گردیدند و داخل طریقہ علیہ شدند و صبیہ ایشان نیز دران ملک رحلت نمود و قبر آن در شہر ستلوی کہ قریب حیدر آباد است واقع شدہ مسجدی را آنجا بنا فرمودند و مخلصات آن حدود قبہ و مکانی آنجا تعمیر نمودند یزاد و تبرک بہا فقیر تاریخ آن ہمشیرہ را در حروف مصراع آخر این فردیافت **مصرع** باز بجنات رفت و آن گل باغ جنان ۱۲۱۴ ۲۱۴ و خدمت مخدوم صاحب در مادہ تاریخ ہمشیرہ یافتہ حروف رضی اللہ عنہا بود و مدت عمر این ہمشیرہ معظمہ شانزدہ سال کامل شدہ و در این عمر قلیل بفوائد کثیر ممتاز بودہ بر سر اصل سخن روئیم چون خدمت حضرت بی بی صاحبہ بوطن مالوف رسیدند و مخلصان آنجای از قدوم ایشان مسرور شدند بعد چند ماہ بطرف دار الارشاد سرہند جہت زیارت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ تشریف بردند بعد از حصول زیارت و وصول سعادت باز بکابل آمدند سالی در آن جا ماندہ باز بطرف بخارا شریف بزیارت حضرت نقشبند مشرف شدند و دران ایام کہ در جوار مزار فیض آثار بسر مے بردند از جناب ایشان بہ نسبت ہای خاصہ سرفراز گردیدند روزی بفقیر و برادر فقیر عنایت نمودہ فرمودند کہ ایام عمر کم ماندہ صحبت مرا غنیمت دانید و ہمیشہ توجہ میگرفتہ باشید باز روئی بفقیر آوردہ عنایت نمودند کہ مرا چنان معلوم ساختند کہ بخانہ محمد فضل فرزندی تولد شدہ و آن فرزند را در نظر من در آوردند چون بخانہ رسی نام او عبد القیوم خواہی گذاشت فقیر بخدمت معروض داشت کہ شما خود تشریف برند و خود نام بگذارند تبسم فرمودہ گفتند رسیدن خود را مشاہدہ نمیکنم دران ایام کہ در جوار مزار فیض آثار بسر می بردند روزے فرمودند کہ خدمت حضرت

سخن

خواجہ عنایت نمودند کہ عمر تو بآخر رسیدہ برای تو سی سال عمر دیگر از حق سبحانہ تعالیٰ خواستہ ام و فرمودند کہ مرا چنان محبت وصال افتادہ کہ معروض داشتم کہ عطیہ کہ بر فقیر شدہ نصف آن کہ پانزدہ سال باشد بیک فرزند من عنایت شود و نصف ثانی بفرزند ثانی واثر اجابت مفہوم گردید و چون از مزار فیض آثار حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرخص شدہ ارادہ مراجعت نمودند فرمودند کہ در وقت رخصت خدمت حضرت خواجہ را چشم پر آب دیدم آنرا نیز مشعر بر قرب ارتحال خود میدانم و بفقیر و میان ضیاء الحق فرمودند کہ عرض شما ہر دو برادر را بخدمت حضرت خواجہ نمودم ایشان عنایت کردند کہ نسبت مادر را و اولاد تو تا انقراض این نشاء خواہد ماند و از جانب شمایان خاطر مراجمع نمودند و چون بزیارت حضرت سید امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آمدند و زیارت فرمودند گفتند خدمت امیر مرا بقرب ارتحال مطلع نمودہ فرمودند کہ اینجائی ماخواب رویدہ معروض داشتم کہ مرا بزیارت حضرت شاہ می باید رفت رخصت عنایت فرمودند ازین نوع معاملات مشعر بر قرب وفات بایشان بسیار نمودند و چون بزیارت حضرت شاہ مشرف شدند از ان حضرت شفقت بسیار مشاہدہ نمودند و مکان قبر ایشان را نیز بایشان نمودند اما خدمت ایشان بفقیر اظہار نکردند چون روزی دو سہ در آن جا ماندہ شد فقیر عرض نمود کہ شتربانان ظاہر می نمایند کہ درین مکان پشہ و مگس بسیار است و از ان بشتران زیان میرسد باید کہ کوچ کردہ شود فرمودند کہ از مردم این جای مکانے کہ برائے شتران خوب باشد درین نواحی تحقیق کردہ شتران را بدانجا فرستید و مرا و را اینجا معاملہ در پیش است کوچ نمی کنیم فقیر از مردم آنجا جہت شتران مکان تجسس نمودم گفتند مارمول برای شتران مکان خوب است آن جا شتران را فرستادہ شد روز جمعہ فقیر برای نماز در مسجد روضہ رفتم چون بمکان آمدم خدمت

ایشان

ایشان رالحاف برسر کشیده یافتم عرض کردم که خیر است فرمودند که تپ آمده است و آثار مرگ دیده می شود و مکانے که حضرت شاه بایشان نموده بودند در حین زیارت نیز ظاهر فرمودند و آنچه وقت رخصت از حضرت مدینه منوره اشارت یافته بودند نیز بیاد دادند فقیر با برادر خود متألم شدیم بانواع دلداری و مهربانے نمودند و امر بصبر کردند مدت آزار ایشان بیست و چهار روز کشیده شب دوازدهم ربیع الاول تیاری طعام عرس فرمودند و تاکید نمودند که وقت طلوع آفتاب طعام تیار شود علی الصبح بخدمت عرض نمودم که طعام تیار است دست مبارک بر داشته بر جانب اطهر صلی الله علیه و آله وسلم گذرانیدند و فرمودند که بگویند که بزودی طعام بمردم بخورانید و بفقیر فرمودند موی مبارک جناب نبوی علیه وعلی آله الصلوٰة والسلام بکشا که زیارت می کنم چون زیارت نمودند باز فرمودند که قرآن تلاوت مرا بکشا که بزیارت آن نیز مشرف شوم چون کلام مجید کشوده شد سورة الحمد و آیه از سوره بقره تلاوت کردند بعده فرمودند که پارچه کفن خود را که بآب زمزم تر نموده بودم و داخل روضه منوره و کعبه معظمه کرده بودم آنرا بیارید چون حاضر شد در گوشه ازان اثر آب باران که در راه شده بود یافتند بفقیر و برادرم امر نمودند که شما هر دو خود بکنار جوے شده این پارچه را باحتیاط تمام از زمین آب زمزمی که موجود است آنرا شگافته بآب آن تر سازید بمکان خوب خشک کرده بیارید چون ازین خدمت فارغ شدیم و بخدمت رسیدیم ایشانرا محتضر یافتیم بطرف ما ابن نگاه نمودند فرمودند که بمن الهام کردند که اگر برای فرزندان خود سلطنت بخواهی که بآنها داده شود عرض نمودم که بجز فقر و دیگر چیزے نمی خواهم و بآن شمارا نواختند و بخدا اجل شانه شمایان را سپاریدم و بذکر اسم ذات مشغول شدند و بطریقه خاصه خود رحلت فرمودند وقت رحلت ایشان پاسے از روز گذشته بود یا قدرے زائد بر آن و آن روز جمعه بود و تاریخ دوازدهم از ماه رفیع القدر ربیع الاول سنه هزار و دو صد

و بجده از ہجرت حضرت خیر البشر علیہ و علی آلہ الاطہر مع صحبہ الانور من الصلوٰة الاطہر مدت عمر مبارک ایشان به پنجاه و دو سال کامل رسیده و مکانیکه ایشان بدان اشاره فرموده بودند رواقے از قبه ثانی مزار فیض آثار حضرت امیر کرم الله وجهه الکریم بود که قبر مبارک آنجا کنده شد بعد از نماز جمعه جماعت کثیر در روضه منوره حضرت بر ایشان نماز گذاردند و دفن ایشان وقت نماز عشا شد سبب توقف دفن آن بود که مکان مذبور رواقی از قبه شریف بود و بنای آن بسیار از زمین عمیق بر داشته بودند تا بزمین اصل رسیدند مدت کشید هنگام دفن شریف این فقیر ایشان را به قبر مبارک گذاشتم و برادرم میان ضیاء الحق سلمه ربه از بالاے ایشان لحد بن رسانید چون روی مبارک را کشودم چشم کشوده بجانب فقیر و برادرم نگاه مهر آلوده انداخته ضحک فرمودند برادر فقیر گفت ایشان زنده اند چون در قبر بگذاریم درین اثنا چشم مبارک پوشیدند چون گفتگوی برادرم بسیار شد مردمی که آنجا حاضر بودند گفتند که از اولیای ازین نوع خوارق بسیار بعد مرگ وقوع یافته چنانچه خدمت حضرت مولوی صاحب جامی رح در نفحات در ذکر حضرت خواجه محمد پارسا نیز ازین نوع نوشته اند باری سخن گفتگوی ما گردید رضی الله تعالی عنه تاریخ مبارک ایشان را درین نظم منظوم نموده ام

منظومه

عفیفه که درین مرز و بوم مدفون است — وحیده ایست ز آل رسول یزدانی
بعالم ارچه بسمات ائمه معصوم است — مخاطبه است بالهام فاطمه ثانی
مراتبے که بوی کرده رحمت یزدان — نمی توان که شمارم بوسع انسانی
رسید نسبت فیضش ز نسبه صفی الله — که بود حال وی آن معدن صفا دانی
چو نفس اطهر او بانگ ارجعی بشنید — بگفت راضی و مرضی بامر یزدانی

بعده

بصد رجنت فردوس باہزار اکرام	خدا کناد مقامش بفضل سبحانی
ہزار دو صد و ہجدہ زہجرت نبوی	گذشتہ بود کہ بگذاشت عالم فانی

برصدر کتاب وعدہ رفتہ بود کہ ذکر صالحاتے کہ از صحبت کثیر البرکت ایشان بدرجات ولایت رسیدہ اند و از خوان الوان ایشان ذائقہ کمالات چشیدہ بعد از ذکر ایشان مذکور خواہد شد اما اعراض از تطویل کلام قلم از تکتیب احوال آنہا باز داشت واکتفا بذکر مجمل ایشان نمود و بدان ختم کتاب را قرار داد فرد

نمیگرید کوتہ رشتہ معنی رہا کردم	حکایت بود بی پایان بخاموشی ادا کردم

والحمد اللہ الذی اعاننی باتمام ہذہ الرسالۃ واصلی علی نبیہ صاحب الشفاعۃ وعلی الہ وصحبہ الموصوفین بالکرامۃ واخلصنی من الکتابۃ مع الکرامۃ والسلامۃ :- قد فرغنا من تسوید ہذہ الرسالۃ المیمونۃ بعون اللہ سبحانہ فی یوم الاثنین تاسع وعشرین من شہر رمضان المبارک سنۃ ثلث وثلثین بعد الف ومائتین من الھجرۃ الخاتمیۃ علیہ وعلی الہ الف الف صلوۃ وتحیۃ فی ٹنڈہ محمد خان من توابع السند ہ -

واقول اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی عندی من عملی ابیات لمؤلفہ

بنام ایزد زتائیدات سبحان	زالطاف شہنشاہ رسولان
مدادم یافت از مشک تر امداد	بتحریر سلاسل زاہل عرفان
گرفتم خامہ را از کلک مانے	پئے تصویر نقش نقشبندان
نمودم انتخاب این منتخب ہا	زاحوال خداوندان ایقان

Marfat.com

بنظم آمد چو این دُرہای منثور ... وز آب و تاب او دل شد دو چندان
صفا بخشد جہان را نامہ من ... ز بس شد منزل صافی درونان
مصفّا ہر یکے ز اوصاف کثرت ... بوحدت کرد تسلیم دل و جان
شدہ از خویش بیرون صد مراحل ... ز چون و چند بگسستہ دل و جان
پی گل گشت بستان معلے ... ز خاشاک صور برچیدہ دامان
ز خود گم گشتہ چندان کز دو عالم ... نیابد کس نشان زان بی نشانان
شدہ مولود ز تولید ثانی ... در انوار قدم گشتہ نمایان
ترقی کردہ از اوج ولایات ... رسیدہ در کمالات رسولان
فنا شان با بقا مخلوط گشتہ ... چو پور بو قحافہ مردہ با جان
ز خود بگذشتہ در عین شہودند ... عمر آسا محدّث اکثرے شان
منوّر در ولایت از نبوت ... بہ تبعیت توزی النورین شان دان
گذشتہ ز اعتبارات و شیونات ... شدہ محفوف ذات اللہ علی شان
نہ کز آل اند محسوبند در آل ... تعالی اللہ زہی عز و زہے شان
اگرچہ دفتر دل پر مدیح است ... زبانم لال شد از وصف ایشان
خداوندا بحق ذات پاکت ... سوالی دارم از تو رو مگردان
چہ کم آید ز الطاف عظیمت ... کنی گر فضل را در سلک ایشان

الٰہی ہر آن کس کہ این خط نوشت ... ببخشا گناہش عطا کن بہشت
غلام ہمت آن عارفان با کرمم ... کہ یک صواب ببینند صد خطا بخشند

الحمد للہ ذی الانعام۔ والصلوٰۃ والسلام علی سید الانام۔ وعلی آلہ الکرام وصحبہ العظام۔ الی یوم القیام:۔

اَمّا بعد نمودہ می آید کہ این افتتاح خاتمہ است کہ آنرا تکملہ این منتخبات عالیات

و ترجم

Marfat.com

وتتمہ این کلمات زاکیات نمودہ شدہ تیمنا وتبرکاً از کلام الہام فرجام جناب فیض مآب نتیجۃ الاولیاء خلاصۃ الاتقیاء ہادی طریق اندراج النہایۃ فی البدایۃ حضرت شیخی ومرشدی قیوم جہان قطب دوران غوث الزمان فرد الاوان مجدد مائۃ ثالث عشر مسمی ابو البشر مقتدای خلائق رہنمای طرائق کاشف اسرار لی مع اللہ حضرت حاجی محمد صفی اللہ رضی بیت

عنان از کف مدہ کاین راہ دور است	رجوعی جانب مطلب ضرور است

المقصود آنکہ بخاطر فاتر این احقر چنان راہ یافت کہ قصائدے کہ جناب ایشان نظم نمودہ اند وبعضے از آنہا در حمد ومناجات حضرت باری عز اسمہ وبرخے در نعت جناب رسالت مآب صلوات اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وبعضی در منقب حضرات اہل بیت وخلفاء الراشدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین وبعضی در مدائح حضرات عالی درجات اجداد وکبار ایشان علے الترتیب وقوع یافتہ بود خائف از آنکہ مبادا بمرور ایام آن لآلی منثور مستور گروند وچہرہ زیبا از کمال استغنا از ناظران بپوشند چون این رسالہ جہت بیان احوال ایشان تصنیف وتالیف شدہ است آنہا کہ از قلم محترم ایشان یافتہ بود حفظ آنہا در اینجا زیبا نمودہ وخاتمہ کتاب کردہ شد۔ شعر

فالدر یزداد حسنا وھو منتظم ؛ ھذا ھو

مناجات بدرگاہ حضرت قاضی الحاجات من کلام الشریف

از نتیجہ ونغم	بسم اللہ الرحمن الرحیم	و نعم باب التحیۃ و نعمت نتیجہ

ای نام خوش تو ورد عشاق	درد تو دوای جان مشتاق

Marfat.com

ای حمدِ تو بیحد از بیان ها ۔ در شکر تو منفعل زبان ها

ای ذاتِ تو برتر از چه و چون ۔ از وهم و قیاس جمله بیرون

براوجِ کمالت ای خداوند ۔ بال و پر مرغ فکر در بند

آنجا که ترا حریم و جاه است ۔ اندیشه فکریان تباه است

در مرتبۂ تو عقل و تدبیر ۔ نایافته راه غیر تقصیر

ای آنکه ثنا و مدحتِ تو ۔ ناید ز کسی چو حضرتِ تو

ای فضل ترا نهایتی نیست ۔ وی لطف ترا ابدایتی نیست

سر تا بقدم گناهگارم ۔ جز فسق و فجور نیست کارم

از جبر بلیس و نفس مردار ۔ در چاه معاصیم نگونسار

ای فضل تو از گناهِ من بیش ۔ بخشای مرا برحمتِ خویش

هر چند که در نهان کرامت ۔ بوداست ولی من از جهالت

گشتم بامانت تو حامل ۔ کردی لقبم ظلوم و جاهل

ای بادشه سریر تقدیر ۔ ناید ز جهول غیر تقصیر

از کثرت جهل غفلت من ۔ شد ظلم و فساد خصلت من

فرمان ترا بجا نه کردم ۔ بد کردم و جز خطا نه کردم

جز کذب و دغل نیامد از من ۔ بی شبه عمل نیامد از من

پیمانۂ عهد را شکستم ۔ سر رشته بندگی گسستم

یک طاعت بی ریا نکردم ۔ بی عشوه و بی ثنا نکردم

جز کبر و غرور سرکشی ها ۔ جز ما و منی و کجروی ها

جز نام و نشان و ننگ و ناموس ۔ جز حیله و زرق و مکر سالوس

دیگر عملی ز خود ندارم ۔ این است متاع روزگارم

Marfat.com

القصه من ای کریم و غفار ‌‌ ‌‌ کردم بگناه خویش اقرار
ای آنکه بجز تو ام خدا نے ‌‌ ‌‌ لطف تو ز بندگان جدا نے
هر چند زبون و زشت کارم ‌‌ ‌‌ از رحمت تو امید دارم
با اینهمه ظلم و فسق و عصیان ‌‌ ‌‌ نومید نیم ز لطف و احسان
اکنون بکرم بگیر دستم ‌‌ ‌‌ مگذار چنین خراب و مستم
ناشد بود آنکه سنگ اسود ‌‌ ‌‌ بے پرتو مهر لعل گردد
هیچ است که آید از گیاهے ‌‌ ‌‌ بیجذب عطای کهربائے
انداز قلابه وفا را ‌‌ ‌‌ مگذار بطور خویش ما را
تخمی بدلم ز مهر خود کار ‌‌ ‌‌ خار ز من ماسوی برون آر
جامی ز می بقائے ایمان ‌‌ ‌‌ درده بکرم ز راه عرفان
از دولت وصل مژده بخش ‌‌ ‌‌ دل زنده و نفس مرده بخش
با شعله نار عشق جان سوز ‌‌ ‌‌ شمع شب تار من بر افروز
از کاس کرام شاه لولاک ‌‌ ‌‌ یک قطره چکان بروے این خاک
از رویت خود مساز نومید ‌‌ ‌‌ بیرنج رسان بگنج جاوید
دل بسته صفی بنقش نامت ‌‌ ‌‌ سرمایه اوست لطف عامت

وله ایضاً فی مناجاته

الهی گرچه بدکارم عقوبت را سزاوارم ‌‌ ‌‌ امید از حضرتت دارم تو ئی رحمن یا الله
نشد صوم و صلوة از من نه حج و نه زکوة از من ‌‌ ‌‌ نه سعی در ثبات از من بجز بطلان یا الله
من از حسن عمل دورم بداغ فسق ناسورم ‌‌ ‌‌ عیان چون قصر معمورم نهان ویران یا الله
بصورت شیخ صنعانم بمعنی ننگ گبرانم ‌‌ ‌‌ نه راه کفر را دانم نه از ایمان یا الله

Marfat.com

اثیمم حادث قدیمی تو. رثیمم من رحیمی تو ‌ ‌ لئیمم من کریمی تو بصد برهان یا الله
بکردارِ خرابِ من. بفعلِ ناصوابِ من ‌ ‌ رخِ احسان متاب از من توئی منان یا الله
بروی آلِ پیغمبر. بکوی کعبۂ انور ‌ ‌ ز تقصیرات من بگذر. باین و آن یا الله
بصدیق و عمر عادل. بعثمان و علی عامل ‌ ‌ عیان کن با منِ جاهل. رهِ عرفان یا الله
بوقتِ نزعِ من یارب بعشقِ خویش کن یاری ‌ ‌ مرا بی شوق بگذاری مرا آن وان یا الله
چو سکراتم قریب آید. اگر لطفی کنی شاید ‌ ‌ مرا بوی حبیب آید ز عربستان یا الله
دران حالم ثباتم ده. برات حسن خاتم ده ‌ ‌ ز گنج خود زکوتم ده زرِ ایمان یا الله
ز بعدِ مردنم خویشان زن و فرزند و ارشیان ‌ ‌ بنالند ساعتی ایشان چو غمکیشان یا الله
پس انکه حیله پردازند بتکفینم هنر بازند ‌ ‌ بگورستان روان سازند مرا اینان یا الله
بقبرِ من فرود آرند بخاکِ تیره بسپارند ‌ ‌ بتنهایم بگذارند دران زندان یا الله
ز منکر و ز نکیرِ من بقبر یاد و نفیرِ من ‌ ‌ تو باشی دستگیرِ من بهر عنوان یا الله
بحشرم چون برانگیزی بجسمم جان در آویزی ‌ ‌ مرا از لطف نامیزی بعفو بان یا الله
من از اندیشه آندم بگردابِ غم افتادم ‌ ‌ ز عمرِ خویش ناشادم اجل خواهان یا الله
ولی مشکل بود آندم که گر صد مرگ را خوانم ‌ ‌ خلاصی نیست از آنم بهیچ عنوان یا الله
مگر لطفت شود شامل باین غرقه گشته گِل ‌ ‌ که آید بر لبِ ساحل ازان طوفان یا الله
دران وادی چو در مانم کنی دشوار آسانم ‌ ‌ کشی بر لوحِ عصیانم خطِ غفران یا الله

صفی کو زشت کردار است ببخشایش سزاوار است
ترا از جان طلبگار است بدل جویان یا الله

وله فی تحمید باری عزاسمه

ابتدا کردم بحمدِ ذاتِ قدس ذو الجلال ‌ ‌ واحدِ بی مثل فرد لاشریک بی مثال
والیِ کنجِ قدم سلطان اقلیم ازل ‌ ‌ داورِ ملک ابد شاهِ سریرِ بی زوال

صافی

Marfat.com

صانع افلاک و عرش و کرسی و لوح و قلم
خالق لیل و نهار و انجم و ارض و جبال

مالک و معبود و رب عالم مجید و علا
وارث و مولای کل حی قدیم لایزال

مطلع ز اندیشهٔ دل واقف ذات الصدور
عالم سر خفی دانای هر وهم و خیال

سامع اصوات حیوان و نباتات و جماد
ناظر بطن البطون قادر بحال هر محال

ظاهر و باطن مع الکل بیجهت در هر جهت
ابتدا و انتها مستقبل و ماضی حال

میکند هر روز ایجادی و حشر عالمی
کل یوم هو فی شان است فصل و ماه و سال

بر دوام هستیش بیشک ربی اند معترف
همچو اصحاب هدا ارباب بطلان و ضلال

ناید از ملک عدم فردی باقلیم وجود
تا بسمع دل چه جان ز و نشنود بانگ تعال

در فضای هر دو عالم نیست رقصان ذره
بی شعاع پرتو خورشید با عکس آن جمال

کل سمیع و کل بصیر و کل قدیر است و کلیم
کل و علم و ارادت کل حیات بی زوال

این صفات سبع با تکوین باشان و وجود
مبدء ایجاد و اصل بر اصول اند ظلال

گرچه عین ذات دانستند جمعی از قصور
فی الحقیقت زائد اند از ذات بحت ذو الجلال

ناشی از ذات اند ظل ذات باقی همچو ذات
بی تغیر بی تنزل غیر حادث لا یزال

مقتضای این وجوه لا غیر لا هو گفته اند
با وجود زائدت آن کاملین حال و قال

مختصر سازم که با این جمله اوصاف وجود
نیست عرض و جسم و جوهر راه در آنحضرت مجال

او بذات خویش موجود است بی شان و وجود
همچنین در هر صفت خود بجید است پر کمال

پاک از تشبیه و تمثیل است چونی و چگون
برتر از دید است و دور از دانش و فکر و خیال

بعد حمد الله و نعت حضرت شاه رسل
می سرایم چون هزار اندر گلستان مقال

گرچه من عمریست در شکر گل رخسار او
ناله های زار دارم نذر بستان وصال

غنچه سان در سینهٔ دل طوطی روحانیم
از مدیحش دفترم صد رنگ و از زیر بال

قمری جان هم بفیض سایهٔ سرو قدش
در ثنای قدس او گویاست ایام و لیال

لیک امروز از پی تجدید هنگامهٔ شوق / می کشایم طرح نو اوراق گلذار مقال
منکه از جام وصالش سرخوش و مستانه‌ام / لاابالی میدرم چاک گریبان خیال
گه تدرو آسا فغانی بر کشم از سوز دل / گاه گلبانگی چو طاوسان بستان جمال
گه برنگ فاخته کوکو زنم کو کوی او / گه چو لک لک جمله لک گوییش صدق حال
گاه چون طوطی جواب لعل شکربار او / در پس آئینهٔ زنگار ازل دارم سؤال
گه بنیران فراقش چون سمندر سرخوشم / گاه می نالم چو بلبل در گلستان وصال
گه بظل لطف او سازم مگس را چون هما / گه هما را چند میگردانم از عکس ملال
گه چو سیمرغی بقاف قربتش پر می کشم / گه چو عنقا می خرامم در نهایات الوصال
گاه باز آیم ازان قربت چو شهبازی بصید / گه بطبل باز بازم خوانده آن شه بجید ال
گه ببوی دراز زلفش از خود میروم / گه سراپا حلقه‌ام در دام فکر این خیال
گاه می خندم چو گل از فرحت دیدار او / گاه می گریم چو شمع محفل ارباب حال
گه چو نرگس دیده بیدارم پی نظاره‌اش / گه بخوابم غنچه سان جویای آن صبح وصال
گه سرافرازم چو سرو از نو بهار جلوه‌اش / گه بخاک راه چون برگ خزانم پایمال
گه شگوفه سیم جان سازم نثار مقدمش / گاه از دل میکنم چون گل فدای آن جمال
گاه نور افشان چو بدر کاملم از پرتوش / گه چو انجم شب روانرا وارهانم از ضلال

گاه تابم همچو مهر از مشرق حمد و ثنا
گه بنعت از مطلع ثانی برآیم چون هلال

وله المطلع الثانی

ای شه ملک رسالت وای حبیب ذوالجلال / کلک صنعت مظهر حق شمع بزم لایزال
کوکب برج هدایت بدر اوج معرفت / نیر چرخ حقیقت آفتاب بی زوال

کم

گوہر دریای وحدت واحدیت را ظہور | مبدأ ایجاد کثرت منشأ خیر و کمال
نخل بستان لعمرک سرو باغ فاستقم | بلبل گلزار سبحان الذی اسریٰ مقال
بوالبشر از شان علم و نسبت ذات تو شد | اعلم الاسماء و مسجود ملک بی قیل و قال
وآن سفینہ صدر نوحی چون صدف بود از درت | تا چو گوہر رست از امواج طوفان زوال در
رشک گلزار ارم شد نار بر جان خلیل | داشت بر جوبار دل از کوثرت آب زلال
موسیٰ عمران بطوف کعبہ دیدار تو | در بیابان طلب بودی حدی خوان ماہ و سال
عیسیٰ مریم ز ورد اسم جان بخش تو یافت | آن مسیحائی و اوج و رفعت قرب کمال
اصل ایجاد رسل بل مبدء اظہار کل | فی الحقیقت ذات تست ای نور ذات ذوالجلال
تیر دعوت چلہ قوس اجابت می کشد | کش ہدف سان فرق بدخواہ تو سازد پایمال
ہست از اعجاز فیض مقدمت بر عدم | بحر مرجان وجود و گلشن حسن و جمال
وز شعاع برق نعل توسنت افروختہ | مشعل مہر و چراغ انجم و شمع ہلال
از بہار تیغ احباب تو با داغ عرق خون | لالہ سان سرہای اعدایت بدامان قتال
کام خشک خصم شرع و ملتت سیراب نیز | زآب زہر آمیز جام انتقام ذوالجلال باد
ایکہ کرد از گرد نعلین تو عرشی ذوالمنن | توتیائی دیدہ ہا آن عظمت و عز و جلال
کے رسد بر اوج نعتت بال ادراک صفی | لاجرم چون غنچہ ام سر در گریبان انفعال

باد از حق صد تحیات و سلام بیحد و
برروان اقدست با سائر اصحاب و آل

ایضاً ولہ فی نعتہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بطریق المخمس

روشن ز مہر عارضت قندیل ماہ و مشتری | محو مہ رخسار تو چون ذرہ شمس خاوری
نام خدا بر طور دل پیوستہ حق را مظہری | در محفل جمع رسل تابان چو شمع انوری

حیرانم اندر وصف تو کز هر چه گویم برتری

ای لی مع اللہ مرتبت وای قاب قوسین مسکنت
اوج لعمرک منزلت والشمس وصف عارضت
واللیل وصف گیسویت سبع المثانی مخبرت
انا فتحنا عسکرت لولاک حق تاج سرت
زیبد بفرق اقدست این افسری پیغمبری

تا عکس رویت دیده ام کلب درت گردیده ام
عشقت بدل ورزیده ام مهر بجان بگزیده ام
از دیده خون باریده ام مانند نی نالیده ام
گرد جهان گردیده ام خوبان عالم دیده ام
چون تو نشنیده ام بر مسند دین پروری

ای تاج فرق بو البشر وای نوح را نور البصر
فخر خلیل نامور اشجار خلت را ثمر
هم شمع این ره اشهر هم آل موسی را ظفر
افسون عیسی را اثر مثلت نباشد در بشر
خیل رسل انجم قمر تو آفتاب خاوری

ای خواجه طه لقب وای سید یسین نسب
شاهنشه شرق و غرب ماه عجم مهر عرب
بستان صنعت را رطب ایجاد عالم را سبب
روز نخست اندر طلب آئینه دید ادر با
پیدا نشد در این حلب جز رویت ای رشک پری

Marfat.com

ای مہر شرق والضحیٰ وی بدر اوج هل اتیٰ
نجم سپہر ما غویٰ شمع شبستان سبحٰے
شہباز اوج فاستوی عنقای قرب قد دای
بعد از تدلیٰ و دنیٰ از ہمت اے بوالعلیٰ
زلغ البصر شد ما طغیٰ تا غیر حق ننگری

عرش معظم جای تو بر فرق کرسی پای تو
اوج دنیٰ ادنای تو بزم دآمے ماوای تو
روح القدس شیدای تو رضوان چمن آرای تو
فردوس خاک پای تو طوبیٰ قد رعنای تو
رخسارہ زیبای تو دید حق است ای انوری

ای سرور دنیا و دین وای رہبر ملک یقین
از حق ترا صد آفرین بوده است و باد اہم قرین
کوی تو فردوس برین پیک درت روح الامین
نقاش گلرویان چین نقش جمالش را بہ بین
ناید ز تو مانند این گر صد کنی صورت گری

ای مہر اوج لامکان بدر سپہر عز و شان
شمع شبستان جہان نجم منیر آسمان
ختم رسل صاحبقران مرآت نور مستعان
از ہجرت ای جان جہان جان در بدن دارد فغان
کم ناید از لطف شہان گر بر غریبان بنگری

من والہ روی توام دیوانہ بوی توام
جان دوز ابروی توام دلبند گیسوی توام

Marfat.com

مستسقے جوی توام بیمار دار وے توام | آشفتہ موی توام گشتہ کوے توام

در ہاے ودر ہوے توام افتان خیزان ہر گہڑی

ای شافع روز جزای وای والیٔ ملک عطا | ہر دم صلوۃ و مرحبا پیوستہ باد امر ترا

کلبت صفی بینوا گم کردہ درگاہ وفا | از شومی حرص وہوا دارد بہر در التجا

آر باحرمت نام خدا سوی خودت کن رہبری

ایضاً لہٗ فی نعت سید المرسلین علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام

کعبۂ ارباب معنی مصحف روی شما است | قبلہ گاہی عالم دل طاق ابروی شما است

سفر اظہار جز وکل سطر فرقانِ ہُدا | خال ہندوی شما زلف سمن بوی شما است

تو تیای جوہر ما زاغ کحلِ ما طغےٰ | سرمۂ اعجاز بار چشم جادوی شما است

لیلۃ القدر کہ مے نامند اہل معرفت | پرتوِ عکس سوادِ خط دلجوی شما است

از فراز قاب قوسین تا باوجِ ما رای | گردش پای نگاہی چشم جادوی شما است

نسخۂ والشمس وصف آفتابِ عارضت | فقرۂ واللیل نعت شام گیسوی شما است

صیت ارسلناک الا رحمۃ للعلمین | بانگ طبلِ فیض عام نام نیکوی شما است

خلعتِ انا فتحنا و ردای فاستقم | زیب قامتِ موزون دلجوی شما است

گرچہ اجناس کساد جسمم از تربت دور | نقد جان تجار روش سیارہ کوی شما است

گشت مسجود ملک آدم طفیل حضرتت | نار ابراہیم گل گل زاب ابروی شما است

شیث وادریس وعزیر وصالح وجر جیس ونوح | ہر یکی چون ماہ محو نیر روی شما است

در چہ شوکت ہزاران یوسف مصری اسیر | صد چو اسمٰعیل قربان گشتہ کوی شما است

ہر اولو العزمی چو عیسیٰ از قدوم تو بشیر | ہر رسل چون موسیٰ عمران ثنا گوی شما است

حشمتِ ملک سلیمان کے پسند دہر جوی | مور مسکینی کہ آب ودانہ اش جوی شما است

عہ قولہ گرچہ اجناس ... [illegible] ۱۲

ازو

Marfat.com

سر فرو نارد بزیر سایۂ بال ہما — ہر گدای کو بجان دل بستۂ کوی شماست

قلب زر اندوده ام چون نقد خالص جہان — رنج از تشریف ضرب سکۂ کوی شماست

گر بتن دور از حضور لامع النور توام — حمد للہ تا نفس باقیست جان سوی شماست

پشت پا بر افسر جمشید و کسری می زند — آن شرافت قامتی کو سر بزانوی شماست

رشک شیران جہان است آنکہ بر باب الوفا — چون صفی از صدق دل گرگین سگ کوی شماست

ولہ فی نعت سید المرسلین امام المتقین علیہ وعلی آلہ واصحابہ افضل صلوٰۃ المصلین واکمل سلام المسلمین

یا رسول اللہ فدای خاکپایت جان من — جسم من روح من و دل من و دیدۂ حیران من

والد مولود من اموال و خان و مان من — ہستی من عمر من جمعیت و سامان من

شد طفیل مقدمت ای رحمت حق از ظہور — دین من دنیای من اسلام من ایقان من

مصحف روی تو آیات و سطر گیسوی خوشت — کعبۂ من قبلۂ من رشتۂ ایمان من

شوق فردوسم کجا باشد خیال کوی تست — گلشن من جنت من روضۂ رضوان من

بی جمال گلشن آرای تو بستان ارم — گلخن من دام من زندان من نیران من

سایۂ موج خیال لعل گوہر بار تست — سلسبیل و کوثر من زمزم و حیوان من

تشنہ لب مردن بدشت یثرب و بطحای تو — جام جان بخش طہور عمر خضر ست آن من

چشم دارم کہ شود خاک رہت قبر و کفن — عنبر تکفین و کحل دیدۂ حیران من

در شبستان لحد گرد و خیال قامتت — شمع ایمن مرقدی من نخل گورستان من

حفظ نام قدست باشد بگیر و دار حشر — دافع رنج و غم من شافع عصیان من

چون شفیع ما توئی در یوم تبدیل الوجوہ — زہد گردد فسق من طاعت شود عصیان من

چون شفیعِ ما توی منت نهد در رستخیز — بر سرِ بخشش گناهم بر کرم احسان من
چون شفیعِ ما توی دزدد نفس از ابرِ جهر — نار قهر از بیم سیلِ تیرهٔ عصیان من
چون شفیعِ ما توی باشد تملق نقد وقت — کیمیای مغفرت را با مسِ عصیان من
چون شفیعِ ما توئی زین فرح گردد عاقبت — بزمِ شادی مرگ ماتم خانهٔ عصیان من
بادشاها آسمان جاها ملائک عسکرا — مرشدی من هادی من دین من ایمان من
از جنابِ حضرتت دارم تمنای بدل — ای نثارِ مقدمِ پاکت هزاران جان من
تو سلیمانِ الٰهی منم مورِ ضعیف — وادیٔ نمل است سرتا پا دلِ ویران من
سر بسنگِ کوه و صحرای زنم دیوانه وار — می‌چکد خونِ جگر از چشمِ گل ریزان من
کوه دردم عاجز است از چارهٔ جانم مسیح — نیست غیر از شربتِ دیدار تو درمان من
شعله زار سینه‌ام چشمک به نیران می‌زند — قطرهٔ وصلی چکان بر آتشِ هجران من
ز اشتیاقِ لعلِ جان بخش و دُرِ دندان تو — چشمهٔ یاقوت شد چشمِ گهر افشان من
مغربستانِ قلم را مشرقِ انوار ساز — شمس من خورشید من مهرِ جهان تابان من

مَطلعُ ثانی

یک شب ای لطف و کرم شو ساعتی مهمان من — فرش راهت دیدهٔ من خاکپایت جان من
خورم آن وقتی که از تشریفِ فیضِ مقدمت — بر سریرِ خلد خندد کلبهٔ احزان من
ای خوش آن روز مبارک ساعتی فرخنده شب — یوسفستانت شود بام و درِ کنعان من
صد چمن گل عالم از یک غنچهٔ خندان تو — بحرِ خون موجِ چمن زا بر شفق باران من
شمعِ جانِ کعبه نورِ دیده بیدار تو — مایهٔ صد دیر کرده غفلتِ مژگان من
گلشنِ فردوس شاداب از نمِ نیسان تو — گلخنِ دوزخ سیه زا اعمالِ ناشایان من
در حریمِ کعبهٔ دل وردِ نامت صبح و شام — نورِ چشم و راحتِ جان قوتِ ایمان من

گردد

گردو

Marfat.com

گردمی بی یاد تو گیرم نفس گل می کند ‌ ‌ کوری من ظلمت من درد بی درمان من

بستن لب از ثنای مدح جاه تو بود ‌ ‌ ذلت من خواری من حزن من حرمان من

ذکر جاه و حشمت و اقبال و قرب حضرتت ‌ ‌ افتخار و عظمت من افسر من شان من

بر سر و تن خرقهٔ فقر و کلاه شوق تو ‌ ‌ قلعهٔ بی آفت من برج عالی شان من

یاد مژگان سیاه و ابروی خمدار تو ‌ ‌ ناوک من تیر من قوس اجل فرمان من

خاصه فکر گردش چشمت بدفع خصم بد ‌ ‌ تیغ برق آمیز من برق شرر جولان من

کعبهٔ مسند ورا امت پناها شافعا ‌ ‌ ای امان جان من و ای حافظ ایمان من

سالمانه آمدم بر درگهت کز کلک جود ‌ ‌ خط بخشایش کشی بر نامهٔ عصیان من

زآب خار فیض نعتت خرم و شاداب باد ‌ ‌ باغ نظم دلکش من گلشن دیوان من

خالی از نقش خیال مدح حسن تو مباد ‌ ‌ خال و خط فکرت من معنی پنهان من

هست در اقلیم ایمان کلب درگاهش صفی ‌ ‌ خواجهٔ من والی من سرور و سلطان من

دست صدقی می زنم اکنون بدامان دعا ‌ ‌ ای نمک پروردهٔ مدحت لب و جان من

تا شفق زار است دشت صبر از تیغ ستم ‌ ‌ تا شرربار است آه سینهٔ سوزان من

کشت جان خصم شرع اقدست سیراب باد ‌ ‌ زآب سیل قهر قوم نوح ای خاقان من

خرمن نابود عمر دشمن دین تو باد ‌ ‌ عشوه گاه صرصر عاد ای شه ذیشان من

ایضاً له فی تتبع مولانا عبدالرحمن الجامی قدس سره السامی

کی بود روزی که عزم یثرب و بطحا کنم ‌ ‌ ره بکوی دلبر مه طلعت زیبا کنم

کی شب هجران سر آید کی دمد صبح وصال ‌ ‌ کی بخندم همچو گل کی غنچهٔ دل وا کنم

هم تراب طیب طیبه کشم در چشم جان ‌ ‌ هم بخاک پاک که دیده را بینا کنم

گه به بهلو طی کنم این ره بسان اعرج ‌ ‌ گه چو بسطامی قدم از دیده و از سر پا کنم

کے

کے بود کز اشک چشم خونفشان در راہِ دوست | ہر دمن پر لالہ و ہر دشت را دریا کنم
گہہ حریم کعبہ را روبم بجاروبِ مژہ | گہہ بابواب کریمش جبہہ سائی ہا کنم
چشمۂ زمزم کہ ہمجوشِ زلالِ کوثر است | سلسبیل آسا کشم عمرِ ابد پیدا کنم
حجر اسود کو بچشم نورِ عینِ کعبہ است | بوسم و چون مردمک در دیدۂ خود جا کنم
گہہ فرود آرم سرِ تسلیم بر پائے حطیم | گہہ بہر رکنے بسجود شوق سر تا پا کنم
ہم شوم قربان بصوت از برون آن خانہ را | ہم بصاحب خانہ راہے در درون پیدا کنم
در ضیای آفتابِ عظمتِ بیچونیش | ہستیٔ شبرنگ خود را نیست سازم لا کنم
یا رسول اللہ کمندِ طرۂ مشکین کشا | تا ز ہر دام کشاکش دل کشائیہا کنم
بشگفد باغم ز فیضِ نوبہار روضہ ات | از ریاضِ روضۂ فردوس استغنا کنم
نیست در سر غیر سودای قدمبوست مرا | عمر خضرم گر بود سر در ہمین سودا کنم
سر نہم بر خاکپایت بر ندارم تا ابد | حشر گر برپا شود من حشر بر آن پا کنم
چشم جانم گر شود آئینۂ خلد رخت | حاش للہ کار زوی جنت الماوی کنم
ہم سرت گردم چو گردون ہمچو انجم در نثار | گوہر از دیدہ و دل نقد جان یکجا کنم
کے رسم در بر مجنون تا بہر دم لیلئے | از خیال نقش پای ناقہ اش پیدا کنم
غرق طوفان فراقم آن قدر کز سیلِ اشک | طعنہ بر سامان ابر و مایۂ دریا کنم
صدہزار و قصۂ طولانی ور دم صفی | ہمچو جامی دفتر باید و گر انشا کنم

[illegible] ۱۲

مطلع ثانی

کی دمد صبح کہ بندِ غنچۂ دل وا کنم | عزم گلگشتِ بہار یثرب و بطحا کنم
خورم آن روز و مبارک وقت و فرخ ساعتے | عزم سیر مطلع خورشید بے ہمتا کنم
وا رہم از تنگنای ہجر و زندان فراق | از سلاسل پا برآرم سرے بالا کنم
کے بود کز پرتو مہر رخ زیبای دوست | دیدہ را نور و سرور سینہ را پیدا کنم

پیچم

Marfat.com

چشمۂ زمزم کہ در وش مایۂ آب بقاست
درکشم در بحر دل آن چشمہ را دریا کنم

گہ شوم قربان بگرد روضۂ شاہ رسل
گہ بطوف کعبۃ اللہ دیدہ جای پا کنم

کی رسم بر بحر گوہر بحری غواص آن
جستجوی آن گرامی گوہر خود را کنم

در روم در قعر بحر اندر سراغ آن گہر
آن قدر جوشم کہ شور محشر برپا کنم

چون صدف گیرم بصدر خویش آن دُر دانہ
ہمچو نیسان پر گہر دامان ساحلہا کنم

یا بنی کم فرصت و بس ناتوانم جذبہ
نہ کہ چون وی در طلب امروز را فردا کنم

دارم از سودای ہر مویت بجان سرمایہ
صد ہزاران سر فدای مو و این سودا کنم

در بیابانی مدینہ در سراغ ناقہ است
کم شوم تا نقش پای دلکشش پیدا کنم

باغ جانم بشگفد از نوبہار کوی تو
از ریاض دل نہال حب و رضوان لا کنم

ای خوش آن صحرا کہ در وی محمل نازت گذشت
کحل چشم خود غبار راہ آن صحرا کنم

بر سر ہر منزل و وادی این راہ از سرور
سجدہ گاہی شکر را بر ریز سر تا پا کنم

می کشند دل را نوای بلبلے بستان جام
کے بود یا رب کہ رو در یثرب و بطحا کنم

سر نخواہم سود سرمایہ نیابم ای صفی
یکسر موئیش بعمر خضر اگر سودا کنم

ایضاً فی نعت سید المرسلین شفیع المذنبین علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام بطریق المثمن

دوش کین بجر مدور پر ز گوہر ساختند
از فروغ شمس عالم را منور ساختند

فلک مشحون ملک از ماہ انور ساختند
سبع را سیارہ این بحر اخضر ساختند

کہکشانی را کہ می بینی شناور ساختند
اسفل و اعلی و ما فیہا مقدر ساختند

Marfat.com

مقربان نه طبق با این غزل در ساختند
کای وجودت باعث ایجاد این مهر سما ست

سرور عالم محمد آن شفیع المذنبین
کلک صنعت مظهر حق رحمة للعالمین

خاک روب بارگاه اقدسش روح الامین
از طفیل مقدم آن شهسوار ملک دین

شد وجود اولیا و انبیا و مرسلین
عرش و فرش و کرسی و افلاک فردوس برین

گشت اظهار الوہیت برای آن امین
آئین این مظهر لولاک بر نطقم گواست
آیتے

گر نبودی ذات پاک آن شه عالی تبار
آدم از کتم عدم هرگز نه گشتی آشکار

نوح را از قهر طوفانش کجا بودی قرار
ناشدی بر جان ابراهیم آتش لاله زار

سوختی موسی بشمع ایمنش پروانه وار
از دم عیسی نگشتی مرده را جان دوبار

گر نبودی اسم احمد مر او را یادگار
غیر آن شاه رسل این درجه علیا کرا ست

ای الم نشرح ثنای سینه سینای تو
وای مزمل یا مدثر هر یک از اسمای تو

خلعت طه و یٰسین است بر بالای تو
سوره والنجم رمز درجه علیای تو

نسخه والشمس وصف عارض زیبای تو
آیت انا فتحنا رایت والای تو

نفخه واللیل نعت جعد عنبر سای تو
حسبک الله کین همه فرقان ترا مدح و ثنا ست

ز اشتیاق عارضت ای خواجه عالی جناب
جان پر از غم دیده پر نم سینه چاک و دل کباب

بیقرارم اشکبارم نی خوری دارم نه خواب
زندگی بی روی زیبایت مرا گشته عذاب

من ندارم طالع بیدار تا بینم بخواب
ای برای حق برآ از پرده خود بی حجاب

آفتابی آفتابی آفتابی خوش بتاب
کز فروغ نور رخسارت دو عالم پر ضیا ست

آن شبی وصل که آمد جبرئیل با صفا
گفت حق میخواهدت برخیز ای صدر الورا
صدر العلی

بهر پا بوست ملائک صف زده در هر سما
نه فلک از گردش خود مانده حیران جا بجا
بر

در رحمت بکشوده حق ابواب جنات العلی
حوریان باهم ز دیدار تو دارند مژدها
دا آوند

عرش و کرسی با قلم خود را نموده آن جلا
خالق ارض و سما مشتاق دیدار شما ست

Marfat.com

چون شنید این مژده روح الامین خیر البشر
شاد برجست از سر بالین آمد سوی در

دید براق عجیبی برق سیر و باد پر
پا بہا و اندر رکاب آن بادشاہی بحر و بر

چون بروی زین نشست آن خسرو عالی قدر
از مکان و لامکان بگذشت در لمح البصر

ماند اندر سدره از وی جبرئیل راه بر
گفت من نتوانم ای شه رو تراحق رہنماست

پس عنان بر دوشت آن شاه سریر لامکان
رفت تا جائی که من حیرانم از نام و نشان

محو شد در ذات بیچون رست از چون و چنان
دیدن و گفتن بہم آمیخت بی صوت و بیان

گفت حق ما و تو ایم و نیست غیری درمیان
گفت ہستی تو نہ ام من ای کریم مستعان

گفت بخشیدم بروی تو گناه امتان
اختیار و حکم تقدیر و رضای ما تراست

تا در سجده سال و ثنا آن امام المرسلین
بود اندر حجله بیکیف حق خلوت نشین

هر چه حق گفتی شنیدی آن شه ملک یقین
هم اسرار نہان و هم ز تحقیقات دین

پس نزول قهقری فرمود آمد بر زمین
بستر او گشت گرم یکنفس می دان یقین

حلقه می جنبید و بالین گرم بود شان امین
قصه مسخ یہودی معجز این ماجراست

ای ابوبکری نور اوج خلافت آفتاب
ای تراه فاروق اعظم غمگسار و فتحیاب

ابن عفان جامع قرآن شه عالی جناب
حیدر صفدر علی مرتضی مالک رقاب

من سگ درگاه اہل بیتم از صدق و صواب
بسته اندر حب ایشان در گلوی من طناب

مهر شان کردم صفی از هر دو عالم انتخاب
خاکپای آل زهرا در دو چشم توتیاست

ولہ فی نعتہ بطریق المسدس

سر عاشق فدای الفت اوست
جان نثار قدوم حضرت اوست

جگر الماس خوار نعمت اوست
سینه باغ بہار نگہت اوست

دل سراپرده محبت اوست
دیده آئینه دار طلعت اوست

احدی نیست اندرین گلزار — بی تمنائی عشق بی سروکار
کس بگل دل نهاد کس برخار — کس ببرگی خوش است کس ببهار
توبی طوبی و ما و قامت یار — فکر هر کس بقدر همت اوست

گرچه از عشق داورم بدوکون — گوشهٔ چشم ناورم بدوکون
بخدا گر دل آورم بدوکون — کوس شاهی براورم بدوکون
منکه سر در نیاورم بدوکون — گردنم زیر بار منت اوست

مطرب دل بگوش جان هرشب — گفت ای دور مانده از مطلب
شکوهٔ یار را میار بلب — گرچه عاشق کش است و لامشرب
گر من آلوده دامنم چه عجب — همه عالم گواه عصمت اوست

پیش زین گرچه بود دفتر چشم — چشم بود و نبود گوهر چشم
شد چو مبعوث شمس خاور چشم — نگه دیده گشت اکثر چشم (انور)
بی خیالش مباد منظر چشم — زانکه این گوشه خاص خلوت اوست

نام او هست صیقل دلها — مهر او دیده را است نور افزا
در جنابش ز فهم ماست ورا — لا تعد است هم و لا تحصی
منکه باشم دران حرم که صبا — پرده دار حریم حرمت اوست

تا نهاد او قدم بجبهه خاک — شد زمین رشک عالم افلاک
گشت منسوخ دفتر املاک — بتقاضای آیت لولاک
من و دل گر فدا شدیم چه باک — غرض اندر میان سلامت اوست

قرص خورشید گرچه نور افزا است — لیک مغنی ماه و اختر ها است
وقت وقت شهنشه بطحا است — لی مع الله گواه این معنی است
دور مجنون گذشت نوبت ماست — هر کرا پنج روز نوبت اوست

Marfat.com

نائبِ حق چو اوست در دو سرا — پس کرا زہرہ و کرا یارا
کہ بجز حکم پا نہد بیجا — اول و آخر اندرین صحرا
ہر گلی نو کہ شد چمن آرا — اثر از رنگ بوی صحبت اوست
کامرانی روز و عشرت شب — بربط و چنگ و نغمۂ مطرب
ساقی و شیشۂ شراب عنب — ملت و کیش مذہب و مشرب
ملکت عاشقی و کنج طرب — ہر چہ دارم زیمن صحبت اوست
ہر کرا شد بخاک کویش جا — از خودی رست زد بہ ہستیش پا
تختِ جمشید حشمتِ کسرا — چشم حق بین خود صفی بکشا

فقر ظاہر مبین کہ حافظ را
سینہ گنجینۂ محبت اوست

در مدح شریف حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ تعالی عنہا

کہ دارد این چنین خورشید تابانی کہ من دارم
شہاب ثاقب دل نیر جانی کہ من دارم
ندارم ہیچ باک از آتش دوزخ کہ در محشر
کریمہ جرم بخش بحر احسانی کہ من دارم
شفیعہ ہر دو عالم نور ایمان حضرت زہرا
کلید گنج رحمت شد بعصیانی کہ من دارم
سگ آل عبائش را بپا افتم سرش گردم
بلا گردان شوم قربان کنم جانی کہ من دارم
نباشد ای صفی تاریک و تنہا خانہ گورم

Marfat.com

ز حبِ آلِ احمد شمعِ ایمانے کہ من دارم ؛

ولہٗ فی منقبت حضرات الخلفاء الراشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

سحر کز پرتوِ خورشید خاور	زمین و آسمان گردد منور
نسیم صبح در گلشن زند سر	چو بلبل مطرب جان بر کشد گر
سر آید این غزل با دیدۂ تر	سرم خاکِ رہِ ہر چار سرور

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

ابابکر است شمعِ دین و ایمان	عمر سر رشتۂ اسلام و ایقان
امام کعبۂ جان ہست عثمان	علی شاہِ ولایت میر میدان
بگویم دمبدم از حبِ ایشان	سرم خاکِ رہِ ہر چار سرور

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

ابوبکر است یارِ غار احمد	عمر فرمان روای شرعِ امجد
ز عثمان جمع شد احکام سرمد	علی صیقل گرِ دینِ محمد
مرادِ من شود حاصل چو گردد	سرم خاکِ رہِ ہر چار سرور

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

ابوبکر تقی صدیق اکبر	عمر فاروق اعظم میر لشکر
جہان از نورِ عثمان شد منور	علی مرتضی ساقی کوثر
بود ہر یک شفیعِ من بمحشر	سرم خاکِ رہ ہر چار سرور

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

ابوبکر است خورشید درخشان	عمر بر اوجِ عدلش ماہِ تابان
منور تر ز نجم ثاقب عثمان	علی در بحرِ ہمت ابرِ نیسان
بود ورد دلم اسمای ایشان	سرم خاکِ رہِ ہر چار سرور

ابو

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

ابوبکر است یار اولینش عمر رونق ده اسلام دینش
بوعثمان امیر سیومینش علی باشد وصی آخرینش ولی
کسے نبود چو ایشانان قرینش سرم خاک ره هر چار سرور

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

ابوبکر است فردوس معلی عمر طوبی انوار تجلی
بوعثمان در قصر محلی علی چون چشمه کوثر مصفی
بحشر بس بود این چار ما را سرم خاک ره هر چار سرور

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

ابوبکر است شاه ملک ایقان عمر کشورستان سالار میدان
امیر اهل عرفان است عثمان علی در صفدری ها شیر میدان
ببین کین چار تن هستند یکجان سرم خاک ره هر چار سرور

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

ابوبکر است چون عرش معظم عمر با وسعت کرسی است همدم
نباشد کلک عثمان از قلم کم علی بر نسخه لوح است اعلم
تمنای جز این معنی ندارم سرم خاک ره هر چار سرور

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

خداوندا بحق صدق بوبکر بانصاف عمر فاروق اکبر
بحلم کامل عثمان داور انور بعلم صفدر حیدر دلاور
بلطف خود کنی در روز محشر سرم خاک ره آن چار سرور

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

Marfat.com

صفی شرمندہ از کردار زشت است	بجز عصیان دگر تخمی نکشت است
ولی چون مہر شان در جان سرشت است	بفضل حق سزاوار بہشت است
باب چشم تر بردل نوشت است	سرم خاک رہ ہر چار سرور

ابو بکر و عمر و عثمان و حیدر

مثنوی فی مدح جناب امام ربانی محبوب سبحانی فرید دا

کاشف اسرار السبع المثانی خازن رحمت رحمانی صدیق ثانی غوث

الخلائق غواص الحقائق مطلع الرموز والاشارات

منبع الفیوض والبشارات واقف اسرار مقطعات فرقانی

ومتشابہات فرقانی قیوم ربانی حضرت مجدد الف ثانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقدس اللہ سرہ الاقدس

آن محمد طینت واحمد بنام	صاحب تجدید شاہ خاص عام
بدر فرقان نیر برج کمال	بانی بنیان دین تاج الرجال
فرد کامل کاشف سر یقین	داور اقلیم جان سلطان دین
روی پاکش در شمائل بانبی	آن چنان بد کز حسن ابن علی
بیرون صدف عالم چو گوہر بود او	اندرین اعراض جوہر بود او

Marfat.com

بعد پیغمبر در اقلیم شهود — این چنین شاهی نیامد در وجود

از نگاهش بس شقی و راه زن — بایزید وقت گشت و بوالحسن

روش گر زندیق دیدی یک زمان — صدق ورزیدی و گردیدی به جان

یوسفانه تا نقاب از رخ کشود — ماه و اختر ها نمودندش سجود

گشت خاک پای آن عالی قدر — اکثر — سایر اقطاب را کحل البصر

گوهر عرفان غرائب سفت او — گوش دل را راز دیگر گفت او

دیده حق بین او بی بیش و کم — یک نظر می دید تا لوح و قلم

قبله اشیای عالم بوده است

فرد کامل غوث اعظم بوده است

مراجعت مصنف از منقبت به نعت

من بمدح آن امام راه نمون — داد معنی داد می لیکن کنون

غالب آمد اندرین حالت مرا — جذب عشق حضرت خیر الورا

من بسوی فرع می گشتم دوان — اصل آمد برد سوی خود کشان

داشتم با فرع او گفت و شنود — فرع سوی اصل خود راهم نمود

زاحمد ظلی همی گفتم سخن — احمد اصلی مقابل شد بمن

مظهر حق شمع بزم لایزال — نجم ثاقب بدر اوج بی زوال

کلک صنعت موجب اظهار کل — شافع یوم الجزا خیر الرسل

او بقلاب محبت در زمان — برد سوی خود مرا باد کشان

چون عنان اختیار از من بود — پس در معنی بروی من کشود

دید طوطی شکرستان وفا — یافت بلبل گلبن باغ وفا

بقا

غنچهٔ گلزار طبع من شگفت — قمری بستان جان آمد بگفت
لاجرم در شرح این لطف و عطا — می‌سرایم طرح دیگر در ثنا
گرچه در عجزم ز وصف ذات او — گویم از اسمای زاکیات او
الله الله مدح اسمائش کنم — تا ز اسمی با مسمی وا رسم
گوش نه ای محرم اسرار یار — بشنو از من شرح نام آن نگار
گوش نه بشنو ز من ای یار غار — شرح نام آن شه عالی تبار
آن رسول خاص و محبوب خدا — سرور کونین و ختم الانبیا
قبله گاهی جسم و جان خاکیان — سجده گاهے تارک افلاکیان
از پی مجد و علا و فتح باب — شد مسمی با دو اسم مستطاب
در کلام اقدس ربانیش — هست مسطور آن دو نام نامیش
گفت اندر مژده قول مسیح — اسمه احمد تعالی الله صریح
هم مکرر چند جا اندر سور — حق محمد گفت و او از وی خبر
در رشاد هر دو عالم این دو نام — هر یکی خاصیتے دارد تمام
عالم روح و ملک را تربیت — در نخست از اسم احمد بوده است
وز محمد فیض ارشاد و هدا — میرسد ارواح هم اجساد را
زانکه شامل هست این نام شریف — با همه اجساد و ارواح لطیف
هر یکی این نام را در قرب حق — ماورای خلق امر و ز سبق
یک ولایت از پی عز و کرم — هر یکی را هست از قدر و عظم
آن ولایت که ز نام احمد است — از محمد با احد اقرب تر است
زانکه آن میمی که احمد شد ازو — هست در اسم محمد یک بدو
نکته باریک آمد اینجا ای عزیز — کو مگو افتاد در عشق تمیز

[illegible]

اگر نگویم بستہ ماند سرّ دوست   ور بگویم مغز بشگافد ز پوست

ور نگویم دل نمی گیرد قرار   ور بگویم چون شود انجام کار

اندرین جا چون صراط آمد سخن   حق نگهدارد ز لغزش پای من

نیست گرچہ مقصدِ جام صفی   ز این دو اسمی غیر یک ذاتِ نبی   اسما

لیک من در فرق شرح این دو میم   همچو برگِ بید می لرزم ز بیم

این معارف بس عجیب است و شگرف   مشکل است اظهار این معنی بحرف

حلقۂ میمی کہ اندر احمد است   از غوامض های سرّ ایزد است

هم کنایت از تعین روح او است   هم اشارت کہ قریب است بدوست

لی مع اللہ جرعۂ جام وی است   خطبۂ لولاک بر نامی وی است

یا ابیتُ عند ربی رام او است   من رآنی قد رای الحق کام او است

هم از این میم است کز خیر البشر   احمدِ بی میم آمد در خبر   نظر

گفت قبل از میم روحی جسد   خلعت نامم احد بود از احد

ور محمد این دو میم با فتوح   یک تعین از جسد دیگر ز روح

نقش بست اسمی محمد زانی میم   کرد در بر خلعت نور آن قدیم

حلقه های آن دو میم عارضی   کرد در گوش از برای بندگی

پس محمد چون احد باشد قدیم   نیست حالت جز دو طوق آن دو میم

لیک چون آمد شد از بدو ظهور   بعد هر الفی تغیر در امور

لاجرم اندر تعین جسم آن   بعد الف آمد فتورِ ناگهان

آن تعین میم اولایش شکست   جای او الف الوهیت نشست

شد مبدل میم اول با الف   تا محمدّ گشت احمد در الف

چون تعین میم جسمانی گسست   آن تعین روحیش قوت گرفت

Marfat.com

قرب دیگر یافت روح پاک او ... جان فدای حلقهٔ فتراک او
بعد زین حالت بدیوان احد ... عزّ آن سرور فزون آمد ز حد
کاربارش از دو طوق بندگی ... بایک آنجا مید آن هم معنوی
ای خوش آن دم که کمال آن وحید ... از دو طوق بندگی بایک رسید
غنچهٔ اقبال او گل گل شگفت
بعد زان سرّیست که ناید بگفت

وله ایضاً فی مدح شیخنا الشریف قدس الله تعالی سره الاقدس

دوش تا مد نظر رخسارهٔ دلدار بود ... بیگل رویش نگه در دیدها خار بود
گاه در دیر و حرم گه خانقاه میکده ... در نظر رب ما گر دیدیم در دل یار بود
گاه در بتخانه گه در مسجد و گه میکده ... هر طرف رفتیم مارا جلوهٔ دلدار بود
بانی دین شیخ احمد شاه تجدید هزار ... فخر عالم شرف انسان خواجهٔ ابرار بود
از کمال لطف در درج دل آنگه سپرد ... آن در مکنون که با او ز احمد مختار بود
وصف درگاهش چگویم آنکه چون بیت العتیق ... کعبهٔ ارباب دل یا قبلهٔ احرار بود
از نسیم مصرعه عاشق گل باغ غمم شگفت ... شبکه در دل جلوهٔ رنگین خیال یار بود
آنچه بر دارد ز من برهمن جام می ساقی ... زهد و تقوی و ریا با جبّه و دستار بود

شوق

عزم

مذاق

وله فی مدح الشریف حضرت خواجه سرهندی امام محمد معصوم رضی الله تعالی عنه

قطب دوران امام معصوم است ... فرد دوران امام معصوم است
قبلهٔ انس و سجده گاه ملک ... کعبهٔ جان امام معصوم است
بانی سرّ و آیت رحمت ... فضل احسان امام معصوم است

یزدان

خواجۂ خواجگان شیخ شیوخ — پیر پیران امام معصوم ست
در بشر نور قدس حق روپوش — سرّ سبحان امام معصوم ست
قطب ارشاد و قبلۂ عالم — شاہ شاہان امام معصوم ست
در فنا دیل جان حق جویان — شمع ایمان امام معصوم ست
بجگر تشنۂ زلال وصال — آب حیوان امام معصوم ست
بعد اصحاب تابعین کبار — شرف انسان امام معصوم ست
زان امانت کہ عاجز آمد چرخ — حامل آن امام معصوم ست
بالولایت و رسالت و بعث — نص و برہان امام معصوم ست
ای صفی درد صعب جان ترا — چیست درمان امام معصوم ست

ولہ ایضاً فی مدحہ الشریف قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس

حجۃ اللہ امام معصوم ست — آیت اللہ امام معصوم است
قطب قیوم و غوث ہر دو ثقل — ولی اللہ امام معصوم ست
در جہان قائم مقام رسل — کیست باللہ امام معصوم ست
جالس حضرتش جلیس خدا است — رؤیت اللہ امام معصوم ست
دست بر دست بعد دست نبی — ید اللہ امام معصوم است
نائب کامل رسول خدا — شہد اللہ امام معصوم ست

خضر راہ صفی بکعبۂ ذات
شکر للہ امام معصوم است

فی مدح قدوۃ العلماء الراسخین وارث الانبیاء و

المرسلین

المرسلین کاشف اسرار قرآن مجید شیخ محمد سعید رضی اللہ تعالی عنہ

پری خوابے کہ من دیدم نمی گنجد بہ تعبیری
شود مجنون مصوّر گر کشد نقشش بتصویری

علاجِ نیست جز می کہنہ درد غفلت ما را
شکستِ توبہ لازم شد نخواہم کرد تقصیری

ندارم قاصدے تا نامہ سوئے دوست بنویسم
ہمیں بس اضطرابی دل بود پایانئے تحریری

بقرکیم

بزمِ عیش بے لعلِ تو مستانِ نگاہت را
نباشد موج می در ساغر جان کم ز زنجیری

غبارم توتیائے چشمِ طور و دیدہ بیضا است
منم خاکسترے برقِ نگاہی جلوۂ تاثیری

بگلشن بے گلِ روئے تو چون سیر ہوس گیرم
بچشمم غنچہ پیکان است ہر شاخ گلشن تیری

بہارِ گریہ غم کو کہ ویران خانۂ دل را
بجز سیلِ سرشکِ دیدہ دشوار است تعمیری

بکامِ تلخ و جان خشک افیون خوار ہجرانت
خیالِ بوسہ کنج لبت شہد است ہم شیری

چمن سرسبز و گل خندان ہوا شاداب بلبل مست
بہار آمد مبارک باد بر دیوانہ زنجیری

ز ترجمی و زہدِ خشک گر آگاہ شوی زاہد

Marfat.com

عبادت لعن بیگوید تراطاعات تکفیری
زموج خطّ خشک بوریا خواندم کہ اے زرّاق ترا تعظیم تعزیراست استشهار تشهیری
بہ بیماری نگاهش تا صدی دیگر نمی باید بجز دردِ درون و نالۂ دل آهِ شبگیری
شہنشاهی ولایت مظهرِ حق خازن الرحمة در اقلیم صباحت سرور ملک بیِن میری
خلیل آسا امام راهنما بر جادۂ خلّت ندیده زیرِ گردون دیدۂ انجم چنین پیری
بکا احمد
سعید واسعد و مسعود بختی آیت فضلی مسِ نحسِ شقاوت را سعادت بخش اکسیری
درین بستان نوای بلبلِ بیدل خوشم آمد برنگِ غنچہ خوابے دیده ام ای صبح تعبیری
در آغوشِ خیالم آن پری پیکر نمی گنجد صفی تا شیشۂ هستی است نتوان کرد تسخیری

در مدح شریف تاج الاولیا وارث الانبیا قیوم زمان مجدد مائة
ثانی عشر غوث الجن والبشر کاشف اسرار لی مع الله
حضرت شیخ حاجی محمد صبغة الله رضی الله تعالی عنه

Marfat.com

گویم اکنون از امام المتقین ۔ بانی دین کاشف سر یقین
شمس عرفان بدر اوج کبریا ۔ نور مطلق شمع بزم اجتبا
صدد
غوث اعظم مرجع جن و بشر ۔ شاہ تجدید سنن اثنا عشر
فرویز وان مظہر معصوم حق ۔ قطب دوران مبدء قیوم حق
عیسے جانہا کلیم طور دل ۔ صبغۃ اللہ کعبۂ دل نور دل
از خوارق وز کرامات عجیب ۔ بود بیحد و حساب او را نصیب
بالاصالت بود آن صاحب کمال ۔ ثانی شیخ خود اندر حال و قال
چون شہ کنعان در تسلیم شہود ۔ گوی از اخوان بطفلی در ربود
ہمچو والد آن شہ کون و مکان ۔ تاج عالم بود و فخر انس و جان
خلعت قیومی او را بد ببر ۔ افسر خوشتنیش بر فرق سر
عروة الوثقی باو گفت و شنید ۔ بہر این مسکین ثنائے کہ دید
گفت از نسل تو آید در وجود ۔ بو العجب فردے بالطاف ودود
کو یگانہ عصر خود باشد چو من ۔ بل خلیفہ حق بود اندر زمن
بر ہمہ ذرات عالم ز امر ہو ۔ ہمچو خور تابندہ باشد نور او
از محیط فرش تا عرش علا ۔ جملہ زو یابندہ ارشاد و ہدا
اندرین دیر کہن زان نامدار ۔ در وجود آید عجائب روزگار
بیچارہ
ای خدای پاک بیچون و چنان ۔ دستگیر و چارۂ بیچارگان
این صفی بشکستہ دل مسکین گدا ۔ دارد امید عطا بی انتہا
حامل بار امانت شد بجہل ۔ لطف کن از توشہ آور بفعل
بر سرش از چار صد آفت است آہ ۔ دست برگیرش کہ وقت رافت است
از حواس خمسہ خستہ جان شدہ ۔ شش جہت چار طبعش زو زدہ

خاطرش

خاطرش اندر شش و پنج اثر است / زو جانش پای بندش در رهست
یوسفش در بطن ماہی شد زبون / از کرم آور ز ظلماتش برون
ماہ کنعانش فتادہ در چہے / نیّر دل ز بر ابر ناگہے
ای بحق شاہ قرآن مجید / کن در آغوش آنچہ در گوشم رسید
وی بحق سائر ربّانیان / گوہر گنج نہانش کن عیان

تا کند جان اندران حالت نثار
ہر دل افسردہ را بخشد بہار

در مدح شریف و اقتباس تنزیل صاحب کمال و تکمیل قدوة العاشقین امام العارفین عارف بی بدیل شیخ محمد اسماعیل رضی اللہ تعالی عنہ

دلا چگونہ نشینی ز دیدن گلزار / بیا بسیر گلستان کہ آمد است بہار
چہ بستہ تو در این موسم بہار زبان / بگو چو طوطی شیرین بیان شکر گفتار
بمدح شاہ ولایت زبان خود کن باز / بوصف اہل صفا صاف ساز این منقار
بمدح قدوہ اقطاب شیخ اسمٰعیل / نما ترنم رنگین کہ سامع اند اخیار
جمال اہل حقیقت کمال مجد و علا / چراغ نور طریقت بمجلس ابرار
امام سرور عشاق عارفان زمان / ظہور شمس ہدا برگزیدہ جبّار
گرفتہ ہست ازو افتخار قطبیت / ولایت است ازو در جہان باستشہار
دلش چو منبع اسرار فیض ربانی است / جبین او شدہ بی شبہہ مصدر انوار

غلام محمد

غلام همت آن قطب شد صفی که رشش	شده است مطلع انوار مصدر اسرار

در مدح شریف محبوب قطب الاقطاب غوث الاحباب سرمست باده قیوم حضرت حاجی غلام محمد معصوم رضی الله تعالیٰ عنه

دل از آن غلام معصوم است	دیده آن غلام معصوم است
عاشقانه بسمع جان بشنو	داستان غلام معصوم است
کعبه جان سجده گاه ملک	آستان غلام معصوم است
جنت اهل دل درین عالم	خاندان غلام معصوم است
رایج الوقت در جهان امروز	زر کان غلام معصوم است
چیست روشن تر از مه خورشید	دودمان غلام معصوم است
هر کجا عاشقیکه زنده دل است	جانفشان غلام معصوم است
نخل طوبی و سدره لاهوت	آشیان غلام معصوم است
روضه خلد گلشن فردوس	بوستان غلام معصوم است
اعظم از عرش اوسع از کرسی	لوح جان غلام معصوم است
برتر از عرش در نقش شانی	بی نشان غلام معصوم است
مطلع شمس خاوری نبوی	شرق جان غلام معصوم است
آنچه می تافت بر دل صدیق	در روان غلام معصوم است
چون عمر نطق او در آخر کار	بلسان غلام معصوم است
همچو متاعی که داشت ذی النورین	بدکان غلام معصوم است
پر ز الوان نعمت حیدر	خوان جان غلام معصوم است
آنچه ظاهر شد از مجدد الف	در نهان غلام معصوم است
مظهر مهر عروة الوثقیٰ	لعل کان غلام معصوم است

آن جمالی

Marfat.com

آن جمالی که صبغة الله داشت | بعد از ان غلام معصوم است
نسخه جامع همه اقطاب | ترجمان غلام معصوم است
ای خوشا بخت کاین گدا امشب | میهمان غلام معصوم است
دین وایمان جسم وجان صفی | در امان غلام معصوم است

ایضاً فی مدح الشریف رضی الله تعالی عنہ

جان بیمار غمش را با مسیحا کار نیست | درد عاشق را دوا جز شربت دیدار نیست
مظهر رنگین خیال جلوه جان بخش یار | جز دل حیرت پرست و دیدهٔ بیدار نیست
ترک دنیا کرده پا بر افسر شاهی زدن | در طریق عشقبازان کمتر از این کار نیست
رهروی در خواب غفلت رهزن جان خود است | وای بر آنکس که در راه خطر بیدار نیست
راز می خواران چه داند زاهد ظاهر پرست | که بجز طاعت فروشی کار این مکار نیست
قطب عالم فرد دوران شاه معصوم ولی | کم ز اصحاب رسل در مجمع ابرار نیست
این جواب آنکه در مدحش غیاثی گفته است | کم ز شاه نقشبند و خواجه احرار نیست
هست مصراع دل از رنگین کلامت ای صفی | نیست یک خار و خس کو صد چمن گلزار نیست

در مدح شریف حضرت مولنا جلال الدین رومی قدس الله سره العزیز

بود هستی چو حباب است تو هم میدانی | زندگی نقش بر آب است تو هم میدانی
عمر براق تر از برق بهار است درو | عالمی پا بر کاب است تو هم میدانی
اهل محفل لفغانند که در حجله شمع | پر پروانه حجاب است تو هم میدانی
ساقی از لطف بده جام شرابی که مرا | خوشتر از قند گلاب است تو هم میدانی
قطب اقطاب شه روم جلال الدینم | عارف عالی جناب است تو هم میدانی

Marfat.com

جان او سجدہ گہ عالم قدس است و دلش
کعبۂ اہل صواب است تو ہم میدانی

نیست او ختم رسل لیک کلامش بخدا
معجز ام کتاب است تو ہم میدانی

فیض روحش پی سرسبزی بستان وجود
الله الله چو سحاب است تو ہم میدانی

جان بپاہا ز شرر دیو رجیم ہشدار
دل ز دستانش کباب است تو ہم میدانی

چیست آن جرعۂ رنگین کہ تو داری در جام
گفت آن بادۂ ناب است تو ہم میدانی

گر خماریست و لت زود بمی خانہ درآ
صیقل جان ز شراب است تو ہم میدانی

ضبط انفاس خوش است آنکہ درین حجابہ شمع
پر پروانہ حجاب است تو ہم میدانی

صفی این مصرعہ دل دوز غیاث الدین است
علم بے عشق حجاب است تو ہم میدانی

قَدْ فَرَغْتُ مِنْ تَسْوِيدِ الْخَاتِمَةِ بِالسَّلَامَةِ وَنَسْئَلُ اللهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى حُسْنَ الْخَاتِمَةِ مَعَ الْكَرَامَةِ لِي وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ وَلِجَمِيعِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ أَفْضَلُ التَّحِيَّةِ آمِين ثُمَّ آمِين بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِين

رباعی للجامع عفی عنہ ورضی الله تعالی عنہ

نازم بقلم چو مانی خردہ نگار
زآغاز و توسطش رساند آخر کار

گفتم بخرد کہ نام تاریخش گوی
گفتا کہ قد تمت عمدۃ المقامات شمار

بالخیر

کاتب ہذا الخاتمہ والکتاب ادنی الا التمیز ناچیز سراپا تقصیر محمد عبد الغنی بن محمد دین نقشبندی ساکن قریہ ... ضلع گوجرانوالہ

ایجنیٹ لیتھو پرنٹنگ پریس بیرون اکبری گیٹ لاہور باہتمام چوہدری محمد اسلم پرنٹر طبع شد

Marfat.com

اردو ترجمہ کتاب

روضۃ القیومیہ

مصنفہ جناب صاحبزادہ بزرگوار حضرت مولانا خواجہ کمال الدین شیخ محمد احسان معصومی مخدومی

یہ کتاب مستطاب حضرات قیوم اربع رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات میں ایسی جامع اور مکمل ہے کہ اس کی مثل اور کوئی کتاب نہیں کتاب ہذا کے چار حصے ہیں ہر حصہ میں ایک ایک قیوم کے حالات بہ تفصیل ذیل درج ہیں :-

رکن اول در احوال حضرت خزینۃ الرحمۃ محبوب سبحانی شہباز لامکانی امام ربانی مجدد الف ثانی قیوم اول رحمۃ اللہ علیہ معہ احوال جملہ فرزندان و خلفائے آنجناب بہ تفصیل ہر سال قیومیت و مکاشفات و کرامات و حادثات زمانہ و واقعات سلطنت وغیرہ +

رکن دوم :- در احوال حضرت عروۃ الوثقےٰ معصوم ربانی قیوم ثانی حضرت خواجہ **محمد معصوم علیہ الرحمۃ** مع احوال جملہ فرزندان و خلفائے آنجناب بہ تفصیل ہر سال قیومیت و مکاشفات و کرامات و حادثات زمانہ و واقعات سلطنت وغیرہ +

رکن سوم :- در احوال حضرت امام حزب اللہ حجۃ اللہ قیوم ثالث خواجہ **محمد نقشبند** ثانی **علیہ الرحمۃ** مع احوال جملہ فرزندان و خلفائے آنجناب بہ تفصیل ہر سال قیومیت و مکاشفات و کرامات عالیہ معہ واقعات و حادثات سلطنت زمانہ وغیرہ +

رکن چہارم :- در احوال حضرت پیر دستگیر قیوم زمان خلیفۃ اللہ سلطان الاولیا قیوم رابع خواجہ **محمد زبیر** رضی اللہ عنہ مع احوال جملہ فرزندان و خلفائے آنجناب بہ تفصیل قیومیت و مکاشفات و کرامات معہ واقعات و حادثات سلطنت زمانہ وغیرہ +

اس کتاب کو جو نایاب ہے بڑی تلاش و تجسس کے بعد بہم پہنچا کر اردو ترجمہ کرا کے چھپوایا گیا ہے امید ہے کہ عاشقان دربار مجددیہ اور دلدادگان سرکار معصومیہ و خاکبوسان حضرت حزب اللہ و فدایان بارگاہ خلیفۃ اللہ اسے حرز جان بنائیں گے۔ اور خاکساران طبع کنندگان کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں گے **قیمت** جلد اول ہر حصہ ۲ **قیمت** جلد دوم ہر حصہ ۲ **قیمت** مجلد ...

نوٹ :- کتاب **عمدۃ المقامات** کے ملنے کا پتہ اللہ والے کی قومی دوکان لاہور بازار کشمیری +

کتاب طریق النجات

درین زمانۂ فتنہ و فساد کہ سموم زہر آلود بدعت و الحاد فضائے دلکشائے اسلام را مکدر ساختہ۔
و نونہالان حدیقہ اسلام بعضے بہ تقلید اروپا نضارت ایمان و طراوت تدین و ایقان
را در باختہ! چناں در بحر تلبیس مستغرق اند کہ و اس المال ملت را بباد دادہ اند۔ و از ساحل
نجات دور افتادہ۔ بعد ازیں شرذمۂ دیگر آنچنان است کہ بتقلید شیخ نجد از محبت
حبیب خدا شافع روز جزا صلے اللہ علیہ وسلم کہ گل سر سبد ایمان است مشام جان شاں
حظے بر نداشتہ است و تخم عقیدت اولیائے امت در مزرعۂ مذہب شاں نہ کاشتہ گروہے
ہم ازینہا راہ تقلید ائمہ کبار کہ سر تحقیق و اعتبار است نیز گذاشتہ و طائفہ دیگر کہ بتقلید ابن سبا
از فضیلت و وقار خلفائے کبار کہ سقف بلند کعبہ اسلام را وجود ذی جود شاں مثل چار دیوار است
منکر بودہ راہ بغض و عناد پیمودہ اند۔ و بہ بدزبانی و بے ادبی گوئے سبقت ربودہ در
چنیں آوان ظلمت و بطلان این گروہائے باطلہ بر متبعان ملت حنیف و شرع شریف آنچناں مور
و ملخ وار یورش آوردہ اند و دائرۂ حیات اسلامی تنگ کردہ کہ شیشۂ صبر و شکیبائی مذاق ساغر آشام
شراب طہور اہل اسلام را بر سنگ زدہ از انمیان حضرت حامی سنت ماحی بدعت ناہج مناہج حقیقت و معرفت
حضرت مرشدی و والدی قبلہ خواجہ حاجی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم در کتاب فوق مشعل ہدایت بدست گرفتہ راہنموئے
گمراہان تیہ ظلمات و بادیہ ضلالات مذکورہ فرمودہ اند۔ و صراط مستقیم شریعت و حقیقت عرفان و معرفت نمودہ۔ اصلش
چونکہ بلسان عربی مبین بود راقم آثم محمد ہاشم کان اللہ لہ برائے رفاہ عام ترجمہ اش بزبان اردوئے شیرین
کردہ مطبوع ... باید کہ زود تر از خریداری بہرہ گیرند۔ ہدیہ یکروپیہ کلدار ۱ عہ
عنوان
حکیم محمد ہاشم سعیدی مقام ٹنڈہ سائیں داد ڈاکخانہ ٹنڈہ محمد خان ضلع حیدر آباد سندھ

Marfat.com